

2

# تاریخ ابن کثیر

زیر و زور

السلامة والبيئة

میں نے کہا کہ

[illegible]

ہمارے بچے یہ ساری باتیں سنے بغیر ہی اپنے تعلیمی، تجارتی، صحتیہ اور اخلاقی لحاظ سے جو نقصان پہنچا رہے ہیں، ان کی حفاظت، تحفظ اور بہتر بنانے کے لیے ان کی تعلیم اور حوصلہ شکنی کے لیے ضروری ہے کہ ان کو شہر میں لے جائیں۔ ان کے والدین کو اس بات پر توجہ دینا چاہیے کہ ان کے بچے کو شہر لے جانے سے پہلے ان کی تعلیم اور حوصلہ شکنی کے لیے ضروری ہے کہ ان کو شہر میں لے جائیں۔ ان کے والدین کو اس بات پر توجہ دینا چاہیے کہ ان کے بچے کو شہر لے جانے سے پہلے ان کی تعلیم اور حوصلہ شکنی کے لیے ضروری ہے کہ ان کو شہر میں لے جائیں۔

[illegible]

1999

والله اعلم بالصواب

واللہ اعلم





۹۱	ابن ہزین حضرت عمرؓ کو قرضی اللہ عنہ کی خدمت میں	۵۶	ابن ہزین حضرت عمرؓ کو قرضی اللہ عنہ کی خدمت میں
۹۲	ابن ہزین کی فتح	۵۷	ابن ہزین کی فتح
۹۳	آغا ز سال ۸۱ھ	۵۸	ابن ہزین کی فتح
۹۴	حارث بن ہشام	۵۹	ابن ہزین کی فتح
۹۵	شرعیہ بن ہشام	۶۰	ابن ہزین کی فتح
۹۶	عاصم بن ہشام	۶۱	ابن ہزین کی فتح
۹۷	عاصم بن ہشام	۶۲	ابن ہزین کی فتح
۹۸	عاصم بن ہشام	۶۳	ابن ہزین کی فتح
۹۹	عاصم بن ہشام	۶۴	ابن ہزین کی فتح
۱۰۰	عاصم بن ہشام	۶۵	ابن ہزین کی فتح
۱۰۱	عاصم بن ہشام	۶۶	ابن ہزین کی فتح
۱۰۲	عاصم بن ہشام	۶۷	ابن ہزین کی فتح
۱۰۳	عاصم بن ہشام	۶۸	ابن ہزین کی فتح
۱۰۴	عاصم بن ہشام	۶۹	ابن ہزین کی فتح
۱۰۵	عاصم بن ہشام	۷۰	ابن ہزین کی فتح
۱۰۶	عاصم بن ہشام	۷۱	ابن ہزین کی فتح
۱۰۷	عاصم بن ہشام	۷۲	ابن ہزین کی فتح
۱۰۸	عاصم بن ہشام	۷۳	ابن ہزین کی فتح
۱۰۹	عاصم بن ہشام	۷۴	ابن ہزین کی فتح
۱۱۰	عاصم بن ہشام	۷۵	ابن ہزین کی فتح
۱۱۱	عاصم بن ہشام	۷۶	ابن ہزین کی فتح
۱۱۲	عاصم بن ہشام	۷۷	ابن ہزین کی فتح
۱۱۳	عاصم بن ہشام	۷۸	ابن ہزین کی فتح
۱۱۴	عاصم بن ہشام	۷۹	ابن ہزین کی فتح
۱۱۵	عاصم بن ہشام	۸۰	ابن ہزین کی فتح
۱۱۶	عاصم بن ہشام	۸۱	ابن ہزین کی فتح
۱۱۷	عاصم بن ہشام	۸۲	ابن ہزین کی فتح
۱۱۸	عاصم بن ہشام	۸۳	ابن ہزین کی فتح
۱۱۹	عاصم بن ہشام	۸۴	ابن ہزین کی فتح
۱۲۰	عاصم بن ہشام	۸۵	ابن ہزین کی فتح
۱۲۱	عاصم بن ہشام	۸۶	ابن ہزین کی فتح
۱۲۲	عاصم بن ہشام	۸۷	ابن ہزین کی فتح
۱۲۳	عاصم بن ہشام	۸۸	ابن ہزین کی فتح
۱۲۴	عاصم بن ہشام	۸۹	ابن ہزین کی فتح
۱۲۵	عاصم بن ہشام	۹۰	ابن ہزین کی فتح
۱۲۶	عاصم بن ہشام	۹۱	ابن ہزین کی فتح
۱۲۷	عاصم بن ہشام	۹۲	ابن ہزین کی فتح
۱۲۸	عاصم بن ہشام	۹۳	ابن ہزین کی فتح
۱۲۹	عاصم بن ہشام	۹۴	ابن ہزین کی فتح
۱۳۰	عاصم بن ہشام	۹۵	ابن ہزین کی فتح
۱۳۱	عاصم بن ہشام	۹۶	ابن ہزین کی فتح
۱۳۲	عاصم بن ہشام	۹۷	ابن ہزین کی فتح
۱۳۳	عاصم بن ہشام	۹۸	ابن ہزین کی فتح
۱۳۴	عاصم بن ہشام	۹۹	ابن ہزین کی فتح
۱۳۵	عاصم بن ہشام	۱۰۰	ابن ہزین کی فتح





۲۳۵	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بعثت و انجی	۲۳۰	الطی
۲۳۷	حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۳۰	غریب بن یزید بن عبد الصمدی
۲۳۸	حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۳۰	سلمان بن ابیہ داہلی
۲۵۰	۳۶ھ کے واقعات	۲۳۰	عبد اللہ بن حذافہ بن قیس بن قرشی بھی
۲۵۳	اہل عراق و اہل شام کے درمیان معرکہ صفین	۲۳۰	عبد اللہ بن سراقہ بن معمر ہمدانی
۲۵۷	آغاز سال ۳۷ھ	۲۳۱	عبد اللہ بن قیس بن خالد الصمدی
۲۷۱	اہل شام کا مصافحہ کوہند کرنا	۲۳۱	عبد الرحمن بن کلبی بن زید الصمدی
۲۷۳	واقعہ حکیم	۲۳۱	عمرو بن سراقہ بن سراقہ بن معمر ہمدانی
۲۷۶	خوارج کا خروج	۲۳۱	عمیر بن سعد الصمدی دوی
۲۷۷	فصل	۲۳۱	عروہ بن زرارہ
۲۷۹	حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور عمرو بن عامر رضی	۲۳۱	قطیبہ بن عامر
	اللہ عنہ کی موت اہل ل میں ملاقات	۲۳۱	قیس بن مہدی بن قیس بن شلبہ الصمدی
۲۸۱	خوارج کا کوہند کرنا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مقابلہ کرنا	۲۳۱	ابو عقیل یزید بن ابیہ عامری
۲۸۳	امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کا خوارج کی طرف خروج	۲۳۲	مسیب بن حران بن ابی وہب خزومی
۲۸۶	ان کے بارے میں بیان ہوئے والی احادیث	۲۳۲	معاذ بن عمرو بن مہویہ الصمدی
۲۸۶	پہلی حدیث	۲۳۲	محمد بن جعفر بن ابی طالب قرشی داہلی
۲۸۶	پہلا طریق	۲۳۲	معبد بن عباس بن عبد المطلب
۲۸۷	حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دوسرا طریق	۲۳۲	محبوب بن ابی قاسم صمدی
۲۸۷	حضرت علی رضی اللہ عنہ سے تیسرا طریق	۲۳۲	مہدی بن عمرو الصمدی
۲۸۷	چوتھا طریق	۲۳۲	ابو سلمہ قیس بن مسعود خطابی
۲۸۷	پانچواں طریق	۲۳۲	ابو ذریب غوثیہ بن خالد حدادی
۲۸۸	چھٹا طریق	۲۳۳	ابو ذریب غوثیہ بن خالد حدادی
۲۸۸	ساتواں طریق	۲۳۳	ابو ذریب غوثیہ بن خالد حدادی
۲۸۹	آٹھواں طریق	۲۳۳	ابو ذریب غوثیہ بن خالد حدادی
۲۸۹	نواں طریق	۲۳۳	ابو ذریب غوثیہ بن خالد حدادی
۲۸۹	دسواں طریق	۲۳۳	ابو ذریب غوثیہ بن خالد حدادی
۲۹۰	گیارہواں طریق	۲۳۳	ابو ذریب غوثیہ بن خالد حدادی
۲۹۰	بارہواں طریق	۲۳۳	ابو ذریب غوثیہ بن خالد حدادی
۲۹۰	تیرہواں طریق	۲۳۳	ابو ذریب غوثیہ بن خالد حدادی
۲۹۰	چودھواں طریق	۲۳۳	ابو ذریب غوثیہ بن خالد حدادی
۲۹۱	دوسری حدیث لڑائیں مسعود رضی اللہ عنہ	۲۳۳	حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شام کے بھاگے ہمدانی کی طرف ہجرت

۲۰۲	۲۰۱	عبداللہ بن ابی قحیف	تیسری حدیث میں نہیں ہے مالک
۲۰۳	۲۰۲	عبداللہ بن ابی قحیف	ایک اور طریق
۲۰۴	۲۰۱	عبداللہ بن ابی قحیف	پہلی حدیث میں جو برائے ہے اللہ دشمنی لکھ کر
۲۰۵	۲۰۲	عبداللہ بن ابی قحیف	دوسری حدیث میں جو برائے ہے اللہ دشمنی لکھ کر
۲۰۶	۲۰۳	ابو یونس	ابو یونس
۲۰۷	۲۰۴	ابو یونس	ابو یونس
۲۰۸	۲۰۵	ابو یونس	ابو یونس
۲۰۹	۲۰۶	ابو یونس	ابو یونس
۲۱۰	۲۰۷	ابو یونس	ابو یونس
۲۱۱	۲۰۸	ابو یونس	ابو یونس
۲۱۲	۲۰۹	ابو یونس	ابو یونس
۲۱۳	۲۱۰	ابو یونس	ابو یونس
۲۱۴	۲۱۱	ابو یونس	ابو یونس
۲۱۵	۲۱۲	ابو یونس	ابو یونس
۲۱۶	۲۱۳	ابو یونس	ابو یونس
۲۱۷	۲۱۴	ابو یونس	ابو یونس
۲۱۸	۲۱۵	ابو یونس	ابو یونس
۲۱۹	۲۱۶	ابو یونس	ابو یونس
۲۲۰	۲۱۷	ابو یونس	ابو یونس
۲۲۱	۲۱۸	ابو یونس	ابو یونس
۲۲۲	۲۱۹	ابو یونس	ابو یونس
۲۲۳	۲۲۰	ابو یونس	ابو یونس
۲۲۴	۲۲۱	ابو یونس	ابو یونس
۲۲۵	۲۲۲	ابو یونس	ابو یونس

۳۶۲	عمر بن الاسود السکونی	۳۶۵	عبد اللہ بن عمر کی روایت
۳۶۲	عائشہ بنت زید	۳۶۵	ابن عباس کی روایت
۳۶۲	آغا زین العابدین جری	۳۶۷	حضرت ابو سعید کی روایت
۳۶۳	آغا زین العابدین جری	۳۶۷	حضرت علی بن ابی طالب کی روایت
۳۶۳	اس سال انتقال فرمائے والی شخصیات	۳۶۷	حضرت سعد بن ابی وقاص کی روایت
۳۶۵	محمد بن مسلمہ انصاری	۳۶۹	حضرت عمر کی روایت
۳۶۶	آغا زین العابدین جری	۳۶۹	حضرت ابن عمر کی روایت
۳۶۷	آغا زین العابدین جری	۳۶۹	حضرت فاطمہ سے حضرت علی کے نکاح کا بیان
۳۶۸	اس سال انتقال فرمائے والی شخصیات	۳۷۰	اس بار سے شہر ایک اور حدیث
۳۶۹	۳۶۷ء کے واقعات	۳۷۱	اس بار سے شہر ایک اور حدیث
۳۶۹	آغا زین العابدین جری	۳۷۲	حدیث شریفہ
۳۶۹	عبد الرحمن بن خالد	۳۷۳	حدیث الطیغ
۳۶۹	عمر بن حنبل العبدی	۳۷۵	حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل پر مشتمل مختلف احادیث
۳۶۹	۳۶۷ء کے واقعات	۳۷۷	دکوان کی حالت میں انجمنی صدر کرنے کی حدیث (۱۶)
۳۶۹	آغا زین العابدین جری	۳۷۹	تاریخ ابن کثیر حصہ ہفتم
۳۷۰	اس سال وفات پانے والی شخصیات	۳۸۱	بسم اللہ الرحمن الرحیم
۳۷۰	قیس بن مہم المصفری	۳۸۱	فصل
۳۷۰	۳۶۸ء کے واقعات	۳۸۱	۳۶۷ء کے واقعات
۳۷۰	آغا زین العابدین جری	۳۸۱	حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عالی سیرت، سواۃ، فیصلہ جات،
۳۷۰	۳۶۹ء کے واقعات	۳۸۱	خطبات اور ولید بن ہریرہ کی روایت
۳۷۰	آغا زین العابدین جری	۳۸۰	حبیب بن ابرہہ اور احوال
۳۷۱	اسی سال رحلت فرمائے والی شخصیات کا ذکر خیر	۳۸۳	حضرت مسن بن علی رضی اللہ عنہ کی خلافت
۳۷۱	حضرت مسن بن علی بن ابی طالب	۳۸۵	بقیہ خلافت مسن رضی اللہ عنہ
۳۸۳	۳۷۰ء کے واقعات	۳۸۶	اس کیس جری
۳۸۳	سن ۳۷۰ء کی ابتدا	۳۸۸	معاویہ بن سفیان کے لہجہ اور سلطنت کا ذکر خیر
۳۸۳	صفیہ بنت جحش ابن الخطاب کے حالات	۳۸۹	حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کی شخصیات
۳۸۳	ام شریک الانصاریہ	۳۹۰	خوارج کے ایک گروہ کی بغاوت
۳۸۳	عمر بن ابی العاصی	۳۹۱	اس سال انتقال فرمائے والی شخصیات
۳۸۳	جبیر ابن مطعم	۳۹۱	رقاعہ بن رافع
۳۸۵	حسان ابن ثابت	۳۹۱	رکات بن عبد بن
۵۸۵	الحکم بن عمرو بن محمد بن الحنفاری	۳۹۱	صفوان بن امیہ

۳۰۵	حضرت جیسری بن عظیم	۳۸۵	حضرت بن علیہ النعمانی
۳۰۵	حضرت ابو قحادہ عمارت بن ربیع الانصاری	۳۸۵	عقیل بن ابی طالب
۳۰۵	عظیم بن حزام	۳۸۶	کعب بن مالک الانصاری النعمانی
۳۰۶	حضرت حمید بن عبد العزیٰ عاصری	۳۸۶	المطیر بن شعبہ
۳۰۷	حضرت معبد بن یزید بن عتک	۳۸۷	۵۵۷ کے واقعات
۳۰۷	حضرت مروان بن شریک بن اخیل الحمدانی	۳۹۳	حضرت جریر بن عبد اللہ النعمانی
۳۰۷	حضرت نعمان بن عمر بن رقادہ بن الحر	۳۹۳	حضرت جعفر بن ابی سفیان بن الحارث بن العطب
۳۰۸	حضرت سوود بن زید	۳۹۳	حضرت عمارت بن نعمان انصاری بخاری
۳۰۸	آغاز ۵۵۵ھ	۳۹۳	حضرت سعید بن زید بن عمرو بن اخیل الحارثی
۳۰۸	اس سال وفات پانے والے سردار	۳۹۳	حضرت عبد اللہ بن ابی بن النعمانی بن ابی جحش المدنی
۳۰۸	حضرت ارقم بن ابی ریم	۳۹۵	حضرت ابو بکر بن علی بن الحارث
۳۰۹	حضرت عثمان بن زفر بن ایاس ابن عبد شمس بن الازہب	۳۹۵	۵۵۲ کے واقعات
۳۰۹	ابو ابی الوالی	۳۹۵	من ہجری ۵۵۲ھ
۳۰۹	حضرت سعد بن ابی وقاص	۳۹۵	اس سال وفات پانے والے اصحاب
۳۱۵	فضل بن حیدر انصاری ابو رضی اللہ عنہ	۳۹۵	حضرت خالد بن زید بن کعب ابو ایوب انصاری الخزرجی
۵۱۵	قثم بن عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ	۳۹۵	حضرت عبد اللہ بن مغفل الکوفی
۵۱۵	کعب بن عمرو ابوالیسر رضی اللہ عنہ	۳۹۷	ابو کعب بن عجم الانصاری المدنی
۳۱۵	آغاز ۵۵۶ھ	۳۹۸	حضرت معاویہ بن خدیج
۳۱۸	آغاز ۵۵۷ھ	۳۹۸	حضرت ابو ہریرہ بن عمار السہمی
۳۱۸	آغاز ۵۵۸ھ	۳۹۸	۵۵۳ کے واقعات
۳۱۹	ایک ہجرت عجیبہ واقعہ	۳۹۸	آغاز ۵۵۳ھ
۳۲۰	اس سال فوت ہونے والے نامہ حضرات	۳۹۹	حضرت رافع بن خدیج
۳۲۳	حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ	۴۰۰	حضرت سعید بن ابی ہاشم
۳۲۳	حضرت شہاد بن اوس بن ثابت رضی اللہ عنہ	۴۰۱	حضرت سعید بن ابی ہاشم
۳۲۳	حضرت عبد اللہ بن عامر رضی اللہ عنہ	۴۰۱	اس سال وفات پانے والے مشاہیر
۳۲۳	حضرت عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ	۴۰۱	جبل بن الاشعث انصاری
۳۲۵	لیلیٰ بنت الحارث بن کادانہ	۴۰۳	۵۵۴ کے واقعات
۳۲۶	حضرت عبید اللہ بن عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ	۴۰۳	آغاز ۵۵۴ھ
۳۲۷	ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بنت ابی بکر	۴۰۳	اس سال وفات پانے والے اصحاب
۳۳۱	صدیق رضی اللہ عنہ	۴۰۳	ابو محمد اسامہ بن زید عمارت النعمانی
۳۳۱	آغاز ۵۵۹ھ	۴۰۵	وفات ابن ہشام

۵۳۹	آنے والے حالات	۳۳۱	عبد اللہ و عباد پسران زیاد کے ساتھ یزید بن زبید بن مضر
۵۳۹	حضرت جابر بن عبد اللہ بن جابر	۳۳۲	انجیری کا قتل
۵۳۹	مرو و مرو بن سلمی	۳۳۲	اس سال فوت شدہ مشہور حضرات
۵۳۹	حضرت شیبہ بن جابر بن ابی طلحہ و العبدی النخعی	۳۳۲	شاہ طوسی
۵۳۹	حضرت عبد المطلب بن زبید بن الحارث بن عبد المطلب	۳۳۹	حضرت عبد اللہ بن مالک بن اشعث
۵۳۹	بن ہاشم	۳۳۹	حضرت قیس بن سعد بن عباد و انصاری خزرجی
۵۳۹	ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا	۳۳۹	حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ
۵۳۹	آغاز ۶۲۹ھ	۳۳۸	حضرت ابو حریہ و دوہی رضی اللہ عنہ
۵۳۹	اس سال وفات پانے والے اعیان	۳۵۰	۶۲۰ھ کے واقعات
۵۳۳	حضرت یزید بن عبد المطلب	۳۵۳	امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی سوانح حیات اور حکومت
۵۳۳	الربیع بن خثعم	۳۵۳	اور آپ رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب
۵۳۳	معلق بن قیس ابو شبل النخعی الکوفی	۳۸۰	آپ کی بیویوں اور اولاد کا ذکر
۵۳۳	عبد بن باغ نمری	۳۸۱	فصل
۵۳۵	حضرت عمرو بن حزم	۳۸۱	ابو مسلم طرابلسی
۵۳۵	مسند بن خالد انصاری	۳۸۵	یزید بن معاویہ کی امارت اور اس کے زمانے کے حوادث و قتلے
۵۳۵	۶۳ھ		حضرت حسین علی بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا قتل اور
۵۵۳	۶۳ھ کے واقعات		ان کے اپنے اہل و عیال کے ساتھ مکہ سے امارت کی طلب
۵۵۳	یزید بن معاویہ کے حالات		میں خروج کا سبب اور آپ کی شہادت کی کیفیت
۵۶۲	یزید بن معاویہ کی اولاد اور اس کی تعداد	۳۹۲	حضرت حسین کا عراق کی طرف خروج اور اس کے بعد کے واقعات
۵۶۳	معاویہ بن یزید کی حکومت و سربراہی	۵۰۲	آغاز سن ۶۰۲ ہجری
۵۶۶	مروان بن الحکم کی بیعت کا بیان	۵۰۳	اہل تشیع کی افتراء پر داری اور بہتان البدائی سے قطع
۵۶۸	مروان کا قتل کے واقعات کی مزید تفصیلات		نظر کرتے ہوئے
۵۷۰	حضرت نعمان بن بشیر بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ	۵۰۳	ائمہ تاریخ کے بیان کے مطابق حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی
۵۷۰	ان کی بیویان کے قتل میں سرمدہ گوہ		شہادت کا واقعہ
۵۷۰	حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے ارشادات	۵۲۶	باب
۵۷۱	حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ	۵۳۰	روضہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ
۵۷۱	حضرت منذر بن زید رحمۃ اللہ علیہ	۵۳۱	حضرت حسین کا سر
۵۷۲	مصعب بن عبد الرحمن بن نوفل	۵۳۱	آپ کے بعض خصائص
۵۷۶	عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ میں کعبہ کی تہذیب و تعمیر کا قصہ	۵۳۵	آپ رضی اللہ عنہ سے مروی چند اشعار
۵۷۷	آغاز ۶۷۵ھ	۵۳۸	۶۱ھ کے واقعات
۵۷۹	مصر کہ حسین الخواری	۵۳۸	حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کے بعد ۶۱ھ میں پیش

۶۳۹	۵۸۰	واللہ کی کاہلیاں ہے
۶۳۹	۵۸۲	سروا بن ابی الککم کے حالات
۶۳۹	۵۸۵	عبد الملک بن مروان بن خلافت
۶۴۱	۵۸۷	اس سال فوت ہوئے والے سر حضرت
۶۴۷	۵۸۸	آغا ۶۹ھ
۶۴۹	۵۹۳	حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے والے سے کیا ہے
۶۴۷		شمر بن ذی الجوشن کا قتل
۶۴۷	۵۹۵	حادثہ حسین رضی اللہ عنہ کا کہہ گئے والے قتل کی یاد کا قتل
۶۴۷	۵۹۷	قائلیں حسین رضی اللہ عنہ سے میر مریم - حدیث ابی اقصی کا قتل
۶۴۷		مصب بن زبیر
۶۴۹	۵۹۶	اس سال وفات پانے والے حضرت
۶۴۹	۵۹۸	ابو ابراہیم بن الاشتر
۶۴۹	۶۰۰	ابو عبد اللہ المرادی عبد الرحمن بن سعید
۶۴۹	۶۰۲	محمد بن عبد الوہاب مدنی
۶۴۹	۶۰۳	ابو عبد الرحمن حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ
۶۴۹	۶۰۷	آپ کے مہم کی حدیث
۶۴۹		ابو زید محمد بن الخطاب انصاری
۶۴۹	۶۰۹	ابو جابر بن الاسود الخرمی سلمی
۶۴۹	۶۱۱	۷۳ کے واقعات
۶۴۹	۶۱۲	عبد اللہ بن غازی کے حالات
۶۳۰	۶۱۳	اس سال وفات پانے والے
۶۳۰	۶۱۶	ابن عباس رضی اللہ عنہ کی برائگی علیہ السلام کو دیکھنے کی
۶۳۰		ذری صفت
۶۳۰	۶۲۲	فصل
۶۳۰	۶۲۳	آپ رضی اللہ عنہ کا طبر مبارک
۶۳۰	۶۲۴	اس سال دیگر وفات پانے والے حضرت
۶۳۰	۶۲۴	۶۹ کے واقعات
	۶۲۵	عبد الملک بن سعید کی مرسل
	۶۲۵	اس سال وفات پانے والے حضرت
	۶۲۵	ابو اسود الانصاری و ابی
	۶۲۵	اسلمہ رضی اللہ عنہ سے ابو جہان بن مالک







میں ہوتی اور یہی کہا جاتا ہے کہ سب سے پہلی جنگ بھی شامی میں ہوئی کہ وہی ارض فلسطین میں عربی کی فتح ہو گئے۔ اور جو دوسری جنگ تھی وہ نے ان کی طرف اہل اسلام کو ایک لشکر کے ساتھ بھیجا، اور ان سے وہ میں کوئی کیا اور ان سے مال قیمت حاصل کیا اور ان کے ایک بہت بڑے نسل کو بھی مار ڈالا جس کے بعد مروج المعصرہ کا مسموم ہو کر جس میں خالد بن ولید اور مسلمانوں کی ایک بڑی عت شیعہ ہو گئی اور اصل کے قول کے مطابق مروج المعصرہ میں شیعہ ہو گئے اور خالد بن ولید کے بیٹے تھے اور وہ خود ارض کاہل میں نماز پڑھتی تھی۔ یہی فتح تھی جس سے وہ اہل علم المعصرہ۔

اس کو ان جرم نے جان کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ جب خالد بن سعید حجہ پہنچے تو روئی ایک عرب کے لہرائی قابل غیرا استوار ہو گیا وہ ایک مبلغ خرم نامہ ۱۴۰۰ غسان کی خدمتوں کو اپنے ساتھ حکام ایک ہوا پھر تیار کر کے آپ کے مقابلہ کے لئے منع ہو گئے تھے جب خالد بن سعید سے آسمان سامانہ اور سب مشور ہو گئے بلکہ ان میں سے بہت سے اسلام میں داخل ہو گئے خالد بن سعید نے حج کی خوشخبری حضرت یحییٰ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجی ان سے کہا میں نے تمہارے پاس آگے سے پڑھتے ہیں ان میں سے ایک اور امیر بن قتیہ جو کہ بن ابی جہل کے ساتھ ایک اعدائی دست بھی روانہ کیا پھر خالد بن سعید یثرب کی طرف پہنچے یہاں وہ سب کے سرداران سے مقابلہ ہوا آپ نے اسے شکست دی اور وہ وحشی کی طرف بھاگ گیا لیکن آپ اس کے تعاقب میں لگے رہے اسلامی افواج حملہ یثرب میں بھیجی تھی اور قسمت کی باری سے صبح پہلے ایک ہتھیاریں لیکن وہاں ایمان کی آغوش افواج نے کھرا کر کھانے کا راستہ کھالیا اور اس کی فوجیں خالد بن سعید کی طرف پہنچیں خالد بن سعید اس جاتی ہوئی سوار تھیں تو کچھ لوگوں سے بھاگ کھڑے ہوئے اور پھر بار بار ذوالرودہ کی طرف بھاگے اس جنگ میں محمد بن حواریک قفر اور ہونے اور یثرب کی فوجیں نے غلبہ پایا البتہ عمر بن ابی جہل غارتہ میں ہوا اور عسکری کے ساتھ خود ہوا جو ان کے پاس بھاگ کر پہنچا ایک کسان نے اس سے نقل آئے پھر جب یثرب میں بن حواریک سے خالد بن سعید کے پاس سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے آپ نے انہیں ایک لشکر کا امیر بنا کر تھام کی طرف روانہ کیا۔

موصول بن حسن جب تمام بن خالد بن سعید کے لھکار پر سے گذرے تو ان کے دامن پر صاحب جوان کے ساتھ دو لہروں کا ہلکا آئے تھے جو اپنے ساتھ لے کر آئے تھے۔ حضرت سعد بن ابی کربہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک اور دست پر معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو دھیر جا کر ان کے بھائی چاہ بن ابی سفیان کے چچے ان کی مدد کے لئے روانہ کر دیا۔ جب یہ دست خالد بن سعید کے لھکار پر سے گذرنا تو ان کے باقی بچے ہوئے ساتھیوں کو اپنے ساتھ لے کر شام کی طرف بڑھ گیا اس کے بعد حضرت سعد بن ابی کربہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خالد بن سعید رضی اللہ عنہ کو دھیر سے منورہ آنے کی اجازت دے دی اور فرمایا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ خالد بن سعید رضی اللہ عنہ کے ہارے میں لے کر دھیر سے منورہ آئے۔

معمر کے برسرِ حرم کے قول کے مطابق یہ معمر کے اسی سال یعنی ۱۱۷ھ میں فتحِ دمشق سے پہلے ہوا اور حضرت بنی ہاشم نے اس قول کی متابعت کی ہے لیکن حافظ ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ نے یزید بن ابی سبیح، وکیلہ ابن محمد، یحییٰ اور ابو معمر و الخیر سے نقل کیا ہے کہ یہ معمر ۱۱۵ھ میں ہوا۔

فہم بن اسحاق فرماتے ہیں کہ یہ معرکہ جب ۱۵۵ھ میں ہوا، غلیفہ بن خلیفہ ابن یحییٰ سے قتل کرنے میں کہ اقدیر بن کوکب ۵۵۰ جب العرب ۱۵۵ھ

ان مساکر کہتے ہیں کہ یہ قتل محفوظ ہے اور سبک دین ضرر کا ۱۳۰ کا قول قابل اعتنا نہیں ہے۔ میں (ان کی کثیر) کہتا ہوں کہ سبقت عن عمر کا بیان صحابہ سے ان کی ہر و غیرہ کے بیان کے مطابق ہے وہ کہتے ہیں کہ جب یہ باوجود شام کی طرف بڑھیں تو وہی گھبرا گئے اور ان کا مشورہ یہ خوف طاری ہو گیا انہوں نے ہر اہل قیصر کو حکم و حشر ہے کہ وہ گدا۔

کہا جاتا ہے کہ جو قتل اس وقت محسوس تھا اور اس نے اسی سال بیت المقدس کا فتح کیا تھا، وہ اب اسے یہ خبر ملی کہ اس نے اپنی قوم سے خطاب کیا اور کہا کہ تمہارا اس میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ یہاں تک کہ اس نے مقابلہ بھی کیا کہ اس کی بات ٹھیکر قوم یہی بات مانو اور ان سے شام کے نصف قرآن پڑھا کر وہ ان کی صورت سے جس درجہ کے پڑا تھا وہاں سے فیسے میں رہیں کہ اگر نہ پڑھا تو تم سے لڑائی میں نہیں لے سکتے لیکن اس کے ساتھ کہ وہ اس کے بہادروں کی بھی خبر لے

جنگ کر رہی تھے۔

قرآن کی اس قرین پرودوں نے قلمت تہجد کی توجہ بگاری ہو رہی اور دنیا میں عدم لغت کی وجہ سے حسب عادت امتی کو صحن کی طرح خلاء نہ کیا تو اس توجہ کو تپہ بند کیا اس وقت قرآن میں چلا آیا اور اسے قرآن کی سرگردی میں لغت روانہ کرنے لگا اس نے یہ مسلمان اس کے مقابلہ میں ایک یہاں نظر میں نہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے مقابلہ میں اپنے آپ شریک بھائی تاروق کو بے جزا ہنگاموں کے بھیجا، جبکہ ان یوں ہوا تھا کہ وہ ان قرآن سلیمان رضی اللہ عنہ کے مقابلہ میں اتنا دھواں تھا کہ نفس کو شرمیل دن دھت کے مقابلہ میں لاد لیتا یا یقیناً ان کو سامنے ہزار کے لشکر کے ساتھ ابو عبیدہ بن الجراح کے مقابلہ میں روانہ کیا۔

یہ لفظ باقیہ ان ابن اسحاق کے قول کے مطابق قرآن بطور کا نفسی قہار وہی اپنی افواج کی کھرتہ تہجد کہنے لگے کہ تم خدا اب مہربنا اور بکریوں کی سر زمین کی طرف لشکر کشی سے روک دیں گے اس موقع پر مسلمانوں کے لشکر کی کئی تعداد مکرمہ بن ابی جہل کی جماعت کو چھوڑ کر میں جہاد میں خبر میں ابی جہل اپنے چچ ہزار مسلمانوں کے ساتھ شام کے ایک گوشہ میں ہوا کے لئے تھکے ہوئے تھے لشکر اسلام کے امراء نے یہ ماری صور خال لغت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھیجا انہوں نے جواب میں لکھا کہ تم صبح صبح ہو جاؤ اور ایک لشکر بناؤ اور شریکین کی افواج پر نوٹ پڑا تم اللہ کے ہر کار ہو اور اللہ اپنے ہر کارنے والا کی ہر کارنے والا ہے اور اپنا لکار کرنے والوں کو دھوا کر تارے ہر کارنے والی کے لیے ہے ہر کار شہت میں لکھا لکھتے انہوں کی وجہ سے مطلب ہو جتے ہو لفظ ان کے کھل طور پر کچھ واقعہ میں سے ہوا میرا اپنے مسلمانوں کی ناز میں راست کیا کرتے۔

اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بھی فرمایا کہ اللہ کی قسم میں تمہاری کوششیں کامیاب نہ ہوں گے تم نے یہ حاکم بن ابیہ کے راجہ دو کھارہ خالد بن ابیہ کی طرف عراق میں پیچہ مہم بھیجا کہ شام پہلے جائیں وہ اپنے ساتھیوں پر امیر ہوں گے اور عراق پر دروازہ اپنے کام کی طرف عراق جائیں اور قتل جو یہ یہ اطلاع ملی کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے امراء کو فوجوں کو جمع کر کے لانے کا حکم دیا ہے تو میں نے بھی اپنے یہ سارا دن کو ایک جگہ ہی ہونے کا حکم دیا اور کہا کہ کسی ایسے موقع پر میں نہیں میدان کا انتخاب کریں کہ جس میں فرار کی کوئی راہ نہ ہو اور اپنے بھائی تاروق کو تمہارا فوج کا یہ سالاد ضرور نہا اور سیدہ سیدہ پریمان اور راقش کو لہر عقبہ میں شعلان کو توجہ دیا۔

محمد بن خالد کے بیان کے مطابق جو انہوں نے عبد اللہ بن مسعود بن عبد العزیز کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ مسلمان اس صحر میں کل پڑھیں ہزار تھوڑے ابو عبیدہ دن الجراح میں سب کے امیر تھوڑے اور وہیں کی تعداد ایک لاکھ تیس ہزار تھی اور مالکان و سلاطین ان کے سپہ سالار تھے۔ ابن اسحاق نے بھی اس طرح نقل کیا ہے کہ سلاطین ان میں ایک لاکھ دو سو تیس ہزار تھوڑے اور وہیں جہاد پر دروازہ تھا اور فوجیں متحدہ ہزار و چل ان ہند مسعود بن ابی ہارہ جزو فوج پر امیر تھے اور مسلمانوں کی کل تعداد چوبیس ہزار تھی اور وہیں نے شہر یہ جنگ لڑی تھی کہ ان کے پیچھے ان کی حوریں بھی ہر طرح پر شریک جنگ تھیں۔

اور یہ مسلمانوں نے اور وہ عبد الرحمن بن حنیس سے نقل کرتے ہیں کہ ہر قتل نے لاکھ تھوڑے مالکان اور مٹی کی سرگردی میں بھیجی اور سب کہتے ہیں کہ وہی جیلہ اور برصوک کے قریب واقعہ صحر میں ہوا تھا جس سے وہ لاکھ وادی ان کے لئے خلق خلقی فراق ثابت ہوئی اسکا یہ کام رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف ہوا کے لئے لکھا تھا اور وہ لشکر کے ہر سوک میں ہونے کی اطلاع دی حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت خالد بن ولید کو بھیجا کہ وہ عراق پر اپنا نائب مقرر کر کے اپنے ساتھیوں کے ساتھ شام پہلے جائیں جب وہ شام پہنچیں تو وہی اہل شام پر امیر ہوں گے۔ چنانچہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے فتنی بن حارثہ کو اپنی کاسٹم مقرر کیا اور اپنے ساتھ ساڑھے نو ہزار فوج لے کر شام کی طرف روانہ ہو گئے اور فتنی بن حارثہ ان کا رہبر تھا وہ آپ کو لہر آپ کے ساتھیوں کو اتفاق کے واسطے قراقرے کیا اور دایارہ شہ اختیار کیا جس پر اس سے پہلے کوئی نہ چا تھا تھا اس نے جنگات و صحران کو لئے لیا اور وہیں کو قتل کیا یہاں پر جو حاکم بالکل خدا دامت تقدیر کیا اور وہ ایک ہے اب وہ کیا جنگ میں تھے کہ ان کی اور خلیاں جیاس سے فتنے لگی رافع بن خدیج و طائی نے انہیں پانی پانی اس کے بعد ان کے ہونٹ کاٹ دیا اور جڑے ہاتھ دھوئے تہہ کو وہی پشت پر موجود تھا کہ ان کو لکھ دیا جس وہ ان کو لکھ دیا وہ سب کے پانی تاروق ان لوگوں کے یہ ہے جو دے گئے اور جو کچھ پانی تھا اس سے لوگ خود بھی یہاں ہوئے وہ اپنے گھوڑوں کو بھی پابا جس قدر پانی ساتھ لیا تھتے تھے وہ اٹھایا اور ان کا گوشت کھا دیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پانچ دن

میں منزل منصور پہنچ گئے۔

خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ویوں کی طرف متفرکے آتے سے مدینہ میں تھکرا رہا تھا کہ اسے صلح کرنی واجب تھو اور اس مقام پر پہنچنے کو تیس سہ ماہ قرار دیا اور خضمان کے کثیر مقدار میں اسوال قیمت کے طور پر حاصل کر لئے گئے پھر آپ دشمن کی مشرقی سمت سے نکلا اور پیچھے رہے یہاں تک کہ نجران پہنچ گئے وہاں صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کی جماعت کو کھانہ کا مال ثبوت سے متقاض کر رہے ہیں، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو کھانہ کا مال خیر سے صلح کرنی اور خیر والہ کر دیا یہ شام کا پناہ شریف جو فتح ہوا۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے مال قیمت کا کس جلا بن عمارت مزی نے کھانا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھیج دیا پھر خالد بن ولید ماہر سپاہی و شہسوار و شرمیل یہ سب حضرت عمر بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ گئے اور وہی جگہ پر مقابلہ کے لئے تیار ہو گئے اور ہزاروں کا مشیر و معرکہ ہوا اس موقع پر مسلمانوں میں سے ایک آدمی جو خالد بن ولید کے عراقی سے تھا آئے ہوئے مسلمانوں کے لئے یہ اطلاع دے گئے:

راش جاکوں کیا غوب ہے اس نے کس طرف مارا جانی  
وہ خزانہ سے چل کر پانچ دن میں کوئی پہنچ گیا  
جب کہ فوج چلی چلی کر یہہ مشقت کے روہنی تھی  
اور اس سے پہلے کوئی شخص اس راستہ پر نہ چلا تھا

اس سفر میں بعض لوگوں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو کہا کہ اگر آپ عراق خلیفان دولت کے پاس پہنچ جائیں تو آپ اور آپ کے ساتھی دشمن کی دستوں سے محفوظ رہیں گے اگر نہ بچے تب بھی آپ کے پاس خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھا جس کی قیادت میں آپ کے ساتھ تھے اور کچھ خالد بن ولید کے ساتھ تھے کہ اور فرما دے کہ عبدالعزیز بن عبدالمطلب نے اپنی بیٹی کے وقت ہی تو اس امر پر اتفاق کر لیا ہے کہ آپ کا یہ بیٹا شہزادہ بن گیا اس لئے کہ سب سے اول آپ نے ہی اس کو کہا تھا۔

اور انھوں نے سلاطین و حکماء بن عمر و ابی جعفر و خیر و پیچھے نصرت کی تحویل کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ جب وہی اپنے ماہر سالاروں کے ساتھ واقعہ میں ملے ہو گئے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بہت کراں کے ہاتھ میں آئے تب حضرت عمر بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے لوگو! بہت رت پاکہ روئی منصور ہو گئے اور منصور کو تم کسی کامیاب ہوئی ہے جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کی طرف چلے گئے لئے مشورہ کر کے منع ہوئے تو امرائے فوج نے منع ہونے سے کہہ کر خلیفان گئے اور فرمایا کہ میرا خیال تھا کہ میں اتنی لگی عمر چاہوں گا اور اس جماعت کے ساتھ ہوں گا جو جہاد کے لئے جمع ہوئی پھر مشورہ کیا کہ لشکر کے کھن گھسے جائیں ایک حصہ تو رہیں گے مقابلہ کے لئے پہلے پہلے اس کے بعد دوسرا حصہ روانہ کیا جائے گا یہ حصہ سادات خود و خوش اور عورتوں و بچوں پر مشتمل ہوتا ہے اس کے بعد تیسرے حصہ کو خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کہ پیش لورایے مقام پر چلا کریں کہ جنگی اس کی پشت پر ہوتا ہے کہ دوا دھڑک لگے جنگی رہے سب نے اس رائے کو قبول کیا اور اس کی تحسین کی۔

دوسرے صلوات سے انہوں نے عبدالرحمن بن عوف سے نقل کیا ہے کہ وہی لوگوں نے جو اب جہاد پر تیار ہوئے کہ ان کے اور مہمان چلا گیا اور مسلمان دریا کے دوسری جانب اتر سنان کے عقب میں جنگلات تھے تاکہ یہ حضور سے ان کے لئے کمک پہنچے رہے۔

کہا جاتا ہے کہ اس موقع پر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کمال جرأت سے کام لیا اس کی تفصیل یہ ہے کہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے فوج کش ہو گئے اور ان کا کھامبرا کر لیا یہ محاصرہ واقعہ اول کے پورے عرصے جاری رہا، مسلمان خود و خوش کی قلت کی وجہ سے مزید جنگ جاری رکھنا مشکل سمجھا تو انہوں نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے مدد طلب کی انہوں نے فرمایا کہ خالد بن ولید کے لئے مناسب ہے کہ وہ خالد بن ولید کی طرف پہنچاں بھیج دیا اور رضی اللہ عنہ میں ان کی مدد کے لئے پہنچے جب وہ وہاں پہنچے وہاں بھی انہوں کی مدد کے لئے آئے اس کے ابھارے اور پاروں والے بھی تھے جو لوگوں کو فخر و نصرت کی دے گئے اور انہوں نے اور فوج دے دی تھی۔

اس نے طبری کی تعداد اور ان کا جالیس ہزار بھی ان میں سے اتنی ہزار مسلمان اور عیسویوں میں چھوٹے ہوئے تھے یہ ہزار گز سوار اور اسکی ہزار پیادہ تھے۔



سید بن عمرو اپنی سند سے اپنے مشائخ سے نقل کرتے ہیں کہ اس دن اسلامی لشکر میں ایک ہزار کاٹا تھے جن میں سے آج سید بن عمرو نے اور :  
 خلیفہ جبریت کے سامنے غور کیا اور فرمایا کہ تم عرب ہو اور اسام کے دو گارہ دو روٹی ہیں اور ترک کے دو گارہ۔ ہے ملک یہ دن اللہ نے  
 ایم میں سے ایک ہم سے بھرنا کی ہے اللہ اپنے بندوں کی مدد و نصرت فرما۔

اور بھی نقل کرتے ہیں کہ جب خالد بن ولید رضی اللہ عنہ مروانی سے آئے تو عرب کے نصابی میں سے ایک آدمی سے کہا کہ وہی بہت ہیں اور  
 سلطان تم، خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جواب میں کہا کہ تم پر طاقت ہو کیا مجھے نہیں سے ڈراتے ہوں انہوں کی کثرت آدمیوں کی تعداد سے  
 جسکی ہوئی بلکہ نہ نصرت سے زیادہ اوقی سے اور نہ نصرت کی وجہ سے تم ہو جالی ہے اور اللہ کی قسم میں تو جانتا ہوں کہ یہ اسرار خود محمد زائد نصرت  
 ہو جائے ہر ان کی فوجیں ہے ملک انکی ہو جائیں کوئی پاداشیں خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کے تم گھس گئے تھے اور وہ عراق سے آئے کے  
 بعد بیمار ہو گیا تھا۔

جب لوگ جنگ کے لئے آئے مائے دوسے تو ابو سعید و یزید بن ابی سفیان آئے جو یہاں کے ساتھ ضرار بن ابی ازا اور عمار بن ابی ابراہیم  
 اور ابو جہل بن سہیل بھی ہو گئے تھے سب نے وہاں کے قریب جا کر کہا کہ تم تمہارا اب امیر سے ملنا چاہتے ہیں۔ وہیں نے انہیں اپنے امیر  
 کے اہل کے پاس جانے کی اجازت دیدی۔ یہ لوگ وہاں پہنچے تو دیکھا کہ اور شہم کے ٹیڑھی جیٹا ہوا ہے ان نصرت کے لئے کہا کہ تم اس میں داخل ہونا  
 محال نہیں مجھے یہاں کے لئے و شہم کے قلعین بچا کے مجھے لیکن اس پر بھی جیٹے سے ان نصرت کے لئے انکار کر دیا پھر وہی امیر وہاں آکر جیٹا کیا جیٹا  
 یہ لوگ چاہتے تھے اور باہم جنگ شروع ہوئی اور صلح پر دونوں فریق رضی ہو گئے اس کے بعد یہ نصرت اللہ کے دین کی نصرت دے کر چپے سے لیکن  
 یہ صلح نامہ ہو گئی۔

ولید بن مسلم بیان کرتے ہیں کہ وہاں کے سردار یہاں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے مطالب کیا کہ ہم دونوں صفوں کے دو مہمان  
 سے ہمیں اور باہر طاقت کر کے مصالحت کریں اور یہاں کے رئیس بات معلوم ہوئی ہے لیکن تمہارے شہر ان سے بھوک اور خشکی نے نکلے ہو یہ کہو  
 یہ بات نہ نہیں تم میں سے ہر ایک کو اس بچار لباس اور کھانا دوں اور تمہاری اپنے حاکم اس طرح لوٹ جاؤ اور جب اللہ و اس آج کا تو اس قدر  
 مال و سامان تمہارا ہے پاس بھیج دوں خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جواب میں کہا کہ میں اس چیز سے نہیں نکالا جو تم مجھ سے ہو بلکہ تم لوگ اصل میں  
 خون چنے والے ہیں اور ہمیں معلوم ہوا ہے کہ وہیں کے خون سے زیادہ وہ بڑی خون نہیں ہے میں تم تو اس غرض سے آئے ہیں یہاں کے سامنے  
 ہے کہ اللہ کی قسم ہم ہاں کے سختی میں آجھ بیان کرتے ہیں۔

مؤرخین کہتے ہیں کہ پھر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ضرار بن ابی جہل رضی اللہ عنہ اور انصاف بن عمرو کی طرف جا گئے یہ دونوں ملک لشکر کے  
 اہل و عیال کے ساتھ آکر آگے بڑھ کر قالی شروع کریں یہ دونوں رجز یا شعار پڑتے ہوئے آگے بڑھے اور ان کو نصرت بہادرت دی پھر  
 میدان میں بڑھ گئے اور ایک دوسرے پر بھجوت پڑتے اور جنگ کی آگ گرم ہو گئی خالد بن ولید رضی اللہ عنہ میدان سے نکلے ایک دستہ کے ساتھ صفوں کے  
 سامنے کھڑے آگے کا مظہر کر رہے تھے اور فریقین کے چاروں کے سامنے ایک دوسرے پر بڑھ چڑھ کر کھینچ کر رہے تھے خالد بن ولید رضی اللہ  
 عنہ اپنی فوج کے چاروں کے پاس ایسے لوگوں کو رکھ کے لئے بھیج رہے تھے جن پر انہیں اعتماد تھا اور جنگ کی نہایت نصرت اور تدبیر کے ساتھ  
 گہرائی اور انصاف کر رہے تھے۔

انصاف بن ولید بن سعید بن عمرو پڑتے اور دوسری صف کے قدامت میں آگے جنگ کے حالات نقل کرتے ہیں کہ یہاں جنگ کے لئے لکھا احمر سے  
 ابو سعید رضی اللہ عنہ اپنے انہوں سے پہلے پڑھتا تھا ان سبیل رضی اللہ عنہ کو میرا ہر قبیلہ بنی اشجیم کالی کو بیل فوج پر یا شہم بنی قہر بنی ابی وقاص کو اور  
 دوسرے قباہ کے یہ آفر کیا اسکا اپنے اپنے ہندوں کے سامنے سے لگے۔

ابو سعید نے مسلمانوں کو نصرت کرتے ہوئے ان کو اشارہ کیا کہ اسے اللہ کے بندہ اور اللہ کے دین کی مدد و نصرت سے اللہ کے بندے کا  
 اللہ کے بندہ مسلمانوں کے اسے مسلمانوں دین پر ثابت قدم ہوا ہے پھر بنی کفر سے نصرت دینے والی اور بے وفائی کو اٹھ کر آگے آئے یہ نصرت بہادرت  
 دین سے اور اللہ کے بندے اپنے میدان و چاروں چاروں کات اور خود پیش قدمی کرنا اور نہ صرف اللہ کے بندے کا یہاں بڑھ جیٹا اور اسکا سے لڑو۔

نامہ سنی اخبار کردار دل علی بن ابی طالب علیہ السلام کو یاد کرو۔

سلاطین اہل دین اللہ عزوجل نے نصرت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اب ال قرآن اب کتاب الہی کے ماحول ہو گئے ہیں وہ امت کے رہبر اور آدلی اپنی خواہشات اور تمناؤں میں رہتے ہوئے نہ الہ کی رحمت کو پاسکتا ہے اور نہ جنت میں داخل ہو سکتا ہے اور حق تعالیٰ شانہ صادق اور مصدق شخص الہی کو رحمت و مصلحت سے نوازا ہے کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں سنا۔

ترجمہ۔ ... اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور اعمال صادقہ کے بعد فرمایا ہے کہ ان کو زمین پر خلافت و حکومت عطا فرمائے گا جیسا کہ ان سے پہلے لوگوں کو عطا فرمائی تھی۔

اور پھر فرمایا کہ تم اپنے رب سے چاہو کہ اس چیز سے کہ وہ تم کو تمہارے دشمن کے مقابلہ میں جہاں کو "ایکے" ادا کرے تمہاری جان الہی رب کے قبضہ میں ہے اور اس کے سوا کوئی جانے نہیں۔

محمد بن ابی طالب نے نصرت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اسے مسلمانوں کو پست رکھو اور کھنڈوں کے بل بوتہ جاؤ، نیز ان کو بلند رکھو جب وہ تم پر حملہ کرنے لگیں تو قہراً سحر جاؤ جب وہ اپنے پیروں کو درست کر گئے گا وہ تم کو ان پر شیر کی طرح مسلک کر دے گا جس سے اس ذات الہی جو چاہتی ہے راضی ہوتے ہیں اور اس کا صلہ دیتا ہے محبت کو عطا ہے اور کئی کا بدلہ انسان کے ساتھ دیتا ہے جس سے شاعر کہ مسلمان مغرب ان کا ایک ایک پھل اور ایک ایک گل شمع کر لیں گے یہی ان کی محبت اور قہر اور جہنم خوفزدہ نہ کرے، اگر تم ان پر دھمکی کے ساتھ حملہ کر دے تو یہ پکار کے بچوں کی طرح اڑ جائیں گے جتنی میدان چھوڑ کر بھاگ نکلتے رہیں گے۔

پھر ابو سفیان نے فوج سے خطاب کیا اور بہت عمو دینے میں لوگوں کو نال برا بھلا اور نصاحت و بلاغت کے ساتھ طویل حکام کیا اور جب لوگ جنگ کے لئے بالکل تیار ہوئے اسے سامنے ہو گئے تو فرمایا کہ اب اسے اسلام و جو حالات اس وقت ہیں وہ تم کو کچھ دے رہے ہو کہیں اللہ کے رسول اور جنت تمہارے سامنے ہیں اور شیطان تمہارے پیچھے اس کے بعد اور اس کو ترغیب دیتے ہوئے کہا کہ جس شخص کو تم میدان چھوڑ کر بھاگتے ہوئے دیکھو تو اسے پھروں اور لالچیوں سے بے وفائی کر دے میدان جنگ کی طرف لوٹ جائے۔

خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا کہ عقب میں مسیح بن زید رضی اللہ عنہ کھڑے ہوں اور ابو سعید رضی اللہ عنہ کے عقب میں جا کر ہانگے والوں کو کہیں لو کہ میں اور اسراروں کے درمیانے کر دینے ایک مصرعہ کے پیچھے اور دوسرے مصرعہ کے پیچھے غرر کرنا یا تاک لوگ پیچھے کی طرف نہ بھاگ سکیں اور عقب سے مسلمان حملہ کر سکیں، چنانچہ خالد بن ولید کے ساتھیوں نے ان سے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے دل میں جو حکم عطا فرمائے اس سے وہ آپ کو ان کیلئے لے کر ان کے ساتھیوں نے ان کے مشوروں پر غور عمل کیا اور وہی فوجیں اہل بیتیں اٹھائے آگے بڑھیں ان کی آواز کر رہے ہوں ان کی طرح خوف و گھبراہٹ پیدا کر دینے والی فوجیں ان کے پاس لی اور جو نیک ان کو لڑائی پر ابھار رہے تھے لہذا وہ اپنی فوجوں میں تھے کہ اس سے پہلے اتنی بڑی تعداد میں دیکھی گئی اب اس اللہ تعالیٰ ہی سے دعا ہے کہ وہ اپنی نیک اور باری پر مخلص کیا گیا۔

برمک کی لڑائی میں زبیر بن العوام بھی شریک تھے لہذا اس وقت جو صحابہ میں سب سے دلیر تھے بڑے شہسوار اور بہادر صحابہ کے پاس بہادران کی ایک جماعت تھی ان کو یاد کر لیا کہ آپ حملہ نہیں کریں گے آگے نہ بڑھیں آپ کے ساتھ حملہ کریں، زبیر بن العوام نے کہا کہ تم ثابت قدم نہ رہو گے لوگوں نے کہا کہ کیوں نہیں ضرور وہیں نہیں ہوئے، ان کے ساتھ حملہ کیا بھی ان کے ساتھ شریک ہوئے جب ان کی فوجوں کے سامنے پہنچے تو لوگ ہلکے ہوئے لیکن زبیر بن العوام دشمن کی فوجوں کو چھڑے ہوئے دوسری طرف لٹک گئے اور پھر پلٹ کر اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچے گئے پھر دوبارہ اسی طرح کا حملہ کیا اور پھر اپنی جنگ لڑتے آئے اس دن ان کے کندھے پر دو دشمن آئے اور ایک دعا بیت کے مطابق ایک دھم کیا یا انا اللہ بخاری دلت اللہ علیہ نے بھی ان کی کئی قسمی مضمون لکھ کر ان میں جہاں کیا ہے۔

حضرت سہاذ بن ابی اسلم رضی اللہ عنہ جب باہر میں اور جرنیلوں کی آواز میں شیعہ تو دعا کرتے کہ اب اللہ ان کے قدم پر چلائے ان کے بچوں کو مرعوب کر دے، ہم یہ سکتا ہوں کہ انہیں تعزیری کا بدلہ عطا کریں اپنی ملاقات محبوب عطا دے اور اپنے فیصلوں پر راضی رہنے کی فوجی عطا فرما۔

ماہان باہر لڑا اور اس نے اپنے پیروں پر مشرور جرنیل اور صحابہ کو حملہ کا حکم دیا وہ اللہ کا دشمن ان میں سب سے زیادہ بڑگ تھا انہیں اس نے مسلمانوں

نے سینہ پر حملہ کر دیا جس سے اس نے زخمی ہو کر فرار ہو گیا اور غلامان کے آدمی تھے انہوں نے ثابت قدمی دکھائی اور اللہ کے انعموں کے بعد مردانہ اپنے اور بہانوں کی کسی مستقامت اور بلکہ محنت کے ساتھ ان پر قدوسی مل کر دیا۔ کچھ مسلمان ہندو سے غلبہ کی طرف چلے گئے ایک بنو عتہ لشکر کی طرف پہلی لڑائی لڑی، بنو عتہ دشمن کے سامنے تھی، اور اپنے اپنے بیٹھوں کے سامنے تھے قتال کرتی رہیں، جب یہاں پہنچا تو انہوں نے ایک دوسرے کو آواز دی بھاگتے، اسلحہ اپنی اپنے اور کسی پر حملہ پایا، سامنے اسلحہ جیسوں کے قدموں پر دے دیے اور انہیں بھاگنے والے مسلمانوں کے نقاب سے بھی باز رہا، یہاں سے وہ لوگوں نے بھاگتے ہوئے مسلمانوں کی آنکھوں اور چروں سے خوب لڑی، بنو عتہ شہید اس دن پادشاہ چھوڑ دی تھیں اس کے بعد کچھ عورتوں کو چھوڑ کر بھاگنے والے (اور تیرا ایک سال، ہاتھ اعتراض تو انہیں قیدی بنا ہوا دیکھیں گے، اس وقت پر عقل مند ہو گئی اور نہ پسندیدہ، دعویٰ کہتے ہیں کہ وہ اپنی اپنی جگہ اپنی آگئے۔

سیف بن عمرو اور حسان بن علی اور اپنے والد سے قتل کرنے ہیں کہ خبر سرائی اہل محل نے یہ سنا کہ کون کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مل کر موقوفوں پر شریک جہاد ہوا ہوں، کیا میں آج تم سے بھاگ جاؤں گا یا تم انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ کون سے جو موت پر بیعت کرتا ہے ان کے بقیہ عمارت، بنو عتہ اور ضرار بن اللہ اور سے چار سو آدمی، جاہل مسلمانوں کے ساتھ پر بیعت کی ان میں شہسوار بھی تھے بھرانہ مسب نے خالد بن ولید کے قہمے کے سامنے جو سے استقلال اور ثابت قدمی سے قتال کیا اور سب دھجی ہو گئے بہت سے شہید ہو گئے ان میں ضرار بن اللہ اور دھجی تھے۔

سوارشہادہ کی قتل کرتے ہیں کہ شہید اور بعد اسے لوگوں نے انہوں سے یہ کتاب ہو کہ ان کی حسب کیا جب ان میں سے کسی کے پاس پانی آیا یا جانو اس کے قریب دوسرا دشمنی پانی کو دیکھا تو پہلا دوسرے کی طرف اشارہ کر دیا کہ کسی پانی دے دے دوسرے نے تنگ پانی دیکھا تو اسے قریب تیرے دھجی کی طرف اشارہ کر دیا کہ انہیں چاہو، یہ سب ایک دوسرے کی طرف پانی پیچھے رہے یہاں تک کہ سب شہید ہو گئے لیکن کسی نے پانی نہ دیا۔ دشمنی اللہ تمہارا دھجی تھے۔

یہ بھی قتل کیا گیا ہے کہ ان مسلمانوں میں سب سے پہلا شہید ابو عبیدہ کے پاس آیا کہ کہا کہ میں نے اپنی تیاری کر لی ہے کیا آپ کو رسول اللہ ﷺ سے ملنا چاہیے یا نہیں؟ وہ نے کہا کہ ہاں، میری طرف سے سلام عرض کرنا، مجھے گا کہ رسول اللہ ﷺ دھجے سے ہم سے جو وعدہ لیا تھا اسے ہم نے رہتی پادشاہ پر عمل کیا کہ یہ صافھی کہ شہید ہو گیا۔

اس دن مسلمانوں میں سے جو سنا اپنے اپنے بیٹھوں کے وقت قدم ہاں اور وہی دھجی کے پانے کی طرف میدان میں چکر لگا رہے تھے اور انہوں کی ہر گشت و گشت میں دھجی کا نشان اور ذوقی ہوئی انھیں ہر طرف نظر آ رہی تھیں پھر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اپنے سواروں کو اسے کہہ دیا کہ ہمیں ہر ملکہ کرنا چاہیے مسلمانوں کے ہند پر حملہ کیا تھا اس حملہ میں خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جو ہزاروں قتل کئے اور ہر ایک کے جسم چھان ذات کی جس کے بعد میں میری جان ہے اب ان (دھجی) کے پاس نہ بھر ہاتی ہے اور نہ ہی قوت، اور دھجی امید ہے کہ اللہ تعالیٰ شریک بن کے کہہ دے تمہارا سپرد کر دے گا یا تم انہوں نے ایک سو سواروں کے ساتھ ایک لاکھ دھجیوں پر حملہ کر دیا، خالد بن ولید رضی اللہ عنہ جو مجھے بتائی کہ اس کے پاس پہنچے ان کی فوج بدھجی اور مسلمانوں نے یکبارگی جو ملکہ کیا تو ان کے قدم ہر ایک کی اکر دھجی کے مسلمانوں نے ان کا نقاب کر کے گاجر مولیٰ کی طرح کا نشان شروع کر دیا اور وہی ان سے قتل نہ کئے۔

خبر رسیدن بیان کرتے ہیں کہ جنگ کی ہر اہلی عورت چلی اور مسلمان کھسار کے ستر کو میں مصرعہ کہے کہ اچھا کھانہ سے ایک قاصد آیا ہے امیر لشکر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا کر لیا، خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا کہ کیا خبر ہے؟ اس نے بتایا کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی وفات ہو چکی ہے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہو چکے ہیں انہوں نے ان تمام افواج کو حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کی فوج میں دے دیا، اب مقرر کیا، یہ تحقیق قاصد اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے درمیان ہوئی حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس گفتگو کو چاہیہ اور انہوں نے ان کی فوج کا رخ کیا تاکہ اس حملہ میں اس خبر سے مسلمانوں کو کسی قسم کی کمزوری نہ ہو، حضرت امیر بن ولید نے اس قاصد سے کہا کہ یہ بات لوگ سن دے، مجھے نہ بہت اچھا لگا اور اس نے انہوں سے وعدہ لے کر اپنے ترش میں رکھا اور دھجی کی تدبیر میں مشغول



ہو گئے اور خدا نے اسے جو مدد کو جس کا نام کرے، میں دینا چاہئے، میرے میں کھڑا کر لیا۔ ابن جریر نے اس واقعہ کو اپنی سند سے اس طرح بیان کیا ہے۔  
 مؤرخین کے بیان کے مطابق اسی جنگ میں دو ہی مردوں میں سے ایک بلا سر اور چھ سہ سے باہر لگا، اس نے خالد بن ولید کو بلایا، آپ اس کے پاس گئے یہاں تک کہ ان دونوں کے گھوڑوں کی گردنیں ایک دوسرے سے چھوئے گئیں، بعد کے کہا کہ خالد نے مجھے سچ بتاؤ، خالد نے کہا کہ میں نے اس لئے کہ شریف آدمی جو تیرے گھوڑوں کو روکا ہو کر رہی نہ کرنا، یہ شک شریف و کریم آدمی اللہ کا واسطہ ہے، اس کے دھوکے میں نہ کرنا، کیا اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی پر ایمان سے کوئی کمزوری ہے جو تم کو اس نبی کے پھر تمہیں دینی ہے کہ تم وہ گوار میں پراگھاتے ہو اسے، چھڑا دیتے ہو؟ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نہیں، حرجہ نے کہا کہ پھر تم نے اپنا نام سبب اللہ کیا، رکھا ہو؟ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے درمیان ہونا ایک ہی سبب فرمایا اس نے ہمیں اللہ کی طرف دعوت دی لیکن ہم اس سے بھاگتے رہے اور دور ہوتے رہے، ہم میں سے کچھ لوگوں نے ان کی نصیحت کی اور بدھاری کی اور بعض نے غلطی کی اور دور سے ہم بھی غلط کر کے ان لوگوں کو دور دے دیے، ان لوگوں میں سے تھا لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے ہمارے قلوب پر چٹانوں کو بکھڑا اور اس کے بعد یہ دعوت اللہ پر مانی ہوئی کہ اس نبی کے ساتھ چہیت کر لی اس نبی سے مجھ سے اور شام فرمایا کہ تم اللہ کی تلواریں میں سے ایک تلواریں، جس کو اللہ تعالیٰ مشرکین پر سونپتا چلا اور میرے لئے وہ نصرت کی دعا کی جس میں نے اپنے ساتھ اللہ اس حد سے رکھا ہے اور میں مشرکین پر مسلمانوں میں سے سب سے زیادہ سخت و شدید ہوں۔

حرجہ نے کہا کہ اسے خالد نے تم کو کچھ کی دعوت دیتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ اس بات کی کافہ کے سوا کوئی عبارت کے اس کی نہیں اور محمد ﷺ کے بندے اور رسول ہیں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اس کے قرار کی دعوت دیتے ہیں۔ حرجہ نے کہا کہ جو تمہاری اس دعوت کو قبول نہ کرے؟ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر تم نے جڑ دینا ہو گا اس پر ہم اس کی حفاظت کریں گے حرجہ نے کہا کہ اگر وہ تمہاری بات بھی نہ دے؟ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر ہم اسے جنگ کی اطلاع دے کر اس سے قتال کریں گے، حرجہ نے کہا کہ اس شخص کی تمہارے درمیان کیا حیثیت اور کیا قدر و منزلت ہوگی جو آج اس حالی میں تمہاری دعوت کو قبول کرے، خالد بن ولید نے کہا کہ اللہ کے مقررہ فیصلے کے مطابق وہ اور ہم سب ایک ہی مرتبہ ہیں، ہمارے اللہ کے طرف سے وہ نبی اور اولیٰ و اطرب دینی حیثیت سے برابر مساوی ہیں، حرجہ نے کہا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم شخص آج تمہارے دین میں داخل ہوا ہے وہ درجہ اب اور فضیلت کے اعتبار سے تمہارے مساوی اور ہمارے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہاں بلکہ افضل ہوگا، حرجہ نے کہا کہ یہ کیسے ممکن ہے حالانکہ تم اس سے بیعت کر چکے ہو، خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نے اس دین کو خدا اور طبیعت قبول کیا ہے لیکن ہم نے اپنے آپ کو کیا بیعت اس حال میں کی کہ وہ اور دو میان موجود تھے ان کے پاس آمان سے نہیں آئی تھیں اور ہمیں کتاب الہی کے مضمون معلوم ہوئے تھے انہیں دشنام (بجورست کہہ سکتا ہے) جو یہ سب بکھار گئے اور اسے اس پر اسلام قبول کرنا اور بیعت کرنا لازم ہو گیا (یعنی قبول حق سے کوئی تدبیر بھی ہوتی نہ رہا اور جو بیعت اب ہم نے دیکھے وہ تم نے نہیں دیکھے، جو دلائل ہم نے دئے وہ تم نے نہیں دئے، خدا تم میں سے جو شخص اس دین میں داخل ہو گا وہ قطعی معنی میں صدق نبوت کے ساتھ داخل ہو گا اس کا نام پر وہ ہم سے افضل ہوگا۔

حرجہ نے یہ سن کر کہا کہ اللہ کی قسم اتم نے سچ کہا ہے اور مجھے دھوکے نہیں دیا، خالد بن ولید نے بھی جوابا کہا کہ ہاں اللہ کی قسم میں نے سچ کہا ہے اور جو کچھ تم نے پوچھا اس میں اللہ تعالیٰ مددگار ہے، میں حرجہ نے اس گفتگو کے بعد اپنی احوال بیان کیا اور خالد بن ولید کے پاس آ کر کہنے لگا کہ مجھے اسلام سکھائیے، خالد بن ولید اسے لے کر اپنے خیمے کی طرف بڑھ گئے اور اس پر پانی کا ایک مظکر دیا کہ غسل کر لیا اور دو رکعت نماز پڑھائی، حرجہ کے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی طرف پلٹنے کے ساتھ ہی درمیانوں سے منور کر دیا اور خاص حفاظت راستہ کے علاوہ جس کے امیر عمر بن عبدالمطلب اور حارث بن عساکم تھے، ہاتھی مسلمانوں کو ان کی جگہ سے ہٹا دیا، اس کی پہلی صورت حال میں خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سوار ہوئے اور حرجہ بھی ان کے ساتھ تھے اور وہی مسلمانوں سے درمیان میں آ گئے تھے جس وقت ان کے ایک دوسرے کو پکارا اور اپنی جی جاکوٹ آئے وہ بھی اپنی اپنی جگہ پہنچ گئے، خالد بن ولید رضی اللہ عنہ مسلمانوں کو لے کر آئے تو یہ دیکھے یہاں تک کہ دونوں طرف سے گوار میں آج بھی شکر کرتے تھے، خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ساتھ ہی حرجہ کو تو دونوں کے سامنے کے بندہ بنے، لے کر غروب کے قریب تک قتال کیا مسلمانوں نے طبرہ و عمر کی نماز ہی اشارہ دیا۔

اس جنگ میں حرجہ دعت اللہ علیہ شہید ہو گئے، انہوں نے خالد بن ولید کے ساتھ صرف تین اور شخصیں پڑھیں تھیں اس موقع پر وہ یوں کی طرف





لوگ رات کو ادا رہتے ہیں دن اور رات لینے ہیں عہدہ بیان کی پاسداری کرتے ہیں بجلی کا حکم دیتے ہیں دن کے ۱۱ گھنٹے ہیں اور رات میں بدل و اضافہ کرتے ہیں لیکن ہم لوگ شراب پیتے ہیں زنا کرتے ہیں خمر سے مرعوب ہوتے ہیں عہد بیان کو توڑنے میں کوشش کرتے ہیں علم کرتے ہیں اللہ کے پیغمبر کا حکم دیتے ہیں اور اس کے پیغمبر کا کلمہ سے روکتے ہیں اور زمین میں فساد مچاتے ہیں۔ بڑا جی نے یہ سن کر کہا کہ یہ عقیدہ تو بے بنیاد ہے۔

ابوہریرہؓ نے یہ سنا کہ مجھ سے بنی بنی غسانی سے حاجت کرتے اٹلے ایک شخص نے بیان کیا ہے کہ اس کی قوم کے دو آدمیوں نے مجھے بتایا کہ جب مسلمانوں سے ان کے فواج میں پڑاؤ کیا تو یہ انہما اڑی کر مغرب مسلمانوں و مشن کا محاصرہ کریں گے سو ہم اس محاصرہ سے پہلے ہی قریب اور دھت کے لئے مشن بھیجے گئے الفوج مشن کا ایک جرنیل ہمارے پاس آیا اور کہا کہ کیا تم غریب ہو؟ ہم نے کہا ہاں اس نے کہا کہ کیا وہ بنی نصرانیت پر قابو ہو؟ ہم نے کہا ہاں اس نے کہا کہ تم میں سے ایک آدمی ان لوگوں (مسلمانوں) کے حالات کی تحقیق اور جا سوس کے لئے جائے اور دو ہمارے ساتھی کے سامان کی حفاظت کرے۔ ہم میں سے ایک نے ایسا ہی کیا اور کچھ دور وہاں ٹھہر کر وہاں آکا اور کہا کہ میں جگے جگے آدمیوں کے پاس سے آپاؤں جو خارج ہیں کھڑیوں پر سوار ہوتے ہیں رات کو راہب اور ان کو گھسوا رہے ہیں بچے تیروں کے ساتھ چلے گئے ہیں اور انہیں خوب بھڑکاتے ہیں یہاں وہاں اٹھل سیدھا دھتے ہیں اگر تو چپے پاس والے سے کوئی بات کرے گا تو ان کے قرآن و ذکر کی بلند آواز کی منہ سے وہ تیری بات نہ سمجھتے گا۔ اور انی تجاہد کریں کہ اس جہل سے اپنے ساتھیوں کی طرف رخ کر کے کہا کہ تمہارا سامنا ایسے لوگوں سے ہے جن سے لڑنے کی تمہارا سہارا تو نہ ملے گا۔

ملک شام کی امارت و سیادت ملک شام کی امارت و سیادت ابوہریرہؓ بنی الجرجری کی طرف بھٹکی ہوئی اور یہ پہلے امیر ہیں جنہیں امیر امرا کا لقب دیا گیا۔

جنگ میں یہ بات گذر چکی ہے کہ قاصد حضرت ابوہریرہؓ رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر جب ملے کہ آپ جو مسلمان اس وقت مصر کے محرمک میں تھے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس خبر کو مسلمانوں پر اس لئے ظاہر نہیں کیا کہ میں محرمک کے وقت ان کے ہواصلہ سے نہ ہو۔ اس میں شکی ہے۔ بعد میں وہ جو مسلمانوں کے سامنے ظاہر ہوئی اور اپنی رائے کا اظہار کیا پھر حضرت ابوہریرہؓ بنی الجرجری رضی اللہ عنہ سے مال قیمت لے لی۔ اسے اس نے شری قاصد کے مطابق پانچ لکھ کرتے میں معروف ہو گئے اور خطاب بن اشیم کوچ کی خوشخبری اور شخصوں کے گرجاؤں مقدس کی طرف روانہ ہوئے۔ پانچ لکھ کی طرف توجہ دیا اور ابن مرثیہ المسلم مقام پر جا کر پڑاؤ کیا ابوہریرہؓ نے اپنے اگے ایک دست بھینچا جو جسے امرا ابوہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے قیمت لے کر پیش فرما۔

ابوہریرہؓ کے بیان سے یہ کہ میں اپنے ساتھیوں کو لے کر چلا جب تک راستے ہو گیا تو میں نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ وہ یہاں صیپ کر بیٹھ جائیں اور انہما شری کی طرف توجہ نہ دیں۔ امارت کا وقت تھا۔ شری کا قاصد روانہ ہو گیا اور کوئی آدمی وہاں موجود نہ تھا۔ شری سواری سے اتر آیا اور اپنے ساتھیوں کو گارڈ دیا اور انہما کے من کا موازنہ کر دیا اور انہما کو گارڈ کیا جب صبح ہوئی تو میں اٹھا اور بھڑک کر بھڑکی غمراہا کی اپنا حق دیکھ کر غمراہ کا وارہ نکھٹنے پر جا رہا تھا جب دور دورا ملتا تھا میں نے جیلا پر حملہ کر دیا اور غصے سے قتل کر ڈالا اور انہما چلاؤ پاؤں گم میرے پیچھے مجھے بھڑکے کے لئے آئے جب اس آدمی نے پتہ چھوڑا میں نے پتہ پوچھا ہوا تھا تو اسے دیکھ کر اور یہ خیال کر کے کہ یہاں ہمارے فوجی کھت کھت لگے تھے جیلا میں چلے گئے پھر ہم دونوں چلے گئے۔ اس کے بعد وہ بھی نہ آیا اور ابوہریرہؓ کے پاس پہنچ کر ساری صورتحال بیان کی ابوہریرہؓ نے مشن پر حملہ کے سلسلہ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ملنا کا فائدہ اٹھانے کے لئے جب خط لکھا تو اس میں دشمن پر حملہ کا حکم تھا جسے ابوہریرہؓ نے حکم پر نہ کونج کیا اور شری کا محاصرہ کر لیا اور محرمک پر بغیر اس کعبہ کھاس کے سواروں کے ساتھ چلا گیا تب مقرر کیا۔

خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ملک شام چلے آنے کے بعد حیرت کا محرمک ..... اہل دار میں اپنے ہاتھ اور اس کے بیٹے کے قتل ہونے کے بعد شری و بنی امویہ کی شہریت و حکومت پر دشمنانے کے لئے فتح ہونے انہوں نے خالد بن ولید کی عراق میں عدم موجودگی کا فائدہ

مجھا اور ان کے صاحبِ قسطنطنیہ عارضہ کی طرف دس ہزار لشکر جمع کر دیا۔ عارضہ نے اس سرکردگی میں مجھ اور دشمنوں کے ساتھ اپنے کے بعد قسطنطنیہ کی طرف ہجرت کر لی۔ مجھ سے تمھاری طرف اہلِ قادس کے قسطنطنیہ اور دس لاکھ لوگوں پر مشتمل ایک لشکر بھیجا ہے جو غور خیز مردوں کے چارے والے ہیں۔ میرا قسطنطنیہ کے نزدیک تم سے قتال کروں گا۔ قسطنطنیہ عارضہ نے جواب میں لکھا کہ تم یا باغی ہو اسکی صورت میں یہ بات تمھارے لئے بڑی اور ہمارے لئے بھتر ہے۔ اور یا جو نے جو صورت اختیار کرنی کے لئے ایک برے انتخاب کرنا۔ اسکی تمھارے سب سے زیادہ دور سے بھیجے بادشاہ ہیں اور اس لشکر کا تم سے قتال یا ہے۔ عارضہ نے اسے یہ کہ تم مجھ کو جکڑ کر ان کے پاس مجھے ہو جس کی تم قسطنطنیہ میں اس کے لئے جس نے تمھاری تدبیر کو غور خیز مردوں کی طرف پلٹ دیا۔

مادی کہتے ہیں کہ اس خط سے افسانہ خاں کی طرف وہ گھبراہٹ طاری ہو گئی اور شہر یار کے خط پر اسے خوب غلامت کی اور اس کی رائے کو اختیار و قبول غلط قرار دیا۔ اس کے بعد شیخ رحمت باغی کی طرف روانہ ہو کر صراحت کے پہنچنے کا سہ پہر چلی اور افسانہ خاں کو آمنا سامنا ہو گیا اور شہر یار نے اپنی اصل فہم نے مسلمانوں کی مقصود تھی اور ان میں اختلاف پیدا کرنے کے لئے ایک باغی کی طرف ہانک دیا لیکن مسلمانوں کے لیے شیخ رحمت باغی نے آگے بڑھ کر اس کا کام تمام کر دیا اور مسلمانوں کو کھل کا حکم دیا۔ افسانہ خاں کو ضرورت شکست دہلی اپنی کے بہت سے لوگ مارے گئے اور بہت ساری ہاتھ لگا اور دفرار ہو کر حدائق کی طرف بڑی بڑی حالت میں پہنچے گئے وہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ بادشاہ مرچکا ہے تو انہوں نے کسری چوہڑی کی بی بی دھان کو تختہ سلطنت پر بٹھایا اس نے جلال و انصاف کے ساتھ ملایا اور ماحاطہ و اہل اختیار کیا۔

[illegible]

اس امر کے متعلق مجدد بن طیب سعودی لکھتا ہے کہ جو خود اس میں شریک تھا اس نے اپنی بیوی سے مشارقت اختیار کر کے بھی اس کی بیوی نے اسے ہائی کمانڈر جنگ کی طرف لوٹ آنا دیکھا:

(۱) کیا خولہ کا مہر جد علی کے بعد قائم ہے؟ یا تو اس کے گھر سے بہت دور مٹھواں ہے۔

(۲) محبوبوں کے لئے ان ہونے ہیں جنہیں تیرا د کرتا ہے، بدائی سے پہلے بدائی کی چوڑی کی جاتی ہے۔

(۳) قولہ اپنے قبیلہ میں رہا کرتی ہے کہ جن سے جس نے یہ نہ سکھا، نہ مراد انھیں الہی بلکہ میں جب کہ تھا۔

(۳) دھوپ میں بال ٹیم کے سر پر حملہ کرتے ہیں یا ان میں ایسے شہسوار ہیں جو غلاف فریب اور نہ ٹکٹے والے۔

لہذا فردوسی شاعر نے ایسے شعر میں شنی بن عاصی کا قہقہہ نقل کرنے کا اہتمام نہ کیا ہے اس نے کہا کہ

شعنی کے گھرانے سے زبردست انداز میں انہی سے جنگ کی وجہ اہل فارس میں اعلیٰ کا بادشاہ بھی شامل تھا۔

پھر مٹی میں حادۃ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اس واقعہ اطلاع دیتے ہیں تا جبرئیل اور جبرگہ یہ صوحت کی اطلاع دیتی ہیں مگر تاخیر  
 ہوئی تھی سو مٹی میں حادۃ نے خود حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خبر دینے کے لئے روانہ ہوئے اور عراق میں شیرین میں تعصیصہ کو اور حبشہ میں عیسیٰ بن مرہ  
 نقل کیا تا کہ انہیں اس مٹی میں حادۃ سے سوا پہنچے تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ عراق کی تحلیف میں تھے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ  
 عنہ کے لئے خلافت کی وصیت فرما چکے تھے جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مٹی کو دیکھا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو فوج لے کر مدینہ  
 و قلات پر تشریف لائے۔ سب سے پہلے پہلے مکہ مکرمہ کو مٹی کے ساتھ اہل عراق سے جنگ کے لئے روانہ کیا اور جب اتفاقاً یہاں سے امروا بن مسعودؓ سے ملا  
 دیا تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو اس ان کے صحابہ کے عراق کی طرف روانہ بھیجا اور اس لئے کہ وہ اہل عراق کے ساتھ مسند و نائب  
 قرار دیئے گئے ہیں۔

جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات ہو گئی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کو سرزمین عراق میں جہاد کے لیے جواز شروع کیا اس کے خاتمہ ابن ولید کے بعد وہاں مجاہدین کی تعداد بہت کم رہ گئی تھی جس نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بہت سے لوگوں کو تیار کر لیا اور انہیں مجاہدین مسعود رضی اللہ عنہم ان پر امیر مقرر کیا وہاں سے بہادر جوان اور جنگی جانوروں کا خوب غریب لے گئے وہاں سے انہیں بھیج دیا۔

خلافت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا بیان<sup>(۱)</sup> : حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات پر کے دن عثمان کے وقت اور ایک قول کے مطابق مغرب کے وقت ہوئی اور اسی شب تکین قتل میں آئی۔ یہ حادثہ ۳۳ھ یعنی ۱۳ اپریل کو پیش آیا آپ نے چند روز میں مرض انوفات میں مبتلا رہ کر انتقال فرمایا اس مرض میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آپ کی کئی مسلمانوں کو غار پر جماتے رہے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دوران مرض حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اپنے بعد خطبہ پڑھانے کی وصیت فرمائی اس وصیت کا کہ حضرت عثمان غنی نے لکھا اور لوگوں کو پڑھ کر پڑھا لوگوں نے تسلیم کیا اور اس خطبہ کا بعد کی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت اور اس میں باوری اور وقت و طاقت ان کی مرضی سے نہ رہا بلکہ اسی امر میں رسول اللہ ﷺ نے بھی وفات پائی تھی جس طرح اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو زندہ کی جس نے انہیں رکھا بعد وفات بھی ان دونوں کو قتل کر دیا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

عمر بن سعد بن قطن عمرو بن العاص سے اور وہ رضی بن حسان السدوسی کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی کا نقش عمر القادار تھا لیکن یہ روایت فریبہ ہے اس لیے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حالات میں ان کی حیرت مان لے گا وہ ان کے کاروائی میں روایات اور ان سے مروی احکام مستقل ایک جگہ میں بیان کئے ہیں آپ کے بعد امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انگوٹھی کمال آخری سے ماحولہ علم بنی کا سنبھالا اور یہ پہلے خطبہ پڑھا جس میں امیر المؤمنین کا لقب دیا گیا اسب سے پہلے مکرہ بن شعب نے آپ کو اس لقب سے سلام دیا جس میں ان کا لقب کا قول ہے کہ ان کے علاوہ کسی اور نے کبھی کی تھی جیسا کہ ہم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے حالات اور میرے سے متعلق مستقل کتاب میں یہ بات تفصیل سے بیان کی ہے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی سند و موقف و اہلیت مرتبہ آپ کے ساتھ دوسری مستقل جگہ میں تحریر کی گئی ہیں۔ واللہ اعلم۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کی اطلاع پر فوری خطبہ شروع کیا اس میں انہوں نے جو کچھ ان کے ہاتھ امرائے نام کی طرف بھیج کر اور ان کے وقت و ماحولہ کے ساتھ یہ نوک کی لڑائی سمجھا صرف تھے جیسا کہ ہم نے پہلے میں ذکر کیا ہے، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے تمام لشکروں پر ابو بکر صدیق اور امیر القادار خاتمہ ابن ولید کو معزول کر دیا۔

سارے فوجی اسحاق سے نقل کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بعض ان باتوں کی وجہ سے معزول کیا تھا جو ان کو پہنچی تھیں اس کے علاوہ ایک اور نوک بھی انھیں قادیان پہنچی کہ وہ اپنی جنگی تدابیر پر لاخلاق و براہ راست تھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب خطبہ پڑھنے کے وقت سب سے پہلے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی معزولی کا حکم جاری فرمایا اور ان کا کہہ کر وہ بھی بھیجے گئے کام کے آدمی اور کچھ نہیں وہاں گیا اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کے حوالہ سے خطبہ پڑھا کہ ان کے علاوہ کسی اور نے کبھی کی تھی جیسا کہ ہم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے حالات اور میرے سے متعلق مستقل کتاب میں یہ بات تفصیل سے بیان کی ہے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی سند و موقف و اہلیت مرتبہ آپ کے ساتھ دوسری مستقل جگہ میں تحریر کی گئی ہیں۔ واللہ اعلم۔

(۱) المسند فی التاريخ ج ۱ ص ۱۳۱ و تاریخ طبری ج ۲ ص ۳۵۶ و المعجم فی احوال الشہداء ج ۱ ص ۵۹ و التکمیل فی احوالہ ج ۱ ص ۱۴۱

ہے۔ تھے کہ علیؑ و سید المرثیین کا عظیم سنوں کا اہرمن کی اطاعت کروں گا۔

جہاں صانع بن گیا ان سے غفلت کر گئے جس کو جب مغرب عمری خطاب دینی اللہ عز نے اہل جہد و کامیاب دعا اور حضرت خاتمہ بنی ولید کو معزول کیا تو سب سے پہلا دعا براہولید و دینی اللہ عز کے نام لکھا اس میں لکھا کہ میں تمہیں اللہ سے اسے کی حاجت کرتا ہوں جو بھی باقی رہے وہاں راست ہے اور اس کے سوا ہر چیز پر فائدہ پہنچا دہی ذات ہے کہ جس نے ہمیں گمراہیوں سے بچا دیا اور فراموشی کو اس کی طرف الٹی میں نے تمہیں خاتمہ بنی ولید کی سپاہ کو امیر مقرر کیا ہے جس اہل ایمان اور صدیقوں کو اس کرنے کے لئے فائدہ پہنچا دے اور جو تم پر ڈالی گئی ہے مسلمانوں کو مالی غیبت کی امید پر ہلاکت میں ڈال دے اور انہیں کسی مقام پر تحقیق و معلومات کے بغیر بھڑکانے لگے اور ان کو کئی مہینہ سر یہ لوگوں کی مخالفت کے بغیر نہ بھیجا اور مسلمانوں کو کھانا میں ڈالنے سے خوب احتیاط و احتساب کر دے اور اللہ تعالیٰ تمہیں سیر سے ڈالے اور تمہیں توحید سے ڈالے آخر بار بات یہ کہ تم کو دنیا سے تمہیں بند کر دے اور اسے قلب کو اس سے غافل کر دے اپنے آپ کو ان سامہ سے بچا دے جن کی وہ سے تم سے پہلے لوگ ہلاک ہو گئے ہیں جس سے ان کی قتل گاہوں کو دیکھا ہے پھر آپ نے انہیں دمشق کی طرف جانے کا حکم دیا اور فرمایا۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ خط لکھ کر برومک کی قوت فطری ملنے کے بعد کلمہ قہاس جنگ کا قسم بھی آپ کو پہنچا دیا کیا تھا اس اسحاق کا بیان ہے کہ کبھی کرام نے برومک کے بعد جنازہ میں کافر کے قریب دفن کی جگہ پر بارہ تین گھر کے باشندوں سے حوالہ لیا اس مقام پر چونکہ غمزدگی سے اس کا نام دھڑ پڑ گیا تھا اس افواہی گچھڑ میں جس میں جس کی قسم اور صحابہ کرام نے ان کا یہ صبر کر لیا۔

دعویٰ کہتے ہیں کہ اسی مقام پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی طرف سے ایسی وجہ ملی کہ اسے اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی معزوری ملی

اعلاہ قلی لیکن انہوں نے اس کے بیان کے مطابق یہ اطلاع کا صبر و عقل سے متوجہ نہ ہو کر اپنی فہمی پر چل کر یہ خبر دی۔

فقہ و مشق<sup>(۱)</sup>..... سید ابن عمر کہتے ہیں کہ جب ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے جرحک سے کوچ کیا اور افواج اسلامیہ کے ساتھ عرب و مصر میں پڑا کر کیا، آپ اس وقت کا محاصرہ مشرق کا حاصرہ کہتے تھے تو اسی دوران آپ کو ایسا تو فیض فی کمال بخش کہ جس سے تبارک و تعالیٰ کو بھی ہوا اور دوسری یہ کہ یہاں سے بہت بڑی جمعیت کے ساتھ فلسطین کے علاقے میں داخل ہوا ہے یہ کہ ان بارے میں شرح صدر و فکس ہو اور اتحاد کر لیا اور اس نظر میں سے کہیں سے انکار کریں تو آپ نے اس بارے میں حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ کو لکھا وہاں سے جواب میں موصول ہوا کہ آپ دمشق سے ایجاز کر میں اسلئے کہ وہ مقام کا حفاظتی قلعہ دار و حکومت ہے جس میں ہر مسئلہ کرنے میں جلدی کیجئے اور اعلیٰ عمل کو ان شہسواروں کے بارے میں فضول نہ کہئے جو ان کے سامنے کھڑے ہیں اس کو اگر تھک نہ جائے انے مشق سے پہلے اعلیٰ عمل میں رہنا و حاضر کرنا تو یہ بڑا کام ہے نہ وہاں ہوئی علامہ محمد رفیع بیگ نے فرمایا کہ آپ یہیں اپنا دیکھ ستر کر کے داخل چلے جائیں جب غلہ ملے گا تو یہاں سے قزاقوں پر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اور ان کے مصلیٰ بنی سہل کے ساتھ مسرت و مسرت کر کے انہا بن و دیکھ رضی اللہ عنہ کے ساتھ غلہ کی طرف روانہ ہونا چاہیے۔

[illegible][illegible]









ماشاء اللہ بن داؤد صنعانی سے، انہوں نے ابو حنیفہ شراذیل بن سرور صنعانی سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خالد بن ولید کو اہل یامس کی طرف اور یزید بن ابی سفیان کو اہل شام کی طرف بھیجا پھر روافی اپنے روایت میں کہتا ہے کہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اہل یامس سے کہا۔۔۔ الخ لیکن ایک کافر غمی راوی نے کہا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہو گئی اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو طلیغہ مقرر ہو گئے پھر انہوں نے ابو عبیدہ کو شام کی طرف بھیجا لیکن ابو عبیدہ قبیلہ غمی میں رہتے تھے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے لاد کے خواہش ہوئے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ ابو عبیدہ کے پاس شام چلے جائیں اس کے بعد راوی نے خالد بن ولید کے عراقی سے شام آنے کو ذکر کیا جیسا کہ اہل غمی میں گذر چکا، یہ مجموعہ اعداد و روایت نہایت غریب ہے اس لئے کہ انہیں بکوفہ نہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ اور کرام کو شام کی طرف بھیجا تھا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ہی خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ عراق سے شام ان کی مدد کے لئے جائیں اور خالد بن ولید یامس کے شام پر حاضر ہوں گے پس اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر قیام شام کو فتح فرمایا جس کو حضرت یزید انشا اللہ ہمہ ذکر کریں گے۔

نعمان بن خالد و ولید بن مسلمہ سے، وہ صفوان بن عمرو سے و عبد الرحمن بن جابر بن کثیر سے نقل کرتے ہیں کہ مسلمانوں نے جب شہر دمشق کو فتح کیا تو انہوں نے ابو عبیدہ کو فتح و دمشق کی خوشخبری دینے کے لئے قاصد بنا کر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا ابو عبیدہ جب مدینہ منورہ پہنچے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ وقت پاچکے تھے اور ان کی جگہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ طلیغہ بن گئے تھے انہیں یہ بات دہرا دی کہ میں نے رسولی کو صحابہ کرام میں کوئی ایک ان پر حکم چلائے پس ایک جماعت نے ابو عبیدہ کو امیر اور اہل طایفہ اور عبیدہ شام پہنچنے کو لوگوں نے کہا کہ اس پر اس شخص کے لئے کہ جس کو ہم نے قاصد بنا کر بھیجا تھا اللہ و امیر بن کرماء سے پاس لانا۔

لیث، ابن سعید، حماد بن شریح، مختار بن افضال، عمرو بن عاص اور دیگر روایت سے یزید بن ابی صہب سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے علی بن ابی ہریرہ سے انہوں نے قتیبہ بن عامر سے نقل کیا ہے کہ قتیبہ بن عامر کہتے ہیں کہ انہیں ابو عبیدہ نے فتح و دمشق کی خوشخبری دے کر مدینہ بھیجا تھا میں جو کہ ان حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ تم نے کتنی مدت سے صولہ نہیں اچھنکے اور میں نے کہا جو کہ ان سے اور آج بھی جو ہے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم نے مدت کے مطابق عمل کیا۔

لیث کہتے ہیں کہ کسی روایت کو ہم اختیار کرتے ہیں کہ مسافر کے لئے رسول علی النہض کی کوئی مدت مقرر نہیں اور جب تک طے ہو جائے تو اس کو سکنا ہے لہذا شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول قدیم بھی یہی ہے، احمد و ابوداؤد نے اسے ائمہ سے ہی کی جس مرفوع روایت بھی نقل کی ہے لیکن مجاہد مسلم کی روایت کے مطابق اس طرف گئے ہیں کہ مسافر کے لئے رسول علی النہض کی مدت تین دن تین راتیں اور عجم کے لئے ایک دن ایک رات ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ قاصد کے لئے رسول علی النہض کی مدت مقرر نہیں لیکن دیگر مسافروں کے لئے حدیث حدیث ہے رسول رضی اللہ عنہ کے مطابق حدیث مقرر ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

عمر کہ چشمہ بیستون..... پھر ابو عبیدہ نے خالد بن ولید کو بھاری کی طرف بھیجا انہوں نے اس کو بڑا دشمنیہ فتح کر لیا اور ایک دست اس کے علاوہ بھی روانہ کیا جن کی مدد میں کے ساتھ چشمہ بیستون پر پہنچے ہوئی، سید بنی پرستان کا نام ایک جزیرہ تھا جو ریت کی گھاٹی ہے مسلمانوں پر ٹوٹ پڑا اور اس دن مسلمانوں کی پوری ایک جماعت کو شہید کر ڈالا تو ان کے اسی جہ سے چشمہ بیستون کا نام شہداء کو دیا، ابو عبیدہ نے دمشق پر یزید بن ابی سفیان کو حاکم بنایا۔ جیسا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان سے اس بارے میں وعدہ لیا تھا اور حضرت یزید رضی اللہ عنہ نے وہی بن طلیغہ کو ایک سرحد شریک کی طرف روانہ کیا جس کا مسلمان بھی دست و جور ہو جائے اور اجماع ائمہ شریک کو شہید و دران کی طرف بھیجا وہاں کے باشندوں نے صلح کر لی۔

ابو عبیدہ قاصم بن سلام کہتے ہیں کہ خالد بن ولید نے دمشق کو صلح کیا تھا اس طرح شام کے کچھ حصے بھی صلح ہو گئے اور یہ مسیح یزید بن ابی سفیان، حرمی، بن عثمان و ابو عبیدہ کے ہاتھوں سرانجام پائی۔

اور ولید بن مسلم کہتے ہیں کہ مجھے دمشق کی صورت نے بتایا کہ جب وہ دمشق کے محاصرہ میں تھے تو اچانک عبراہیم سے شہسواروں کی ایک



لائے اور کہا کہ اسے قتل کر دیجئے یا امیر ہے ابو عبیدہ نے کہا اگر چاہو ہو لیکن میں اسے قتل نہیں کروں گا اس لئے کہ اسے ایک مسلمان نے امان دی ہے اس کے بعد ابو عبیدہ نے بھاگے والوں کا مقابلہ کیا انہوں نے کمری کے خالد اور بھائی کے شہر کسکر میں پناہ لی اس کا نام نزی تھا نزی نے ان لوگوں کو ابو عبیدہ کے خلاف جنگ میں مدد فراہم کی لیکن ابو عبیدہ نے انہیں شکست دے کر غلبہ حاصل کر لیا اور بہت سی چیزیں اور کثیر مقدار میں عودہ کھائے قیمت میں اچھا دے ابو عبیدہ نے مال و طعام کا کس صنعت مر بنی خطاب یعنی اللہ عنہ کے پاس دینے روانہ کر دیا اس جنگ کے بارے میں ایک مسلمان نے یہ اشعار کہے:

(۱) ... میری زندگی کی قسم اور میری زندگی سستی نہیں مال خدا کی نے مجھ سے معاف کرنا اور میری مال مال۔

(۲) ... ایسے مردوں کے ہاتھوں جنہوں نے اپنے رب کی طرف ہجرت کی تھی، وہ مردوں اور ہارنے کے درمیان انہیں حائل کرے

پھرتے تھے۔

(۳) ... جس نے انہیں صریح مسلح اور اعلیٰ کے درمیان مذاقی کے واسطے میں لکھ کر دیا۔

پھر کسکر میں سلاطین کے درمیان ایک مقام پر خود نزی کے لشکر سے جنگ ہوئی، یہ نہتہ پر خود نزی تھا اور مسعود بن اس کے والد خالد بھائی بنو ہار سے یہ تھے جو نظام کی اولاد تھے اور اس نے بھی جانچوں کی سرکردگی میں ایک لشکر تیار کیا اباب ابو عبیدہ کو یہ اطلاعات ملیں تو نزی نے ان کی پیش قدمی سے قلعہ میں جنگ میں جلدی نہ کی ابو عبیدہ اور نزی کے درمیان زبردستی لڑائی ہو اہل قاریں کو شکست ہوئی اور جانچوں اور نزی کے مرگنے کے بعد مدائن کی طرف بھاگ گئے۔ وہ بنو ہار ابو عبیدہ اور جانچوں کے درمیان بارہا مقام پر ہوا تھا ابو عبیدہ نے قلعہ میں حارثہ اور چند دیگر سرانچوں کی طرف کی سرحد نہر جوڑ کر کی طرف بھیجا انہوں نے اسے قلعہ کا مصالحت کر لیا اور ان پر جو یہ ذرائع مقرر کر دیا اور بہت سے اسباب قیمت کے طور پر حاصل کر لئے اور جانچوں جو جانچوں کی مدد کے لئے آیا تھا اسے ہجرت کر کے شکست ہوئی اس کے لشکر اور اموال کو قیمت طلب کیا گیا اور وہ نہایت ہی ذلت و شکست کے ساتھ اپنی قوم میں بھاگ گیا۔

حضر بن ابی عبیدہ کا مصغر (۱)..... جب جانچوں مسلمانوں سے شکست کھا کر بھاگ آیا تو اہل قاریں نے ایک دوسرے کو خوب طامطی کی اور ہر سب سے کہہ کر اس کے پاس پہنچے اس نے ایک بہت بڑا لشکر ڈالنا جب (میں حارثہ) کی سرکردگی میں بھیجا اور اسے طریدان کا علم دیا اس کا علم کا نام "دش کا جان" تھا اہل قاریں اس سے ٹک خال لیا کرتے تھے اس کے ساتھ جنہوں نے کمری کا معجزہ بھی ڈالنا ہوا تھا جو چیتے کی کمال کا بنا ہوا تھا اور اس کا عرض اٹھ دینا تھا بہر حال یہ لشکر مسلمانوں کے سامنے ٹپک گیا اور ان کے درمیان ایک دو یا عاقل تھا جس پر ایک لڑکا ہوا تھا اہل قاریں نے کہا کہ یا حاتم دریا عبیدہ کے کہہ دے پاس آ جا کہ وہ موت پر ہم سے زیادہ جری نہیں ہیں پھر مسلمان ہی ان تک پہنچ گئے اور ایک جنگ مقام پر منع ہوئے فریقین کے درمیان شد و فدا ہو جس کی مثال نہیں نظر آتی، مسلمانوں کی تعداد اس پر اس کے قریب تھی اہل قاریں اپنے ساتھ بہت سے ہاتھی بھی لائے تھے جن پر بے بے پے پے پے ہوئے تھے یہ ہاتھی مسلمانوں کے گھوڑوں کو توڑ رہے تھے ان کے لئے گھڑے گئے تھے جب بھی اہل قاریں ہاتھوں کے ساتھ حملہ کرتے مسلمانوں کے گھوڑے ہلک جاتے اور ان پر بے پے پے کی بجز بڑا بہت سے بہت کم گھوڑے ہی ثابت قدم رہ پائے اور وہ بھی جڑو کے گھلے اور جب مسلمان پیش قدمی کرتے تو گھوڑے ہاتھوں کی وجہ سے آگے ہی نہ جاتے، اہل قاریں میرے سامنے جس کی وجہ سے بہت سے مسلمان شہید ہو گئے لیکن اس صورتحال کے بدحواس مسلمانوں نے ان کے چہرہ زوادی قتل کر دے ابو عبیدہ نے انہیں دیکھ کر سب سے پہلے انہیں قتل کیا جانے پس مسلمانوں نے انہیں گھیر کر کھانچا اور سب کو مار ڈالا، اہل قاریں نے ایک عقیم اور عقیدہ ہاتھی آگے بڑھایا ابو عبیدہ نے آگے بڑھ کر ان کی ایک ضرب لگائی اور اس کی سوز گاہت لائی ہاتھی بچھڑ گیا اور اس نے ایک خوفناک چٹخاڑا دی اور مسلمانوں کو اپنے پاؤں سے داندہ کشید کر دیا اور اس کی لاش پر گھڑا ہو گیا یہ دیکھ کر ابو عبیدہ کے ایک نائب نے جس کے ہاتھ میں ابو عبیدہ وہی اللہ عنہ نے وصیت کی تھی کہ وہ

اس کے بعد اصرار ہوا کہ آگے بڑھ کر اس باطنی پر عمل کرنا۔ اس شخص پر خود ہو گئے اس کے بعد یہ کہ بعد دیگرے عقیدہ توحید کے ساتھ آدمی مسیحا ہو گئے جن کے بارے میں حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے باری باری کی وصیت کی تھی اس کے بعد نبی جان مارا وصیت کے مطابق ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے نائب ہو جائیں بن گئے۔

ابو حیدر کی بیوی دوم سے ایک صاحبہ پیدا کیھا تھا جو آج کی صورت حال پر پرہیزگار صادق اور تقابیب مسلمانوں نے یہ معاملہ دیکھا تو وہ کھڑے ہو کر مجھے لایا کی نصیحت جواب دے گئی اور وہ کفر کی گواہی دانی کی کہ یہ مسلمان پشت بھیر کر رہے ہیں، حال حاضر نے تقابیب کیا اور بہت سے لوگوں کو قتل کر دیا مسلمان مشتبہ ہو گئے ان کا معاملہ نازک ہو گیا وہ ہمیں کتر قریب پہنچ گئے کہ جس پر سے گرنے لگے کچھ لوگ گمزدہ پائے تھے کہ ملی اٹ گیا اہل قادی نے یہ سب سنا قتل کرنا شروع کر دیا اور جاوہر زکریا کے قریب پہنچے ان کے فرشتے میں ڈوب گئے، ان کے والدین اور انھوں۔

مشیائے حارثاں میں اس کے پاس آکر کھڑے ہو گئے جس سے وہ اپنے دینے کے ساتھ آئے تھے لوگ جب غصت کیا کر رہا تھے گئے تو ان میں سے بعض نے اپنے آپ کو دریائی بہروں کے سپرد کر دیا، مشیائے حارثاں نے یہ دیکھ کر کہا کہ اسے لوگوں سے آپ کو سنبھالو، میں اس کے کندھانے پر کھڑا ہوں اور اس وقت تک نہ گزروں گا جب تک کہ تم میں سے ایک آدمی بھی یہاں باقی ہے جب سب لوگ اس کے دوسری طرف بھاگے گئے تو مشیائے حارثاں بھی چلے آئے اور سب سے پہلی منزل پر چڑاؤ کیا مشیائے حارثاں خود دیر لوہیاں باقی لوگوں کی حفاظت کرنے کے مسئلہ کو اس کی آخریت زخموں سے چور چور دور کر دیا حتیٰ کہ لوگوں کی طرف نکل گئے نہ معلوم کہاں سے لوگ اور کچھ غولہ اور کھوہ بندہ نمودار ہو چلے آئے، عبداللہ بن زید بن عامر ہارانی اس حادثہ کے بعد کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی طرف روانہ ہوئے جب یہاں کے پاس پہنچے تو وہ منبر پر بٹھ کر فرما تھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے عبداللہ بن زید اتہما سے پیچھے کیا حالات ہیں؟ عبداللہ بن زید نے کہا کہ اسیر اور مہنتیں آپ کے پاس تھیں اور بڑے بڑے جنگی جہاز ہیں۔ اس کے بعد عبداللہ بن زید حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس منبر پر چڑھ کر فرما دیے اور انھیں سرگوشی کے بعد میں صورت حال بتائی۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ سب سے پہلے جو شخص اس حادثہ کی خبر لایا اور عبداللہ بن جریج بن حصین طبری تھے۔

سیف بن محمد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ والدہ جنگ ہو کر کے چالیس دن بعد شعبان ۱۳۳ میں پیش آیا، مسلمان اہم گھنگوشا ایک دوسرے پر  
تھام رہے تھے کہو کوگ ہماگ کر دینا دے گئے تھے لیکن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ انہیں حبیہ وامت نہیں فرمائی بلکہ فرمایا کہ میں تمہاری  
نفیست ہوں، اللہ تعالیٰ نے تمہیں جو کچھ کو اپنے ارشاد کے مطیع میں مشغول کر دیا ہے اور پاس طرح ہوا کہ اہل دشمن نے دوسرے پر حملہ کر کے اسے سزول کر  
دیا لیکن مجھ کو اس سے زیادہ اہم اس کے ساتھ غیر اہل دشمن کو شریک حکومت کر دیا جس اہل دوسرے طریق میں رہے تھے۔

جب یہ لوگ مدائن کی طرف واپس روانہ ہوئے تو عثمان بن حارثی مسلمانوں کی جمعیت کے ساتھ رہتے ہیں ان کے ساتھ آکر رہے ہوئے ہیں۔ لیکن قاصد کے امراء میں دو امیروں نے اپنے لشکروں کے ساتھ انکا مقابلہ کیا لیکن عثمان نے دونوں امیروں کو قیدی بنا لیا اور ان کے ساتھ اور بہت سے لوگوں کو بھی قیدی بنا کر کربلا پہنچائی۔ عثمان بن حارثی نے عراق میں دیگر امراء مسلمین کو لادو کے لئے پیغام بھیجا جو اسہوں نے لادو ہی دیتے روانہ کیا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بھی انہیں غاصبی لادوئی فوج روانہ کی، مگر جرمین عبداللہ بن ابی اہی پوری قوم علیہ کے ساتھ شامل تھے ان کے لادو دیگر مسلمان بھی شامل تھے ان لادوئی بدستوں کی وجہ سے عثمان بن حارثی فوج میں خوب اضافہ ہو گیا۔

[illegible]

مظفر قاریس نے کہا کہ تم دریا کا کور کرتے ہو یا ہم کر رہے ہیں مسلمانوں نے کہا کہ تم کہہ دو کہ ہماریوں نے دریا کا کور کیا اور وہ مقابل کمرے ہو گئے۔ یہ سلطان کا اٹھ بے ہوشی کی حالت میں مسلمانوں کا کور ہوا تھا کہ ان کے قسم کی قسم کی ہتھیوں نے ان کا کور کر دیا کہ ان کے مقابلہ میں قوت حاصل ہو جائے۔ یعنی تیغ کی کوہر کر کے گئے اور امرائے قیام میں سے ہر ایک کے چھوٹے کے ہاتھ سے گزرنے لگے اور ان کو چھوڑ کر چلے گئے اور صرف ہتھی









حادثہ میں اول..... یہ بھی مہاجرین جو جیش میں سے ہیں اور اچانک اپنی کے معرکہ میں شہید ہونے۔

خالد بن سعید بن العاص الاموی..... بیان ساجون الاولوں میں سے ہیں جنہوں نے عیش کی طرف جہت کی تھی وہاں انہوں نے دس سال بعد از عرصہ قیام کیا یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ ﷺ کی طرف سے حکام کے ہمیر تھے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ نے بھی بعض جنگی مہمات میں آپ کو ہمراہ لایا جیسا کہ آٹھ میں گزر چکا، ایک قول کے مطابق یہ حرم انصاری کے سرکار کے میں پیدا ہوئے تھے اور ایک قول کے مطابق یہ بہاگ گئے تھے اس لئے تصور ہے حضرت ابو مرثد بن رضی اللہ عنہ نے ان کے والد کو روک دیا اور انہوں نے ہر چہ بھلا کر دیا، ایک ماہ بعد سے باہر رہے جہاں تک کہ ان کو داخلے کی اجازت مل گئی اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ انہیں انعم نے قتل کیا تھا اور کہتے ہیں کہ ان کے وقت میں لے ایک ماہ اور اس کی طرف چلے گئے ہوئے دیکھا رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

[illegible]

والدی کا جان ہے کہ سعد بن عبادہ قرادہ میں شریک نہیں ہوئے تھے اس لئے کہ انھیں اس موقع پر ساپ نے اس لیا تھا اور باوجود بیماری کے اس  
 والد نے آپ کو جنگ میں شرکت سے روک دیا تھا۔ آپ کا غیبت میں سعد اور قرادہ کو ثواب شمار کیا اور بعد کے معرکوں میں ان کے یہ  
 شریک ہونے سے خلیفہ بن خنیس نے بھی اس طرف متوجہ نہ کیا۔ ان کا ایک بیٹا لیا تھا جو قنوت اور شریعت پر پورا دھاروں کی پابندی اور بھی پاس رکھ کر قرادہ کے  
 ساتھ ازواجِ مطہرات کے گھروں میں جہاں بھی آپ کا ظہر فریضہ فرماوے گا گواہی دیتا تھا آپ پر شب کو یہ آواز آگئے کہ کون مہمان کو لڑائی کا  
 ارادہ کرتا ہے آپ مری کی کتاب دیکھ کر انداز لے اور تمہاری خوب جانتے تھے اور جان بوجھ کر میں ہمارے دیکھا ہوا ہے کال کی جاتا تھا۔

ابو حمزہ مہاجرین نے اکیلا دنا بیخ کے عواہر سے نکل کر کیا ہے کہ سوا میں میاؤں نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت قبول کرنے سے پہلو  
 گئی کی اور شام پہلے گئے اور پھر حوران نامی قصبہ میں روہلی کر مئی ۱۳ھ میں وفات پائی لیکن ابن اسحاق، ابوالوارث علیہ السلام کہتے ہیں کہ وفات عمر بن  
 خطاب کی خلافت کے بعد اہل میں ہوئی تاکہ قول یہ ہے کہ وفات ۱۳ھ و ۱۵ھ اور خلافت دہان ابوبکر کا قول یہ ہے کہ ۱۶ھ میں ہوئی۔

میں کہتا ہوں کہ بیست الہی فکر و مضامین و کلام کا مطالعہ اس سے حقیقی ایم کے سلسلہ امام احمد میں رہا ہے کہ اس کی ہے کہ انہوں نے الہی فکر صدیقی و رضی اللہ عنہ کو بحیثیت غلیظہ تعلیم کیا تھا اس کی تائید ان کے اس قول سے ہوتی ہے کہ میں میں یہ فرماتے ہیں کہ غلط فہم قرآن میں سے ہوں گے الہیت و ذات شام میں حقیقی ذات ہے کہ جو ان نامی مقام پر دعوت پائی، محمد بن عبد اللہ عظیمی نے وہ سعید بن عبد الرحمن سے نقل کرتے ہیں کہ شام میں سب سے پہلا شہر جرجہ تھا وہاں بھرتی ہے اس میں سعید بن حماد کی وفات ہوئی، وہاں سے افسانے کے بہت سے لوگوں کے نزدیک آپ غلط فہم کیا ایک قصبہ یعنی میں وہاں ہیں، اور وہاں ان کی ایک قبر بھی مشہور ہے، میری معلومات کے مطابق حافظہ الحسن صبرا کرنے آپ کے حالات میں اس قبر کے ذکر سے عمل اراض کیا ہے، اتنا میرا دیر کہتے ہیں کہ غلط فہم ہندو کا اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں کہ آپ نبی جائے قسطنطنیہ میں مرد و حالت میں پائے گئے، آپ کا جسم قبر میں ہو گیا اور آپ کی وفات کا لوگوں کو علم نہ ہوا یہاں تک کہ انہوں نے یہ یاد دلائی کہ ہم نے قزوین کے سردار سعید بن حماد کو نقل کر دیا، اور ہم نے اسے جسے اس کے دل پر نشان مارا جو غلط نہیں جاتا۔

انہی حرج و مضامین سے لڑتے ہیں کہیں انہیں سنا ہے کہ یہ شعر درج ذیل ہے: "اگر خدا سے کسی احوال پر سوال کروں تو میں اس میں غصہ نہ کرتا"۔

جب آپ مدینہ سے جانے لگے اچانک اپنے بیٹوں میں تقسیم کر دیا آپ کی وفات کے بعد آپ کے یہاں ایک لڑکا پیدا ہوا حضرت ابو بکر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے قیس بن سعد کے پاس آئے اور کہا اے محمدی اپنے ساتھ مال میں شریک کر لو لیکن قیس بن سعد نے کہا کہ میں اپنے آپ کی قسم کو قبول نہیں کر سکتا گا ہمت میں اپنے حصہ اس کے حق میں شہداء ہوں۔

سلمان بن هشام..... یہ ابو جہل بن ہشام کے بھائی تھے اور قدیم الاسلام تھے انہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی جب وہیں آئے تو ان کے بھائی ابو جہل بن ہشام سے انہیں قید کر دیا اور بھڑکایا مار کھا رسول اللہ ﷺ کے لئے لادار مگر شہداء مسلمان کے لئے قوت میں دغا فرماتے تھے غزوہ بدر کے بعد یہ چپکے سے نکلے اور مدینہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچ گئے وہیں آپ کی معیت میں رہے اور مسرکہ اجنادین میں شریک اور شہید ہوئے۔

ضرار بن الازد واسطی..... آپ مشہور غزوہ اوس اور نادی گرائی یہاں وہیں میں سے ہیں ان کے جنگی کارنامے اور حالات مشہور اور قابل تعریف ہیں جس میں وہ لاریہ بن عبد کے بیٹوں کے مطابق یہ اجنادین کے مسرکہ میں شہید ہوئے ان سے ایک حدیث ۱۱۱۱۱ ہے۔ کے وقت ۱۱۱۱۱ھ قتلوں میں چھوڑ دینے کے انتخاب پر مروی ہے۔

طلیب بن میسر..... یہ میسر بن وہب بن کثیر بن ہند بن قصی القرظی العبیدی کے نژدہ ہیں ان کی والدہ اور بی بی بنت عبد المطلب رسول اللہ ﷺ کی بہن تھیں یہ قدیم الاسلام ہیں، حبشہ کی طرف ہجرت جاریہ میں شریک تھے لاریہ میں بھی حاضر تھے یہ سب سے پہلے آ دی ہیں کہ جنہوں نے کسی مشرک کو ضرب لگائی اس کا قصہ یہ ہے کہ ابو جہل (عزیر اللہ تعالیٰ) نے نبی کریم ﷺ کو سب و شتم کیا اس پر طلیب بن میسر نے اونٹ کے جڑ سے کیڑی بڑی استرے مادی جس سے اس کا سر ڈکی ہو گیا، آپ نے اجنادین کے مسرکہ میں شہادت پائی اس وقت آپ بہت بوزرے ہو چکے تھے۔ رضی اللہ عنہ۔

عبد اللہ بن زید بن عبد المطلب بن ہاشم القرظی..... یہ نبی کریم ﷺ کے چچا زاد بھائی اور جہاں وہ لاریہ میں تھے انہوں نے آپ سے چھ آپ اجنادین کے مسرکہ میں شہید ہوئے یہاں ان کے والد ان کے دس بھائی بھتیجوں کو قتل کر کے شہادت سے سرفراز ہوئے اس وقت ان کی عمر تین سال سے بچھڑا تھی۔

عبد اللہ بن عمرو الدوسی..... یہ بھی اجنادین کے مسرکہ میں شہید ہوئے لیکن یہ معروف شخص ہیں۔ حمان بن طلحہ مدنی تھے۔ یہ بھی اجنادین کے مسرکہ میں شہید ہوئے لیکن یہ سب سے پہلے آپ ﷺ کے بعد ایک حیات ہے۔

عثمان بن اسید..... ان کا پورا نام ابو عبد الرحمن عثمان بن اسید بن ابی الصغیر بن امیہ الاسوی ہے یہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے امیر تھے آپ نے ان کو فتح مکہ کے موقع پر یہاں کمانڈر مقرر فرمایا قتال کی عرصہ وقت ۱۱ سال تھی وہی سال انہوں نے لوگوں کو فتح کر دیا اور رسول اللہ ﷺ کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بھی آپ کو یہاں کی امانت پر برقرار رکھا ان کی وفات بھی مکہ ہی میں ہوئی، کہا جاتا ہے کہ ان کی وفات اسی دن ہوئی جس دن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے وفات پائی ان سے ایک حدیث مروی ہے جسے اصحاب سنن اور بعض روایات کیا ہے۔

عکرمہ بن ابی جہل..... ان کا پورا نام کرمہ بن ابی جہل عمرو بن ہشام بن مغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم الامحان قرظی مخزومی ہے، زمانہ جاہلیت میں بھی اپنے آپ کی طرف سے مرادوں میں سے تھے فتح مکہ کے موقع پر ذرہ ہو گئے تھے لیکن ہجر کی طرف لوٹ آئے اور اسلام قبول کر لیا، جب قتال کے لوگ اردہ اوش میں جٹا ہوئے تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کو وہیں کمانڈر مقرر فرمایا اور آپ ان پر ثقیاب ہوئے جیسا کہ انہیں میں گزر رہا ہے، پھر آپ ہشام چلے آئے اور بعض دستوں کے امیر مقرر ہوئے۔ کہا جاتا ہے کہ اسلام قبول کرنے کے بعد آپ کا کوئی گناہ معلوم نہ ہوا۔

آپ قرآن کریم کو پڑھتے ہوئے اور دُعا کرتے ہوئے میرے بکا کام سے انعام دہنے کی سے مصحف کو پڑھانے کے جائز و دلیل پکڑی ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مکرر اسلام شناسی و آزمائش کے اعتبار سے قائل تریب طاریت اور نہ، مردہ کہتے ہیں کہ یہ مکرر اجتہاد میں شہید ہوئے لیکن دیگر کہتے ہیں کہ یہ مکرر کی لڑائی میں ستر سال یا دھوکا دوں اور غزوں کے دشمن ٹھکانے کے بعد شہید ہوئے۔

**فضل بن عباس بن عبد المطلب**..... کہا جاتا ہے کہ ان کی اسی سال یعنی ۱۳ء میں وفات ہوئی لیکن صحیح یہ ہے کہ آپ ۱۸ء تک حیات رہے۔

**حسین بن عبد اللہ بن تمام**..... یہ خود ہی سے قتل رکھتے تھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بہت پہلے اسلام لائے تھے لیکن صلح حدیبیہ کے بعد تک بھی ہجرت کے لئے تیار نہ ہوئے اور یہاں اچھے سے رہا۔ آپ نے عین و اقامت کیے ساتھ یہاں حسن و حسنہ کو لے کر گئے تھے اسلئے قریش نے ان سے کہا کہ آپ ہمارے ساتھ ہی قیام کر لیں اور جس دین یا جاہ پر ہیں اللہ کی قسم! آپ نے کوئی تعرض نہیں کرے گا ہم آپ کی حفاظت میں جاہیں قربان کر دیں گے یا جہاد میں شہید ہو گئے اور ایک قول یہ بھی ہے کہ مکرر یہ مکرر میں شہید ہو گئے تھے۔

**ہبار بن اسود بن اعد قرشی اسدی**..... یہ وہ شخص ہیں جنہوں نے نبی کریم ﷺ کی سامیز لڑائی میں شہید کی سواری پر نیر مارا تھا جب وہ مکہ سے ہجرت کے لئے روانہ ہوئے تھے جس نے ہجرت سے قائل مطلق ہو گیا لیکن بعد میں یہ مسلمان ہو گئے اور ان کا اسلام چار چھ ماہات ہوا۔ یہاں جہاد میں شہید ہو گئے تھے۔

**ہبار بن صلیان بن عبد الاسود مخزومی**..... یہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بچے تھے جو اسلام میں ہجرت کی طرف ہجرت کی اور صحیح قول کے مطابق اجتہاد میں شہید ہوئے اور ایک قول یہ بھی ہے کہ جنگ موتہ میں شہید ہوئے۔

**ہشام بن العاص بن وائل صحبی**..... یہ عمرو بن العاص کے بھائی ہیں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مرثدہ فرمایا کہ العاص کے دو بیٹے سوحن ہیں ہشام بن العاص عمرو بن العاص سے نکل مسلمان ہوئے تھے حبشی کی طرف ہجرت کرنا ہی تھی جب وہاں سے لوٹے تو کہیں قید کر دیئے گئے پھر غزوہ بدر کے بعد ہجرت فرمائی، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو روم کے بادشاہ کے پاس قاصد بنا کر بھیجا تھا یہ خبر اوروں میں سے تھی اجتہاد میں شہید ہوئے اور ایک قول کے مطابق یہ بھی ہے کہ مکرر یہ مکرر میں شہید ہوئے لیکن یہاں قول زیادہ صحیح ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۱۴ء میں پیش آنے والے اہم واقعات..... اس سال کا آغاز ہوا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ لوگوں کو اہل عراق سے جہاد کے لئے ابھارنے اور آمادہ کرنے کے لئے یہاں سے آپ کو اطلاع ملی تھی کہ ابو عبیدہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مکرر حصر میں شہید ہو گئے ہیں اور اہل قاصص اہل یمن کو منظم کر رہے ہیں اور انہوں نے شامی خاندان سے بڑا کر کو تیار ہونا دیکھا ہے اور عراق کے مسلمانوں کے لئے جہاد کے لئے اپنے مہم جوئی کو زور دیا ہے اور وہاں کے اہل ایمان کو اپنے یہاں سے نکال دیا اور مسلمانوں کو فتنہ و فساد پہنچائی ہے لہذا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عراق کے مسلمانوں کو لکھا کہ وہ شہروں سے نکل کر ان کے مضافات میں پھیل جائیں اور ان پر جبر نہ کریں کہ اس سال کو حصر کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر کے ساتھ مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے اور مدینہ کی پانی کے ایک مقام پر نزول کیا اور آپ بذات خود لشکر کے ساتھ عراق چلے جانے کا عزم رکھتے تھے اور مدینہ منورہ پر حضرت علی بن ابی طالب کو اپنا نائب مقرر فرما چکے تھے آپ کے ساتھ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور دیگر کبار صحابہ کرام بھی تھے اس واقعہ کو صحابہ کرام سے مشورہ کئے گئے آپ نے اہل ایمان کو بلا ہمسوا چاہدہ کے ساتھ لوگوں کو اس کی اطلاع دی گئی، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی طرف بھی خط لکھا گیا کہ مدینہ منورہ پر حضور ہوا۔ عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے علاوہ سب نے آپ کے عراق چلے جانے کی تائید کی اور آپ کی رائے سے اتفاق کیا لیکن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے اس بات کا خوف ہے کہ اگر خدا تعالیٰ آپ کو فتنہ سے ہٹا دے

تمام بلاد اسلامیہ میں مسلمان کفر و پانچائیں کے اس لئے آپ اپنی جگہ کسی اور آدمی کو بھیج دیں اور خود بے ضرورت جائیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور دیگر لوگوں نے اس دال کو پسند کیا اور اس کا دوست فرمایا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ آپ کی دالے میں ہم عراق کی بھیجیں کس کو بھیجیں؟ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے اس کو نہ لیا ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کون ہے؟ آپ نے فرمایا کہ سعد بن مالک بڑی ہیں جو اپنے بچوں کے لحاظ سے شیر ہیں، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ان کے انتخاب کی تحسین کی اور سب کی طرف خطاب کیا اور انہیں عراق کا سرختر فرمایا انہیں نصحت کرتے ہوئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اسے سدا ہمیں یہ بات دھوکہ میں نہ آئے کہ تم رسول اللہ ﷺ کے ماموں اور صاحب گھرانے ہو اللہ تعالیٰ برائی کو برائی سے نہیں بلکہ برائی کو بھلائی سے دانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے بندے کے درمیان بیکر اعانت کے کوئی دشمن نہیں ہے پس شریف و ذلیل ہڈی ذات کے بارے میں برابر ہیں اللہ ان کا رب ہے اور وہ اس کے بندے ہیں انہیں میں ایک اور دوسرے پر نفیست پانچائیں کے جاہلیت کے ساتھ اور نہ کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اسے پانچائیں کے اعانت کے ساتھ اس امر پر گوارہ نہ تھا جس پر تم نے رسول اللہ ﷺ کی عداوت سے وفات تک دیکھا ہے یہی امر حقیقت ہے یہی سبب ہے کہ یہی نصیحت ہے اگر تم نے اسے چھوڑ دیا اور اس سے عرض کیا تو تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں گے اور تم خسارہ خانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

پھر جب انہیں رحمت کر کے جدا کرنے کا وقت آیا تو فرمایا کہ عذریہ تمہیں ایک عقیم زراعتیں پیش آئے گی۔ پس جو مصیبت پہنچے اس پر صبر کرو؟ غیبت الہی آپ کے کام کی تکمیل کرے گی اور غیب کچھ نہ کہ غیبت الہی وہ اقوال میں منع ہے ایک اللہ کی اعانت دوسرا اس کی نافرمانی ہے ہر چیز کو نے میں اس کی اعانت کا مطلب دلچسپی سے بغض اور نفرت سے محبت اور اس کی نافرمانی کا مطلب دلچسپی سے محبت اور نفرت سے بغض ہے اور لوگوں کے لئے جو مخالفت میں جنہیں اللہ تعالیٰ پیر کرتا ہے ان میں سے کچھ پوشیدہ ہیں اور کچھ ظاہر ہیں پس جو ظاہر ہیں وہ یہ کہ حق کے بارے میں خلیفہ کر نے والا اور مذمت کرنے والا آدمی کی نگاہ میں برابر ہو اور پوشیدہ چیز معلوم ہوئی ہے اس سے کہ حکمت کا ظہور اس کے قلب سے زبان پر اور دوسرے لوگوں کی اس کے ساتھ محبت کر لے اسے ایسی تم کو لوگوں کی محبت سے سبب بخشنے نہ کہ وہ بلاشبہ دنیا و کرام نے بھی لوگوں کی اپنے ساتھ محبت کی دعا کی تھیں جیسا اور اللہ تعالیٰ سبب کی بندہ سے محبت کرتا ہے تو اس کو لوگوں کے نگاہ میں محبوب بنا دیتا ہے جو جب کی بندہ سے متعلق فرماتا ہے تو اس کو لوگوں کے لئے سبب بناتا ہے جسے اللہ تعالیٰ کے نزدیک پناہ دی مرتبہ کچھ بزرگوں کے یہاں تھا اور مرتبہ ہے۔

مؤمنین کہتے ہیں کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ چار ہزار کے لشکر کے ساتھ عراق کی طرف چلے آئے تھے جنہیں جزیرہ بنی کے تھے اور ایک ہزار باقی لوگ اور ایک فریق بھی ہے کہ چار ہزار کے لشکر ساتھ لے گئے تھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے امراتے امس تک ان کی مشابہت کی وہاں آپ نے لوگوں کے سامنے کھڑے ہو کر تقریر فرمائی آپ نے فرمایا کہ یہ ملک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے خلیفہ بن فرمایا ہیں اور بات بدل بدل کر مختلف اسلوب سے لگا کر فرمایا ہے تاکہ قلوب ذمہ داروں اور غیب سمیوں میں سردا ہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں بے غم و فراموش ہو گئے طم حاصل کر سنا ہے کہ وہ اس سے لطف حاصل کرے جس سے عدل کے لئے کھوش نیاں اور بشارتیں ہیں اس کی نشانیاں تو یہ ہیں حیاء و عفت، آسانی اور نرمی اور اس کی بشارت رحمت ہے اللہ تعالیٰ نے ہر امر کا ایک دوا اور دوا ہے اور ہر دوا دارہ کے لئے چالی انہیں عدل کا دوا دارہ و غمزدہ ہے اور اس کی چالی دارہ ہے اور غمزدہ بشارت کو یاد رکھنا اور اموال پیش کرنے کے لئے تیار رہنا ہے اور زہد عام ہے ہر کس سے حق وصول کرنے کا کیا حق جس کو حق قبول کرے اور بقدر کفایت روزی و راکتہ کرتے ہو، پس اس قدر روزی اسے کافی نہ ہو تو میرا سے جا کی چیز بھی نہیں کر سکتی میں تمہارے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان واسطہ نہیں لیکن میرے اور اس کے درمیان کوئی واسطہ نہیں جس سے اللہ تعالیٰ نے دعا کے ذریعہ کرنا کچھ پر لازم کیا ہے جس کو تم اپنی حکایات سمجھنا چاہو جو شخص اس کی حالت میں دیکھتا ہو جس تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہے اسے پہنچا دے ہم اس سے بلا خوف اس کا حق وصول کریں گے۔

پھر عراق کی طرف روانہ ہو گئے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ بے ادب آئے جب سعد بن ابی وقاص کے پیچھے ہو ان کے لشکر کی سرداریاں طاقت کے لئے معمولی سا قاصدہ کیا اور ان میں سے ہر ایک میں طاقت کا مشاققہ تھا کہ غنی بن حارثہ کا اور غمزدہ بن حارثہ کا انہیں صحر میں لگا تھا اور دشمنی بن حارثہ کی وفات ہو گئی اور وہ شہر بن نصیبہ کو چھوڑ کر فرار ہو گئے جب سعد بن ابی وقاص کو ان کی وفات کی اطلاع ملی تو انہیں نے ان کے لئے دعا کی رحمت کی اور ان کی ذمہ داری سے ان کو کر لیا جب سعد لشکر کے ہذا کی جگہ پہنچے تو ان کی ریاست و امارت

بھی ان کو حاصل ہو گئی اور سادات عرب میں سے ہر ایک امیر جو عراق میں متعین تھا وہ سعد بن ابی وقاص کے ماتحت آ گیا پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آپ کو بحر ہند اور اسی جہاں تک کہ قادیسیہ کے موقع پر آپ کے لشکر کی تعداد میں بڑا اضافہ ہو گیا اور اہل بعض قبائل میں بڑا ہو گیا، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم اہل کلمہ کو لو کہ عرب کے دارے باہر نکال دیتوں گا اور سعد کو لکھا کہ تم قبائل پر باہر مقرر کرو اور لشکر کے لحاظ دلوں میں سے بڑوں ہر ایک کو باہر مقرر کرو اور اہل کلمہ کی طرف بھیج دو، پس سعد نے ایسا ہی کیا اور قبائل پر باہر مختلف امیروں، مجاہدوں اور برادران دستوں، مقتدر، صہبہ، صہبہ، ساقی، چارہ داروں اور لوگوں کو دست ہر ایک پر باہر مقرر کیا، رضی اللہ عنہ کے حکم کے مطابق امر مقرر کر دیا۔

صہبہ بن عمر ابی سہل سے مشاعرے لکھ کر لے کر گئے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمن بن ربیعہ، باہلی، ذوالخوین کو لشکر کا قاضی اور مالی خیمت جمع کرنے اور تنظیم کرنے کا حکم دیا، مسلمان غازیوں کو لوگوں کو دھوکا دینے کی نیت سے ایسا ہی کیا۔

مشاعرے کرنا ہے جس میں کس لشکر میں کتنے آدمی صحابہ تھے جس میں سے ستر ہجری تھے اور سادات سوزنا خان صحابہ تھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سعد بن ابی وقاص کو لکھا کہ قادیسیہ کی طرف بڑھنے میں جلدی کریں قادیسیہ مانہ جاہلیت میں فاروق کا دروازہ تھا اور یہ بھی جاہلیت کی ایک چٹھریوں اور دیہاتوں کے درمیان ہیں اور فاروق کے تمام راستوں کی ناک بند کر دی اور حملہ میں وکیل کریں ان کی کثرت اور سامان حرب سے خوف نہ کھائیں بے شک وہ ہڈی دکھانا اور دھوکا باقوام ہے اگر تم نے ثابت قدمی دکھائی، تک کام لے گا اور مائدہ ادا کرنے کا کام لیا تو مجھے امید ہے کہ تم فتح پاؤ گے پھر وہ بھی بھی تمہارے مقابلہ میں بھیجے ہو کہ جو تمہاری گمراہی کے آئے تو ان کے دل ان کے ساتھ نہ ہوں گے یعنی بے غرضی اور کسم پوتی ہو گئے، اور اگر خداوند غفلت کی صورت میں آج ہوتا تو تم بھیچ لو کہ آنا یہاں تک کہ پھر بے مقام تک پہنچے جاؤ اور تمہاریاں ان پر بڑی اور دیر ہو گئے اور وہ بڑول اور اہل اہل، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہیں سے دور ہے تو ماتحت عطا فرمائے۔

پھر آپ نے انہیں اپنا تمام لشکر اور فوج کو خیمت کر کے رہنے کی بھی وصیت فرمائی اور ان کو بیت الحمیر، کھنڈ اور صبر کا حکم دیا اور فرمایا کہ اللہ کی حد و حضرت نیت ہی سے پھر کائناتی ہے اور خیال پھر کے مطابق اگر جہاں ہے، پس اللہ تعالیٰ سے حاجت کا سوال کرو اور احوال و احوالہ اللہ تعالیٰ اعظم کا بیکثرت اور درگزر و برتری طرف تمام حالات کا تفصیل لکھا کہ کہ تم کہاں دڑے اور اور تمہارا دشمن تم سے کہاں ہے اور مجھے اپنے خطوط میں اس طرح تصور کرو کہ میں تم کو کچھ دیکھوں اور اسے اپنے محاسنات سے تنصیب دیکھو، مجھ کو اور اللہ سے دعا ہے کہ وہ اس سے تمہارے دشمنوں کو کسم پوتی کر دے کہ تمہاریاں سے اللہ تعالیٰ تمہاری جگہ کسی اور کو تم کو اس کام کے لئے لے لے لے۔

چنانچہ سعد بن ابی وقاص نے ان سے ان مقامات اور زمینوں کی کیفیات و تصنیفات اس انداز سے لکھی کہ گویا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ان کو بذات خود شاہدہ کر دے ہیں اور یہ بھی لکھا کہ ابی وقاص نے تم اور اس جیسے بہادریوں کو ہمارے مقابلے میں میدان میں آنا ہے وہ ہماری تلاش میں ہیں اور ہم ان کی تلاش میں اللہ تعالیٰ کا فیصلہ بعد میں ظاہر ہوتا ہے اور اس کی قضاء مسلم ہے کہ اس نے ہمارے حق میں ہمارے خلاف میں کیا مقدر کیا ہے، پس ہم اللہ تعالیٰ سے بہتر فیصلہ کی دعا کرتے ہیں اور بہتر فیصلہ حاجت کی صورت میں ہوتا ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس کے جواب میں لکھا کہ آپ کا خط میرے پاس پہنچا اور میں نے اسے سمجھ لیا، جب آپ اپنے دشمن کا سامنا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی پشتوں پر آپ کو مسلہ کر دے گا اس نے میرے دل میں بات اللہ فرمائی ہے کہ آپ انہیں شکست دے دو اور کریں گے پس آپ قطعاً شک و شبہ میں نہ پڑیں اور جب آپ انہیں شکست دیں تو ان پر حملہ کے بغیر ان کا پیچھا نہ چھوڑیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اسے بھی اور ان کرے گا۔

اس کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سعد کے لئے خصوصاً انور مسلمانوں کے عمر بآغاؤں میں مشغول ہو گئے، سعد بن ابی وقاص جب مدینہ منورہ پہنچے تو شیراز میں اہل اذان و یمن کی سرکردگی میں ایک قادیسیہ مسلمان فوج کے ماتھے میں آٹھ اور اڑائی شروع ہو گئی مسلمانوں نے اس لڑائی میں بہت سامان خیمت حاصل کیا، سعد بن ابی وقاص نے اہل خیمت کے پانچ حصے کر کے چار حصے لشکر میں تقسیم کر دیے لوگ بڑے خوش ہوئے اور فتح سے نیک حال اہل باہر بنایا، مال اور سادات و سامان کی حفاظت کے لئے سعد بن ابی وقاص نے ایک شخص دست تیار کیا جن کے امیر غالب بن عبد اللہ بنی حصہ اور اس دست کو اس مسلمان صاحب کی حفاظت پر مامور کیا۔



نکھڑوں وغیرہ کو بچے تے ہوئے آگے جو عہدہ بزرگوں اور شیوخوں کو چھدا گئے ہوئے دشمن کے سامنے پہنچ گئے ان کے بہادران کی ایک جماعت کو کل کر دیا اور ایک شخص کو قیدی بنا کر لے گئے جس کا اپنے آپ پر بگڑہوت بلکہ باحقہ سعد بن ابی وقاص نے اس قیدی سے لوگوں کے بارے میں دریافت کیا وہ قیدی نے فتح کی شہادت اور دلیری کی بیان کرنے کا سعد بن ابی وقاص سے کہا کہ اس کو چھوڑ دو اور ہمیں رحم سے ہارے میں ملاؤ اس نے کہا کہ اس کے لشکر کی تعداد ایک لاکھ بیس ہزار ہے اور اس کی بڑا لشکر اس کے پیچھے ہے اس کے بعد یہ شخص فوراً مسلمان ہو گیا۔

سید بن عمار اپنے مشائخ سے گفتگو کرتے ہیں کہ جب دونوں لشکرات آمنے سامنے ہوئے تو حضرت سید بن ابی وقاص کی طرف بیٹھ گیا کہ وہ کسی صاحب علم و دانش آدمی کو میرے پاس منگھٹھ کے لئے بھیجیں میں اس سے پھر دریافت کروں گا سعد بن ابی وقاص نے سفیر وین شعبہ کو منگھا دیا جب یہ وہاں پہنچے تو حضرت نے ان سے کہا کہ تم ہمارے چڑھوں کو ہلاک کرنا تم سے حسن سلوک کرتے ہیں اور تم سے تکلیف و اذیت کو دور کرتے ہیں مگر تم اپنے علاقوں کی طرف لوٹ جاؤ تم تمہاری قومیت کو اپنے ملک میں داخل ہونے سے منع کریں گے۔

سفیر وین شعبہ نے کہا کہ ہم دنیا کے طلبگاروں کی غرت کے طلبگار ہیں اللہ تعالیٰ نے ہماری طرف اپنا ایک رسول مبعوث فرمایا اور اس سے اور شرف فرمایا کہ میں اس جماعت کو کویتی آپ کے سامنے دلاؤں گا ان لوگوں پر مسلط کروں گا جو اس دنیا کو اختیار نہیں کریں گے اور ان کے دے اور یہ ان کو سزا دوں گا اور میں انھیں صاحب رکھوں گا جب تک کہ یہ میرے دین کے اقتدار میں رہیں گے اور یہ ہیں جن سے جو اس سے عرض کرتا ہے جانتا تھا تھا ہمارا جو اس کو مضبوطی سے تھامتا ہے وہ عزت پاتا ہے دشمن نے پوچھا کہ وہ دین کیا ہے؟ سفیر وین شعبہ نے کہا کہ اس دین کا بنیادی ستون جس کے بغیر نہ کوئی چیز درست ہوتی ہے اور نہ مستحضر وہاں بہت کی شہادت دیا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اس کے رسول ہیں اور اقرار کرنا ان تمام چیزوں کا جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائے ہیں اور سہم نے کہا کہ یہ تو بہت اچھی بات ہے اس کے علاوہ اور کچھ؟ سفیر وین شعبہ نے کہا کہ اللہ کے بندوں کو بندوں کی غلامی سے نکال کر اللہ کی غلامی میں لاتا رہ سہم نے کہا کہ یہ بھی بہت اچھی بات ہے اس کے علاوہ اور کچھ؟ سفیر وین شعبہ نے کہا کہ تمام لوگ آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں لہذا وہ آدمیوں میں بھائی بھائی ہیں رہ سہم نے کہا کہ یہ بھی بہت اچھی بات ہے پھر رہ سہم نے کہا کہ اگر تم تمہارے دین میں داخل ہو جاؤ تم کو کیا تم ہمارے علاقوں سے چلے جاؤ گے؟ سفیر وین شعبہ نے کہا پھر تمہارے علاقوں کے تہارت یا کسی حاجت کے علاوہ قریب بھی نہیں؟ ہم نے سہم کے رہ سہم نے کہا کہ یہ بھی بہت اچھی بات ہے، جب سفیر وین شعبہ رہ سہم کے پاس سے چلے گئے تو اس نے اپنی قوم کے سرداروں کے سامنے اسلام کا ذکر کیا لیکن سب نے ان کی کوراس میں داخل ہونے سے انکار کر دیا رہ سہم نے بھی پھر اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ ان کا رہا کر دے گا اور ان کو دے گا۔

مؤرخین کہتے ہیں کہ سعد بن ابی وقاص نے ایک اور کامدو سہم کے طلب کرنے پر بھیجا اور وہ دہلی بن حاصر تھے دہلی اس کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ اس نے اپنی نشست گاہ کو سترہ بنی گھوڑوں سے سجایا ہوا ہے اور وہ باقوت و جنتی سوئی اور دیگر سامان زینت مابین کراس کا انھار رہا ہے اس کے سر پر جنتی تاج بھی اور اس کے علاوہ دیگر سامان بھی اس کے پاس ہے عہدہ سہم نے ایک تخت پر بیٹھا ہے دہلی اس کے پاس ہونے کیلئے تیار تھا حال ہی میں اس نے سے گھوڑے کے ساتھ داخل ہوئے اور ساری پر سوار ہو کر کھیلوں اور گھوڑوں کو دتے ہوئے اس کی نشست گاہ کے قریب جا کر اسے اور اس کے جنتی گھوڑوں میں سے ایک کے ساتھ گھوڑا چاندھا یا اور زبردہ مابین کر بھیجا اور گا کر اور سر پر خود رکھا کہ اس کے سامنے آئے لوگوں نے ان سے کہا کہ اپنے اہمیا اور تاج و تہذیب سے دہلی سے فرما یا کہ میں خود نہیں آتا بلکہ تمہارے بلانے پر آیا ہوں اگر تمہاری حال پر دے دو تو تمہارے دہلی سے اس کا کچھ حصہ چمت کر اور رہ سہم نے قریب پہنچ گئے لوگوں نے ان سے کہا کہ تم لوگ کیا آئے ہو؟ دہلی نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ نے اس لئے بھیجا ہے کہ تم لوگوں کو بندوں کی غلامی سے اللہ کی غلامی کی طرف لائیں اور دنیا کی جنتی سے علی وصحت کی طرف اور ایمان پانچنے کے علم سے اسلام کے حال کی طرف لائیں اس نے ہمیں اپنا دین دے کر اپنی مخلوق کی طرف بھیجا ہے تاکہ ہم اس کی حق بات کو دعوت دیں اگر لوگ قبول کر لیں گے تو ہم لوگ چاہیں گے اور اگر انکار کریں گے تو ان سے لڑال کریں گے یہاں تک کہ ہم اللہ تعالیٰ کے وعدہ تک پہنچ جائیں تو ان کے یہ پوچھا کہ اللہ کا وعدہ کیا ہے؟ دہلی نے کہا جہان انکار کرنے والوں کے ساتھ لڑنا ہمارا دین ہے اس کے لئے جنت اور جہنم ہے اس کے لئے کامیابی اور فتح رہ سہم نے کہا کہ میں



نے تمہاری بات کو سن لی میں کیا تم اس معاملہ کو کچھ نہ فرما سکتے ہو کہ ہم غور کر لیں اور تم بھی سوچ لو اور یہی نے کہا کہ ہاں، انکسارت نہ چاہئے؟ کیا ایک دن یا دو دن؟ ہر قسم نے کہا کہ میں ملکہ میں اپنے سرداروں اور اہل راسے کو لوگوں سے حکایت کر کے حضور کریں گے یہی نے کہا کہ دشمن طاقت کے بعد تمہارا دن سے نہ زیادہ صلت دیا جاوے گی یہی نے کہا کہ سلت نہیں ہے میں تم اس مدت میں اپنے اور اپنی قوم کے معاملہ میں غور و فکر کرو اور تمہاری باتوں میں سے ایک کو اختیار کرو، ہر قسم نے کہا کہ کیا تم اپنی قوم کے سردار اور ہر قسم نے کہا کہ نہیں لیکن سلطان ایک قسم کی رائے میں ان میں سے اولیٰ آدمی بھی اپنی کے معاملہ میں غور سے سکتا ہے ہر قسم نے اپنی قوم کے سرداروں کو بھی کہا اور کہا کہ کیا تم نے بھی اس شخص سے زیادہ سمجھا اور دینی حکام کی کانپا ہے لوگوں نے کہا سزاؤں اور فتنہ کو اس کی طرف مائل نظر آتے ہیں کیا تم اس کی وجہ سے اپنا دین چھوڑ دو گے؟ کیا تم اس کے کپڑوں کی حالت نہیں دیکھی؟ ہر قسم نے کہا کہ ہلاک ہو تم اس کے کپڑوں کی طرف مت دیکھو بلکہ اس کی رائے و حکام اور سیرت کو دیکھو، عرب لوگ کپڑوں اور کھانے پینے کی چیزوں کی طرف زیادہ توجہ نہیں کرتے اولیٰ خاندانی ماسان اور کمالات کی حفاظت کرتے ہیں۔

انگلیں اٹھا رہا تھا میں نے کسی آدمی کو بھیجے گا سلاطین کیا حضرت سعد بن ابی وقاص نے حذیفہ بن یمان کو بھیجا تھا میں نے بھی رسی کی طرح صوفیوں کو حکام کیا، تیسرے دن حضور بن شعبہ کو بھیجا اور انہوں نے طویل و دھوم و گام کیا اور ہر قسم نے ان سے کہا تھا کہ تمہاری اہل ہار سے ملاتے میں آنے کی مثال ایسی ہے کہ جیسے کسی کھنسی نے شہداء دیکھا اور کہا کہ جو مجھے اس شہادت پہنچا دے تو اس کو دو درہم دوں گی لیکن جب وہ اس شہد میں گئی تو پچھن کی اور نکلنے کی کوشش کی لیکن نظر نہ لگی، چھوڑ دیا کہ کھنسی کی کوئی نہ ہے جو مجھے اس سے خلاصی دلاوے میں اسکو چار درہم دوں گی اور تمہاری مثال اس کو دو لوزی کی سی ہے جو انگوڑوں کی مثل کے گڑھ میں داخل ہو انگوڑا لے لے اسے کڑور حالت میں پایا تو دیکھا کہ چھوڑ دیا جب وہ کھانسی کو فریاد کیا تو اس نے تمہارا لہجہ بہت سی چیزوں کو غراب کر دیا، انگوڑا اس کو کھانے کے لئے بچوں کی ایک فوج لایا جب وہ اس کے کھانے کی ہوس سے اس کو نکال دیا، کھانا بار بار اسے چہن ختم کر دیا، اس طرح اس نے ہر قسم سے شہدوں سے شکم کے چھوڑ دیا، ہر قسم نے اس سے سو راج کی قسم کھا کر کہا کہ میں تم کو کھانا کھانے کے لئے ایک جھڑا اور تمہارے کامیروں نے جواب میں کہا کہ مغز یہ جس حقیقت حال معلوم ہو جائیگی، پھر ہر قسم نے حضور سے کہا کہ میں نے تمہارے لئے ایک جھڑا اور تمہارے امیر کے لئے ایک جھڑا اور ان کپڑوں کا جھڑا اور ایک سواری کا ختم لایا ہے یہ نے کرشمہ یہاں سے چلے ہاؤ مغیرہ نے کہا کہ تم تمہاری حکومت و قوت کو کمزور کرنے کے بعد جاؤ، میں نے تمہارے ٹھکانوں اور شہروں کو صرف یک کھ دے ہیں اور تمہیں اکیلے کر کے جو یہ وصول کریں گے وہ دفتر عہد تم کو ملے گا اور یہی خلافت میں آجیاد۔ جب مغیرہ بن شعبہ نے یہ باتیں سنیں تو وہ حضور سے بیٹھے کہ قرب ہو گیا۔

ان پر جو کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبداللہ بن مغیرہ ان لفظی نے ان سے اس بن خالد نے ان سے ابو جہانہ نے ان سے عصیم بن عبدالرحمن نے ان سے ابو اسحاق نے ان سے ابان کیا ہے، کہا کہ اہل کہتے ہیں کہ سعد بن ابی وقاص آئے اور لوگوں کی معیت میں قلابا توڑے، ہم مات آٹھ چار سے لایا وہ تھے اس بات کے اور میان ہوں گے اور شریکین میں چار کے قریب، تھے انہوں نے کہا کہ تمہارے پاس طاقت و قوت ہے اور تا سلاطین و سلاطین جبکہ ہم کس لئے آئے ہو اور انہیں چلے جاؤ، ہم نے کہا کہ ہم واپس جانے والے نہیں ہیں۔ دو دن بعد سے جوڑے چلتے تھے اور وہ لوگ کہتے تھے اور ہمیں ہونے کے چہرے کے تغیرات سے تشبیہ دیا کرتے تھے جب ہم نے لوگوں سے کھانہ انکار کر دیا تو انہوں نے کہا کہ تم اپنا کوئی صاحب متھو اور اپنی آدمی ہمارے پاس بھیجنا کہ وہ ابان کرے کہ تم کیوں آئے ہو؟ مغیرہ بن شعبہ نے کہا کہ میں جاتا ہوں میں حضور کے لئے اور ہر قسم کے ساتھ اس کے تخت پر بیٹھنے والے ہوں، ہر قسم نے اس پر چلی پڑا، سوار و سوار سے مغیرہ نے کہا کہ اس تخت پر بیٹھنے سے نفہ میری رخصت میں سلفاں ہوا اور تم تمہارے بارشہ کی شان میں کی ہوئی، ہر قسم نے کہا کہ اس نے جاکا اور پھر پوچھا کہ تم کیوں آئے ہو؟ مغیرہ بن شعبہ نے کہا کہ ہم اپنی قوم سے جو شرور و گمراہی میں مبتلا تھے ہمیں اللہ تعالیٰ نے ہماری طرف ایک نئی سبوت فرمایا اس کو سبوت اللہ تعالیٰ نے ہمیں جدایت نصیب فرمائی اور ہمیں رزق عطا فرمایا، رزق اس نے ہمیں عطا فرمایا تھا اس کا ایک دانہ (ایک لوز) کا ایسا ہے جو ان شہروں میں پیدا ہوتا ہے جب اسے ہم نے اور ہمارے اہل خانہ نے کھا یا تو اب ہم اس کے بغیر نہیں رہیں گے یا رہے ہیں، ہر قسم نے ہمیں اس میں نہ نہیں سمجھتا کہ ہم وہاں کھائیں اور ہر قسم نے کہا کہ اس کی صورت میں تو ہم جس میں تھیں تھیں گے، مغیرہ نے کہا کہ اگر تم ہمیں کس کو بھیجنا ہم جانتے ہیں کہ جب مغیرہ بن شعبہ نے جو یہ واپس آئی بات کی تو وہ لوگ بھی چلے نہ رہے، چلا لے لے گا دیکھئے لگے کہ ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی راوی کہتے ہیں کہ جب مغیرہ بن شعبہ نے جو یہ واپس آئی بات کی تو وہ لوگ بھی چلے نہ رہے، چلا لے لے گا دیکھئے لگے کہ ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی

مسلح ہوئی، پیغمبر نے کہا کہ تم دو یا مجھ کو رکے، اسی سے پاس آئے ہو یا ہم جہاد سے پاس آئیں؟ اس نے کہا کہ ہم دو یا مجھ کو رکے، پھر آئے ہیں، میں نہیں سمجھتا، پیچھے ہٹ گئے تھے کفار مدینہ نے دو یا مجھ کو رکے، مجھ کو رکھا یا اور پھر مسلمانوں نے انہیں جہاد تک قیادت دی۔

سیف بن یزید بن کلاب نے ہیں کہ مدینہ میں ابی اہاس کو اس کی عرقی اہسا کی تکلیف تھی، آپ نے لوگوں کے سامنے غصہ کیا اور آیت تلاوت فرمائی، میں کا ترجمہ یہ ہے: "اللہ تعالیٰ نے زور میں بعد قیامت کے یہ بات لکھوائی کہ زمین میں میرے نیک بندے میرے حادث ہوں گے، اس کے بعد سیدہ گیتی نماز پر حاضری پھر چار گیسریں تھیں، لوگوں نے حکم کے مطابق لا حول و لا قوۃ الا باللہ پڑھتے ہوئے دشمن پر اپنا کوا قب کر کے، ان کو قتل کرنے، ان کی گھات میں بیٹھنے اور محض طاقت پر ان کا کھامسہ کرنے کے لئے مسلح کر دیا، یہاں تک کہ وہ گئے اور جہاں گئے، پھر جو وہ گئے اور نہایت تک ان کا پیچھا نہ چھوڑا اور ان کے کافر نے وہاں میں پھانسی، مسلمان ان کی پیچھا کر کے اور مار مار کر ہلاک کر دی، اس کے بعد اس کے پیچھے آئے، اس کے بعد ایک جماعت سرزمین کے پاس دعوت ابی اہاس کے لئے بھیجی گئی انہوں نے وہاں پہنچ کر سرزمین کے علاقہ کی اجازت چاہی، انہیں اجازت دی گئی، انہیں شہر ان لوگوں کو دیکھنے کے لئے لنگھنے کی جاہ، یہ ان کے کندھوں پر بڑی بونٹی تھی اور ہاتھوں میں کواڑ تھے، وہیں میں پھیلے، ان کے گھوڑے لاغر اور ضعیف تھے اور وہ زمین کو اپنے قدموں کے ساتھ روندتے ہوئے آئے، تھے لوگ ان کی حالت دیکھ کر نہایت ہی قہر کر رہے تھے کہ ان جیسے لوگ کس طرح ان کے لشکر میں پر غالب آئیں گے، حالانکہ ان کے لشکر خدا میں بھی بہت زیادہ ہیں اور مسلمان عرب کی بھی کوئی کم نہیں، مگر حال جب یہ مذکور بادشاہ سے طاقت ہوئی تو اس نے انہیں اپنے سامنے ٹھہرایا اور وہ نہایت ہی شک پرور بدعتیہ آدمی تھا وہ ان سے ان کے پاس سے مسلمان (چاروں جہوں کو ان کے) کے متعلق پوچھنے لگا کہ کیا کیا ہے، جب انہیں اس کے بارے میں بتایا جاتا ہے تو وہ اس کے لشکر میں لگے، انہیں تعانی نے اس کے لشکر میں وہاں کواڑ سے سر پرے مارا، جو گردنے پوچھا کہ تم لوگ ان شہروں میں کیوں آئے ہو؟ انہیں کیا دیر یہ خیال ہے کہ جب ہم آجکی میں مشغول ہو جائیں گے تو تم ہم پر جرات کرو گے؟ انہماں میں مقررین نے اس کے جواب میں کہا کہ یہ ملک اللہ تعالیٰ نے ہم پر مقرر کیا اور وہاں اندر اپنا ایک رسول بھیجا جو ہمیں خبر کی طرف بلاتا تھا اور خبر کی کا حکم کرتا تھا، خبر سے ہمیں باخبر کرتا تھا اور اس سے وہاں تعالیٰ کی دعوت قبول کرنے پر اس نے خداوند تعالیٰ کی بھلائی کا حکم سے دھم دیا، اس نے جس قبیلہ کو بھی اس کی دعوت دی تو وہ قبیلہ اور خبر کی میں تھیں جو کیا مایک خبر کی اس کے قریب اور دوسرے اس سے دور ہو گیا اس کے کوہ میں غلوں میں داخل ہوئے پھر وہ اسی حالت پر جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا وہاں رہا، پھر اللہ تعالیٰ نے اسے قیامت کرنے کے لئے فرمایا، یہ صلہ کا حکم دیا، اس نے یہی دیکھا کہ اس کا نام لوگ اس کے ساتھ ہو گئے، دوسروں میں ایک کے ساتھ، دوسروں کے ساتھ باغی تھے کے ساتھ، مجبور دی والوں نے دھم کیا اور خبر کی والوں کی خوشی میں اساتذہ ہو گیا اور یہ اس کی لائی ہوئی تعلیمات کی اپنی نئی احادیث پر فضیلت کو پہچان لیا، پھر اس نے انہیں غم دیا کہ ہم آس پاس رہنے والی اقوام سے اتفاق کریں اور انہیں عدل و انصاف کی طرف بلایں، جس ہم نہیں اپنے دین کی دعوت دیتے ہیں، اور وہ دین اسلام ہے، میں نے اچھا کیا اور برائی کی مذمت کی، اگر تم اس دین سے انکار کرو گے تو یہ نجات ہی بری بات ہوگی، اس کو قبول کرنا دوسری بات کے مقابلہ میں آسان، وہی ہے جس میں جزیہ لگایا جائے گا، اگر تم جزیہ سے بھی انکار کرو گے تو پھر جنگ ہوگی، اور اگر قبول کر لو، پھر تمہارے سرور مہمان اللہ کی کتاب چھوڑ دو، اس کے بعد تمہیں اس کے مطابق احادیث نہ لے اور فیصلے کرنے کا پابند نہ آئیں گے اور خود آپس پہلے جائیں گے، تمہیں تمہارا ملک مبارک، اگر جزیہ چاہتے ہو تو اسے بھی قبول کر لیں گے، اگر نہ شری صورت میں تم سے قتال کریں گے۔

ادنیٰ کہتے ہیں کہ یہ سن کر جزیہ کو روکا، کچھ معلوم نہیں کہ عین پر تم سے زیادہ جنت، قیامت اور دنیا میں ایک دوسرے کے لئے بری کوئی قوم ہو، دوسرے نہیں آس پاس کی بیٹیوں کے حوالہ کر دیا کرتے تھے، وہی میں تمہاری طرف سے کافی ہو جاتا ہے، جسے اللہ تعالیٰ کو حق ہے، جنگ کی ذمہ داری تھی اور تم جہاد سے مقابلہ میں کھڑے ہونے کی تلمیح کرتے تھے، اب اگر تمہارا خدا دہاڑا ہو، تو جزیہ سے تو جہاد کی طرف سے دھوکہ میں نہ لے لارو اگر خیر وفاق سے تمہیں اس پر مجبور کیا ہے تو تم تمہاری خوشحالی تک کہنا چاہتا ہو کہ دیتے ہیں تمہارے سرور میں کی عزت کرنے ہیں ان کے لئے اعزاز کی لہجہ دیتے ہیں اور تم پر مہمان دہاڑا مقرر کر دیتے ہیں، تمہارے ساتھ زنی کا مسالہ کر کے، لوگ یہ جھگڑیں کہ خاصا ہو گئے، پیغمبر ہی شعبہ کفر سے ہوئے اور فرمایا، یہ بادشاہ اب لوگ عرب کے کفار، اشراف اور سردار ہیں، اشراف اشراف سے سب سے زیادہ کرتے ہیں، اشراف ہی اشراف کا انعام کرتے ہیں اور اشراف ہی اشراف کے حقوق کی تعلیم و خیال کرتے ہیں اور جو کچھ انہوں نے پیغام دیا ہے وہ سب تیرے لئے صحیح نہیں کیا اور نہ یہ تیرے برائی



بعد از حرم بن و گداز بادشاہ کے پاس آیا اور اس سے مسئلہ نولہ کے معاملات جو پوچھا اس نے دیکھتے تھے اور باخت کرنے لگا بادشاہ نے ان کو مصلحتاً استاء اور حاضر جوابی کرنا کہا اور کہا کہ جس چیز کا وہ انداز رکھتے ہیں قریب ہے کہ وہ اسے پا لیں گے۔

پھر اس نے سرور کو بھی اٹھانے کا جو حکم دیا تھا اس کو اکر لیا اور کہا کہ اس سرور نے اپنے سر پر تیلی لادنے کی عاقبت کی انکو وہ چاہتا تو اس چیز سے بچتا سکتا تھا اور ہمیں بتا بھی نہ چلتا، اس قسم کے کہا کہ وہ اس حق شخص سے اور نہ وہ ان کا سرور ہے بلکہ اس نے اپنی جان اپنی قوم پر فدا کرنے کا نام دیا کیا ہے اور اللہ کی قسم وہ ہماری سرزمین کی چوہاں بنے گئے ہیں جو دشمن نے یہ بات اس لئے کہی کہ مجھ بھگتہ، بھجر اس نے ایک آدمی کو ان کے پیچھے بھیجا کہ اس خرم کو بچاؤ اسے واپس لے آتا ہم اپنی بات کا دارک کر لیں گے اور اگر وہ اسے اپنے وسیع کے پاس لے گئے ہیں تو وہ ہماری سرزمین پر ظلم پائیں گے وہ آدمی کیا نہیں یہ فائدہ باندھنا آیا انہوں نے سرور کے پاس مٹی پہنچانے میں مشقت کر لی مٹی قاش نے نہکار پڑا اور وہ بہت غضبناک ہوا کہ سرور اپنے دوستوں کی جو بزدلی نے کوہ قابلِ قربت قرار دیا۔

قادسیہ کا معرکہ ..... قادسیہ کا معرکہ ایک عظیم معرکہ تھا اس سے عظیم تر عربی معرکہ عراق کی سرزمین پر پیش نہیں آیا اس کی تفصیل اس طرح ہے کہ جب دونوں لشکرات سامنے ہوئے تو اس وقت سعد بن ابی وقاص کو عراق کی تکلیف تھی اور میں یہ پوچھ رہا تھا کہ تمہیں جس کی عہدہ سواروں پر سوار ہونے کی طاقت نہ رکھتے تھے وہ اسے کس میں رکھے۔ میرے کہنے پر میں نے میدان جنگ میں لشکر کی طرف دیکھ رہے تھے اور اس وقت جب کہ تیرہویں میں مصروف تھے انہوں نے جنگ کی گہرائی خانہ میں فرخندہ کے پر زدگروئی تھی اور میں نے ہر چیز میں عبادت علیٰ صبر و قنیم میں کلکتاؤ کو متفرک کر دیا تھا قیام لاؤ غیہ وہاں عہدہ تمام میں معرکہ کی جنگ میں شرکت کے بعد ابو عبیدہ کی طرف ساتھ الاغیرت کے طور پر سعد کے پاس پہنچے تھے۔

ایسی اسحاق کا خیال ہے کہ اس جنگ میں مسلمانوں کی تعداد سات آٹھ ہزار تھی اور شہر کی گولہ بارہ چار سو تھی جس کی عظمت سے سب نے لوگوں کو غلبہ کی فہم دینی پھر لوگوں کو غلبہ دیا کہیں نصرت فرمائی اور اقبال پر دیا اور اس آیت سے دعوت فرمائی

ولقد كتبنا في الزمور عن بعد الذكرى الأرض يرثها عبادى الصالحون

دیگر قرآن ہی آیات چہاں اہل اسلام کی پھر حضرت سعد نے چار غمیر لے گئیں اور چوٹی غمیر کے بعد مسلمانوں سے غلہ لے کر آیا اور اقبال شروع ہو گیا یہاں تک کہ رات ہو گئی رات کو سب لوگ جنگ سے اُٹ گئے اس دن فریقین کے بہت سے آدمی مقتول ہوئے۔ اگلے دن صبح لوگ اپنی اپنی جگہوں پر پہنچ گئے اور اقبال شروع ہو گیا پھر ارادان اور رات کا اکثر حصہ رات ہی رہی اور رات کو جنگ اُٹ گئی جس سے دن کی فتح فریقین پھر میدان میں پہنچ گئے اس روز بھی پورا دن اور رات گئے تک جنگ جاری رہی اور اس رات کا نہایت الجھن برپا کر دیا گیا، چھ دن کی فتح پھر شروع ہوا اقبال شروع ہو مسلمانوں کو عربی محضروں کے قیدیوں کے ساتھ جنگ جاتے کی وجہ سے جی پی پی بیٹھتی ہوئی تھی چنانچہ بعض صحابہ کرام نے اسے قیدیوں اور اس کے گھروں پر حملہ کر کے کھان کا کام تمام کر دیا ان کی آنکھیں پھونڈ دیں۔

[illegible]

اللہ عنہ نے حضرت شیخ کی بدلت کے ساتھ روانہ کیا گیا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ قادیان کے حالات کے بارے میں ہر ماہ سے جو انجیل میں جاتا معلوم کرتے تھے وہ وہاں سے عراق کی طرف دور تک خبریں حاصل کرنے کے لئے نقل جاتے تھے انجیل ایام میں ایک حصار وہاں سے نظر آیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس کا استقبال کیا اور اس سے حالات معلوم کئے، اس نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے قادیان میں مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی ہے اور مسلمانوں نے بہت دلی تحیرت حاصل کیا ہے وہاں بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس کی سواروں کے ساتھ پیدل چلے، جب وہاں سوار امیر انصارین کو پہنچا تو قادیان میں وہاں کے قریب پہنچا گئے تو ان کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ایام امیر انصارین کہہ کر سلام کرنے لگے اس سوار نے کہا کہ اے امیر انصارین اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے، آپ نے اہل قادیان کو آپ کی طرف غلبہ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے میرے بھائی اس میں کوئی حرج نہیں۔

پہلے یہ بات گذر چکی کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو اس موقع پر مجوزہ چھوڑا اور عرق انہی کی تکلیف تھی اور یہ تکلیف قاتل میں شرکت سے نجات دہانی تھی لیکن آپ اپنے غم کی چوٹی پر پہلے لشکر کے معاصر پر نظر کرتے ہوئے تھے اور گل کار اور ادا بھی ان کی بہادری کی وجہ سے بندھ چکی تھی اگر بالفرض لوگ یہاں جاتے تو قادیان انہیں آسانی سے چلا کر اپنے قبضے میں لے لیتے، ان کی بیانی سنی بہت خاص بھی ان کے پاس بھی ہو پہلے شیخ بن عازب کی زور جیت میں تھی، جب بعض سوار اس دور میں گئے تو وہ گھبراہٹ میں اور کہا کہ ہائے شیخ! انھوں نے آج میرے پاس کوئی شیخ نہیں ہے، سعد بن ابی وقاص نے یہ سنا تو غضبناک ہوئے اور اس کے چہرے پر ایک عجیب سی سیما کیا تھی نے کہا کہ آپ نے غیرت کی وجہ سے ایسا کیا ہے، یہ نہ دہائی کی وجہ سے یعنی وہ اپنے اس قول کے ذریعہ انہیں جنگ کے موقع پر مگر پہلے یہ قادیان رضی اللہ عنہ کی اور یہ اس کے قادیان کی وجہ سے تھا اس نے کہہ دیا آپ کے گھر کو بھروسہ دیگر زیادہ جاتی تھی اور آپ کے عرض کو جو جنگ میں شرکت سے نجات دہانی تھی اس سے بھی باخبر تھی سعد کے ساتھ گل میں ایک آدمی بھی قید تھا جسکو شراب نوشی کی وجہ سے نئی مرتبہ جنگ ہو گئی تھی، کہا جاتا ہے کہ سات مرتبہ جنگ کی تھی اس سعد کے عزم سے اسے قید کیا گیا اور گل میں بند رکھا گیا جب اس نے شہسواروں کو گل کے دور اور دھواں لایا ان کہنے لگے کہ تو خود بھی چوٹ کھا رہا اور دھواں لے کر جاتا ہے تو انھوں نے اپنے ہاتھ اٹھا کر کہنے لگا۔

(۱) غم کے لئے یہ بات کافی ہے کہ وہ جوان گھوڑوں کو طاقت سے چبھے ہٹا میں اور میں نے غصے اور جڑوں میں جھکوا ہوں۔

(۲) جب میں غمزدہ ہوں تو زخمیوں اور جڑوں کی آواز میں ایسا غمزدہ ہوتا ہوں جس کو پکارنے والے کی آواز سے بہرہ ور ہوتی ہے اور گل میں

مجھ سے دور کر دینا کہہ کر لی گئی ہیں۔

(۳) میں دال اور دھواں میں ہوں اور انھوں نے مجھے ایسا چھوڑ دیا اب میرا کوئی بھائی نہیں۔

پھر اس نے سعد کی ام والدہ زینب سے درخواست کی کہ وہ اسے چھوڑ دے اور سعد کا گھوڑا چاہیے وہ یہی اور اس غمزدہ کی آوازوں کے آخری مصرع میں دایں آجہا نے گاؤں، جزیان، مینے گا، چٹا، چڑھ برائے، اسے چھوڑ دیا اور وہ سعد کے گھوڑے پر سوار ہوا اور باہر نکل کر قتال شروع کر دیا اور شدید قتال کیا، سعد رضی اللہ عنہ اپنے گھوڑے کو دیکھتے ہوئے پہنچا تو اسے اور بھی اٹکا کر دے اور اس کے ہاتھ دھواں میں سے تھکے ہوئے لیکن ہر طرف میں چڑھانے لگا ان کے خیال میں تو وہ بھی مس قید ہے جب ان کا آخر ہوا تو انھیں لوٹ آیا اور ان کو خود ہی جزیان، مینے، سعد رضی اللہ عنہ نے چھوڑ دیا اور اپنے گھوڑے کو چبھتے میں شریک کر دیا، چو پھایا، لایا جاتا ہے، ان لوگوں نے ابلیش کو قصہ سنایا سعد ان سے راضی ہو گئے اور انھوں نے مسلمانوں میں سے ایک نے سعد رضی اللہ عنہ کے پاس سے اٹھا کر کہے ہیں:

(۱) ہم قتال کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ کی مدد آگئی اور سعد قادیان کے دروازے سے ہی بیٹھے رہے۔

(۲) جب ہم دھواں سے تو بہت ہی عورتیں جڑوں کی تھیں لیکن سعد کی جڑوں میں سے کوئی بھی نہیں ہوتی۔

کہا جاتا ہے کہ سعد رضی اللہ عنہ کو اس لئے پاس آئے اور دھواں لایا کہ وہ اپنی رانوں اور ٹانگوں پر چھوڑے بھٹیوں کی وجہ سے۔ جنگ میں شرکت نہ کر سکتے تھے ان سے بلکہ زخمی کیا اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے یہ شعر کہنے والے کے لئے بددعا فرمائی اور کہا کہ اے اللہ! یہ شخص اگر جھوٹا ہے یا نہ تو یہ قادیان سے ہوا ہے یا نہ ہی شہر حاصل کرنے کے لئے یا گلوب کی وجہ سے یا یہ قادیان کی زبان اور ہاتھ کو نقل کر کے میں یہ شخص انہوں طرف کی مینوں کے اور میان گھڑا تھا کیا چنگ ایک چڑھا اور اس کی زبان میں بیست ہوا کیا مگر اس کا ایک پہلو کاٹا ہوا تھا اور سر سے اور تک











و اسے مصائب کے جھرمٹ میں گھسیٹ رہا تھا۔ یہ ماہوں سے مسلمانوں کے ساتھ اس قدر زمانہ حرب کے ساتھ تھا کہ یہ نہ کہ پہلے ماہوں نے کاسارہ ماہوں و اوقات حرب نہ کیجے ہوں کہ جس کا اندھائی نے انہیں اس سے منع نہیں تھا۔ دیا جانے سے ان کا ہمت کسما کسما ہو گیا تھا۔ یہاں تک کہ ان کا دماغ، گھٹان، انگوٹھ اور پھاڑی دوسرے شرف و تہذیب یا مسلمانوں میں سے مسلمان حیدر القادر اور اس کی شہداء کے لئے بہت سے مسلمان ایسے ہیں کہ انہیں اللہ کے ساتھ کوئی شک نہیں تھا۔ اس سے یہ معلوم ہے کہ جب رات چھ ماہوں کی مسلمان قرائن کر کے ان حالات اس طرح کرنے کی جیسے شہداء کی تعلیم کی۔ انہیں نہایت اور دن میں دیکھ رہے تھے۔ لیکن شیر گاہ سے مشابہت دیکھی اور گزر جانے والوں کو بول رہے والوں پر مشورہ کی کیفیت حاصل ہے۔ جب یہ بات کے لئے بھی مقدمہ ہو جائے۔

کہ جاتا ہے کہ حضرت فرید الدین عظیمی اللہ تعالیٰ نے یہ بیانات نہ صرف یہ کہ کوئی کونسل اور پھر ارشاد فرمایا کہ میں اس کا جواب ہوں کہ تمہاری کوئی ضرورت انہیں تو اسے دیا اور انہیں بھی کیا ایک اور سے کے لئے وصیت لکھی اور کشادہ دلی شکر کیا۔ یہ سب کوئی بھی بات آئی تو ہم لوگ گنہگار کی چیزوں میں ایک اور سے کے ساتھ موااساتہ اور دھرونی کرتے یہاں تک کہ اس میں ہر وہ ہوتا ہے، کوئی تم میرے دل کی حالت کی کیفیت سمجھ جوتہا دانی ہے۔ دشمنانہ و منہمک کرشمے کے ساتھ اور اللہ کی قسم میں یہ حقائق انہیں کہ تمہیں یہ نظام بگاڑا میں شک و شبہ ہوں کہ پرانے اہل لغت کی ذمہ داری انہیں کی گئی ہے کہ مسلمانانہ ستارہ و مردوں اور یہ جیسے کوئی دانا اور پھر تہذیب و تاملہ مردوں میں یہی نہ کہ تھا۔ یہ کچھ مسلمان ہر اہل ہمارے پیٹ کے ساتھ ہو تو میں اسے اپنے خوش فہمی قرار دوں گا اور اگر میں اس بات (طافی کی ذمہ داری) کا جواب دے دوں اور جس میں اپنے پیچھے اپنے سر تلے لائے وہ چند سہولتیں یہ میری بد فہمی ہوگی جس میں خوش کام اور ممکن ہے یہ وہ بتاواں کہ میں نے یہی بات کہہ دی تھی کہ اس جواب پر اللہ رضا مندی کا مظاہرہ ہوں۔

سیف اپنے مشرک سے نہیں کرتے ہیں کہ عذیب سے عدلیہ تک کے ملی حرب تو وہ سب کے اس سرگرمی میں گاہی رہا ہے بیٹھے تھے اور یہ خیال کہے ہوئے تھے کہ ان کے ملک کا تواتر یا ذرا ای مسرت کے ساتھ اہل بیت ہے اور ہر شہداء اہل بیت کے اپنے شہداء کے ساتھ اور خیر میں معصوم کرنے کے لئے قاصد بھیجے ہوئے تھے۔ جب یہ معاملہ ہو گیا تو اس پر رست کو آخری شہداء تک پہنچنے میں ہلاکت۔ نامہ نون پر مسرت کرنا، میں نے سزا میں ایک ہزار تین چالی ہزار رات کے رات ایک عہدت کو یہ کہتے ہوئے تھے۔

(۱)۔ خاندان بنی عمر کو دعوتی طرف سے سلام نواں ہے، انھوں نے اپنے ادا اہم نہیں ہوئے۔

(۲)۔ میری طرف سے صریح طور کے وقت قحطی سلام کے بارے میں پہنچ کر بھی قحطی سے ہم کے۔

(۳)۔ میری طرف سے بھی کر دہی سلام کے، جو مسلمان ہوں والے اور عمر پرانے لائے لائے ہیں۔

(۴)۔ وہ کسی کے ساتھ میں کھڑے ہو کر اس کے لشکر کو ایک اور دعوتی ہندی تانوں سے مار رہے ہیں۔

(۵)۔ جب کانے ذرا کچلے ہلائے کر رہے تو دعوت کے مخالفین میں اگر ان کو انڈول نہ خود اپنے ہیں۔

اور اس پر سرفرازی و تہذیب ہر دے اس کے۔

(۱)۔ میرے نزدیک جو اس طرح دیکھ کر ان کو کثرت کو جانوں والے ہیں۔

(۲)۔ وہ ایک سیاہی مائل لشکر کے ساتھ ایک بڑے لشکر کے خلاف میں گئے تھے جو کہ وہ بڑے تھے۔

(۳)۔ وہ کار کے لیے انسانوں کے مندر کے ساتھ تھے، جو وہ لڑیوں کے شہداء کی طرح تھے اور انہیں ہلاک خیال کر رہے تھے۔

(۴)۔ انہوں نے قاصد میں ان کے لئے عزت و تکرار و جہاد اور عظیمی تعلیم میں لیے لوگوں کو چھوڑا۔

(۵)۔ ان کی ہمتیں ہاں اور پڑا ہاں کی پڑی تھیں، انہوں نے یہ لڑیوں کے ساتھ سرواں کا مقابلہ کیا۔

لوگ کہتے ہیں کہ ان کی اپنی شہداء میں بھی نہ گئی تھیں۔

سراقہ کے جن شہداء کو انہوں نے دیکھا وہی اللہ تعالیٰ نے عمل جہاد پر فتح کر لیا تھا ان کے پہلے والوں نے وہ قاصد اہل بیت کو ذریعہ جو انہوں نے خالد بن ولید کے ساتھ کہتے تھے صرف یہ بتایا کہ انہوں نے ان کا قتل کے لئے اپنے جہاد پر تہذیب کے سب اس سرگرمی کے بعد وہ بارہ اپنے









[illegible][illegible]

کھاہتا ہے کہ صحابہ کرام نے انہی باتوں کو ایک مرتبہ اور بغیر غلط فہمی سے شہر کرنا شروع کیا اور اس کی وجوہات میں زور نہیں دے گئے۔ مگر دوسری مرتبہ غرض بغیر غلط فہمی کے بعض حکام نے اس کے گرد بے اللہ شہرہ ڈال دیا۔ اس نے اپنے لئے غلط فہمیوں کے پاس پہنچے اور کہا کہ آپ کو نہیں دے کہ کہہ کر یہ بات مقابہ ہوئی اور کہیں کہیں محبت میں کہیں آپ کو اب اس کی طرف سے اس سے کیا نہیں کر رہے؟

مادامی کہتے ہیں کہ بھارتی محکمے نے افس و مشن اہل شرم کا سرسٹا کر لی جن خف ملاقات برادر جن کی زمینوں پر خزان لگایا گیا تھا وہ اندازی و تخمینہ کے حساب سے ان سے جڑے ہو گیا یا جو موجود ہے ان کی قیمت کا تخمینہ اور صحیح کی بنیاد کے ساتھ موجودہ زمین مسطور زمینیں اللہ کے ہاتھ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی طرف سے پیدا ہو جیویدہ نے زمین کے اندر ایک بیہ نظیر نمونہ اور امرتسری ایک شاعرت سے بھی ان کے ساتھ قیام کیا جن میں سے حضرت امال رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالودود، میرا فتح علیہ السلام حضرت ابوبکر، نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی قبر پر لگا دیں اور ذکر کے جڑے زمین کی طرف چلا گیا ہے بھی ظاہر ہو رہے ہیں اور اگر کوئی دوش ہو رہا ہے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انھیں گھبراہٹ کا وہ ہے جس میں قیام کر رہے۔

قصرین کا مسرکہ (۴)۔۔۔۔۔ جب ابو سعید نے حصّہ فتح کر لیا تو خالد بن ولید کو قصرین کا رخ بھیجا جب یہاں پہنچے تو انہیں قصرین یاد ہو  
ان کے ساتھ غزوہ بدر میں تھے سب نے قتل کر رکھا تھا خالد بن ولید نے ان کے ساتھ شہید ہونے والے خالد بن ولید سے کہا میں سے اپنی عظمت کو لے کر یہاں لا رہا ہوں  
کے وہاں کو باطل تہاؤں سے ڈاڑھ ڈاڑھ کیاں تک کہ ان کے امیر جیسے کو کھینچ کر لایا، ایک کے اٹھنا بہاؤ بی لوگ عذرت کرنے کے لئے نہ رہیں  
ولید کے پاس آئے اور کہا کہ یہ جنگ ہمارے مشورے سے نہیں ہوئی، خالد بن ولید نے ان کی عذرت کو ٹھکرانے والا اس کے بعد آپ فتح کرکے طرف مگر  
بچے کچھ دی گئی اس میں خالد بن ولید ہوئے، خالد بن ولید نے یہ سو نہ تھا کہ کچھ کر لیا جائے گا کہ تم باہوں میں بھی چھپ جاؤ تو بھی اللہ تعالیٰ ہمیں تم تک پہنچے

(13) المعهد في المغرب: ١٤٠٣هـ، ربيع الطبري: ١٤٠٣هـ، و: الكامل في التاريخ: ١٢٢٧هـ

(١) المصنف في التلويح - ج ٤، ص ٢٩١، وتلويح لطيفي، ص ٣٥٧، والكمال في التلويح - ج ٢، ص ٢٨٣











[illegible]

اس کے بعد اہل مذہب اور ہنس مازہ جو اس وقت کے تھے ان کے لئے ایک اور صلح یہ کی گئی کہ ان پر بھی جزیہ عہد کیا جائے مگر ان کے ساتھ اہل اہلباء کے ساتھ  
معاہدہ کی گئی تھی اسی معاہدہ میں ان کو بھی داخل کر دیا گیا۔ اہل عربوں نے طلب معرکہ کی طرف بھاگ کر کھڑا ہوا اور جزیہ دینا یہاں تک کہ مصر عربوں سے انصاف کے  
آقا محمد مصطفیٰؐ کو لکھا کہ اس کے نتیجے میں پانچ سو روپیہ جزیہ ان کی طرف بھاگ کر کھڑا ہوا اور عربوں سے انصاف کے آقا محمد مصطفیٰؐ کو لکھا کہ اس کے نتیجے میں پانچ سو روپیہ جزیہ  
تک کہ قبیلہ قیس کے ایک شخص کے ہاتھ لگا کر تمام عربوں نے قیس آؤں کا نام لکھا تھا کہ یہ ایک نیکو فیصلہ جو ان نے لکھا اس کا کامیاب کر دیا اور پھر یہ اعلان کیا  
(۱) اگر چند سال کے بعد ان کے ہاتھ سے یہ انتقام نہ لیا جائے گا تو پھر اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی کٹھن ہوگی۔

(۱) کورہو طیبوں نے انکو جبراً ہاتھ کاٹ دیا ہے لیکن میں نے بھی بے آخر اے کلوے کلوے کر کے جھوڑا ہے۔

جب اہل رطلہ مدائن کے کسی پاس نکلتے تو انہوں نے صلہ کر لی تو محمد بن عباس اور حضرت علی بن حسنہ چاہے کچھ کہے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو انہوں نے سوار پایا جب قریب پہنچے انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے گھٹنے کو سنا، پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ ان دونوں نے ساتھ ساتھ کھانا کھا لیا۔

سیف بن عمر کہتے ہیں: حضرت عرفہ رضی اللہ عنہ جب یہ سے بیت المقدس کی طرف روانہ ہوئے ان کا گھوڑا شوخی کرنے لگا تو ایک ترک گھوڑا سواری کے لئے لایا گیا جس سے بہت جتن چھوڑ دی گھوڑا آپ اس سے اتارے اور اس کے چہرے پر ضرب لگائی اور فرمایا کہ جس نے تجھے تنکھا اٹھایا ہے نہ کھائے اور فرمایا کہ میں سے نکھر بیڑا اٹھتا ہے اس کے علاوہ اس سے پہلے اور اس کے بعد کسی بھی آپ ترک گھوڑے سے ہوا نہ ہوئے واجہ زین کے علاوہ ایلم و لہامی کا نہ مطلق حضرت عرفہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر رہا جو الورا جہ زین و عروہ بن مالک و قیسار یہ صحابہ یہ اہل بیتان کے ہاتھوں تلخ ہوئے یہ قرعہ حضرت سیف بن عمر کی بھی لیکن دیگر مقلاتے میر نغان کی ماٹے سے اتفاق نہیں کہ ان کا کہنا ہے کہ بیت المقدس ۶۱ھ میں آج ہوا تھا۔

محمد بن عبد اللہ بن مسلم سے وہ کاتب ابن حسن بن عاصم سے وہ پڑے بن عبید سے نقل کرتے ہیں کہ جیسے اہل حدیث ۱۸۰ھ میں فتح ہوا اور اسی سال حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے پیارے اے ابو الزناد رضی اللہ عنہ کو بیعت ہو کر ابو عبد اللہ بن مسلم سے حرمہ کی بیعت لیں کرتے ہیں کہ پھر مجھ کو شہادت دے دے اور وہ کہتے ہیں بہت حدوت تم سے پھر مجھ کو شہادت دے لیں مگر وہ کہتے ہیں کہ جو کچھ پہنچے وہاں پہنچ جی شہادت دے وہاں مسائل آپ کے سپرد کیے۔ آپ نے وہاں مسائل تصدیق فرمائے۔ ابونوفل کی ازموافقہ ان کی کتاب میں کئی حدوت متفقین فرمائیں اور پھر بعد ان کے ان حدوت کیے۔

[illegible]

ایک دفعہ کہتے ہیں کہ جب حضرت عمرؓ مدق رضی اللہ عنہ عرض فرمائی کہ لاؤ غلام مشکی کو لکھا تو وہ اس حالت میں آیا کہ اس نے کھانے کی بات فرمائی کہ تم میرے کھانے میں جنت و عیون و دوزخ و عذاب و کرب و لعلہ کھانا لایا ہے لاکھین کھانے والے اور ان کے لایا ہوا آخرین

میں کا ترجمہ ہے "دو تھے اہل نباتات (یعنی کھیتیالی اور مکانات اور احداث کے سامان جن میں وہ خوش فرما رہا تھا کہ تھوڑے عرصے بعد  
یہ طرح بہا، یہ کہنے لگا کہ دوسری قوم کو خوش ملادیا" (سورہ طہ ۱۲۵ تا ۱۲۷)

(۱)۔ وہ منہ پر ڈھانے کے لئے بھانڈا، جڑاں، پتھر، لٹا اور بات ان پر بے رحم حملے کرتے ہیں۔

(۲) ... لیکن وہاں جب کسی خوشحال قبیلے کے پاس گزرے ہیں تو ان کے پاس قیام کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ اگلے صائب کا کار...

—جئے علی—

اس تفصیل سے چارہ پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مشق میں داخل ہوئے ہیں لیکن کوئی مہاروغ بھی اس کا کام کی نہیں کر سکتا ہے بلکہ انہیں مرثیہ ہونے سے بھی مرثیہ بھی داخل نہیں ہوا ہوتا ہے۔ لیکن آدھ تو یہی ہے کہ آپ جاہل سے جاہل کر بیٹہ لکھیں پچھتے ہیں کیا کر سیکھتے ہیں اور جو نے کیا ہے اور وہ بھی کہتے ہیں کہ اس کا نام سے بخلاؤ اور دیگر یہ یہ بات ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ و مرثیہ شام میں داخل ہوئے ہیں اور پھر مرثیہ سے اس میں تمام مرثیہ سے اس کا نام نہوت گئے تھے۔ اور یہ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ مرثیہ مرثیہ کہ مرثیہ اور مرثیہ میں داخل ہوتے تھے لیکن وہ تو کسی نے اس کا نام نہوت سے انکار کیا ہے۔

[illegible]

قلمرو دوسرے جہاں ایک آدمی کا کھینچنا صحیح نہ تمام کے شریعتیں چھائی ہوئی کو قسطنطنیہ کی جہاد و مصافحہ نے اس کو معلول کے بارے میں یہ یقین کر لیا کہ وہ اپنی جہاد اسلامیہ میں مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے کو اس میں صراطِ راستہ کے کر حقیقہ کے نیکو حقیقہ پر نظر کیا۔

مقصود اسلام ہے کہ جب نصاریٰ بدلت ہوئی ہے تو یہ تاریخ میں سال بھر بیت المقدس پر حکومت کرتے تھے وہ نہیں ہے تو راستہ کو سامنے کیا اور وہاں ایک عظیم الشان گرجا بنایا گیا جسے مسیحیوں نے بادشاہ کی والدہ سے لے لیا تھا جو اس شہر کی قیادت اور دشمنی کی طرف منسوب ہے یہاں شوق والہوں کو نام بھلائے گرا یہاں قادیان ہے ہنر استاد نے اس کے عہد سے نصاریٰ کے لئے بیت المقدس کی علیٰ اسلام کی پیدائش کو جگہ بنایا ہوا ان کے خیال کے مطابق وہاں مقبرہ کے قریب ہی ہے یہ خاصہ یہ ہے کہ نصاریٰ نے یہود کے کہنے کی جگہ کو گڑا کر کہتے ہیں کہ یہاں ہی ہے بیت المقدس کے کہنے کے خلاف یہود نے بھی ان کی مقدس جگہ کے ساتھ کچھ بڑا کیا تھا۔ مگر جب حضرت عرفان راقی رضی اللہ عنہ سے بیت المقدس کو فتح کر لیا اور محروکی کی جگہ تحقیق فرمائی تو وہاں سے توڑا کر گرتا ہوا کھڑا کیا جاتا ہے کہ آپ نے اپنی چادر مہاروک سے وہاں پھاڑ لگائی مگر کعبہ ابراہیم سے خود کو نہ کھینچا کہ اس کی طرف سے انہوں نے کہا کہ محرو کے پیچھے، حضرت عرفان راقی رضی اللہ عنہ نے ان کے پیچھے ضرب لگا کر کہا کہ اسے سام کعبہ کے پیچھے اٹھنے سے یہود کے ساتھ نہ بیٹھا بیٹھا کی اور مگر بیت المقدس کے ساتھ یہ تحریر مکتوب کا حکم ہے۔

امام احمد فرماتے ہیں کہ مجھ سے اسود بن عامر نے ان سے کہی کہ میں نے ان سے اپنی سفیان نے ان سے یہ کہی کہ میں نے آدم بن ابی مرثدہ اور ابی حبیب نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جہان میں جس کے بعد طویل روایت نقل کی کہ میں نے حضرت انس بن مالک سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے پیغمبر سے روایت کیا ہے کہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو نہ کہ یہ کہ جب عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کہیں کہ تم کو تمہاری ماں سے کہیں میں نے تمہیں کہاں پر دھو کر؟ تب انہوں نے کہا کہ اگر آپ میری روئے پر لڑ لیں چاہتے ہیں تو مسخرہ کے پیچھے نماز پڑھ لیں میں صورت میں قرآن ہاتھ میں آپ کے سامنے رکھ دیکھیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم نے یہودی کی شایعات اختیار کی ہے پس وہاں نماز پڑھیں گا جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھیں تھے میرا آپ کی بات سن کر اسے جو سے اسود اور ابی مرثدہ اس کے بعد وہی طرف آئے وہاں پہلی بار پچھلا کر ان میں سے کسی ایک کو نہ کہ یہ کہ وہاں سے بھاگ کر لوٹے تھے۔

یہ دہشت سدا جید کے ساتھ مقنون ہے، عارف فیہ والہ میں مقتدی نے بھی اپنی کتاب مستخرج میں اس کو نقل کیا ہے اور ہم نے اپنی کتاب مستخرج میں اس راوی کے کے لحاظ پر تحصیل سے گام کیا ہے، مسئلہ ہر کی کتاب دو کتاب ہے جس میں ہم نے حضرت عمرؓ کی روایت دینی مثنیٰ اللہ سے منقول احادیث عرفہ اور آوازہ کو آوازہ فقہی احباب کی ترتیب پر بیان کی ہیں، اللہ اعلم بالصواب۔

سیف: ہا ہا ہا، مثلاً ہے تو لڑکا مائیکل کو کہتے ہیں کہ جب حضرت محمدؐ روضہ اقدس نماز میں داخل ہوئے تو مائیکل کا آپؐ کی سوجھ بوجھ









ثابت ہوا، یہ نوک کی لڑائی محبہ شہید ہو گئے تھے۔

فرمانِ سعادت میں بعدِ مطلب، یہ رسولِ اللہ ﷺ کے چاروں بھائی ہیں جو بعدِ مطلب میں سے جوگ، انعام لائے ان انہی سے سب سے بکھر  
 آئے ہیں، یہ وہ کہ ان فقیروں میں کھڑے ہوئے تھے وہاں میں بعدِ مطلب نے آپ کا ہوا کیا اور ان کا کیا ہوا ہے کہ خزانہِ فقر کے مروجہ پتے نے  
 انہیں کی کہ یہ یہاں پر آئے تھے کہ کے مروجہ پتے پر حاضر ہوئے اور وہاں میں تھے جن بڑاؤ خیروں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے ان کی کہ اس دن ایست قدم  
 رہے۔ اہلِ وفات پائی، ایک قول کے ساتھ حق ان کی وفات سے کہ میں ہوئی، وفات دینے شروع کیا ہوئی مگر بنِ خطاب نے قیامِ جنازہ پر حاضری  
 و جنازہ کے ساتھ مشیتِ فرمائی اور بیچ میں مدفن ہوئے وہ اپنے پیچھے خود لاد چھوڑی جو کافرین و فضاہلیں تھیں تھیں۔ شام میں بھیجا، یہ عمرین  
 لکھا کہ کہ ان کا ذکر نہ کرنا، اہلِ مجلس گذر چکا ہے ان کو مسجد کہیں ہیں کہ یہ ہر گز کے سحر کی شہید ہوئے تھے۔

۱۰ احکام آفات

السلام کا آغاز ہوا جو سعد بن ابی وقاص نے خیر شیر کے گرد بڑھائے ہوئے تھے یہ کسرتی، لیکن وہ غروں میں سے ایک ہے جو ریائے و جملہ کے مغربی سمت میں واقع ہے۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ میں ان کا بیٹا نکلیج تھے جو اسی دور میں سے سال کو آغاز ہو گیا۔ سعد بن ابی وقاص نے ہر طرف سے اور مشہور جگہ کے لیکن انھیں اس قدر فکر بھی نہ تھا کہ لبتہ و لبتہ دنیا کا شکار ہوں اور گھیر کر لے آئے اور ان سب کو قید کر دیا۔ یہاں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے پاس سے میں خط لکھا تھا کہ اس کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جواب لکھا کہ جن کا لشکارہ ان کے پاس ہے انھیں وہاں سے شہر سے خارج کر دینا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ اس کی امان ہے اور جو یہاں سے تہہ کو اور جو مناسب سمجھو فیصلہ کرنا۔ سعد بن ابی وقاص نے انھیں دعوت اسلام دی لیکن انھوں نے انکار کیا۔ لبتہ جزیرہ پر رضا مندی کے ساتھ نے انھیں آزاد کر دیا۔ اب وہ جلیکا مغربی سمت سے سرحدوں پر عرب لشکر کوئی کسان کا لشکارہ یا چند نام کہ جس پر جزیرہ اور خزانہ زمین کر دیا گیا۔ یہ خیر شیر کے سعد بن ابی وقاص سے اپنی مسند پر واقع تھا۔ یہاں سعد بن ابی وقاص نے اس کی طرف سے دیکھا جس نے وہ کو بھیجا کہ انھیں اس کے ساتھ ساتھ ہاتھ چھوڑ دیا۔ یہ جب کہ تیسرا دور تھا۔ لیکن وہ جبکہ وہ باغی رہا۔ اس کی بات پر انہوں نے مارا۔

[illegible]

دورانِ صبحِ نماز اجماعاً نہ ہوئی تھی جس سے کہ تمہارا خدا کی قسم تیرا ہی کوئی شخص ہے یہ سن کر مسلمان قوس کی انھیںوں پر غصہ ہو گئے اور تمہارے وزیر بھی کسی شخص کو نہ نہاد سب کے سب نے اپنی طرف ہاتھ ملے صحابہ پر سنناں اور جفر کا اقتدار بھی

[illegible]

۱۰۰۔ جب سعد بن ابی وقاصؓ نے سرخ کر لیا اور ہاں قیام فرمایا تو دیکھ کھڑا ہوا کہ یہاں ان کے لئے کوئی چائے نہیں چھوڑی اور مسلمانوں کے ہاتھ کچھ قسمت بدلی اور اب ان مسلمانوں کے لئے کھانے کے لئے کچھ کھانا بھی بچا ہوا ہے اور یہ کہ اس سعد بن ابی وقاصؓ کے پاس کوئی کشتی بھی تھی اور وہ اپنے وہلہ کا پانی بھی بہت زیادہ لایا ہوا تھا کثرت پانی کی وجہ سے وہ باجھان بھیجے گا اس نے کہا کہ میں اس کے بھی چرکا حاصل کرنا تھا مگر اب ہو گیا اور سعد بن ابی وقاصؓ کا اصرار تھا کہ کس کشتی کے ساتھ (وہ) کہے تو اس سوال و نامہ کے ساتھ وہ ان کے سلطان کا حکم کے ہوئے ساتھ انھوں نے کماندار اس کو نہ لایا تھا تو وہاں سے نکل جانے کا اور دیکھ کر اس نے بہت غصہ کیا کہ انھیں سعد بن ابی وقاصؓ نے مسلمانوں کو اپنے دھرم کے لئے نہ لایا۔ اسے غصہ اور اذیت خانی کی تھی کہ ان کے بعد ان کا طریقہ کیا ہے اس نے اس کے لئے یہاں چالی تھانے کر دیئے۔ پہلے انھیں ایک اس مال میں بھیجے تھے لیکن وہ جب پاہن جو تک پہنچے تھے وہیں ضرورت کی کچھ تعداد سے پروری ہو چکی تھی تب انھوں نے پیچھے کی چیز بھیجیں جس کی کثرت ہونے کا وہ نہیں خوف لاحق تو وہیں انھیں سے پہلے کھانا لایا تھا تب انھیں انھوں نے تو انھیں نہ لایا تھا ان سے وہاں سے بہت کچھ لایا اور انھوں نے اس کو لایا کر۔ کہ ان تک پہنچنے کا پتہ نہ ہو کہ یہ سب لوگوں نے یہ نہ دیکھا ہوتا تو انھوں نے کھانا لایا تھا لیکن اور آپ وہاں سے بہت کچھ لے کر آپ انھیں لایا تھا کہ ان کے بعد سعد بن ابی وقاصؓ کو ان کا یہ امور کرنے کے لئے لایا گیا اور کہا کہ ان کو سب حاکم کام کی ابتداء کرے اور دوسرے خانہ کو ان کے کھانے سے محفوظ رکھے۔ کہ سب لوگ انھیں سے دیا ہوا اور انھیں جس نام میں یہ عہدہ اور ان کے ساتھ جو موٹی کھانا اور جو اس مردار دیا گئے۔ سعد بن ابی وقاصؓ نے عام میں کر دیا کہ ان کا امیر مقرر کیا یہ سب لوگ دہل کے کھانے سے کیا کرتے تھے عام میں انھوں نے ان سے خطاب کرتے ہوئے کہہ دیا کہ یہ ہے جو دوسرے لوگوں سے پہلے میرے ساتھ میں اس میں داخل ہوا ہے تاکہ دوسرے لوگوں کے کھانے کو محفوظ رکھیں۔ ان چھ لوگوں سے ساتھ جو انھوں نے انھیں میں جواب دیا تھا کہ انھوں نے دیکھا کہ دوسری طرف ان کے ساتھ جو یہ تھے۔ جو مسلمانوں میں سے آیت آدمی آگے جو عہدہ پانی میں داخل ہونے سے زور اٹھائے تو اس نے کہا کہ کیا تم اس سے سے دور رہو اور ایک آیت تلاوت کی۔ جس کا ترجمہ یہ ہے۔ کہ کسی بھی شخص کی موت ہونے کے حکم کے بغیر کسی انھوں اس کا ایک آیت مقرر نہ ہو جائے۔

[illegible]

اس کے بعد اپنا مجموعہ اور پاشی ڈان ریڈیو لوگوں نے بھی اس کی جیروٹی کی وہ ساتھ آدلی اور دو چوں میں۔ اس کے ایک اردو قلم کار کا مضمون اس پر ملاحظہ فرمادے۔ اردو محض ان پر سولہ قلم نگاروں سے دیکھ کر یہ ٹیپنگ کی جیروٹی پر حیرت ہوتی ہے۔ آج کے جس قلم نگار کے گھر پر اسے

ہوا اور کسی کہنے بخوبی ہیں، لیکن یہ، پھر کیا کر لشد کی قسم تم لوگ انسانوں سے نہیں بلکہ جنات سے جنگ کر رہے ہو انہوں نے اپنے گھوڑے سوار  
 پاؤں میں داخل کیے تاکہ مسلمانوں کے پاس ہر اول ہونے کو پالی سے بہرہ بخشیں، لیکن انہیں کامیاب نہ ہو سکی، عام میں مردوں نے اپنے ساتھیوں کو  
 ٹھہرا کر اپنے نیو سے سپرد کر لیں اور ان کی آنکھوں کا قہقہہ کر رہا انہوں نے نہ دیکھوں کے ساتھ یہاں آیا اور ان کے گھوڑوں کی آنکھیں پھونڈیں  
 پس وہ مسلمانوں کے آگے اس حال میں رہیں ہوئے کہ اپنے گھوڑوں کو نہ دیکھتے نہ دیکھتے تھے یہاں تک کہ وہ پانی سے باہر نکل گئے، عام میں  
 مردوں کے ساتھیوں نے ان کا پیچھا کیا اور دوسرے کنارے سے ان کو پیچھا کر آیا اور ان کو اس نہایت پر قبضہ کر لیا کہ ان کے ہاتھ پیر عام میں مرد  
 کے چوسا قیدیوں میں سے قیدہ دبا میں داخل ہوئے لکھا سے پور کیا یہاں تک کہ اپنے ساتھیوں کے پاس جا پہنچے پھر ان سب نے قتل کر دیں اور  
 غارتگوں سے قتال کیا اور ان کو مار دیا، مسلمان اس ہر اول میں سے پہلے دست کاہم میں لے کر میرے ہمہ تن مرد تھے، مسیحیہ الاحوال اور دوسرے سے  
 کاہم میں لے کر میرے ہمہ تن مرد تھے، مسیحیہ الغرماہ اور کتنے تھے سعد بن ابی وقاص اور مسلمان کھڑے کھڑے تھے کہ یہ شہسورہ درجوں کے ساتھ کیا  
 کرتے تھے جب انہیں اطمینان ہو گیا کہ مسلمان شہسورہ میں سے دوسرے کھڑے کو کھڑا کر لیا ہے تو سب بغیر ہتھیار کے کر رہا ہیں اس سے  
 مسلمانوں کو ٹھہرا کر وہ مستعین بالله و نعمہ کل علیہ حسبنا اللہ ونعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم کا ورد کرتے  
 رہے اور سعد بن ابی وقاص نے اپنا گھوڑا اپنے ہر جہ میں داخل کر لیا ان کے پیچھے کہ مسلمان بھی داخل ہو گئے، روٹی آئی گی بیچنے سے وہ سب  
 اس طرح روٹیں گے جسے وہ مسلمانوں کے ساتھ لے کر آئے ہیں یہاں تک کہ دشمن کا دوسرا ہاں ان سے ہو گیا اور وہ پانچوں کی وجہ سے  
 پانی کی سطح نظر آتی تھی لوگ اس طرح آجیں میں بائیں کرتے ہوئے چارے تھے جیسا کہ میں یہ بات کرتے ہوئے چلتے ہیں اور یہ اس وجہ سے کہ  
 انہیں بائیں ہاں دیکھیں حاصل تھا اور اللہ تعالیٰ کے حکم اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ تھا اور اس بنا پر کہ ان کے ہاتھ میں اس وقت سے جو ہتھیار آویزاں  
 میں سے تھے جن کو جنت کی بشارت دی گئی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس شہادت دی کہ آپ اللہ تعالیٰ سے ان کے لئے دعا  
 فرمائی تھی کہ اسے اللہ ان کی دعائیں قبول فرما اور ان کے ہاتھ سے کھڑے ہو کر رہا۔

اور یہ قطعی بات ہے کہ ان صحابہ میں لیاوۃ میں نے اس لشکر کے لئے سلامتی اور وہ کی دعا کی تھی اور اس کے بعد انہیں نے کر رہا میں حاصل ہوئے  
 تھے جس اللہ تعالیٰ نے ان کی اہمیت مست و رہائی فرمائی پھر انہیں سلامت دیکھا اور مسلمانوں میں سے کوئی آدمی صالح نہ تھا البتہ ایک آدمی جس کا نام  
 غزوۃ الباہق تھا وہ اپنے سرخ و زرد گھوڑے سے گر پڑا تھا اور ان میں مردے آگے سے کہ گھوڑے کی کام بکری اور اس آدمی کا ہاتھ تمام کر اسے  
 گھوڑے پر اہمیت فرماتے تھے وہ خدا پرست آدمی خود بھی یہاں میں سے تھا لہذا انہوں نے اس نے کہا کہ میری اپنی تھا اور میں مرد و میرا بھائی چلتے  
 سے جا رہا تھا اور مسلمانوں کے سامان میں سے کسی کوئی چیز کم ہوئی، نبی مالک بن عامر کا لڑکی کا ایک چارہ گیسو گر گیا اور وہ اس وجہ سے کہ اسے  
 نکالنے کی جوری دینے تھی وہ کمر اور دراصل تھی جس اور بیٹی سوئے نے اسے اپنے اندر سے نکال کر ان کے صاحب چائے دے دیا کی کہ اسے اللہ تعالیٰ نے  
 درمان لیا نہ تھا کہ جس کا مسلمان کم ہو جائے اسے میں صوب نے اسی طرف اور چارہ چھٹک دیا میں طرف لوگ چارے تھے لوگوں نے اٹھا یا اور بائیں  
 میں سالم حالت میں اس کے مالک کے سپرد کر دیا جب کوئی گھوڑا پانی میں چلتے تھے، ہاتھ سے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے کوئی بلا نہ کر مگر قرادین  
 جہاں وہ خیمہ دار آرام کر رہا اور پھر چل پڑا، بعض گھوڑے اسے بھی تھے جو پانی میں چلنے لگے پانی ان کی دھڑکیں تک تک بھی نہ پہنچا تھا جب یہ واقف  
 ان اہمیت تک پہنچے، جب خبر حال، واقعہ عارفی رحمت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھا جسے اللہ تعالیٰ نے ان کے اصحاب کے ہاتھ جو ہر فرمایا تھا ان  
 عاتوں میں اس کی کوئی مثال نہیں دیکھی تھی کہ علاوہ ان صحابی کے قصہ کے علاوہ دنیا کے کسی خطے میں ایسا واقعہ رونما نہیں ہوا یہ واقعہ عام صحری  
 کے واقعے سے بھی بڑا، جمیع ہاتھان تھا جس لئے کہ یہ لشکر ان کے لشکر سے بھی زیادہ تھا۔

مادی کہتے ہیں کہ پانی میں سعد بن ابی وقاص حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، یہ تھے جس سے کہ ان شروع ہوئے کہ میں ہند  
 کا بی بی اور ابھی کراہتا ہے، اللہ تعالیٰ قسم اللہ تعالیٰ ضرور اسے اہمیت کی مدد کرے گا اپنے دین کو غالب کرے گا اور اپنے دشمن کو شکست خوردہ بنا دے گا  
 اگر انہیں میں کوئی اطمینان ہو کہ وہ نہ ہوا تو خیر، ضرور غالب جائیگا، مسلمان عارفی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ کسب اسلام ایک نیا دین ہے اللہ تعالیٰ نے  
 اس کے لئے نذر ہوا ہے۔ لے مسند مسخر کر دے جیسے کہ شیخ ان کے تابع فرمان کر رہی تھی اور ان کے ہاتھ میں اس کے ہتھ میں مسلمان کی جان















ماسبہ اللہ کی فتح کا ذکر ہے۔ جب ہاشم بن عبد المطلب سے معائنہ ہونے لگا تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما اخطار ملی کرتا رہا، یہی وجہ اس سے نافذ ہونے کی ایک فرج فتح نہ ہو سکی، وہ آپ نے اس کے بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کو لکھا، انہوں نے جواب میں قصہ کی ضرورت غلط بن کر خود ہی لکھا اس کے بدلے کے لئے روانہ ہوا، یہی سن کر عمر بن خطاب بدانت سے اٹھ کر ان کے حضور پر مشن جاری کر دیا، پھر صحیح یہ مقدمہ پہلے روانہ ہوا، پھر عمر بن خطاب کے پیچھے سے پہلے ہی آئیں اور اس کی فوج سے جا مل کر ان میں داخل ہو گئے تو دقت فرما کر ایک حصہ کو لے کر آیا، کیا وہ قید کر دیں اس کے باقی سے چھوڑ کر جو ایک گھر سے ہوئے پھر ان میں سے عمر سے آؤ، یہی ان کی آمد مار دلی گئی، دو مسلمان شہید ہوئے، تو قحبہ میں ماسبہ ان تک پہنچے، یہ ایک بہت بڑا شہر تھا اس کو انہوں نے جڑ سے ہڑو کر لیا، اللہ شہید ہوا، وہی کی چاروں اور گمانوں کی طرف بڑھ کر آئے، ان کے مسلمانوں نے ان کی بلا انہوں نے قتل کر لیا، ان کے آگے جو مسلمان تھے انہوں نے ان پر آپ نے جزیہ مقرر کیا، اور وہاں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مسلمانوں کے جزیہ کا مقرر کیا ہے۔

[illegible]

پس عربین مانتے ہیں کہ حضرت زکریاؑ کو اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹا عیسیٰ عجلتہ کے لئے خلق کیا اور وہی عیسیٰ عجلتہ آپ کے لئے پیدا ہوا۔ آپ نے عیسیٰ عجلتہ کو اپنے گھر میں رکھا اور وہ آپ کے لئے ایک بڑا مبارک اور نیک بیٹا بن گیا۔ آپ نے عیسیٰ عجلتہ کو اپنے گھر میں رکھا اور وہ آپ کے لئے ایک بڑا مبارک اور نیک بیٹا بن گیا۔ آپ نے عیسیٰ عجلتہ کو اپنے گھر میں رکھا اور وہ آپ کے لئے ایک بڑا مبارک اور نیک بیٹا بن گیا۔

[illegible]

وہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ ان مجلسوں نے تمہارا ہی رسل الوہید و امیاء کی طرف چلنے ان کے مقصد پر جو خود بن اید مقصود ہے اور گمراہیاں کا کام صرف کر رہی ہیں اہل ایمان نے اس شرط پر مسیح کی خدمت کو کسی غلط فہمی سے مدد نہ دینا قرار دیا کہ ان سے پہلے قرآن کے الفاظ عیدہ نے یہ بات حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی مجلس آپ کو عرض کی تھی کہ تمہاری قوم ہندوؤں کے بعد ہندوؤں کے لئے مجلسیں کھول رہی ہیں کہ یہ اس سے بچے ممال کا دامن ہے جیسا کہ پہلے لکھ چکا تھا۔

[illegible]











[illegible]

سیف بن عمر نے شہر سے نکل کر جہاں کھانا ملاں عوامانہ دوسرے واقعہ ہوا اور یہ کہ اس کی مثال نہیں ملتی خود طبرستان ۱۴ بہت سے لوگ اس کی تادم کے یہاں تک کہ دشمن طمع کرنے لگے اور مسلمانان سے خوف نہ لگے۔

میں کہتا ہوں کہ اسی چیز سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس کے بعد شام میں آئے تھے اور نے داخل کی سوار میت کو ہتھم کیا اس لئے کہ یہ سطل امراء کے لئے مشکل بن گیا تھا لوگوں کے دل آپ کے آنے کی وجہ سے خوش ہو گئے اور دشمن بہ صرف کا کام دماغ رہ گئے۔

سید بن مریم علیہ السلام حضرت مریمؑ روقہ رضی اللہ عنہا کی آہ کا ذکر کرنے کے بعد توضیح میں کہ جب آپ لے اس سال ذوالحجہ میں مدینہ منیہ کا قصد کیا تو کوئل و قطبہ اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد ارشاد فرمایا کہ فرماؤ سنا مجھے تمہارے نامور سلطنت کا اہل کیا گیا تھا اور جن امور و معاملات کا اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہارا امانت عین تمہاں سب کام میں نے یہ تکمیل تک پہنچایا ہے، اہل نے تمہارا سزا دیا تھا تمہارے حکم و تمہارے حکامات ہوتی تھیں، جسکی مہمات پوری ہوئی ہیں، اگرچہ ہمارے پاس تمہارا چھوڑا ہوا ہے، مگر تمہارے لئے نیکو تر چیز ہے، تمہاری زندگی کے سبب میرا مجھے تمہارے لئے لکھا ہے، بتائے عورتوں کے کہ ان علاقوں تک تمہاری تحسینیں پہنچی ہوئی تھیں، ہمارے جہاں جہاں تم نے لڑائی کی، اللہ تعالیٰ تک تمہارے لئے وسعت عطا کر دی گئی، تمہارے کھالوں کے ہمارے کھالوں تمہارے لئے عطا ہوا، اگر وہ دشمن کے حکم سے جاوے، پس جو شخص کسی امر کو جانتا ہو اور اس پر عمل کرے، مناسب اور دیکھیں، ہمارے یہاں ہفتہ دن اور اتوار بائیس برس عمل کریں گے۔

راوی کہتے ہیں کہ کسی دوران نماز کا وقت ہو گیا تو لوگوں نے کہا کہ کوشش آپ حضرت جلال کو لو ان کا قصہ دیکھو آپ نے انہیں علم دیا انہیں نے ان میں سے کسی کو بھی نہیں دیا کہ جس نے رسول اللہ ﷺ کے لئے بھی جائز کیا ان میں سے ۱۰۰ تھیں یہاں بھی کہ ان کی فلاح میں خود کو کھینچے۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ سب سے فریاد دہ سے ہوا انہوں نے آپ ﷺ کا کہنا نہیں پایا وہ ان کے لئے دعا کرتے اور آپ ﷺ کی یاد سے کسی وجہ سے وہ بھی مر گئے۔

لہٰذا جریر نے صرف ابن عمر کے حوالے سے اس سوال پیش کیا۔ والدے واقعات میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خالد بن ولید کو ایک مکتبی خط بھیجا جس نے کہ وہ اس میں باغی ہوئے اور جو مال لٹا گئے اسے بعد شراب میں ضائع کر دو۔ مگر حکم پر استعمال کیا جس نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد میں لکھا کہ جب یہ لکھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے حکم پر عمل کیا ہے اسی امر سے اس نے شراب کے طہارہ میں کوئی خراب کیا ہے لہٰذا شراب کو چھوڑ دیجیے۔ ہم نے اس پر تم شراب کو نہ چھوڑا کہ وہ اس لئے کہ وہ ابھی سے شراب پیتا ہے۔ وہ جواب دے کہ کیا کرو، خالد بن ولید نے جواب میں لکھا کہ ہم اس میں شریک نہیں کیا، یہ تمہاری بات ہے۔ پھر عمر فاروق نے ایک خط میں جواب دیا ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس پر لکھ کر پھر اخلاص، بہ کمال فیض کو بدستوں کے ساتھ آ لایا گیا ہے، لیکن اللہ تعالیٰ تمہیں اس پر صبر دے گا۔ اس جواب پر خالد بن ولید ایسا کرنے سے روک گئے۔

سرف میں مگر کہتے ہیں کہ اس میں ہر بھی جانور کی بیٹیں ہیں آئے جس میں بہت سے جو کھانے ہوئے، لکھتے ہیں کہ حادثہ میں ہلاک  
ایک مگر کہ سڑک کی پول کے ساتھ ٹھام گئے اور ان میں سے صرف چار آدمی بچے آئے۔

مہاجرین چاہتے ہیں کہ ان کے حقوق کا

- (۱) جو شخص شام میں سکونت اختیار کرتا ہے تو اسے اس کا کوڑا ہے، حالانکہ کثرت نمازات بھی کرے، عبادت و عمل مفرد نہ ہے۔  
 (۲) ان کی گفتگو سوا سوا سے ہو رہی ہوتی ہے، اور کسی کو سمجھانے سے ان کا قصاص نہیں لیا۔  
 (۳) ان کے پکاؤ اور ان میں۔ جتنا سچے اور اچھے بھی مشغول (مستغرق) ہوئے، اس قسم کے گفتگو سے جو بے کسر نہ ہو، ناخواب نہ ہو۔  
 (۴) ان کی اس بات پر غور و زنی یا ملامت سے ہوا نہیں۔ اس کا جو قصہ کہنے سے ان کے دل کی بات نکلی تھی۔



[illegible]

ابو عبیدہؓ نے خالد بن ولیدؓ کو طلب کیا اور عرض کر رکھ فرمایا ہے کہ میں نے اپنے مائے کمر اکیلا حضرت جلال رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور خالد بن ولیدؓ کے ساتھ قکا والی پہاڑی میں جا کر حضرت عمرؓ کے وفد میں غصہ سے لے کر تمجید و تبریک عرض پیش کی، یہ سب کو سہولت بات نہ فرمائی، بلکہ میرے پیچھے آئے اور خالد بن ولیدؓ سے حضرت کی کہاں شمشیر کوئی لٹکی ہو اختیار کریں، خالد بن ولیدؓ نے ان کی یہ خدمت کو قبول کیا اور ہاتھ لگے کھنڈہ میں ان کا کوئی اضافہ یا برائشاقب میں نہیں مگر خالد بن ولیدؓ عمرؓ میں پہنچے اہل شہر سے خطاب کیا اور انکی احوال کو ذکر قصص کی طرف روئے وہ سمجھے وہ بھی اہل قصص سے خطاب کیا اور انکی احوال کو ذکر یہ ضرورہ کی طرف مدعا ہو گئے جب خالد بن ولیدؓ حضرت عمرؓ کو رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو انھوں نے یہ شعر پڑھا:

تم نے ایک ایسا کام کیا جو کسی نے بھی نہ کیا تھا

وہم و غے تھے؟ خلیلہ بنی الیہ نے جواب دے کر

مجرم چھاکر یہ بالواری کہاں سے آئی جسی گڑ سے تم نے اس ہزار درہم دیئے تھے؟ غلام نکاحیہ نے جواب دہ کہ غلام اور اس سے  
 حصول سے حضرت عمرؓ ملا دق دین اللہ جو نے فرمایا جو ساکھ جڑ سے ناکہ ہو رہ تھا رہ لے ہے، ابھران کے اصولی اور سامانی کی قیمت لگائی  
 اور جس ہزار درہم اس سے وصول کرنے کا وہ فرمایا کہ تم میرے نزدیک کافی عمر لگ کر دے مجھے مجرب ہو سکیں آج کے احمد میری طرف سے کسی بکل ایک  
 کے بدلے دیں گے۔

[illegible][illegible][illegible]



فرمایا کہ ایک طرف است و قد واپاک روایت شہ ہے کہ اس موقع پر آپ نے بغیر بھیجی تھی  
میں جن میں (ابن ابی شیبہ، ابن کثیر، ابن سعد) کے بارے میں حدیث کا حکم مدور فرمایا، لیکن میں کو کوئے لگائے گئے اور آپ اس  
وقت کیساتھ ۱۱۷ ہجری میں تھے جس کا ذکر یہ ہے:

و اگر کو یہ ہے یعنی نہ کر تیس ہجری کے نو یکہ و چھوٹے ہوں کے (سور، بخاری ۱۱۳)

اس کا ردی کی بدستور وہی عہد کے لکھا گیا آپ نے ان لوگوں سے خطا عطا فرمائی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس وقت  
روئے، خدا تعالیٰ نے اسے جہنم کو چھپ کر لے لیا تھا کہ اس کا شہادہ میں عمل ہو گا۔ شہادت میں نہیں جہنم سے سزا کر دیئے۔

ابو ہریرہ و منافق اور نہر تیری کی فتح ..... ابن جریر کہتے ہیں کہ یہ فتوحات اس سال ہوئی مگر اور ایک قول یہ ہے کہ ۱۱۷ ہجری میں و ان  
جہنم نے سیف بنی کر کے طعن سے منہ کر کے شہر کے قتل کیے کہ ہر حزان جو کادیر کے سرگرم میں فرار ہو گیا تھا وہ ان شہروں پر قابض ہو گیا جس پر  
موتی و شعری نے ہمرہ سے اور ہریرہ بن فرہان نے کوثر گیس کے ساتھ قتل کے لئے دو فتنہ جاری کئے، مگر تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح و کامیابی  
دلوں سے اور جسے وہ قتل کیا کادیر کی علاقہ ہر حزان سے لے لیا اور اس کے لشکر میں سے جس بڑے کو پہلی غصت ملے اور جس کو پہلی روایا یہ  
صورت حال دیکھ کر ہر حزان سے فرار ہو گیا اور ہریرہ بن فرہان کے بارے میں صحیحیہ درخواست لی۔

مسلمانوں نے اس بارے میں قتب بن فرہان سے مشورہ کیا اور ہریرہ بن فرہان سے صلح کر لی اور اس غصت کا ختم اور فتح کی بڑی رت حضرت عمر فاروق  
رضی اللہ عنہ کی طرف پہنچا دی اور اس کے لئے ایک اور ایک وفد روانہ کیا جس میں اخذ بن قیس بھی شامل تھے و حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس سے  
مل کر بہت خوش ہوئے اور نصف بن قیس نے بھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے یہاں جاتی تھیں اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ  
نے قتب بن فرہان کا ایک خط لکھا جس میں انہیں اخذ بن قیس سے حد و رت اور ان کی جائے اسے استقامت کرنے کی وصیت فرمائی، ہر حزان نے اس  
کے بعد اپنے ہندوستان کو دو مالہ کر دیا کہ ایک گروہ سے طالب و ہوا اس کے دشمن نے اسے دھوکہ میں جلا کر لیا اور پھانسی دے اس کے گروہ  
اس کی تحریک اس کا پھانسی کر دیا جس میں مسلمان اس سے قتل کے لئے نکلے اور اس پر غصہ حاصل کر دیا اس کے لشکر میں سے ہم قیدی کر دیا اور ہزاروں  
کی جاتی تعداد اس جنگ میں محمول ہوئی اور مسلمانوں نے اس سے تسخیر تمام قلعہ و قلعے اور صوبہ چھین لئے اور ہر حزان تحریک قلعہ ہندو  
جنگ کیا اور اس کی فتح تیری حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو کھڑا کر دیا۔

اسو بن مرثد کو قتل کرنے کے بارے میں یہ اشارہ کیے۔

(۱) ..... تیری مرثد کا نام سے آپ کے خطبے میں ملتا ہے کہ اس نے کھانا کھا کر اپنے دلوں کی حفاظت کی۔

(۲) ..... انہوں نے اپنے رب کی اطاعت کی اور ایک قوم نے اس کی فرمائی کی اور ہریرہ بن فرہان نے اس کے حکم کو خالص کر دیا۔

(۳) ..... وہ لوگوں میں نہیں کوئی کتاب نہیں رکھی، مسلمانوں نے ایک گھوڑا سوار بننے سے لڑا کہ جس میں نہیں تھے۔

(۴) ..... اور ہر حزان ایک گھوڑے پر سوار ہو کر بھاگے، وہ گھوڑے بڑے تیز و تھوڑے سب سے بچتے تھے۔

(۵) ..... اور انہوں نے ایک خط لکھا کہ کوہاں خواست مجھ کو بھاگے کہ میری گت کا وفد ہے جب کوہم پر دلی گت اس کی ہوئی تھی۔

اور قرق بن زبیر جدی صحابی نے یہ اشارہ کیے۔

(۱) ہر حزان کے شہروں پر غالب آئے، لیکن ان شہروں کے ہر طرف ڈنڈا نہ بھرا ہوا ہے۔

(۲) ..... ان شہروں کے دور کر رہا ہو جائے جس میں ان کی اطاعت مکمل نہ ہوئی۔

(۳) ان کے ہندو گھروں کو ان پر مسلط نمایاں ہوئی۔

تسریں کی پہلی فتح بطریق صلح ..... ابن جریر کہتے ہیں کہ یہ فتح اس سال میں ہوئی، سیف بن مرثد ان دور وایت میں ہے اور مرثد

[illegible]

بحرین کی سمت سے ملک فاکوں میں ایک معرکہ کا ذکر... اس کی تفصیلات یہاں اس طرح ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہنا ہے کہ میں نے بحرین کی طرف سے جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ملائے تو آپ نے ان کو مسزول کر دیا۔ وہاں کی جگہ قدامت معلوم ہوئی اور اس پر قمری اور رومی کا المعراج ہے۔

[illegible]

جب حضرت عمرؓ عمر رومیؒ سے ملے، انھوں نے حضرت عمرؓ کی اس کارروائی کی اطلاع ملی تو آپ نہایت مضطرب ہوئے اور فوراً انھیں معزول کر دیا اور ان کی ذہنی کارروائی پر کڑی نگرانی کا حکم دیا اور فرمایا کہ تم حضرت عمرؓ کی وفات کے پاس پہلے جاؤ اور ان کے ساتھ رہو، یہاں علماء دین حضرت عمرؓ کے ساتھ رہیں اور وفات کے پاس پہلے جائیں اور حضرت عمرؓ کی نعش انھوں نے قبر میں خزانہ کی طرح رکھ کر رکھ دیا اور حضرت عمرؓ کی نعش انھوں نے ایک گھروں میں رکھ دی تھی انھوں نے ان نعش کی حاکمیت میں ایک مجلس اور میری تائید میں ایک مجلس مقرر کیا۔ اس وقت سے انھوں نے اس اقدام سے امتداد دی کہ انھوں نے ان نعش کو قلعہ بنوا کر رکھا جس کے لئے میرے خوف سے کہ

[illegible][illegible]

جب ابن عمرؓ نے اس خطہ تعالیٰ سے دعا کی تو روم سے دو انیس ہولہ دی گئے۔ خطہ میں ابن کا اشتہال ہو گیا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پر اس کا کچرا خور ہوا۔ آپ نے ان کے لئے دعا کی رحمت کی کہ اس کی جگہ خیر ہو۔ جب کو کویسر کو کال کا شکر کیا تو دو سال وہاں کے قتل رہے۔ اس دوران کوئی بدخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔ بعد ازاں مذمت کے کہ اس کا جی میں سلاطین اور فتنی کا حصہ پائے ہوئے تھے یہاں تک کہ اگر ان کے خلاف اس حکومت کے بارے میں آپ پر اعتراض ہو جاتا جس کا کہنا میں سکر نہ کر سکتا جس کی رضی اللہ عنہ نے آپ کی جگہ ایسی شہسری کو کویسر کو کال کا دیں بنا۔

[illegible][illegible]

[illegible][illegible][illegible]









میں بہت دور کے ۲۴ سال میں تنگ ماں ہو گئی تھی جو عرض گزار پر چھائی تھی اور جس شہید بھوکہ دافہ تو ہے وہ چاروں گئے تھے ہم نے سیرت عمر  
میں کسی پر تحقیق سے کام لیا ہے اور وہی کہہ رہا ہوں اس لئے کہ جسے چوں کہ اس میں بدوشی نہ ہوئی کی وجہ سے یہ ہو گئی اور اس کا رنگہ کھانے سے بھاپ  
نظر آئے اور بعد میں کہتے ہیں کہ اس میں اس کی مٹی کو رکھا کی مانند ذلتی میں اس لئے کہ ۲۴ سال وہاں رہا تھا لیکن ہے کہ اس سید کی دونوں جمادات  
ہوں اور اہل علم۔

اس ممالی اور جہاز میں نوک شہید بھوکہ دافہ ۲۴ سال سے وہاں رہے اور وہ لے کے قافلہ میں نہ سوار کی طرف جاتے تھے لیکن کسی نے اسے پاس توڑ  
درازد نہ ہوا تو یہ سب جا کر اہل بیت میں کیچہ لیتے اور اہل بیت میں حضرت مرزا صادق رضی اللہ عنہ سے مال کے فروغ میں سے طہار اور مال میں پر  
فرج کرتے یہاں تک کہ بیت الماں خانی ہو گیا اور اہل بیت میں اپنے آپ اس کا باندہ نکالا کہ وہ بھی اور گوشت استعمال نہ کریں گے یہاں تک کہ  
لوگوں سے یہ قافلہ ہوا ہے نہ خلافت نہ سوار کے زمانے میں آپ وہاں رہے اور حادی میں سے احمد وادی میں بھی جاتی تھی اور لڑکے گذارنا میں آپ راجن کا علی اور  
مرکز کے سرحد وادی کا مال فرماتے آپ کو راجن کا مال پسند تھا لیکن آپ اس سے پرہیز کرتے تھے اسے اپنی بندگی کی وجہ سے آپ کا رنگ سیاہ  
پڑ گیا ہم خبر ہو گئے یہاں تک کہ طہار وادی ہو گیا لوگوں پر یہ قافلہ کا زور دینے تک سترہ یا پھر خوشحالی اور کھانے پینے اور لوگ دینے سے اپنے  
سپنے کو ان کی طرف چلے گئے۔

امام شریعہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ جس وقت نصف تم کل دینے سے سوچ کر ہے جسے تو ایک عرب دینے سے حضرت عمر  
صادق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ یہ لوگ آپ کو چھوڑ کر جا رہے ہیں حالانکہ آپ شریف زور سے ہیں لیکن آپ نے لوگوں کے ساتھ ہم خواہی کی ان کے  
ساتھ اختلاف اور دشمنی سوار کر۔

ایک روایت میں ہے کہ عام افراد میں ایک روایت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ میں نے آپ سے نہ کسی کو پستے ہوئے یا نہ لوگ  
دینے کے ساتھ اپنے گھروں میں ہاتھی کر رہے تھے نہ کسی سائل کو صل کرے دیکھا آپ نے اس کا جہیز اور نکاح کیا عرض کیا کیا کیا حد امیر  
المومنین سہیل بن نے سوال کیا تو انہوں نے انکس نہیں کیا کیا اس لئے کہ انہوں نے سوال پوچھا وہاں لوگ غم و غم میں مبتلا ہیں اس لئے نہ انکس میں ہاتھی کرتے  
اور دین پستے ہیں یہ کہ آپ نے انہوں کو شہری اور کھیر شہادہ میں اہل علم کو کھیر شہادہ لکھا کہ اس سے تم نے جلی میں صاف غسل دیا اسلام کی حد کو  
میں ان میں سے ایک نے ایک بہت بڑا قافلہ جو کہ ہم اور دیگر خوراک کے خازن اٹھائے ہوئے تھے لیکن امیر ابن ابی العاص کا قافلہ سندھ کے گداتے جدا  
پہنچا اور اس سے کہ آیا روایت جیہ انار سے لیکن حضرت ابی العاص کا کہہ کر وہ ہمارے دینے کے حوالے سے مشکل ہے اس لئے کہ مصر وادہ تک راجت میں رہا تھا  
وہ اب تو عام ہوا اور ۱۸۰ھ کے بعد وہاں ہو گیا عام ہوا اور اس میں فروز بن ابی العاص کا ذکر نہ رہا اس کی داخلی سے عام ہوا اور اہل علم۔

سہیل بن عمر نے اپنے مشائخ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ ابو حنیفہ اور یزید سوار آئے اور ان کے ساتھ چار ہزار دینار خوراک کے خازن اٹھائے  
ہوئے تھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے وہاں خازنہ پستے اور اگر حق میں تفسیر کرنے کا قہر و اجاب یا عیدہ اس کا سے قافلہ ہوئے تو آپ  
نے اس کے لئے چار ہزار دینار اپنے کا ختم کر دیا لیکن سہیل بن نے اپنے سے انکار کر دیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس پر اصرار کیا کہ میں کہہ رہا ہوں  
انہوں نے نقل کر لئے یہ سہیل بن عمر سہیل بن یوسف سلمی سے وہ حدیث ابن ابی کعب بن ابی کعب سے نقل کرتے ہیں کہ ہمارا بڑا بڑا بڑا قافلہ اور ۱۸۰ھ  
کے ممالک میں شہادہ تھا۔

ابن یزید اور عمر نے لوگوں کو شہید بھوکہ دافہ ہوئی جس کی وجہ سے بہت سے لوگ ہلاک ہو گئے تھے کہ مٹی چار ہزار دیناروں کے پاس آنے  
لے لوگوں کی یہ حالت تھی اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے شر کے بارے میں پوچھا کہ جسے یہاں تک کہ ابی بن عاصرت حوالی آپ کے  
پاس آئے اور کہیں کہیں آپ کے پاس رسول اللہ ﷺ کا عیدہ ہی کیا ہوں وہ آپ کے ہر سے شہادہ رہے جسے کہیں نے نہیں عاقبت اور ان کا مجوزہ اور  
ہم سیکس ای طرف سے یہ کہیں کہیں آپ کے پاس حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جس بن عاصرت سے پوچھا کہ تم نے یہ جواب کہہ دیا کہ انہوں  
نے کہا کہ اگر شہادہ آپ باہر لکھ دو تو ان میں اختلاف و جدل کا طعن نہ ہو گا لیکن آپ نے انہیں روک دیا کہ نہ پوچھا کہ اس کے بعد کہنے سے ہو کر  
فرمایا کہ لوگو! میں نہیں اللہ کی قسم کہ یہ پوچھنا ہوں کہ کیا تم میرے طرف میں کے علاوہ کسی اور طرف میں کو بڑا سے بہتر ہو جاتے ہو لوگوں نے کہا



پھر آپ بسکہ میراں کو دیکھئے گاںں کچھ ہیکا کھل لوں میراں نہ دیکھئے جاتے۔

[illegible]

ابن ابی عمیر کہتے ہیں کہ ہم سے اسحاق بن اسحاق نے ان سے سنا ہے کہ ان سے طرف بن طرف نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ وصاحب شہداء سے ملے تھے لیکن صرف استغفرہ کہ لوٹ آئے لوگوں نے کہا کہ اسے امیر المومنین ہم نے آپ کو چاہی اور ہم ملتے ہوئے نہیں دیکھا آپ نے فرمایا کہ میں نے ان کے ان اوزادوں کے سوا یہ بات نہ مانگی۔ چنانچہ اس کے ساتھ جو شخص تھا ہے۔ پھر آجیت بن حمران کا ترجمہ یہ ہے، میں نے ان سے کہا کہ تم اپنے رب سے استغفرہ کہ وہ جو شک و سہم کرتے والے ہوں اور ایمان سے سحر و دھواں دیکھنے والے ہوں ان کے لئے اللہ کا فرمان ہے کہ وہ اپنے رب سے استغفرہ کہ وہ کوئی ایسی طرف نہ جو کہ گمراہ ہو۔ (مسند احمد ج ۱ ص ۱۸۰)

[illegible]

اور وہ سوچا کہ مجھے کس قسم کے سب کو لازمہ رکھنا چاہیے؟ انہی سب کو لازمہ جو تہذیبی اختیار کرے، جہاں بھی اسے پہلے پہل وہاں دیکھیں کہ کس کو عادت دلاؤ؟ ان کو نہ تھا اسے تہذیبی اختیار، اس لیے اس کا بھی سبب کی اور اس کا ذکر بھی نہیں ہے۔ اس واقعہ کے حلقہ میں رہا شدہ تھے:

(۱) کہ میں نے نہیں دیکھا کہ وہ اپنے جوان مرثوب کا نام لے کر وہاں حیران گردش و حالت پر قدرت نہیں رکھتا۔

(۲) - زمرہ کبوتر، بفر، لہجہ کا، احاطہ کرے، مرگے، اور مشہور گودی شراب سے ایک سال بھی صبر نہیں کر سکتا۔

(F) کہ جس طرح سچے انسان کو سچا اور ایماندار کے دوست و رفیق ہونے چاہئے۔

[illegible]

واللہ اعلم بالصواب

چچا کا ہوا تھا آپ سے کیا عودوں تک بیچے ہو یا جہیز اس میں وہ سب کچھ لگا کر چھوٹے سے گھر کے کھانا کھانے کے لئے رکھ دیا تھا۔

میں نے سیرت عمر میں اس واقعہ کی سیدھی سادگی سے اور اس سال حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے شریعت کو کوفہ کا دھمکے بن سوہا صبر و کفایت بنایا اور اس سال توہم کو کوفہ بھی گریزا رہا اس سبب آپ کے مابین وہی حق جو کڑویشہ سال میں ذکر ہوئے اس سال مابین عاصی بن عمر کے ہاتھ پر وقت اور ارادہ اور اس فتح ہونے اور عمر بن سعد بن ابی وقاص کے انھوں میں اللہ و کائنات کی مصداق بنی عاصی نے اس کے خلاف قیام کیا۔ جدا ہونے سے پہلے کائنات اور عید اللہ کیلئے اپنی تاریخ میں فرمایا اس سال یعنی ۱۹ھ میں ابو موسیٰ اشعری کے ساتھ ابو جہدہ جو کریم مجتہد اور ان دنوں نے حجاز، مصر، لبنان اور حبشہ پر فوج کیا اور بعض کہتے ہیں کہ مصداق جو کڑویشہ ماہی سال مابین عاصی بن عمر کے فوجی جاسوس اور اس کے کارگردہ کے خلاف فوج بھیج دی اس سال سعد بن ابی وقاص نے کوفہ کی جاسوس سید بنائی۔

والہدی کہتے ہیں کہ کس سال مدعوین کو اس واقعے کو جاننا ضروری نہ ہوگا۔ اس لئے ایسی جہتا تلاش کی کہ یہ حال عربوں کو ایک جھوٹے شہر کی طرف منسوب ہے۔ نئے دعویٰ کیا جاتا ہے کہ یہ واقعہ القس امروہہ کے دور میں واقع ہے۔ یہ چاروی سب سے پہلے اسی مقام پر نظر پڑی ہوگی جس کے بعد چوتھا نام میں تبدیل ہو گیا اس لئے اس واقعے کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ والہدی کہتے ہیں کہ حال عربوں میں شام کے اندر جیسوں کی بڑا زلزلہ ہوا اس لئے واقعات کو دیکھ کر صحیح سمجھ کر کہیں ہیں کہ تیس ہزار مسلمان فوت ہوئے ان میں سے چند ہزار اور مر رہے ہوں گے۔

حادثہ میں دشنام<sup>۱۱</sup>... یہ بوجھل کے بھائی ہیں، بیخ کن کے مومج پر مسلمان ہوئے۔ یہ زمانہ جاہلیت کی طرح اسلام میں بھی سوار اور معز و آدمی تھے، ایک قوم کے مطابق اسی سال ۳۸ میں یہ شہید ہوئے، آپ کی ذہنی طرح سے آپ کے جہد حضرت عمرؓ نے دینی و فنی اللہ نے نکال دیا۔

شرعی ملین حضرت (ع)۔ آپ ان چار امراء میں سے ایک تھے جن کی اتنی شہرت تھی کہ ان کے لئے آپ عظیم کے برابر تھے۔ آپ کا نام حسب شرعی ملین عبد بن العطار بن یمن النعمانی ہے، ہذا جہ کے حوالے سے نہ آپ کو اولاد ہو: مے انہی کی طرف آپ منسوب ہیں انی نسبت سے تلمیذ مسل کر کر لیا، آپ شرعی ملین بن حضرت مشہور ہوئے، آپ قدیم الاسلام ہیں، حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کو شرم بھیجا تھا، آپ یوحنا بن النکر کے برابر تھے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں بھی آپ کی بڑی حیثیت تھی، آپ کو اوبیدہ و دار الابرار کے مشیر کی ایک سی دان امراء شاطعون ہوئی، آپ سے علاوہ نہیں مروی ہیں، جن میں سے ایک کو انہی میں سے نے یہ الملوہ میں بیان کیا ہے۔

[illegible][illegible][illegible]

<sup>٣١</sup> انظر بولس الرسول في الرسالة الى رومية ٨: ٢٠، ٢٦، ٢٧، ٢٨، ٢٩، ٣٠، ٣١.

فلاحت شران غلاب رشی اللہ علی طرف تھکل ہوئی تو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے خالد بن ولیدؓ کو مکتول کر دیا اور چار سو ہزار ہتھیار دیے اور انہیں خالد بن ولیدؓ سے غزوہ بدر بنا کر لایا جس میں ابو بکرؓ کی امانت اور خالد بن ولیدؓ کی شجاعت ادا ہوئی۔

[illegible][illegible]

بعض کہتے ہیں کہ مروج اسطر میں شاید ۸۰ سے بعض کہتے ہیں ۱۰۰؛ تاہم کے سحر کے میں شاید ۷۰ سے اور بعض کہتے ہیں کہ سحر کے ۸۰ سے۔  
انہیں بحال کی عمر میں ۱۰ سے ۱۲ سال ہوئے۔

[illegible][illegible]

اور مسند نشین ابوداؤد بن علی میں ابوالفضل چلی آئے اس کے طریق سے جو غلام بیان ہوا ہے کہ وہاں ایک حصار دھڑک رہا تھا کہ وہاں سے ایک آدمی نکل آیا اور رسول اللہ ﷺ نے آپ کو یمن کی طرف بھیجا اور وہاں ایک ترکہ جس کی بی بی کے ساتھ تھے لے کر آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو عیش کی کتاب لکھ کر دی اور بیت کے ساتھ وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی آپ کو یمن میں بفرما دیا کہ آپ وہاں لوگوں کو محمد بنی شہادت دے اور جہنم بھرتا ہے۔

(١) النعمان بن عبد الوهاب - الاستيعاب ١: ٢١٩، الامامة ٥: ٢٨٢، اميد القلبية ٣: ٩٧، المعجم في معرفة الصحابة ٨٥:

(٣) معاذ بن جبل: الإسكندرية، ٢٠٨ هـ؛ القامح: ١٣٦ هـ؛ السيرة النبوية: ١٩٧ هـ؛ دلائل أسلاف الصحابة: ٨٩٩

پہلے ان کے بعد کئی سال خاموشی کا ماحول ہوا اور وفات ہو گئی، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آپ کے بارے میں فرمایا کہ معاذ بن جبل کو علماء کے لئے ایک مقام پر پہنچا جائے گا جہاں سب مسلمان روایت کرتے ہیں کہ ان کا بیٹا معاذ بن جبل کو ابی بن کعبہ کے ساتھ تشریف لایا کرتے تھے نیز ان میں سب سے پہلے اللہ کے فرما بڑا اور ان کے بعد سب سے پہلے ان کے وفات ہوئی اور ان کے شریعتی حصہ میں ۱۸۸ حصے ہیں بعض کہتے ہیں کہ ۱۹۰ حصے ہیں اور مشہور قوی کے مطابق ۱۹۱ حصے ہیں اس کے علاوہ بھی تفصیل ہیں۔

یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ (۱) ... آپ کا نام نسب یزید بن سفیان مکر بن حرب بن عبد بن معمر بن عبد مناف قرشی اموی ہے۔ آپ معاویہ بن ابی سفیان کے بھائی اور اسانے بڑے اہل فعل تھے۔ آپ کو جہنم کی آگ کہا جاتا تھا۔ یہ کہنے کے موقع مسلمان ہوئے تھے۔ میں حاضر ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے نالی نکلتے دیکھی تھی۔ ایک سوانہ اور چار لکھ جو قوم عدنی طواف کر رہی تھی، حضرت ابو مرثدہ بن دھوی رضی اللہ عنہ نے آپ کو چاقی لٹکا کر ہر تار کا شمار کیا۔ آپ شام پہنچے تو آپ شام پہنچے والے سب سے پہلے ہوئے تھے۔ حضرت ابو مرثدہ بن دھوی رضی اللہ عنہ آپ کی کتاب نکال کر اٹھ رہے تھے اور نصیحت فرمادے تھے۔ ان کے ساتھ چھ بچے، ابوہریرہ، عمر بن عبد الرحمن اور عیسیٰ بن جابر تھا۔ حضرت ابو مرثدہ نے شام سے ان میں سے ہر ایک کو چھائی لٹکا کر اصرار کیا کہ انہوں نے وطن کو فتح کیا تو اس میں آپ جاویں گے۔ انہوں نے دانتوں سے شہر میں داخل ہوئے تھے جیسا کہ خالد بن ولیدؓ کے مشرقی دروازے سے بارگاہت داخل ہوئے۔ حضرت ابو مرثدہ بن دھوی رضی اللہ عنہ نے آپ سے اس شو کی اذیت کا وعدہ فرمایا تھا جسے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام بنے کے ہوا چہرہ پر لٹکا تھا۔ آپ وطن کے سب سے پہلے مسلمان امیر تھے۔ مشہور ہے کہ آپ کی وفات طاعون مرغانی ہوئی جیسا کہ قبل میں گزرا۔ ان کا ولید بن مسلم کا خیال ہے کہ آپ کی وفات تیسرا پیڑ کرنے کے بعد اٹھ اسی ہوئی۔ وفات اذات آپ نے اپنے بھائی معاویہ بن ابی سفیان کو دمشق میں پہنچا دیا۔ آپ مقرر کیا جسے عرب میں خطبہ پڑھنا اللہ عزوجل نے فرزند رکھا۔ اکابر حدیث میں آپ سے کوئی روایت مرائی نہیں ہے۔ قبلت ابو عبد اللہ اشعری نے آپ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص نماز پڑھے اور لوگوں کا دھوکا دے گا وہ خدا کے دھوکے سے بڑا ہے۔ جو لوگ اس کو دھوکا دیں گے ان کا خدا سے کیا ہوگا۔

ابو جتول بن سہیل (ؓ)..... یہ اب جتول بن سہیل بن عمرو ہے، کہا جاتا ہے کہ ان کا نام انصاف ہے، یہ قادیان الاسلام میں مسیحیہ کے مبلغ پر جہاز چڑھ کر آئے تھے، آپ کے باپ نے آپ کی دانیاں کا مسئلہ لکھ کر اس کے لیے مسیح کر لے کر نکال کر دیا تھا، آپ پھر سیف، لکھنؤ، آگرہ اور کراچی کے ساحل گئے وہاں سے مدینہ کی طرف ہجرت کی مگر کچھ شام میں شرکت کی ان کو واقعہ آخرت میں تادم ابراہیم سے رجوع کا ناقص شاگرد، چکا ہے مصلوب عرص میں آپ کی اذیت ہوئی، دشمن خدا۔

ابو جابر اشعری..... کہنا چاہتا ہے کہ قرآن کا نام کعب بن عامر سے ہی خیر والے سال، بحجابِ حنیفہ کے ساتھ محمد حرمین کو گرائے تھا اور جد کے معرکوں میں شریک رہا۔ علامہ ابن عساکر نے کہا: "یہ غلط ہے کیونکہ ان دنوں وہ سوئی ہے۔" ضلالتِ حق تعالیٰ! (ج ۱ ص ۲۸)۔

آغاز سائیں ۱۹۱۵ء

و لہذا اور بعض مؤرخین کہتے ہیں کہ اس سال عاتق اور جلالہ کی فتح ہوئی لیکن مگھوراس کے بوطرف ہے جو انہیں کسی مضر چکا کھ  
 بن اسحاق کہتے ہیں کہ اس سال جبرہ، الرعاہ، خان، و آس، اسیق اور یسویں کی فتح ہوئی لیکن جبرہ مگھوراس کے بوطرف قرار کیا جاو  
 سحر۔ غلیظہ اور بن بھی کہتے ہیں کہ تیسرا یہ کی فتح اس سال ہوئی اور اس کے بعد سوزہ، جے یسین، انگر معراج کہتے ہیں کہ جبرہ بن ابی

(المحرر من ابي خنبلان : الإصحاح ١٠، الفصل ١٠، آية ٢٩) : سجدوا لعلكم تصحون : ١٥٦٩

(٢٠) خلدون بن مهمل، الإقطاعات، ٢٨٩٢، (إضافة ٤٠٤)، في نسخة الجاهلية، ١٠٢٢، بحريه، أسماء الصحابة، ٩٠.







لیکن اوطینوں نے اپنی جانت پر اسرار کی ہنس ہنسیوں کے شب خون مارا لیکن کچھ کامیابی نہ ہوئی، بلکہ ایک گروہ کو لگا ہو گیا جن میں وہ یطین بھی شامل تھا۔ مسلمانوں نے پورے دن مصر کے شہر میں کھنکھاکا سورہ کرنا اور عربی زبان اسلام کے شہر پر چڑھ کر ان پر حملہ کرنا چاہا لیکن انہوں نے یہ سہو جمال نہ کھینچا۔ دوسرے روز ان سے جو سو فکروں ان اٹھام کی طرف چلے گئے اور ان سے متعلق کوئی اور خبریں ان لوگوں شہر کے گلی کوچے میں پھیلنے لگیں۔ دوسرے روز ان کے پر جا نکلے جہاں عمرو بن العاص کھڑے تھے یہی مسلمانوں نے مسیح بن نضار کو لے کر عمرو بن العاص نے ان کے لئے ایک کھانا ہر روز کھایا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

[illegible][illegible]

سید بن عرب نے ذکر کیا ہے کہ جب عمرو بن العاصؓ کی حکومت کے ساتھ مجبور ہوئی تو بہت سے مسلمانانِ جنگ سے مجاہدے کے ہمراہ تھے۔ انھیں

فرمایا کہ خاشاں! جو آپ کا ایک سکہ ہو۔۔۔ میں نے کہا کہ پھر تو آپ کھوں گا میرا مین، عمرو بن العاص نے اس سے عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کو کدالی جب صحابہ کرام مع ہو گئے تو آپ نے فرمایا اے عمرو! کہ جو خاشاں تو لی تھا، اسی وجہ سے مسلمانوں کی کدو کے کھانچاں اُنھوں نے منہ نہ کر دیا، اللہ تعالیٰ نے حق تعالیٰ سے فرمایا میں جس کو کھن کا مال مال ہوگی۔

[illegible]

دیکھ کر سوچیں گے تو کہنا ہے کہ عمرو بن العاص اور جبرین انعام دونوں بھی تمسک کی طرف چلے گئے اس کا سامرو کو لہو لہراؤ میں ان العاص نے اندر میں مبالغہ کر لکھرا کی طرف اور عرف بن ذک کہ کھنکھارے کی طرف سمجھا ان میں سے بڑا یہ نے ان میں شواہدوں سے کہا جس کی طرف وہ بھیجے گئے تھے کہ ختم بھیجے تو آؤ انھیں سامان حاصل ہوگی لیکن وہ اس انتظار میں رہے کہ ان میں بھی تمسک کیا کرتے ہیں جب میں تمسک دونوں نے پہنچ کر ان دونوں کے لئے تمسک کیا تو ان کی طرف میں مالک نے نکل کر کھنکھارے سے کہی کہ تمہارا شہر پر خود غرض صورت کسی حد سے ہے انھیں مالک نے کہا کہ اسے کھنکھارے جب مالک تو یہ کیا کہ تم ایسا شہر چاہوں گا جو تمہارے لئے لوگوں سے ہے پناہ ہوگا اور وہ میں صباغ نے نکل کر عرف سے کہا کہ تمہارا شہر اتنا فصیح کیسا ہے؟ انہوں نے کہا کہ یہ حسبہ کھنکھارے کے بجائے مالک فرماتے آؤ کہ ان لوگوں میں یہ شہر وہاں کا جو شخص ہے تو ان لوگوں کو بھیجنا تو اگر اس کی قیمت رات گزرتی تو ان میں مالک کہہ دیا یہ نکل کر عرف کو کہہ۔

سیف بن عمرو نے ذکر کیا ہے کہ عمرو بن العاصؓ کے بعد جب عبداللہ بن سعد بن ابی سرحہ مصر کے وطن ہوئے تو آپؐ نے وہاں کے غلاموں کے خراج میں اضافہ کروایا جسے پہلے ہر سال مسلمانوں کو دیا کرتے تھے، بعد مسلمانوں نے اس کے بدلہ میں انہیں تحفوں میں اس قدر خیرات دیا کرتے تھے جو ان میں عقائد، رضی اللہ عنہ سے بھی خیریت پانے کے بعد اس کو برقرار رکھا گیا جب عمر بن عبدالعزیزؒ نے بھی اس کی احکامات مٹا کر دیئے تو اسے چھوڑ دیا، میں کہتا ہوں کہ یہ دوسرا کام حضرت عمرؓ بن العاصؓ کے عیسائیوں کے خلاف لڑنے کے بعد سے ہے عمرو بن العاصؓ نے اس کو خیر و نسب فرمایا تھا جس کا راجع شہر مصر کا ہے، یہ وہ لوگوں نے آپؐ کے شیعے کے ہار کو دیکر ہائے دھمک کا نام دیا، عمرو بن العاصؓ کے عہد سے ہی تک حجاز کے ہے، ہر عمرو بن العاصؓ نے اپنا خیر خدا یا اللہ یا ایک مسجد تعمیر کی جو آج کل بھی اس کی طرف منسوب ہے، مسلمانوں نے مصر کے بعد لوگوں کو یہ خیال کیا کہ یہ مسلمانوں کو یہاں سے دھراٹھانے پر ہے، لہذا یہودی کی عہد خیرا عبادت کی، کی بہت سے لوگوں نے اس کی انہیں شہرہ ہو گئی، میں یہ کام کو کرنا ہے، ہذا لفظ یہ کہ دایم اس طرح جس کی انہیں تیر تحفے کی ہے وہ سے خدا کی ہو گئی ہوں، لیکن بالآخر اللہ تعالیٰ کی ہدایت سے یہ شہر خیر ہو گیا۔

[illegible]

دروائے نیکل کا قصہ..... ابن الصبیح کے طریق سے نہیں بن کر اور اس شخص سے راجعت کرتے ہیں کہ جس نے ان سے بیان کیا کہ جب مصر فتح ہوا تو کبھی بیٹوں میں سے مہم کے سنیے کے آثار پر اہل مصر مروین اسحاق کے پاس آئے اور کہا کہ اسے اصحابہ ہمارے اس مددگار نیکل کا ایک طریقہ ہے عابدی ہائی طریقہ سے حق چاہی، چاہے آپ کے لڑ بچا کو دیکھنا چاہوں نے کہا کہ جب اس صبیح کے چہرہ شام گذر جائے تو ہم تمہیں یہاں لے کر آؤں گے اس جگہ پر آنا چاہئے اور اس کے والدین کو کہنا کہ اس کے لڑائی کو نہ بھارت اور عورہ بکڑ سے چھوٹے ہیں بلکہ ہم اسے



کچھ بڑا کپڑا تھا جسے قلم کا گام کیا گیا تھا۔ اسی مارا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عاتق بن جریزہ رضی اللہ عنہ کی دست سندا کے راستے حبشہ کی طرف بھیجا تھا لیکن وہ سب حادثہ کا کار ہو گئے۔ آپ نے سدا کے اوپر جو کچھ لکھی کتاب کی نظر نہ سوندا کے راستے نہیں بھیجیں گے۔ لیکن اس خبر نے حضرت انس میں واقعہ کی حاشا کشاف کا سدا اور اہل بیت کے ساتھ ۳۰۰ سال حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں واقعہ ہوا۔

و توفیق کیسے ہیں کہ ایسی جاس حضرت عمرؓ مدافعت فرمیں کہ حضرت نے غلامی سے نکال کر کیا جوہر لٹائی ایشیا نے غلامی میں بھی ایشیا  
روہ دھار جانی میں وفات پا گئے تھے و غلامی جنت و ایدہ ظالم بن ویدوی کہی، لیکن قحطی، ایسی سال جیسا و ملحق میں قوت ہوتے تھوڑا سا ہر ہر خیر اور ہر ام کو ملتی  
غلامی جنت بخش ہے ایسی سال شیعہ میں اوقات پائی، آپ اہمات و انوشی میں سب سے پہلی دولت و پائے دلائی ہیں، اسی صومراہ پر قتل قیوم و ہر  
انقل و ہر اور اس کا پڑا اٹھائیں اس کا چال کھینچا ہوا، ایسی جاس عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے تو کوسوں کو گھروا دیا، آپ کے پاس میں ہوا و مقادیر سال  
وہی رہے، ہر گز فرمایا میں سے ملے، ان کے جن کا حضورؐ کو ملے، ان کی ایک حرکت کا مقرر کرنا، اس سے پہلے ذکر کیا ہے۔

اس سال وفات پانے والے سرگروہ حضرات کا ذکر

امید بن خنجر..... اے گناہ منسوب امید بن خنجر میں گناہ گناہ کی انتہا کی پہنچی ہے کہ گیت نہ لکھی ہے بہت عقیدہ والی دلت سہرا اس میں سے ایک تھان کے کہ وہ جاویدیت کی جگہ بعثت جو اہمیت ہے جو سال قبل ہوئی تھی اس کے سرور تھے جسٹیس خنجر لکھنا بھی کیا ہے۔ امید بن خنجر کے بارے میں انتہائی ہے کہ معصوب امید بن خنجر کے ہاتھ پر شرف اسلام ہے جسے بسب لوگ حضرت زکریاؑ کے ہاتھ سے تو میں انتہائی ہٹان کے ہوا ہے۔ وہ اس کے درمیان مواخات قائم کرنا بھی ضرور ہو رہی ہے کہ وہ ہو سکے۔

[illegible]

انہیں میں مرشد بنی اپنی مرشد غنوی (۱)۔ انہیں ان کے والد اور ان سے (دو) بیویاں ملی ہیں۔ ان میں غزوہ جہنم میں داخل ہونے والے کے لئے جاہلی کے فرائض سرخو ۲۴ ہے۔ تھے یہی انہیں ہیں جن کے زور علیٰ آپ (علیہ السلام) نے قربا دیا۔ انہیں ان لوگوں کی طرف ہوا کہ ان کو قتل کر کے تھوڑا سا شہادہ کر دوں گے۔ لیکن یہ کہہ کر انہیں دوسرے ہیں تو کہتے کہ جہنم کے گھاٹ کہ آپ نے جہنم کے گھاٹ تھوڑی کوئی یاد دلائی نہیں دیا، کہا جاتا ہے کہ انہیں بن محمد اکمل ہیں، انہیں امیر نے کسی کو تہذیبی گناہ سے انہیں میں مرشد کے شخص کے بارے میں ایک حدیث مروی ہے۔ انہیں مرشد کہتے ہیں کہ آپ نے جو حدیث وفات پائی۔

[illegible][illegible][illegible]

۱۱۔ اس روز کو آواز کیا ہے جب مدینہ منورہ میں اذان شروع ہوئی تو وہ اور ابن کثیر، رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ہادی باریکی اذان دیا کرتے تھے  
میں بھی، اور کسی روز اذان نہایت سبکیں الصوت اور صبح تھے اور یہ ایت چہرہ کی سے کہ ہال کا کہین تھوہل کا شین ہے اس کی کوئی اصل نہیں باپ  
نے رخ سے سوئے پر کھڑے شریف کی حجت پر چڑھ کر اذان دی گئی جب رسول اللہ ﷺ وفات ہوئی تو آپ نے اذان دینا چھوڑ دی، اور یہ جو بچہ وہ  
ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں بھی آپ نے کچھ عرصہ اذان دی تھی یہ سچ نہیں ہے، آپ ﷺ وفات کے بعد آپ چہرہ  
سے لئے شرم طے کئے تھے جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ چہرہ سے لئے تھے تو ان کے ساتھ خدیجہ کے بعد ان کے سامنے ظہر کی اذان دی تھی جس سے  
لوگوں پر خفت نہ پہنچا اور وہ کجا عادی ہوئی یہ بھی مقبول ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں زیارت کے لئے حاضر ہوئے اور اس وقت اذان دی  
تو کھیں یہ اذان ان کو خفت نہ پہنچا اور کجا عادی ہوئی اور نہیں اس کا کئی بچہ تھا۔

۱۲۔ ایک چہرہ روایت ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وفات کے بعد کئی جگہ میں اذان دیا اور ان میں سے کچھ کے چہرہ روایت جوں کے توہین  
کی نہ تو کی لہذا چہرہ سب سے زیادہ اہم ہے کہ اس کی وجہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ میں نے جب بھی چلو کیا تو وہ کہیں  
ضرر پر نہیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ کیفیت اسی بناء پر ہے اور ایک روایت میں ہے کہ جب بھی مجھے حادث ہوا تو میں نے حضور کیا اور حضور کے  
ساتھ میں نے وفات کے چہرہ روایت پر لازم کر لیں۔

۱۳۔ اس سے یہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بہت ہی یہ کام آوی تھیں، طویل انگوشت، نحیف البدن، بہت زیادہ بالوں والے، اور بچے  
کا ہونے والے تھے، ان میں سے کچھ ہیں کہ آپ کی وفات و وفات میں واقعہ خون جواں کی وجہ سے ہوئی، اور کئی اساقی اور دیگر حضرات کہتے ہیں کہ وہ  
میں وفات ہوئی، اور القدی کہتے ہیں کہ یہ پیش کے باب العفیر کے قریب دفن ہوئے اور ان کی عمر وفات وفات ماٹھ سال سے کچھ اندھ تھی دیگر حضرات  
کہتے ہیں کہ وہ یا علی انکار اور وہ آپ ﷺ کے بعد ان میں دفن ہوئے، بعض کہتے ہیں کہ دار یا علی میں دفن ہوئے اور بعض کہتے ہیں کہ آپ کا انتقال حلب  
میں ہوا تھا لیکن اقبال و فرس سے متعلق کچھ قویں سب سے پہلا ہی ہے۔ وفات اطر۔

مسند بن عامر بن خلف ..... بنی تغلبہ کے خلاف معرکہ کوئی میں سے تھے خزاعہ وغیرہ میں شریک تھے اور بڑے ہی طاہر و ذہاد تھے،  
حضرت عمر فاروق خطاب رضی اللہ عنہ نے بعد اس کے کہ آپ کو حمل کا امیر بنایا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اطلاع کی کہ آپ کو حمل خود پر دم  
آئے ہے تو ایک بڑا زور پڑا بھیجے لیکن آپ نے سب صحت کو دینے اور اپنی زوجہ سے فرمایا کہ کم سے لگتی زالت کو دیکھتے جو ہمارے لئے ان دشمنوں سے  
تجارت کرے گا اسلئے تجھے یہاں پر اور علین بن مغیرہ اور اس نے نصیحت یہ سچ کیا تھا اور ان میں سے ہر ایک نے اپنے دے کا بھروسہ۔

عمر فاروق بن علقمہ (۱)..... ان کی کنیت احمد بن علقمہ ہے یہ مہاجرین بنو نضیر میں سے ہیں، عمر فاروق اور ابو اسود کے سرکار میں شریک ہے، نہایت  
عقلی فیاض، کئی اور بہادر تھے، باپ بنی کے انھوں نے جرم کی گئی تھی اور آپ کی سب سے پہلے آئی ہیں جو جنگ کرتے ہوئے رہے، ان سے  
میں میں نے سے سے اور آپ کو ابو عبیدہ نے اپنے بعد شام کا امیر مقرر کیا تھا مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس اہمیت کو برقرار رکھا کہ یہ ۲۷ میں  
ساتھ سال کی عمر میں آپ کی وفات ہو گئی۔

ابوسفیان بن حارث (۲)..... یہ حادثہ بنو عبد المطلب کے خزانہ اور رسول اللہ ﷺ کے بچے زاد بھائی ہیں، آپ کا ۳۱ سے کہ ان کا واسطہ  
ہے یہ قتل نہ کہ ان مسلمان ہوئے ان کا اسلام بڑا چھٹا ثابت ہوا، ان کا کسی سے پہلے یہ رسول اللہ ﷺ کو آپ کے بچے اور شیعوں کے متعلق نبیائی  
خبر دینے والے تھے، انتہائی باوقار اور باقدار نگاہ منہ مرخص اسلام: نے سے اس سلام اور اس اسلام کی بھوکا کرتے تھے جن کا جواب حضرت حسان  
بن ثابت دیا کرتے تھے حضرت سلمان بن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کے چہرہ بنی اشعر یہ ہیں:

(۱) ابن کثیر بن عبد المطلب: ۱۹۵۷، المصنف: ۵۵۵، اسد اللہ: ۳۷۲، تاریخ ابن کثیر: ۳۶۹، ۳۶۸

(۲) ابن کثیر بن عبد المطلب: ۱۹۵۷، المصنف: ۵۵۵، اسد اللہ: ۳۷۲، تاریخ ابن کثیر: ۳۶۹، ۳۶۸



اگر کشتہ حملہ ہوا تو انجمن کے کونے والی شخص نے آپ کی اسی صفت کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ آپ نے اپنے اقرار میں اشارہ فرمایا کہ ہم میں سے سب سے زیادہ جلدی میں مجھ سے اور نہ تو تیرے کہ جس نے مجھ سے تیرا دل چاہا ہے اس کے آپ صفت کا قانون بھی سب کا ہے کہ جتنے میں تیار ہو کر رہے اور تیار ہر صدمہ کو نہ جیتی حضرت کا غور و غیبت اللہ تعالیٰ فرمائی ہے کہ میں نے اپنے وقت میں جو کام میں بوجھ رہا ہے وہ ہے اہل بیت کی سچی خدمت میں کرنے والی حالت میں اور اوصاف میں تیرے کرنے والی ہے سب کا دل چاہی ہو

بقیہ لوگوں نے جواب دے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حج نہیں کیا تھا۔ اس کے بعد اسی سال حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ یہاں تک کہ وہ مدینہ منورہ پہنچے۔ یہاں تک کہ وہ مدینہ منورہ پہنچے۔ یہاں تک کہ وہ مدینہ منورہ پہنچے۔

حضرت عبدالعظیمؒ: یہ رسول اللہ ﷺ پر بھی، اسی طرح انعامی والد اور حمزہ، ابو طالب کی منتفی ایمان پر ان کی والدہ کا نام ہے۔ حضرت سیدنا عبدالعظیمؒ نے فرمایا ہے: "خود واحد میں یہ تشریف آگیاں ہوا ہے وہی حمزہ پر بہت ہی زیادہ نرا کہا، اور خود حق میں ایک بھائی کو کہا کہ وہ اس علم کو دگرگوں نہ تھا جس میں آپ نہیں جو خدا کا بن ثابت کے قلعہ کی طرف جہنم کے آتش میں گرے ہوا، آپ نے خدا سے کہا یہ بچے ہزار سال سے لڑ کر وہ لڑنے کیلئے ہوا ہے جس نے خود انہی اہل اسلام کو لڑ کر ہار جتان سے کہا کہ کیا میں اس دیر و دراز کو لڑ کر ہار دے تو میں ہی ہوں کہ تو لڑنے کیلئے جتان میں رہتے ہے کہ کہ کھجور سان کی ہانکھڑا نہیں ہے یہ سب سے بڑی حقان میں میں جتان سے نہ شریکین میں سے کسی کو نہیں کیا اور ان کے علاوہ دیگر رسول اللہ ﷺ جو بھائی ہیں ان کے سامنے نہ ہوں۔"

[illegible]

عزیز! میں نے سنا ہے کہ تم کو "آپ" کا خطاب مل گیا ہے۔ آپ کی تعظیم اور تکریم کے لیے یہ ایک اہم قدم ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اس بات پر غور کریں کہ آپ کی زندگی میں کیا تبدیلیاں آ رہی ہیں؟ کیا آپ اپنے آپ کو "آپ" سمجھتے ہیں؟

ابو جہل بھروسہ میں غلط فہمی سے کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی قوم پر فتح عطا کی ہے۔

بشر بن عمار رضی اللہ عنہما کہ وہ جبہ احمر سلطان ہوئے آپ ابو عبد اللہ انصاریؒ میں نہایت سحر و جادو کے ستارہ تھے۔ ان سے

[illegible][illegible]



۷ مسز اوز کر کے حد گالی تھی، چارلز نے شہریت کی حوت پائی ہے۔

ابو خراشدہ خویلد بن مرہ الحذلی۔ آپ مکہ و شاعر اور غزیر میں سے تھے۔ زاد و بچاوت مکہ میں ہوئی۔ آپ نے کتب

معمر کے یہاں دندہ ۲۱ھ (۱)۔ یہ انہی کا غنیمت، جزا، فیضان، اور نصرت، نگہبر، معرکہ ہے مسلمانوں سے یہاں انقباض کا کام ہو چکا ہے۔

[illegible][illegible]

سیدنا امیر المومنین نے اس صورت حال کی اطلاع حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے دی تو ان کی طرف سے اس کو بے حد توجہ حاصل ہوئی اور ان کے ہاتھوں میں اس کی اصلاح ہوئی۔

[illegible]

اس کے بعد محمد بن مسلمہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے حکم کے مطابق علی کو فاروقی نہ دے دیا۔ جہاں کے لئے تیار کیا پھر سعد بن ابی وقاصؓ بھی مسلمہ الحارثی بنی تہامہ اور اس کے کسی بہت سبب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے بچے کو اپنے ساتھ لے کر ہجرت کر لی۔

میں جسکی جڑ نہ بڑھ سکی تھی اس لیے اس میں اتنی ہی نہیں کہتا حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اسے لگاؤ کھینچ میرا تپ دے وہ بھی کہان میں تھا اس کے بعد اسے لگا کر اسلام لائے والدہ چاہیں اس آدمی خدا وادارہ دار ہی یہ حالت تھی کہ انکو بھی یہیوں اور اس کے بقول کہ اسوہ اولیٰ یہ کلمہ خدا رک کہ تھی میرا تک کہ وہ اسے جڑ سے جھل گئے اور میں پہلا آدمی ہوں جس نے اللہ کے راستے میں حیر پھینکا اور میرے نئے رسول ﷺ نے اپنے والدین کو لے لیا کہ اس واسطے یہاں سے چلے جیسا کیا۔ کھسے پہنچے یہ لڑائی کسی کوہ میں نہیں تھا اب یہ سزا سن کر کہتے ہیں کہ کیا بھی لڑائی نہیں ہو کر تے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے اس موقع پر یہ بھی کہا کہ اگر یہ لڑائی اسلام کے بارے میں تھی جو کہ کس ذوال: نیز جب حق میں نہ کام ہو جادو کا کام میرا نہیں خدا کی ہو جائے گا اگر حضرت عمرؓ صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت سعدؓ رضی اللہ عنہ سے یہ پوچھا کہ کوئی پرانے نامب کسی کو بنا کر آئے ہوں انہوں نے کہا کہ عبداللہ بن عبد اللہ بن قریظ کو حضرت عمرؓ صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کی نجات پر فرما دیا تھا۔

دو تیراخن، دو ٹرف، سیمیش سے تھے اور انصارش سے بے دخلی کے خوف تھے اور معاذ بن ابی وقاص الخیر کی کمزوری اور بے ثباتی کے باعث کے مسلسل معزلی و بے امانی کو ان کا اندازہ درست کرتے رہے۔ پھر شریب تھا کہ اس کا پھول کر گیا اور اس سے بڑا کر گیا۔ لیکن پھر اس کے پیش سے تو خود کو کہہ دیا کہ جو وہ دیکھ رہا تھا وہاں کو نکالتے نہ کر سکتا۔

ملا کر کامیاب ہے۔ کمالی نادرس پر کشادہ اور سستے سے یہ اندامیں جمع ہوتا مشروں اور گھگھے کی زبان کے چنگیوں کی بقا اور اڑاؤ کا ایک نئی تعلیم کا سامنا، انھیں بھرنا تھا، بعض نوک ہزار اور بعض اڑاؤ کا جب بھی کہتے ہیں میں صاحب امر اور وہ سالاران نے ایک دوسرے کا خوب غلامت کیا اور ان کی کمر ہڈی تک غریب میں سے تھے اور ان میں سے تھے۔ یہاں سے یہ پڑھ کر غریب نہ کیا اور ان کے لئے بھوان، گنہ گار، بکھر، بے خبر، حاکم کی پیروی، ہمارا ہی نہیں ان غریبوں کا خطاب ہے، ان کی حکومت طریقہ اور جاننے کی جو سست ہوتی ہے، سستی کی اور دوسرے شیعوں پر قبضہ کر لیا، پکڑا دے ملک کے باطلوں اور غلامی میں سے جبکہ ان کے لئے ان سے دینا تھا ان پر قبضہ کر لیا اور وہ تم کو تیار دے دیتا ہے دوسرے سے نکالے بغیر ان کے دے گا نہیں ان سب سے، اور ہم چھ دن کی گئے کہ اور دینا، پھر وہ ان کے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اس کے شہر سے غافل کر دیا، گئے جنوب نے اس کی غافل کر لی اور اسے اپنا کلام اور جب کر لیا، پھر جب حضرت سعد بن ابی وقاص نے یہ موجود تھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس میں بھیجی، اسی دن وہ اس سے سزا سن کر دیکھتے تھے تو پھر آپ نے ان کے غم کو ان مقام کے دوسرے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بہرہ رسانی چنگی اور ان کا سال قوت سے لے لیا، حاکمان کو جمع کرتی ہے۔

اسی دوران عبدالقدوس میرزا نے یہاں کا خط بھی قریب ہی مقرر ہوئی گئے، تو بھگتیایاں میں نے بھی یہ بات نہیں کہیں کا کہیں نے اپنی سمیت معبود کو فرمایا اور سلام و اہل سہم کے خلاف ایک اور سے کوئی ہتھیار کرے جس میں اس کے میرا دشمنی معصیت کا قاتل ہے کہ اس امر کی کا قصد کر رہا ہوں نے ہمارے ملک و بلاد میں اسے کا جو جو میرا اور کر کے چاہے کی انکس جنہر ہوئی، حضرت عمرؓ کی مقدمہ نے خطا نے الے سے چھ کر تھرا دیا کہ اس سے اس نے کہ قریب آپ نے چھ کر کہ اس کے لئے زندہ ہو اس کے کہ ظفر کا بڑھ ہوں، آپ نے اس مشکوٰۃ نیک فی الیٰ علیہ السلام کے قریب سے آپ نے اعلیٰ آیت علیہ السلام کے کہ مراد انہی لوگ جو مع ما شرعی ہوئے۔

[illegible]







شرکین مشول ہوئے کہ مذہب ان کے خون سے پس گئی ہوا ان کے گھوڑے دو میان خون میں تھمرے۔ لگے تکی کہ نعمان بن مقرن کا تھنہ بھی خون میں چل گیا جس کی وجہ سے وہ گر پڑے اور ایک تیرا کر ان کے کھنکھ میں لگا جس کی وجہ سے وہ خسیہ ہو گئے لیکن نعمان بن مقرن شہادت کا ان کے بھائی سید باہر کے سو کسی کو بھیج دیا ان کی آتش کا حاسبہ و بھیا ہون کی شہادت کو تحریر کیا اور بعض اذنیف بن یحسان کے سپہ سالاروں نے خلیفہ بن یحسان نے ان کے بھائی عیسیٰ بن مقرن کو ایک ہتھوڑا اور نعمان بن مقرن کی شہادت کو لکھ کر بھیج دیا تاکہ مسلمانوں کو ان کی شکست میں آجائے۔

جب رات کا اندھیرا چھا تو نہ مشرکین پشت پھیر کر بھاگے تھے اور مسلمانوں نے ان کا قاتل قہر شروع کر دیا تیس ہزار کے قریب مشرکین نے اپنے آپ کو بچھڑ دیا سے بکھریا تھا تاکہ بھاگنے کا خیال نہ آئے اور اپنے چہرہ ان طرف خستہ تھیں کھولیں تھیں، لیکن اب ان کو شکست ہوئی تو وہ لوگ خفا میں گر کر گرے گئے۔

ان مشرکین کے قریب مشرکین مارے گئے اور صرف چھوڑے ہی بچ گئے ان کا امیر فیرزان بن لکھانہ شکست کھا کر بھاگ نکلا۔ نعمان بن مقرن نے اس کا قاتل کیا اور اپنے آگے آگے تھوڑے میں مردوں کے پیچھے روانہ کیا، فیرزان نے نعمان کا سر کاٹ لیا اور تھوڑے سے اسے پالیا اور نعمان کی انیک گمانی کے پاس جا کر بکھڑا ہوا بہت سے خیر اور گدھے شہداء لے گئے جو جو تھے، فیرزان نے انہیں لے کر اور چڑھنے کی بہت تپائی۔ میں اس کی موت کا وقت آچکا تھا، لہذا وہ پھر ہی میں پڑا اور پچھڑوں میں الجھ کر رہ گیا اور تھوڑے میں عمر نے اسے اڑھوڑ کر لے کر دیا۔ مسلمانوں نے اس کو سر پر رکھا کہ بے شک شہداء کی اللہ کے لشکروں میں سے ہے بھلا اس قوم شہداء اور جو بھلاں جہادوں پر ان کے سامان کو سب کو نصرت چلایا، اور اس گمانی کا نام سید بن اسلم (شہداء کی گمانی) رکھا، لیکن تھوڑے میں عمر ان شکست خوروں کے پیچھے چلا کہ نعمان کی طرف نکل گئے تھے چلے اور ان کا دعائے ان کے پاس والوں کا حاضر کر دیا۔

بچے ہواں کا کہ مختصر ختم چلے آ رہا اور مسلمانوں نے صلح کر لی تھوڑے میں عمر و بنی یحسان اور مسلمانوں کے ساتھ صلح کیے اور عمر کے بعد عمر بن ابی ہاشم داخل ہو گئے اور تمام سہانی نصرت جمع کر کے اس کے حکم اور نعمان بن یحسان کے سپرد کر دی۔

جب اس ماہ نے ان بھلاں کے صلح ختم کر لی تو انہوں نے خلیفہ بن یحسان کی طرف ایک وفد بھیجا اور اپنے نئے اصل کو لے کر ان میں سے ایک آدمی جس کا نام جہاد تھا اور ان کے اہل کو لے کر حاتونی و ختم تھا اس نے خلیفہ بن یحسان سے ان کی درخواست کی اور کسری کی ایک امانت چاہی کہ اس قسمی و بھی دشمن کی بیسے کسری کے مشکل حالات کے پیش نظر اس کے پاس ذمہ داری ہو جائے کہ خلیفہ بن یحسان نے اسے امان دے دی وہ آدمی ۲۰ سے بڑے قوسوں کے کر آیا تھا جو انتہائی قیمتی جو بہت سے لہجہ تھے جن کی قیمت کا ایک اندازہ نہیں لگایا جاسکتا لیکن مسلمانوں نے سے کوئی اہمیت نہ دی اور اتفاقاً سامنے سے یہ بات طے کر کہ اس خاص میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا جائے گا۔ ہر شخص اور قبیلہ ان کو سب بنی افراس کے ساتھ مدینہ منورہ روانہ کر دیا اور اس کی طو خجری اس سے پہلے طریق بن حکم کے ہاتھ بھجادی گئی بہت مال نصرت خلیفہ بن یحسان نے ان میں میں تقسیم کر دیا، یہ دعائے کارگر ہوئی دکھانے والوں کو کو بڑا یاد دہن کیا اور جو پشت کی طرف سے اسلاف بنی قریظہ کی حفاظت کے لئے مبعوث تھے ان کے پیچھے تھے اور بنی قریظہ کے معاہدے میں تھان کا بھی مدد لگایا گیا اور امیر مومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ عرس حاضر ہو کر اس طرح خود کا وضع کر کے قریب ہون والے خلیفہ تعالیٰ کے حضور دعا اور گریہ و زاری میں مصروف رہے، مسلمانوں کی طرف سے کوئی آخر آنے میں کافی دیر لگی تھی۔

اس دوران ایک مسلمان مدینہ سے ہوا لکھتا تھا ایک سے ایک سردار سے آئے نظر آیا قریب آئے ہر اس سے چھوٹا کیا اس سے آئے ہو ہیں نے کہا کہ خبر دے، اس مسلمان نے چھوٹا کہ ان کو کیا حال ہے؟ اس نے کہا کہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو کاکار چڑھ کر حلف فرمائی ہے اور ان کا امیر لکھ ہو گیا ہے، بہت زمانہ نصرت مسلمانوں کے ساتھ تھا، ہر سو کے حصے میں چھو بڑا اور یاد دہن ہے جسے میں اور جزا میں آئے ہر سو۔ آگے چلو۔ نے یہ ضرور میں داخل ہو گیا لوگوں کو خبر دی، ہر شخص میں پھر پھر لگے، یہاں تک کہ امیر مومنین حضرت عمر بن خطاب کے پاس پہنچ گئے، آپ نے اس شخص کو یاد دہانی سے پوچھا کہ تمہیں پھر کس نے دی ہے؟ اس نے کہا کہ ایک سوار نے، آپ نے پوچھا کہ وہ سوار کس نے؟ اس نے کہا کہ میں نے؟ اس میں سب آدمی جنات میں سے تھا اور اس کا نام حکم تھا اس کے تکی ان کے بعد طریق بنی قریظہ کے لئے کر پیچھے لیکن ان کے پاس صرف رخ

کی خوشخبری تھی اس کے سوا کوئی نصیحت نہ تھی، حضرت عمرؓ نے رضی اللہ عنہ نے اس سے معلوم کیا کہ نعمان بن مقرن کو کسی نے شہید کیا لیکن ان کے پاس اس کا کچھ خبر نہ تھا یہاں تک کہ سائب بن ابی مرثد کی قیادت میں فرسے کے وفد پہنچا اور اس نے باغی طور پر تمام حالات کی خبر دی اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ جرات بھی اس سرکر میں حاضر تھے اور ان کا بیٹا ایلیاؓ قوم بکیرہ رہنے کے لئے ہندوستان آیا تھا اب یہ خطاب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو نعمان بن مقرن کی شہادت کی خبر ملی تو آپ روزے سے بھر سائب سے پوچھا کہ اور کون کون سمان شہید ہوئے انہوں نے اٹھایا تھا ان فلاں اور کئی اور افراد و حضرت نے کہا تم نے یہ سنا کہ ایک ہمدانی نے کہا کہ لوگ بھی شہید ہوئے انہیں دیر المومنین کہتے تھے، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ یہ سن کر روج سے اتر گیا کہ ہمدانیوں کے لئے جو قصاص دہ نہیں لیکن اللہ تعالیٰ انہیں خوب پہنچاتا ہے اور اسی نے ان کو شہادت سے مرزا دیا ہے یہ لوگ عمر کے جانتے سے کیا کر رہے تھے اس کا انہیں کیا فائدہ ہوگا۔

پھر سائب رسول اللہ کی قسمت کا کھسکا کر کے لے گیا اور وہ جہیز کے بعد ذکر سے آپ کے گھر لیا گئے اور وہ صدیق اپنا کام کر کے واپس چلے گئے، جب کچھ ہوئی تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں طلب کیا لیکن یہاں نہ پڑا پھر ان کے مکان قدم کے پیچھے چھپا لیکن سائب اپنی امانت کیلئے کوئی نیکو کار نہیں تھا۔

سائب بن ابی مرثد کہتے ہیں کہ جب میں نے کوفہ میں اپنا اثاثہ اٹھایا تو ایک آدمی نے میرے عدالت کی کوٹھی پر اپنا اثاثہ لٹا دیا، یہ کہ امیر المومنین کو جواب دیجئے میں نے کہا کہ کس چیز کا؟ اس نے کہا کہ کس بھی نہیں جانتا، پھر یہاں کوئی شکایت قدم پر آئی تو اس نے کہا کہ یہاں تک کہ میرا مومنین کی خدمت میں پہنچ گئے تو آپ نے فرمایا کہ سائب کے بیٹے میرے ساتھ تھے لے گیا ہے بلکہ تمام سائب کے بیٹے لے گئے اور نہ میرے لئے۔

سائب کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی کہ امیر المومنین کی فرمائش ہے میں تم کو اپنے پاس لے کر آیا ہوں، آپ نے فرمایا کہ اسے تھوڑے وقتوں میں لے کر آؤ، جس شب تم مجھے میں اس عدالت سو یا، یہی پہلی رات فرشتے بھیجے ان کو کہ یوں کی طرف پہنچتے رہے اور انہوں نے آگ سے بھری ہوئی قمیض ملو، کچھ تھے کہ ہم نہیں اس سے تامل نہیں، مگر اور بھی کہا تھا کہ میں مکرر سائب سے مسئلوں میں مصمم کروں گا تو تمہارا آپ بند ہے انہیں ملے جاؤ اور خدمت کرتے مسئلوں کو حل دینا، رضی اللہ عنہ، یہ سب سچا ہے وہ نہیں جانتے کہ انہوں نے کیا کیا ہے، یہاں تک کہ جانتے کہ تم بھی ان کے ساتھ ہو۔

سائب کہتے ہیں کہ میں ان کو کہیں کو لے کر فلاں میں تک کر کوفہ کی جامع مسجد میں پہنچ گیا، اس نے مجھے چاندوں طرف سے ٹھہرایا اور حضرت عمرؓ میں میرے قتل کی خبر انہیں مل چکی تھی، انہیں دلا کہ وہ انہی کے کوئی خیر لپکا اور پھر وہ سر زمین مجھ کی طرف انہیں لے کر لے گئے اور وہاں کا وہم کے عوض فروخت کر دیا اس کے بعد مسلسل الی کوفہ لے گیا اور وہاں سائب فوت ہوا۔

سیف بن عمرو کہتے ہیں کہ اس کے بعد سائب نے وہ وہاں کا وہم غاصبوں میں تقسیم کر دیا، پھر جس جہاں ہر سو کے حصے میں چار ہزار درہم آئے۔

قصصی کہتے ہیں کہ اصل مال بیعت سے ہر سو کو چھ ہزار اور ہر ایک کو دو ہزار درہم حاصل ہوئے اور مسلمانوں کی تعداد اس سرکر کے میں تھی بڑا آدمی۔

ماوی کہتے ہیں کہ نہادہؓ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ساتویں سال فتح ہوا اسے سیف بن عمرو نے عمرو بن محمد سے دعوت کیا ہے اور قصصی کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ جب نہادہ کے قیدی وہ بنو نہادہ کے قیدی بن گئے جو بنو نہادہ کے خلاف ہجرت کرنے کے لئے تھے، انہوں نے کہا کہ اس کے سر پر، جو بھیہر تاروں سے ڈھکا ہوا تھا، عمر نے میرا جاکہ لٹا لیا ہے، یہ لٹا لیا، اصل میں نہادہ کا رہنے والا تھا، اسے وہاں تک کہ ایک میں قیدی بنانے کے لئے بھیجے، یہاں سے اس مسلمانوں کے انھوں قیدی کا ٹانگہ پھینک دیں، اس سے قیدی کا لٹا تھا اس کی طرف منسوب ہوا۔

موزعمین کہتے ہیں کہ اس سرکر کے بعد اہل قادیان کے قدم پھر نہیں نہ گئے، اور اس سرکر کے علاوہ قادیان کے علاوہ حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہ نے وہاں ہزار عربی الفنا ہزار دیہ کے طور پر دیئے۔

اسی سال مسلمانوں نے نہادہ کے بعض سرکر بھی فتح کر لیا، یہ مسلمان کہا جاتا ہے اس کی رائے مولیٰ نقلی مشاورت اور درست قیال کے بعد ہوئی، تاخیر میں ان لوگوں نے مسلمانوں سے مل کر ملی عبد اللہ بن عبد اللہ نے ان کے لئے امان کی دستہ جہاد میں شہر کر لیا، ان کے تیس آدمی کرمانی

صرف جو کچھ کہے انہوں نے صحت نہ دی۔

کہ جانتا ہے کہ صلح ان کو عمر بن العاص نے ہی منع کیا ہے اور وہ یہی شہید ہوئے اور کچھ سال کا میرزا عالمی بنیں اپنے کھڑے سے گر پڑا۔ اس کا بیٹ پٹ گیا اور مر گیا اس کے ساتھی کھست تھڑک رہا تھا کھڑے ہو گئے لیکن کچھ دیر بعد ہی اس کا انتقال ہو گیا اور عبد اللہ بن عبد اللہ بن عثمان بن جابر جو کوفہ کے رہنے والے تھے ان کی ماں ابو موسیٰ اشعری نے رقم بھرتا شان کو قتل کیا اور صلح بن عبد اللہ کے کمران بن گیا۔

نکاح جریو نے اللہ کی سے نقل کیا ہے کہ مروان بن الحارث اپنے لشکر کے ساتھ طرابلس کی طرف گئے اور اہل کایان سے کہ وہ ہرقہ نہ بنے آپ نے حیرہ جزرہ بناد سالانہ پر صلح کیا اور اسی سال مروان بن الحارث نے عسیر بن زید بن فہری کو ذوالحرف بھجوا دیا جنہوں نے اسے صلح کیا اور ہرقہ بن ذوالحرف کے کہ میں تمام ذوالحرف مسلمانوں کے لئے ہے پراس کی من گیا۔

اسی سال حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کھار بن یاسر کو بادشاہی حلقہ لیا جہز کو ذوالکلیلا اور یاسر بن حلقہ کو مہمان بن عبد اللہ بن عثمان بن جابر کے بعد کو ذوالکلیلا بنادیا تھا اور عبد اللہ بن مسعود کو بیت المال کا منتظم بنی مقرر کیا مگر اہل کوفہ کو کھار بن یاسر سے شکایت پیدا ہوئی تو عثمان بن یاسر نے اس کو مدد دی سے مدد نہ چاہی مگر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نہیں معزول کر دیا اور ان کی جگہ جریو بن مضر کو اہل کوفہ کا بادشاہ اور انہیں عہد کیا کہ کسی کو عظیم شہر میں جہز نہیں بنے پٹا نہ چوری کو دوسرے میں طعمہ کی بھیجی کے پاس بھیجا کہ دوسرے کے لئے سفر کا کھانا پیش کرتے ہیں اور جریو بن مضر کی کیا جانی نے کہا کہ جہز کو اندام نہیں میرے پاس سے آؤ کہ میں نے جہز عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور کہا کہ اے امیر المؤمنین اللہ تعالیٰ پرست دعا فرمائیے اس میں کہ میں کو آپ کے گھوک والا بنایا ہے آپ نے پوچھا کہ کیا ہوا اور جریو بن مضر نے صرف قصاص بھیجا اور انہیں معزول کر دیا اور ان کی جگہ جریو بن مضر کو بادشاہی کا کالی بنایا مگر وہ مسلسل دلی رہے یہاں تک کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ وفات ہو گئی۔

اسی سال حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نوکروں کو کھار بن یاسر کو بادشاہ بنادیا اور یہ پڑھ دی کہ کھار بن یاسر کا نام مقام مقرر کیا اور ان کے لئے طعن کوفہ کے سوا نہ مقرر کیا ہو دی۔ ہے جو کہ جریو بن مضر میں سے ہیں ہوئے۔

یہ قدری کہتے ہیں کہ اسی سال خالد بن ولید نے جنس میں وفات پائی اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اپنے وحی مقرر کیا۔ بعض کہتے ہیں کہ اس کی وفات ۲۳ھ میں دار جائے وفات کے متعلق ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ بدعت ہے کہ ہوائی بدعت ہے اور یہ بدعت دلوں اور سے متعلق ہیں قول صحیح ہے ورنہ کے ۱۱ھ میں جریو بن مضر نے کھار بن یاسر کو مدد دی اور ان کی جگہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جہز جریو رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ کھار بن یاسر کی وفات اس سال سے قبل ہی ہو چکی تھی۔ کہ کوفہ کا ہے۔ واللہ اعلم۔

اسی جریو اللہ کی کے حوالہ سے کہتے ہیں کہ اس سال مروان بن الحارث بن عبد اللہ بن الحارث کے امیر تھے اور جریو کے ساتھ ساتھ وہ عمر بن عثمان اور جریو کے کچھ امیر تھے جو معاویہ بن ابی سفیان بنی ہاشم اور ان کے قتل کیا اور ساری دنیا اس کے امیر تھے۔

## اس سال یعنی ۱۱ھ میں وفات پانے والوں کا ذکر

خالد بن ولید۔ آپ کا نام حسب خالد بن الولید بن مخزوم بن عبد مناف بن قصی ہے کنیت ابو سہیل مخزومی اور لقب صوفی اللہ ہے عرب کے مشہور بہادر ہیں سنا یہ کہ وہ نہ جاہلیت میں کچھ مغلوب ہوئے اور نہ اسلام میں ان کی والدہ عصماء نہ تھوڑی عادت میں جو لوہ بنت حبیبہ اور انہوں نے نبوت نہ تھوڑی عادت کی لیکن ہیں۔

والدہ کہتے ہیں کہ آپ نے جو مقرر ہوئے صلح لکھ لیا اور غزوہ بدر میں شریک ہوئے اور اس میں غیر وفات کے ان کی طرف اذیت ہو چکی ہوئی۔ والدین آپ سے یہ قتال کیا کہ میں نے قتال میں ملتا ہے آپ کے کہ تموشن نہ وہ تو تو میں نے کچھ صرف آپ چھٹی برائی کو آپ کے ساتھ



شیخ بہت دینی، رسول اللہ ﷺ نے زور فرمایا کہ اپنے جھڑپوں کو لے کر جھڑپوں کے خلاف نہیں لڑیں، اور جھڑپوں کے خلاف نہیں لڑیں، اور جھڑپوں کے خلاف نہیں لڑیں۔

مروئی کے سر پر حاکم میں خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی فوج تھی، اور وہ جھڑپوں کے خلاف نہیں لڑیں، اور جھڑپوں کے خلاف نہیں لڑیں، اور جھڑپوں کے خلاف نہیں لڑیں۔

مروئی کے سر پر حاکم میں خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی فوج تھی، اور وہ جھڑپوں کے خلاف نہیں لڑیں، اور جھڑپوں کے خلاف نہیں لڑیں، اور جھڑپوں کے خلاف نہیں لڑیں۔

مروئی کے سر پر حاکم میں خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی فوج تھی، اور وہ جھڑپوں کے خلاف نہیں لڑیں، اور جھڑپوں کے خلاف نہیں لڑیں، اور جھڑپوں کے خلاف نہیں لڑیں۔

مروئی کے سر پر حاکم میں خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی فوج تھی، اور وہ جھڑپوں کے خلاف نہیں لڑیں، اور جھڑپوں کے خلاف نہیں لڑیں، اور جھڑپوں کے خلاف نہیں لڑیں۔

مروئی کے سر پر حاکم میں خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی فوج تھی، اور وہ جھڑپوں کے خلاف نہیں لڑیں، اور جھڑپوں کے خلاف نہیں لڑیں، اور جھڑپوں کے خلاف نہیں لڑیں۔

مروئی کے سر پر حاکم میں خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی فوج تھی، اور وہ جھڑپوں کے خلاف نہیں لڑیں، اور جھڑپوں کے خلاف نہیں لڑیں، اور جھڑپوں کے خلاف نہیں لڑیں۔

مروئی کے سر پر حاکم میں خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی فوج تھی، اور وہ جھڑپوں کے خلاف نہیں لڑیں، اور جھڑپوں کے خلاف نہیں لڑیں، اور جھڑپوں کے خلاف نہیں لڑیں۔





کو نہ بخلا نہ بولید ان لوگوں کی والدہ سے ملاقات کے لئے نہ سے ہر ایک مقام پر گھومنے سے وہیں جا رہا تھا کہ نورانی والدہ سے کہا کہ مجھے جلد میری جائے اجرت پہنچا دیجئے وہ انہیں کے گھر پہنچا کر ان کی چکانی میں حریفانہ ہو گیا، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اس وقت بیچ سے اٹھ کر آئے تھے اور یہ خبر سونے سے ان کی مسافت پر تھے کہ ایک سالہ ملاقات کی آپ نے اس سے دریافت کیا کہ کیا بات ہے اس نے کہا کہ تلوہ میں وہ نہایت ملال ہیں، اس عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر تین دن کی مسافت ایک دن میں طے کی اور تین دن کی وفات کے وقت دم رہ گئی تھی، حادثہ خبر سن کر آپ کو دل بھرا، آپ نے اللہ والہ راہوں میں جو حال درود کے بارہ روز تک دعا مانگے اور پھر مجھے فوراً نماز عشاء میں وہ رضی اللہ عنہ پر دعا فرما دی، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ کیا آپ میں نہیں رہے؟ آپ نے فرمایا کہ تم میں کی کوئی بات کہہ سلیں، پر وہ نے میں کوئی حرف نہیں کہہ سکا، میرا خاک سنا کی چاہئے اور شہر و دیہہ نہ کیا جائے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ حیدرہ کے لئے تھے تو ایک قلیل احترام صورت کو ان پر ہونے لگا، وہ اس امر پر حیران رہ گئے تھے۔

(۱)۔ اس وقت ایک کوڑا خروار سے بھی بہتر طاقت ہوا تھا، جب قوم کے پاس سے ہوا اور وہ بھی بچھا دیئے جاتے تھے۔

(۲)۔ سب سے شائع اثر سے بھی زیادہ شعلہ ابرو ہوا، یعنی عمر بن قیس سے جو چپ پائے شہر کا باپ ہے۔

(۳)۔ اس کی آواز دہانے والے اس خطاب سے بھی زیادہ فیاض ہے، جو پہلے ان کے درمیان ہو رہا ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ۔ نہ چھوڑ کر یہ تو ان دنوں ہے؟ کہا گیا کہ ان کی والدہ وہیں آپ نے تین مرتبہ فرمایا اللہ رب العزت کی والدہ اس راہ رکھی جو میں خالد بن ولید جیسا جوان تھے سے جا کر آگئی ہیں؟ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ عزرائلی میں ان کی مسافت طے کرنے اور وہ یہ پہنچنے پر یہ اشارہ پر جا کر تھے۔

(۱)۔ دورانِ حیات اور پیمانہ انہوں نے اس سے کوئی بھلائی نہیں کی، وہ ان شخصوں میں سے تھے جن کی جو بھلائیوں کے تھے۔

(۲)۔ اگر خروار تو ہوا تو کوئی ان کو کھو چکا نہ ہوتا، دستِ ابرو انہوں نے اس سے گلے کے کھو جانے سے بھی زیادہ نقصان پہنچا ہے۔

(۳)۔ ان کے بعد لوگوں نے ان کی فضیلت تک پہنچنے کی اتنا کی لیکن وہ ان کے اسبابِ کمائی کے باعث قریب نہ پہنچ سکے۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی والدہ سے کہا کہ کیا خالد بن ولید کا اجر ان میں سے ایک کو مل گیا؟ یہ سنی ہوئی کہ خالد بن ولید کا وفات ہونے سے پہلے وہ کسی طرف سے جو عداوت میں تھا اس کا اہتمام نہ ہو سکا۔ یہ تمام روایات تھیں کہ خالد بن ولید کی وفات ہونے سے پہلے وہ کسی طرف سے جو عداوت میں تھا اس کا اہتمام نہ ہو سکا۔ یہ تمام روایات تھیں کہ خالد بن ولید کی وفات ہونے سے پہلے وہ کسی طرف سے جو عداوت میں تھا اس کا اہتمام نہ ہو سکا۔

یہ تمام روایات تھیں کہ خالد بن ولید کی وفات ہونے سے پہلے وہ کسی طرف سے جو عداوت میں تھا اس کا اہتمام نہ ہو سکا۔ یہ تمام روایات تھیں کہ خالد بن ولید کی وفات ہونے سے پہلے وہ کسی طرف سے جو عداوت میں تھا اس کا اہتمام نہ ہو سکا۔ یہ تمام روایات تھیں کہ خالد بن ولید کی وفات ہونے سے پہلے وہ کسی طرف سے جو عداوت میں تھا اس کا اہتمام نہ ہو سکا۔ یہ تمام روایات تھیں کہ خالد بن ولید کی وفات ہونے سے پہلے وہ کسی طرف سے جو عداوت میں تھا اس کا اہتمام نہ ہو سکا۔

تھیں کہ خالد بن ولید کی وفات ہونے سے پہلے وہ کسی طرف سے جو عداوت میں تھا اس کا اہتمام نہ ہو سکا۔ یہ تمام روایات تھیں کہ خالد بن ولید کی وفات ہونے سے پہلے وہ کسی طرف سے جو عداوت میں تھا اس کا اہتمام نہ ہو سکا۔ یہ تمام روایات تھیں کہ خالد بن ولید کی وفات ہونے سے پہلے وہ کسی طرف سے جو عداوت میں تھا اس کا اہتمام نہ ہو سکا۔ یہ تمام روایات تھیں کہ خالد بن ولید کی وفات ہونے سے پہلے وہ کسی طرف سے جو عداوت میں تھا اس کا اہتمام نہ ہو سکا۔ یہ تمام روایات تھیں کہ خالد بن ولید کی وفات ہونے سے پہلے وہ کسی طرف سے جو عداوت میں تھا اس کا اہتمام نہ ہو سکا۔

تھیں کہ خالد بن ولید کی وفات ہونے سے پہلے وہ کسی طرف سے جو عداوت میں تھا اس کا اہتمام نہ ہو سکا۔ یہ تمام روایات تھیں کہ خالد بن ولید کی وفات ہونے سے پہلے وہ کسی طرف سے جو عداوت میں تھا اس کا اہتمام نہ ہو سکا۔ یہ تمام روایات تھیں کہ خالد بن ولید کی وفات ہونے سے پہلے وہ کسی طرف سے جو عداوت میں تھا اس کا اہتمام نہ ہو سکا۔ یہ تمام روایات تھیں کہ خالد بن ولید کی وفات ہونے سے پہلے وہ کسی طرف سے جو عداوت میں تھا اس کا اہتمام نہ ہو سکا۔

فرماے رہنما: ”میں نے مشتاقِ بھٹو کی چیزوں کا کٹہر کر کے مجھے جو کچھ میں بھی نہیں، انوار جو یہاں سے تفریق کرتی ہیں کہ جب غلطیوں کا پتہ لگے تو ان کو جی تو ان کے ذکر کو شہر صرف گھوڑا، اٹھارہ سال کی لڑکی۔“

خاصی مفاہدہ نزد کراری کریمی کیجئے ہیں کہ ہم سے احمد بن حنبلؒ نے ان سے عبد اللہ بن ابی سعیدؒ سے عبد الرحمن بن حنبلؒ سے  
 اہل اہل سے ابوالفضل بن رزائے بن علیؒ کیا ہے کہ ہم بن حنبلؒ کی تحریر و اختصار کے کچھ لوگوں کے ساتھ حضرت عربی بن خطابؒ بنی اہل اہل کے پاس گئے، آپ  
 نے فرمایا کہ یہ ہشام بن زیدؒ کہ متعلق اپنے افعار و آثار اہل اہل نے چنداں دیکھا ہے، آپ نے فرمایا کہ تم نے ابوسلمہؒ کی حدیث و تخریج میں کی کی  
 ہے، ہشامؒ ان اہل شریک کی ذات کو پسند کرتے تھے ابوسلمہؒ کی (یعنی خلعی) مصیبت پر خوش ہوئے، نہ ان کی ذرا غفلت گمانے والا ہے مگر فرمایا کہ انہ  
 تھوئی ہو جو ہم کے بھائی کو ہوا کہ کرے کہ اس نے شریکؒ کو ہوا تھا خدا کی قسم:

(۱)۔۔۔ اگر شخص سے کہہ دو جو جانے والے کے برعکس نام پالی رو گیا ہے، مگر وہ آخرت کے لئے اس کی توبہ کرے چاہو تو۔۔۔

(۲) جو شخص میرے بعد زندہ رہے گا اس کی زندگی مجھے سب سے نفع دے گی جو شخص مر گیا اس کی موت مجھے ہلکا کر کے دے گی۔

مقرر کیا کہ انہو خالی ازمیعیں پر برحق فرمائے جو کچھ انہو خالی کے پاس ان کے لئے ہے وہ ہا ہنر ہے جس سے کہ جس میں وہ زندگی ہے یا مگر نہ ہے۔

ضیضہ بن خویلدہ (۱)..... ان کا نام حسب طلبہ بن خویلدہ بن قحظ بن عبدمنان خثعم بن امان بن قحطیس ان طریقہ بن عربی مقبوس بن وراث بن شہبہ بن اذون بن اسد بن خزیمہ اسدی ہے۔ یہ بیان ان لوگوں کے۔ سر۔ حمزہ خزاعہ و مشفق میں مشرکین کی طرف سے فریقہ ہونے کے لئے مجاہدہ میں اسلام کو قبول کیا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے لیکن آپ ﷺ کی دعوت کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں مرید ہو گئے اور نبوت کا دعویٰ کیا جس کا انہیں اہل بیت میں گزر نہ کیا۔

[illegible]















ہوا میں کھینچے جانے پر مریض الرحمن بن ابی بکرؓ نے خیر ہزار کا کچھ سے اس وقت کی قیمت کیا ہے؟ اس کے کچھ کدو میں سے ایک کدو کا ماڈل کھانے میں کیا کچھ قیمت ہے۔

[illegible]

یہاں تک کہ ایک بیوہ اور نیشن پر پہنچتی تھی کہ وہاں دیگر مکان علاقہ کوئی کرنے لگے اور اس میں اس کی  
 محرابوں اور دروازوں میں بیکھر چوہوں سے تنہا کی کہ اس کی حالت پر میں نے یہ دیکھا وہ مقام ہے جس میں باغیچہ بھجوا دیا کرتے تھے۔ یہاں وقت  
 سے آج تک وہاں اور بار بار ہے۔ اور پھر وہاں کے قریب ایک عسکری حریف کے پاس میں نے دیکھا کہ وہاں کوئی اور دیکھ چوہوں اور دیکھ چوہوں سے تنہا کرتے تھے اور  
 کہ وہ مقام کو آتے تھے۔ کہ کہ ایک اور سرحد میں ان کو ان کو ان کے سے بڑا قصبہ کی اور چھوٹا قصبہ تھا کہ یہاں سے اسے ہوا انہوں نے کہا کہ وہ  
 المونین اور قریبی طرف سے آئے تھے لیکن اس قوم نے اسیر اور خونخوار کو ہلاک کر دیا تھا۔ یہاں پر پہنچے جس پر ہزار ہا آدمی رہا  
 وہاں دیکھ کر کہ وہاں کی بڑی بڑی کھجوریں ایک اور دیکھ کر کہ وہاں سے آئے تھے لیکن اس قوم نے اسیر اور خونخوار کو ہلاک کر دیا تھا۔ یہاں پر پہنچے جس پر ہزار ہا آدمی رہا  
 یہاں سے کہ جس کے اور اور اس میں ایک عظیم الشان دروازہ تھا کہ وہاں کی کھجوریں اور اس میں ایک عظیم الشان دروازہ تھا کہ وہاں کی کھجوریں اور اس میں ایک عظیم الشان دروازہ تھا کہ وہاں کی کھجوریں  
 پر ایک کھجور کے کسی کو کہانی سنا کہ وہاں کی کھجوریں اور اس میں ایک عظیم الشان دروازہ تھا کہ وہاں کی کھجوریں اور اس میں ایک عظیم الشان دروازہ تھا کہ وہاں کی کھجوریں  
 کے پاس میں لگے تھے جس طرح ایک کھجور کے دروازے پر لگے تھے۔

کی حالت، جبکہ اسے وہاں سے کچھ بھی نہ یاد تھا، وہ اس زمانہ سے گئے آریب علی وہ بہت سے گئے تھے، یہ ان کے درمیان شریک  
پان کا چشمہ، بہت سناٹا تھا، مگر حیرت انگیز طور پر اس کا رستہ روشن تھا، جیسا کہ ان میں سے ایک نے بیان کیا تھا۔  
اس وقت تک کہ ان کے پاس ان کے لئے شریک کے پاس کیا کہ ان کو اس کے لئے کچھ بھی نہ یاد تھا، جیسا کہ ان میں سے ایک نے بیان کیا تھا۔  
اس وقت تک کہ ان کے پاس ان کے لئے شریک کے پاس کیا کہ ان کو اس کے لئے کچھ بھی نہ یاد تھا، جیسا کہ ان میں سے ایک نے بیان کیا تھا۔

[illegible][illegible]

میں نے یہ تمام غلطیوں کو اس کے مشعرہ لیا کہ یہ نہ تو کوئی اور غلط گیت تھی جو اسے سنا اور نہ ہی اس نے اسے سنا۔











مت کے ان مضامین میں ۲۸ جہیں ہوں اور ان کی آخری جگہ اور جو کا مسلم ۳۹ جہیں ہیں۔

نہر اور دار ابجر کی فتح در ساریہ بن زبیم کا قصہ ۔ صیف بن عمر نے اپنے مشرک کے قتل کی خبر کو ساریہ بن زبیم نے سنا اور دار ابجر کا قصد کیا ان کے مقابلہ کے لئے غار میں اور مردوں کا بہت بڑا لشکر بھی ہوا وہ مسلمانوں کو یہ بھیج کر ان کی بڑی فوج کا پیکر بنا کر ہم بھی بصرہ میں خطاب و مشاہدہ کرنے میں اس وقت ان جنگ زدوں کے وقت ان کی کثرت بعد دور کھاندا ایک کڑی صحنہ ایک حراٹ خانے میں ہیں اعداد قریب ایک ہزار ہے تو مسلمان اس کو اپنی پشت کی طرف دیکھ کر آدمی صرف ایک جوت سے آئے ہیں اور اب والی شب کی جنگ کو آپ کی طرف سے اس صلاہت کا اعلان کیا گیا یہاں تک کہ جب دو گھڑی آگئی کہ میں ساریہ نے انہوں کو دیکھا تو آپ آئے اور میرے بھائی فرما ہوئے وہ اب دار ابجر سے غریب ہے۔ اس کے بعد دو گھنٹہ اور وہی آدمی آپ کے ساتھ آئے۔ ساریہ کو یہاں تک لے گئے (۱)۔ ساریہ پر زنی طرف چلے یہاں تک کہ طرف ان کے دو گھنٹہ کی طرف متوجہ ہو کر دیا کہ کھدھوئی گئے بہت سے لشکر جس شاہد ان میں سے وہی یہ بات ان تک پہنچا ہے۔

والی کہتے ہیں کہ ان جنگی لشکروں نے یہاں کیا کیا جو کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا انہوں نے دشمن کے خلاف ان کی مدد فرمائی اور دشمن کو ماری۔

صیف بن عمر نے اور زنی روایت میں اپنے مشرک کے قتل کی خبر کو ساریہ بن زبیم نے سنا اور دار ابجر کا قصد کیا ان کے مقابلہ کے لئے غار میں اور مردوں کا بہت بڑا لشکر بھی ہوا وہ مسلمانوں کو یہ بھیج کر ان کی بڑی فوج کا پیکر بنا کر ہم بھی بصرہ میں خطاب و مشاہدہ کرنے میں اس وقت ان جنگ زدوں کے وقت ان کی کثرت بعد دور کھاندا ایک کڑی صحنہ ایک حراٹ خانے میں ہیں اعداد قریب ایک ہزار ہے تو مسلمان اس کو اپنی پشت کی طرف دیکھ کر آدمی صرف ایک جوت سے آئے ہیں اور اب والی شب کی جنگ کو آپ کی طرف سے اس صلاہت کا اعلان کیا گیا یہاں تک کہ جب دو گھڑی آگئی کہ میں ساریہ نے انہوں کو دیکھا تو آپ آئے اور میرے بھائی فرما ہوئے وہ اب دار ابجر سے غریب ہے۔ اس کے بعد دو گھنٹہ اور وہی آدمی آپ کے ساتھ آئے۔ ساریہ کو یہاں تک لے گئے (۱)۔ ساریہ پر زنی طرف چلے یہاں تک کہ طرف ان کے دو گھنٹہ کی طرف متوجہ ہو کر دیا کہ کھدھوئی گئے بہت سے لشکر جس شاہد ان میں سے وہی یہ بات ان تک پہنچا ہے۔

صیف بن عمر نے اور زنی روایت میں اپنے مشرک کے قتل کی خبر کو ساریہ بن زبیم نے سنا اور دار ابجر کا قصد کیا ان کے مقابلہ کے لئے غار میں اور مردوں کا بہت بڑا لشکر بھی ہوا وہ مسلمانوں کو یہ بھیج کر ان کی بڑی فوج کا پیکر بنا کر ہم بھی بصرہ میں خطاب و مشاہدہ کرنے میں اس وقت ان جنگ زدوں کے وقت ان کی کثرت بعد دور کھاندا ایک کڑی صحنہ ایک حراٹ خانے میں ہیں اعداد قریب ایک ہزار ہے تو مسلمان اس کو اپنی پشت کی طرف دیکھ کر آدمی صرف ایک جوت سے آئے ہیں اور اب والی شب کی جنگ کو آپ کی طرف سے اس صلاہت کا اعلان کیا گیا یہاں تک کہ جب دو گھڑی آگئی کہ میں ساریہ نے انہوں کو دیکھا تو آپ آئے اور میرے بھائی فرما ہوئے وہ اب دار ابجر سے غریب ہے۔ اس کے بعد دو گھنٹہ اور وہی آدمی آپ کے ساتھ آئے۔ ساریہ کو یہاں تک لے گئے (۱)۔ ساریہ پر زنی طرف چلے یہاں تک کہ طرف ان کے دو گھنٹہ کی طرف متوجہ ہو کر دیا کہ کھدھوئی گئے بہت سے لشکر جس شاہد ان میں سے وہی یہ بات ان تک پہنچا ہے۔

پہلے دیکھ لیں کہ اس سیر کو مینیا ٹیس حکمت و مصلحت کی راہ بھی سمجھ سکتا ہے۔ وہ دیکھ رہا ہے کہ ہم نے ایک آواز کی امداد یہ کھل ادرتیں مرتب کی، مگر ہم نے سب سے پہلے ان کے ساتھ کاروبار، تجارت نہ کر لی کہ وہ اس کی امداد کی کہتے ہیں کہ بھر پور تر عرشِ خدمت سے کہا گیا کہ آج یہ حق و دار کا روز ہے۔ آج اس طرح ہر چیز الٹا ہے۔

والہدی کہتے ہیں کہ کچھ سے تافہ عن الیہ لہجہ نے، نا سے تافہ مولیٰ ابن عمر نے اور نا سے ابن عمر نے بیان کیا کہ حضرت عمرؓ خطاب رضی اللہ عنہ نے خطاب بن عمرؓ فرمایا یا ساریہ بن زعم اکمل الکونم کچھ نہ کہے کہ نہ اور مارا فرما دے جسے یہاں تک کہ ساریہ بن زعم بدینا سے اب حضرت عمرؓ خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں کہ خبر بر ک عرض کیا کہ اب میرا ہاتھ کھنکھ رہا ہے کہ وہ کہے ہوئے تھے اور دن میں بائیس جوشیا رو پاتی تھیں۔ چہ نہ راجہ بھٹان میں سے کوئی دہی بھی نہ بڑی طرف نہ آتا تھا۔ ہاتھیں دشتیں بھی پڑاؤ کیے ہوئے اور دشمن بدمذہب میں بھٹو اتھا۔ اسی دوران میں نے ایک ایسی آواز سنی یا ساریہ بن زعم اکمل، کجس میں اپنے صاحبوں کے لئے کہہ رہا ہوں چہ مہیاس کے بعد ایک ساعت بھی نہ گزری تھی کہ اللہ خائف نے کجس کج عطر فرمایا۔

اس کو وہاں اقامت ملا کافی تے مالک میں باغ میں ان کے مرنے کی خبر سے بھی ان کی نعلی کیا ہے لیکن اس مرنے کی صحت میں تخریب ہے۔  
والدی کہتے ہیں کہ محمد سے سادہ سن دینے سے ماں سے اسلم نے اپنے والد کے ہاں جو سلطان بیعتاب بن علی نے کے کو والد کے نعلی کرتے  
جس سے حضرت عمر بن عبد جود کے دن نماز کے لئے لکھے اور وزیر پشتر فرما ہو کہ پھر پانچ روز سے فرمایا ہے سارے دن زجر و شکنجہ یا سارے دن زجر  
انگل اس شخص سے اسلم کہ جس نے مجھ کو فرمایا کہ اس کا دل دیا یا پھر خطیب نے یہ مالک کو کار فرما ہو گئے ہیں۔ کہ بعد ساری خطبہ حضرت عمر رضی اللہ  
عنی عنہ خدمت میں پہنچا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جس کی لالہ کاں سعادت میں فتح عطا فرمائی اور اس سے موت کا کر کیا جس میں حضرت عمر بن خطاب رضی  
اللہ عنہ مرنے سے لگے اور پھر یہ خطہ کر کے مبارک فرمایا یہ لکھا کہ میں نے یہ از خود نبی یا سادہ سن دینے کے حکم لکھا ہے یا سادہ سن دینے کے حکم لکھا ہے یا سادہ سن دینے کے حکم لکھا ہے  
یہ خطہ کہ جس نے مجھ کو فرمایا کہ اس کا دل دیا یا پھر خطیب نے یہ مالک کو کار فرما ہو گئے ہیں۔ کہ بعد ساری خطبہ حضرت عمر رضی اللہ  
عنی عنہ سے اور ان کو کا کا مرنے کے لئے تھے جس میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح عطا فرمائی اور اس سے موت کا کر کیا جس میں حضرت عمر بن خطاب رضی  
اللہ عنہ کہ میں نے اسی کا جو میری زندگی میں مبارک فرمایا ہے یا سادہ سن دینے کے حکم لکھا ہے یا سادہ سن دینے کے حکم لکھا ہے یا سادہ سن دینے کے حکم لکھا ہے

[illegible]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اصرار کرتا تھا کہ یہ ہمیں بھی عیوب کی وجہ سے کھانا کھانے کا سامان المومنین وہ کسی جگہ ہے کہ جس کے پیوند سے یہ پانی پھیلے گا اس کا پھیلنا روکی ہے اس کا دشمن اور یہ ہے اہل ہادی کی خیر قبیل ہے اور مشرق کی ہے اور ان کا کھانا بھی قبیل ہے اور قبیل تو کیا ان کی منافع کو لئے والے ہمارے جنس اور جنس کے آگے سے اہل اس سے جنگی ہوتا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شاعر ہے یہ عجب! ان کے کیا کھانے کیسے کھائے گا اور ان کا کھانا کھانے کے لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے لئے کھانا کھانا کے ہمدرد اہل کربلا سے جنگ نہ کرنا اور اس سے اس طرف ہی رجس نہ کرنا۔ ان میں سے ان میں سے اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔

- (۱) یہودیوں نے اپنے کسی فقرے کی اس ہیئت میں سے یہ بات نکالی کہ جو اس آئی ہے۔  
 (۲) اور یہ قضا اور سخت تعلقات کے بعد ان کے پاس پہنچی ہے جب کہ وہ مسلمانوں کا جو کچھ سے نفرت کی گواہی داتا۔  
 (۳) یہ مسلمانوں سے ہے کہ انہوں نے اس خدمت کو نہ کر سکیں یہی گواہ اور انہوں نے اس کی خدمت کی ہے۔









آپ کے بھائی میرا سہا اور بھائی میرا دلدادہ آپ نے فرمایا کیا قیامت کہ ان میں میرا دلدادہ میری سہیلی آپ نے ان چیزوں کو بچے پست پر ملا دیا،  
 ہر مہینہ اس صورت کی طرف چلے ہاں کتنی کڑی سزا میں پست سے لیے کھاکو، میری میں سے کھانا نکال کر ڈال دیں اور کچھ چوبلی ڈال دیں اور ہانڈی کے  
 نیچے چھوٹے ذرا شروع ہوئے وہاں کچھ بیکٹے آپ کی ڈال دیں میں داخل ہوا اور باہر آپ نے ہانڈی کو گام سے اٹھا کر مڑ دیا کہ پست ملا، پست ملائی  
 کتنی، مگر آپ نے سے گھر ویا اور چھن کے سامنے دھک دیا اور فرمایا کھاؤ انہوں نے کھا لیا یہاں تک کہ میرے ہونے اور موت میں اور ان کے لئے  
 دعا کرتی رہی وہاں کو کھینچ کر لائی آپ کچھ دیر اور میں یہاں تک کہ کہنے کو مجھے پھر آپ نے جاتی تھی میں ان کے حوالہ کیں تو ان کو آئے اور مجھ  
 سے فرمایا کھا یا علم چھوٹا اور نے نے انہیں دیا کھا تھا۔

کہا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا بند کے باہر کے طرف روانہ جارہے تھے آپ نے پوچھا اسے امیر المؤمنین آپ کہاں جا رہے ہیں؟ فرمایا کہ صدقہ کا ایک اجوف بھاری گینا ہے اسے اٹھائی کرے ورنہ مجھے جہنم میں لے جائیں گے۔

اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ایک بھوک کی وجہ سے موت پاٹ ہوئی تھی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیوں ہے؟ کہا گیا کہ عبداللہ بن عمر آپ نے فرمایا کہ میری بیوی ہے مگر آپ نے پوچھا کہ اسے کیا ہوا؟ کہا گیا کہ جو کچھ آپ کے قبضہ میں ہے آپ مالک رکھتے ہیں اور اسے نہیں یہ حسرت پہنچ رہی ہے مگر آپ دیکھ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا اے عبداللہ! میرے سوا اور تمہارے سوا یہ مال کیسے لعل واقعی ہے، اللہ کی قسم! ایشی نہیں، وہ سب کچھ MMR جو خندہ ہے تمہارے لئے مقرر کیا ہے یا تم چاہتے ہو کہ تمہارا وہ بھی جھپٹا دو کہوں جو تمہارے لئے مقرر کیا ہے۔  
ایسی صورت میں تو میں غافل نہ ہوں گا اس کا بھری سماعت کیا گیا ہے۔

واقعی کہتے ہیں کہ عمر سے اجڑا عورت بن چکا ہے۔ انسان سے کچھ بن ادا ہے۔ اللہ سے بڑھ کر جان کا یہ کون سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہو چکا کہ عمر فاروق کا لقب امیر المومنین کسی نے رکھا؟ آپ نے فرمایا نہی کر رکھا۔ نہ آپ کا لقب نہ فرمایا کہ امیر المومنین ہو ہیں۔ اور سب سے پہلے مخیر من شیعہ نے آپ کو اس لقب کے ساتھ ملوا کر لکھا تو یہ بھی کہا جا چکے کہ کسی کے غیر نے اس لقب کے ساتھ کیا تو وہ اللہ کا نام۔ ان جریہ کہتے ہیں کہ مجھ سے اس حد تک جدا اللہ اللہ اللہ سے والی تمام عمر و دست حسان کو تیرے اپنے ہاتھ سے دیا نہ کہ اس عمر و دست عمر اس وقت ایک سو تیس سال تھی۔ ان کے آپ نے کہا کہ جب عمر بن خطاب الیہ السلام نے مکتوب کو لکھا یہ اس کی طرف سے خلیفہ رسول اللہ (ﷺ) (۱۰ رسول اللہ کے خلیفہ) آپ نے فرمایا کہ یہ کلام تو بہت لمبا ہو جائے گا بلکہ تم مومنین اور اہل بیت تمہارا امیر۔ مگر اس وقت سے امیر المومنین آپ کا لقب ہو گیا۔

[illegible]

پھر ان کو فریاد ہو کر کئی اہل علم اور سادہ گمراہوں کے سامنے لے کر رکھتا تھا جس سے آپ پر ہر روز ۲۰۰ روپے کی کاراجڑ مارتے تھے۔ غریبوں کے لئے بھیک سے حملہ کر اور سنی باجوہ دار رکھنے والوں میں سے ایک آپ کی ناف کے نیچے لکڑی سے سفل رنگ کٹ جاتی آپ پر احترام سے سڑک سے اور میرا وطن بنی حلف کو تار کا ظیفہ بندھوا اور کئی کا فر خیر سمیت واپس بلاندا۔ جس کے پاس سے گزرتا اس پر بھجور دے کر دیتے یہاں تک کہ کوئی نے تجرہ آجیوں کو کوئی گمراہ جن میں سے چھ سپرد ہو گئے، پھر حضرت اللہ بن رسول نے اس پر کوٹ پھینک کر اسے دیو کا مٹھن اس نے خود کو مٹی کر دیا، اللہ تعالیٰ اس پر لعنت فرمائے۔

حضرت محمد بن عبد اللہؐ کو مگر یہاں کیا اور خون ان کے زخم سے بہا، تاہم یہ طوعاً غمماً سے پہلے کا واقعہ ہے اس کے بعد آپؐ کو کچھ فرقہ







[illegible][illegible]

اور آپ کی ولادت پانچ تھیں جن سے امام ابو حنیفہ، ابو یوسف، ابو سعید خدری، ابو اسحاق، ابو حنیفہ بن اسحاق اور ابو حنیفہ بن اسحاق بن اسحاق تھے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ امام ابو حنیفہ کے چارے میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ امام ابو حنیفہ کے چارے میں اختلاف ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی وفات پر کہے جانے والے بعض حرمیہ..... علیہ السلام محمد بن ابی وائلہ صاحب اسیر عن خالد بن اسرار بن کثیر بن سوادہ بن صفیہ بن عبد بن جہل کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو ابوبکرؓ کی بیٹا نے اسے جوئے کہا اب عمر جس نے کئی کو یہ سنا کیا جہد کو چھوڑا کیا انھوں نے کہا اور اس وقت کوڑھ کا پھاڑا پاک رہا میں اور صاحب سے حدافہ عمر اس سے چلا کر علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے یہ کہنا کہ اللہ کی قسم اس نے کئی کہہ یہ وہ اس وفات کے بعد کہ لگ گیا اس میں اس کے سر سے کئی کر لگے یہ وہی قسم اس نے جو کہہ کیا ہے اس کے نہیں کہا جس سے کہہ لیا گیا ہے

اور، حکمِ ربیع سے اپنے خاندانِ حضرت محمد مصطفیٰ اللہ عنہ کے بارے میں یہ اشعار کہے

(۱) فیروز کوکلی بھلائی نہ پہنچے کہ اسی نے مجھے اور امجد کیا ایسے خوف گئے ہرے میس، جو سفید رنگ قرآن کی حلاوت کرنے والا اور اہل بیت

وفاقی

(۲) پور شدہ دواؤں پر مہربان اور ٹھکان پر سخت حراج تھا، مصائب میں چٹائی، قم دار، شریف، طلعہ

(۳) جب ہر کوئی قرآن کا لٹھیا اس سے قول کی کھنڈ پہنڈ نہ کرنا تو وہ انہی کی طرف توجہ دے والا تھا اور تڑپا رہا تھا۔

عزیز! یہ ہے کہ:

(۱) ... اے کہ کئی آدمی اور با آواز بلند خوب دھواں شریفیہ امام برہنہ وہی ممکن نہ ہو۔

(۴) جرات نے ہمیں ایک ذرہ دوست ٹھکانا دکھا دیا ہے جو جنگ کے روز بروز دست و پائیوں میں نہ تھکا اٹھتا تھا۔

(۳) اور تو گویا ہی نہ تھا! اور خداوند سے نہ تھی! نہ کلمہ و نہ تہذیب و نہ معیشت و نہ فن و نہ ہیکل و نہ لہجہ و نہ زبان کا فریاد مگر تھما۔

(\*) جنگِ اٹلی میں ان سے کہہ دیا کہ تم میرا دوست بنو، سے بھوکا وہی تھا گا پیاسہ چار رہا ہے۔

اور مایکھ مسلکمان خودت نے جوئے کرتے کیا۔

(۱) . قیامت میں عورتیں غریب سے غریب پروردگار کی اور نہایت غریب سے غریب پروردگار کی دعا کریں گی۔

(۶)۔ اگرچہ یہ پانچ طرح فراشیہ کا مختلف قسم طرح ہے۔ فخر کا یہ پھر فراشیہ کی ہوتی ہیں۔

(۳) اہل حقین و صالحین کے لئے جہنم کا تہاں ہے۔

ابن جریر سے حضرت عمرؓ کا بعض اوقات تھکے سے چھٹنے کے ہیں اسی طرح اس جرحی نے ان کی سیرت میں اور ہمارے شیخ  
 حافظ ابوبکر اللہ تعالیٰ نے اپنی تاریخ میں بھی نہایت لطافت سے کام لیا ہے۔ ہم نے قریباً سب کے متعلق کلام انبیاء کو، جو کہ جدید میں صحیح و روا ہے،  
 اور ان سے متعلق روایات کو الگ جملہ میں پیش کیا ہے۔ اور انہا پر بحث سے بعد ان کا کلام کو فقہی ترتیب پر الگ جملہ میں جمع کر دیا ہے۔ اللہ اعلم۔

[illegible]

[illegible]

پھر شیخ نے اسی سال وفات پانے والوں کا ذکر کیا ان میں قذوف بن نعمان الفساری اور الخضر بن جریج صلیغی کے نام شریک ہوئے ہیں، قذوف بن نعمان سے بڑے بیڑے بیڑے قذوف بن خروجد بن شریک بن غزوہ احد میں ان کی آنکھ میں زخم لگا اور وہ رچ آگئی، رسول اللہ ﷺ نے اسے اٹھ کر دوا دیا اس کی جگہ پر کھنڈ پاد پیلے سے بڑا دھنوسوڑا، جس کی یہ بہت مشہور تھ لکھنا ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب شام کو شریک لائے تو یہاں آپ کے برابر اسی ستر پر غرقو تھے مشہور قول کے مطابق اسی سال آپ کی وفات ہوئی عمر مہاجر کا بیٹنہ تھا مہاجر بنی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ خود قمر میں تھے ایک قول یہ بھی ہے کہ اس سے پہلے سال آپ کی وفات ہوئی پھر شیخ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حالات نہایت تفصیل اور مشرق وسطیٰ کے ساتھ ذکر کئے اور یہ کہ اسامہ بن جریج اور قذوف بن خروجد اور جریج بن کعب بن اشجاثی ان کا وفات جنت میں ہوئے اور ان میں ہاں لوگوں کا ذکر کیا جن کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں وفات ہوئی تھی۔

[illegible]

- (۱) کیا آپ صبری اور غلاموں کی قیمت میں اور حسن کے درمیان متحدد کرتے ہیں۔  
(۲) ..... حسن اور غلاموں کی بھی جو قیمتیں عرض ہو اس سے فوجیت نہ کھینچے ہیں۔  
(۳) ..... میں ان دونوں سے کٹر نہیں ہوں اور غلاموں کو جیسا کہ ان کے بھی بندہ نہیں ہو سکے گا۔  
میں اس بات پر یقین ہے کہ اس سے فرمایا کر کیا تو نے برا شمار کیے ہیں۔

الجعل نهى و تكبى العبد بين عينه و الاقرع و رواه النسائي و

مسئلہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اقرع کے ذکر کو مبینہ سے مخفی رکھا تھا اس لئے کہ اقرع مبینہ سے بظہر ہے، راہی کہتے ہیں کہ اس وجہ سے اقرع بھی نہ سمجھ سکے گا، بعد از دیکھیں کہ جو یہاں کہہ رہے ہیں وہ تو کیا تھا، اقرع نے طلحہ کی بیعت کی اور اس کی تصدیق کی لیکن پھر لوٹ آئے، خلاصہ یہ کہ یہ کہ اقرع ایک صلہ مراد ہے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ساتھ زمین عراق میں کی مصلحتوں میں شریک رہے اور انبارہ کے معمر کے پاس آپ کے بھائی دستار پر مشروط تھے ہمارے شیخ حافظ ابو عبدہ خذ بھی نے خلافت کا دور کی یہ روایت دیکھ کر کہنے میں اس کا ذکر نہ کیا ہے اور اسے شیخ نے



میں سے ایک تھے، ابوہریرہؓ کے معرکوں میں شریک و جہاد، محمد اکبرؒ کے نزدیک اچھا و نفا، اُسے سطلے میں ماں کی ایک جھیت ہے، اُن کا  
 معیار ہے کہ جس کو کئی وفات رسولؐ نہ جھٹکے، زمانہ مبارک ہی میں ہوگئی گی اور یہ بھی کہ کیا ہے، یہ معرکتہ عرضی نہ ہو، کہ نہ ناش ہو، ا  
 ر پ نے اللہ کی قبر پر کھڑے ہو کر عرض فرمایا کہ کوئی یہ سمجھے کہ طاقت ٹکس رکھتے کہ میں اس قبر کو اُسے سے اجڑا ہوں، اُن کی کریم جھٹکے لئے جب بھی  
 حضورؐ اُٹھ کر سامنا کرتا ہوں، اُس کے مجھے جوتے تھے، میں انہیں اپنی خواہش سے روایت کیا، ان کا اثر نے انہی کے معرکتہ میں غم کیا ہے۔

[illegible]

معمر بن حارث (۲)..... ان کا نسب معمر بن حارث بن حبيب بن اسد بن خضالم بن کنانہ بن خزیمہ بن معمر بن کنانہ بن عبد مناف ہے۔ وہ چاروں طرف سے  
بھائی ہیں، ان کا ماں کا نام خیلہ بنت مغنمہ ہے، جو کہ بنو کنانہ بن قطن بن کنانہ بن اسد بن خضالم بن کنانہ بن عبد مناف کے سردار اور اعلیٰ شریف کے مانے جاتے  
تھے۔ پہلے مسلمان ہو گئے تھے، فرمودہ درود پر بعد کے معرکوں میں شریک رہے اور رسول اللہ ﷺ کے لئے کے اور صحابہ میں حضور اکرم ﷺ کے موافقات کا کام  
لے لیا کرتے۔

میسرہ میں مسردقہ بھی کیا یہ صاف لہر مٹتے کہا جاتا ہے کہ یہ صوفی ہیں۔ ان لوگوں کے ممبر کی شہرت یہ تھی اور وہ ممبر ہی ہزاروں کے لشکر پر امیر بن کر داخل ہو گئے تھے، انہیں ہندو ملت کوئی شے نہیں سمجھتے تھے، انہوں نے ان کی تہذیب کو اپنا دینیت مانتا تھا، یہ ہندو کا مذہب ہے۔ یہ ہر مذہب سے روایت کرتے ہیں، انسانیات کی طرف سے ان کو مذہب کا رونا ہوا ہے، انہیں شجری نے ان کو ہندو کا مذکر کو مل گیا۔

[illegible][illegible][illegible]

(٢) المستند رقم ٢٣٦ والاصحاح ٤٨ من ائمة الزكاة: ٢٣٦، فجزء من مائة الصداقة. ١٩٩

(٢) الأسماء: ٢٤٣٥، الإصابة: ٩/ ٤٩٣، الطحاوية: ٢/ ٢٢٢، معجمه: ١٢٢٨،

(٢) الإصدار : ١٩٨٤، الطبعة : ١٩٨٥، عدد الصفحات : ١٠٧، جريدة أسماء الصحابة : ١٩٨٢

طاہر یہ نہ کرتا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں نہ حاضر نہیں ہوئے البتہ آپ کی خدمت میں سہارا لئے بیٹھے ہیں اور غصہ ہوئے۔

ابوحنیٰ عمید الرحمن بن کعب بن عمرو الغضائریؒ ۱۱۱ھ ... یہ اہل اجد کے سحر کو اس میں شریک ہے، البتہ غریہ، جھک میں غریب و مفریق ہے۔  
سے شریک نہ ہو، کہے، ہر ایک ان پہ بھی ہوئے والوں میں سے ایک ہے۔

[illegible]

ہندو جنت مشیہ<sup>(۱۲)</sup>... ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں فوت ہو گئی اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے پہلے وفات ہو چکی تھی جس کی وجہ سے کہہ لیا کہ یہ بڑا عجیب ہے۔

امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت (۳۰) اور ۲۳ھ کا آغاز

۱۴۰۰ء کے پہلے دن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ کیا میاں دیہا ایک توں کے مطابق تھا اور اگر ان تھا اور ان کے تین دن کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیت غزوات کی تھی۔

[illegible]

لکھنا کہی نہ اپنے مشائخ کے قتل کا یہ کہتے تھے کہ آپ نے مسیحی میں نہ کو جو وہاں۔ لیکن کیا تو اور نہ بیا تھا کہ یہاں ہی میں شامل تھیں ہیں، اور میں شادی سے آپ نے ہی بھی نہ کیا، کہہ رہے ہیں کہ میرے بچے میرا اللہ بھی۔ لیکن میں نے ان کے کہنے میں اعتراض نہیں کیا کہ جسے جسے کہیں ہوگا جتنی وہ کہیں ہوگا کہ ان کو سمجھتے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے ان کو سمجھتے نہیں ہو سکتے، وہ آپ نے وہی سمجھتے تھے کہ میں نے ان کو سمجھتے نہیں ہو سکتے۔

۴۴۶- (۱) آیا این سند به شما تحویل داده شده است؟

[illegible]

(١٩٨٧-٢٠٠٥) : دراسة في التاريخ الاجتماعي والاقتصادي لـ "عبدالله بن عبدالمطلب".

[illegible]



وہ بہت نوکوں سے طاقت کی، اجتماعی و انفرادی طور پر محنت و اشتہار کی، ایکسپینس رو رو سے بھی لے، غلامی اور غلبہ بہت چیت بھی کی جی کی کہ پروا نہیں  
ہو کہ ان کے پر بھی گئے اور ان سے بھی بچ گیا، اس کا حکم بن چڑھتا ہے وہ لیکن بہرہ دیتا ہے وہ مسافر نہیں اور عرب بدلوں سے بھی مصروف کیا نہیں  
وہ مخصوص کو بھی نہیں، لیکن وہی اللہ عزوجل کی نوعیت کے، وہ سے بھی اختلاف کرتے ہوئے نہ پاؤ، بہت عمارتیں بنائیں اور عقود کے بارے میں عقول  
ہے کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق شہود کیا تھا لیکن مگر ان لاؤں سے بھی دیگر لوگوں کے ساتھ حکام بن غلامان کے، تو یہ ریاست  
خلافت کی، جس پر کہ ہم مقرر ہو کر رہے۔

ابن سہروردی نے ایک روز دلا دھلی کو کوشش میں کیا اور اس میں حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے شیخ ابن ابی اسحق بن مائیم صرف یہ کہیں، بہت ہی اہم سوئے اور اس وقت قنوجہ اور مشہور میں گزرا اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے بڑے بھائی کو پکارا، جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے اوقات کے بعد چوٹی رات کی صبح صبح ہوئی تو اپنے بڑے مسعود بن کر کے کہیں ان کے گھر آئے خود فرمایا کہ مسعود کیا تم سو رہے ہو واللہ ان قسم میں میں نے ان کی بات میں بہت ہی کسوٹی ہوں، کیا اور عثمان رضی اللہ عنہ کو میرے پاس بلاؤ اور مسود نے جو چاہا کیا ان دونوں میں سے کسی سے میرا کلام آگیا آپ نے فرمایا کہ آپ جو پہلے چاہا کر لیں اور مسود کہتے ہیں کہ میں حضرت علی بن ابی طالب کے پاس گیا اور دیکھا کہ اپنے مومن کو قتل کر رہا ہے، انہوں نے جو چاہا کہ یہ بھرتے ساتھ کسی اور کو گنہگار بنائے کہ انہیں مراد ہے ایشیائے ہندی میں اس پر چڑھا کہ ان میں سے کسی نے کہا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بھلا جو چاہا کہ ہمارا دل میں سے کسی کے ساتھ تھا کہ گنہگار بنے کہ ہم یہ تو خدا کا قسم ہے کہ میں ہمارے کسی کو قتل نہیں دیکھ کر فریاد کر ان دونوں میں سے کسی کو چاہا جو پہلے چاہا، میں نے آپ کے پاس آگیا، مگر حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ میرے ساتھ تھے جب یہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے گھر سے قریب سے گزرے تو حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ باہر بیٹھے اور میں اندر آگیا ہوا، میں نے ان کو حجر کے ساتھ دھڑکتے پڑے پکارے، انہوں نے بھی مجھے سے اپنی قسم جو میں نے چھٹی تھی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ کو قتل کیا اور ان دونوں کو لے کر اپنے مومن عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا، وہ کھڑے ہوئے پڑھ رہے تھے، پڑھ کر خود اس کو قتل دیکھ کر ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ میں نے تو ان سے قتل ہونے کے متعلق خوب سوالات کئے ہیں اور میں نے ایک شخص کو بھی نہیں پایا کہ ان کی کہہ دے کہ میں نے یہ فرما دیا ہے، مگر ان دونوں میں سے ہر ایک سے اسے گناہ عہد کیا کہ میں اس کو قتل نہ کروں اور وہ علی بن ابی طالب کے گناہ کا دوا کرنا ہی دوسرے کو قتل نہ کروں اور صلح و طاعت کرے گا کہ میں بعد ان دونوں کو لے کر مسجد کی طرف تھے، آپ نے دو بار پڑھ کر پتہ چھوڑا، اللہ تعالیٰ انہیں پتہ چلے تو دیکھا کہ ان کی زبانی اور ہمارے انصار کے گھر کو گنہگاروں کی طرف بیتہ مہینہ ہوا، مہینوں میں صلوات ہے کہ انہوں نے کہا، یہ لوگوں سے بھگتی ہو، جنگ چڑھی، تو گناہ سب دوسرے سے چپک کر پیشہ ہوئے تھے حتیٰ کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے لئے بھی جگہ نہ بنی اور لوگوں کے سب سے آخر میں بیٹھے تھے اور بہت ہی سہرا دانا اور شرمیلے تھے، مگر عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ غیر توجہ سے چلے آئے، زبانی ان کے گھر سے اور ادا کرتے رہے جس کو لوگوں نے ان کے ساتھ چلے فرمایا کہ اسے لوگوں میں نے پتہ دیا وہاں پر سے تھہر چکی تھا کہ ہمارے میں جو چاہا میں نے ان کو نہیں دیکھا کہ کسی کو ان دھمکوں کے لئے فرما دیا ہے تو عثمان بن عفان کے بھائی فرمایا کہ اسے علی ابیہر سے پاس آکر حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کے پاس گئے اور میرے نیچے کھڑے ہو گئے، آپ نے حضرت علی کو چاہا کہ وہاں پر یہ کیا تم کتاب اللہ صلیت رسول اللہ صلیت اس پر اور میرے حکم پر چلے، بہت کرنے سے وہ انہوں نے کہ انہیں میں کشش الی اللہ و خافت بہت کرتا ہوں۔

[illegible]

ہاں کہتے ہیں کہ کلمہ کو انھوں نے بھیج کر کرنی اور پھر اعلیٰ درجے کے ہاتھ پر پہنچانے کے لئے خفیہ طور پر شیخان پر چھوڑ دیا۔





[illegible]

دلی کہتا ہے کہ اگرچہ ہوا لگے کہ آپ سے بیعت کرنے کے لئے آئے تھے مگر میں کہتا ہوں کہ یہ غلبہ اس دلیانہ مصر کے بعد ہوا تو دلی سے نہیں ہوا تھا۔ اور عبدالرحمن ابن نوفل مدنی کے حوالے سے مصر کے سرے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ لیکن لڑکا اور سب سے بڑا دھوکا اس دلیانہ مصر کے دیکر یہ ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے جب اپنا بیٹا علی بن ابی طالب کو شہر اس کا قیام تو ان پر لڑکا دیا مگر اس کا بیٹا چلا کر وہاں گیا۔ کہہ رہے ہیں یہاں تک کہ آپ نے فرمایا ہے کہ لوگوں میں جو ساری کہہ رہے ہیں کہ وہاں پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بیعت ہوئی ہے لیکن وہاں سے ہے کہ یہ صاحب غنیمت و غیرہ نے ان کو کیا سزا دی ہے۔ ان لوگوں کو جان ہے جسے ان لوگوں میں سے کسی کو کوئی اصل نہیں سمجھتی۔

قصہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کے اظہار میں جو سورہہ کافرانہ میں بھی نظر اسام میں سے جو ہر وجہ سے  
واقفیت میں اسناد کی بنا پر اضا فاسی مقدہ رہا تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے لئے ایک بیت المارے سے مقرر کیا تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے  
وعدہ ان الزبائک میں ہر مسلمان کے لئے بیت المارے سے ایک ایک درہم عطا فرمائی گئی تھی مگر یہ اور احکامات انصاف میں کے لئے اور اور درہم ضرر کے  
تھے جب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ والی حکومت سے توبہ آپ نے لی میں خدا کا وہ سچا پیشوا تھا جس نے نہ ان کی اصلاح کرنے والوں  
سے مداخلت فرمادہ اور اس میں کے لئے دوسرا ن لایا تھا اور ان کے لئے جس درہم پر سورہہ کافرانہ عظیم شریف فرما دیا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ  
عنہ بوقت خطبہ میں سے نکلے اور پھر فرمایا اگر تم سے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بیعت کا یہ ہے تو وہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے درجہ سے  
بر قیام کرنے کے لئے جب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے بیعت توبہ نے فرمائی کہ اس طرح تو مسئلہ بہت دیر لگا جائے گا مگر حضرت کے  
اس دور میں جس سے ہر کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ کرتے تھے اور بعد کے وہ اذان اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے آپ کے تشریف فرما ہونے کے بعد  
انجا پہنچ کرئی گئی آپ نے اس سے قبل ایک اذان کا اور اضافی کیا آپ کے خطبہ پہنچنے کے بعد سب سے پہلا فتویٰ آپ کی قدمت مگر عید اللہ میں عربوں  
میں اس دور میں کہ عید اللہ میں عمر نے اپنے لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے خطاب فرمایا اللہ عزوجل کے فضل و جود کی بے شمار نعمتوں کو کہ عید اللہ میں عمر کے  
فرمان کی کوئی کوئی اور نہ اس کے حق کو اور اور ہر جوان جو کہ پہلے ہی اس طرح سے اس کی کوئی کہ دیا۔

[illegible]

(۱)۔۔۔ اے عہدِ بدعت و فساد! تیرے لئے انی اور فی درجہ ہے محمدؐ سے نہ قرآن کی سختی کشش اور نہ کوئی خاصے چاہ ہے۔

- (۲) ... اللہ کی قسم! اگر نے ایک ہاتھ نہ ہوتا تو میں کیا ہے۔ ہر جوان کا نکل مسیحا بات نہیں۔  
 (۳) ... اور نہ سے بلاؤں نہ فرست کر لی ہے ایک تاج کی ہے کہ اگر کچھ جوان پر عرضی اللہ عز و جل کی نسبت لگاتے ہو؟  
 (۴) ... ایک شخص نے جواب دیا کہ وہاں میں یہ نسبت لگاتوں کہ کسی کی شہرہ و عظم سے پیام ہوا ہے۔  
 (۵) ... ۱۱۶ بات بہت چل رہی تھی اس کے بعد اس کے گھر میں ہونے میں جن میں وہ القاب پکارتا، بتا ہے اس کا ایک کام سے دوسرے کام کا اٹھ اڑا ہوا ہے۔

عبداللہ بن عمر نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے زید بن ابیہ کی بیوی اشعلہ پر فحاشی کی عثمان بن عفان نے زید بن ابیہ کو بلایا تو اس نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے سامنے یہ اظہار کر دیا:

- (۱) ... اے امیر المومنین! اللہ کر دے! میں آپ ہر جوان کے نکل میں شکست کھیتے۔  
 (۲) ... اگر آپ نے اس کے جوہر کو صاف کر دیا تو آپ کو اسباب خطا گھوڑاؤں کے گھوڑاؤں کی مانند ہوں گے۔  
 (۳) ... کیا آپ سے حقیقی معاف کر لی گئی ہے اگر آپ یہ کیا کریں گے تو اسے نہ جواب دیں گے جو نہایت طاقتور ہو گا۔  
 ماضی کہتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو اس سے دو کلام سے انھیں چپ کر لیا اور پھر اس قسم کی باتوں سے باز آگئے پھر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے شہروں کے لوگوں کو منع کے امر اور بدعتی علاقوں کے خطیمن کو غلطوہ کہنے اور نیکی کا کھجور برائی سے بچنے کی تاکید کیا لہذا انہوں نے اس کے رسول کی اطاعت پر اہم اور اہم اہم مقرر کر کے بدعتات کی تردید دی۔  
 انہی جوہر کہتے ہیں کہ اس سال حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے مغیرہ بن شعبہ کو کوئی لادیت سے معزول کیا اور سعد بن ابی وقاص کو وہاں کا امیر مقرر کیا اور یہ آپ کے سب سے پہلے عامل ہیں جن کا پہلے تقرر کیا اس لئے کہ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ اگر سعد امیر بن جائیں تو جو ایامی بات ہے، مگر نہ بجا رہے وہاں سے قائد و اہل فائے عار میں نے ان کو کوئی کڑی دہلی دیا نہ تھی جو سے معزول نہیں کیا تھا آپ نے سعد کو تقریباً سو سال تک کوٹھکا امیر بنا دیا تھا۔

ابن جریر نے یہی نہایت عن عمر بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے مخرج سے اور اللہ کی زید بن اسلم بن ابیہ کے مخرج سے نقل کیا ہے کہ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے وصیت فرمائی تھی کہ ان کے مقرر کردہ عاملوں ایک سال تک یہ قرار رہے گا کہ اب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ طے نہ فرماتے تو آپ نے مغیرہ بن شعبہ کو ایک سال تک کوئی لادیت سے یہ قرار دیا تھا پھر انہیں معزول کر کے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو امیر بن دیا پھر انہیں معزول کرنے کے بعد ولید بن عقبہ بن ابی معیط کا امیر مقرر کیا۔

ابن جریر کہتے ہیں کہ خودی کے قتال کے مطابق سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا کوئی لادیت سے ایک سال کے لئے تقرر دیا گیا تھا ہے۔  
 ابن جریر کہتے ہیں کہ اس سال ۱۱۶ھ میں ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ نے آذربائیجان اور آرمینیا والوں سے جوہر کیا اس لئے کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں جس چیز پر مسلمانوں نے مصالحت کی تھی اس سے وہ منحرف ہو گئے تھے یہی اختلاف کی وجہ سے ہوا وہ مکرر ادا کیے ہیں کہ جوہر ۱۱۶ھ میں ہوا جس کا خلاصہ ابن جریر کی روایت ہے کہ ولید بن عقبہ کوئی لشکر لے کر آذربائیجان اور آرمینیا کی طرف روانہ ہوئے اس لئے کہ انہوں نے انھیں جہد کیا تھا اور ان کے شہروں کو غارت خان کی امانی کو پال کیا اور ان رستہ کے حکم حاصل کیے لوگوں کو خودی دیا اور عہدہ سوال ان سے سمجھنے اور بن عمرو والوں کو اپنی بدعت کا یقین ہو گیا تو انہوں نے اس چیز پر سخت کر لی جس پر وہ بنی حیان سے صلح کی تھی، یعنی آٹھ لاکھ درہم سالانہ، مگر ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ نے ان سے ایک سال کا جزیہ وصول کیا اور اسلحہ کی ساتھ لڑائی کے لئے کوئی طرف دیکھی نہ تھی جب رسول کے پاس سے گزرا تو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا عہدہ بدعتی کا صلہ وصول ہوا جس میں آپ نے انھیں محمود و قہار کہا، انہیں کے خلاف اہل بیاض کی لڑائی ہوئی۔

ابن جریر کہتے ہیں کہ اس سال ماضی نے بغیض و غضب میں آگئے تھے حتیٰ کہ اہل بیاض ان سے خوف کھانے لگے اور انہوں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے عہد کی درخواست کی، جس آپ نے ولید بن عقبہ کو لکھا کہ جب آپ کے پاس میرا یہ خط پہنچے تو آپ امانت دلا، مگر ہم







پہنچ کر وہ تھکی دھجے لگی ان کو گھر میں نہ لے کر رہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اتم مکمل ہوا بیت میں سے ہوا، مگر اب پھر اس قوم کو دوسرے قوموں سے الگ کر دیا۔ اس کی روایت مولیٰ انوار کی قطع نظر سے صحیح، روایت دوم صحیح و مذکور کریں گے۔

[illegible][illegible]

واقعہ یہ کہ جس سال حبيب بن مسلمہ نے موسم حج کے لئے سوار ہوئے تو ان کی ناک میں علقہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے لگا ہوا تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: "اے خداوند! میں نے اپنے آپ کو اللہ کے لئے قربان کر دیا ہے، تو اس کو قبول کر لے۔" اور ان کے ہاتھ میں ایک کھنجر تھا جس سے انھوں نے اپنے آپ کو زخمی کیا تھا۔ ان کے ہاتھوں میں ایک کھنجر تھا جس سے انھوں نے اپنے آپ کو زخمی کیا تھا۔ ان کے ہاتھوں میں ایک کھنجر تھا جس سے انھوں نے اپنے آپ کو زخمی کیا تھا۔

تعارف سال ۱۴۰۳

اس سال حضرت حماد بن علفان رضی اللہ عنہ نے ہمسائی شاعری کو اصرار کی چو مالہ امت سے معزول فرمایا، وہ بعض کتب میں تحریر شدہ اہانت کے بعد صراحت کیا کہ اس کی وجہ خدا تعالیٰ سے عزت کو بے نیازی، دیدن حبیب بن عبد شمس کو اصرار متروک کیا تھا یہ حضرت حماد بن علفان رضی اللہ عنہ کے اصحاب و اہل بیت تھے، آپ نے ان کو ہمسائی شاعری اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شاعرانہ تقریر پر اصرار متروک کیا اس وقت ان کی عمر گیارہواں سال تھی اور چار سال بعد اسکی آپ نے امیر تغریب و اہل بیت رضی اللہ عنہ کی شاعرانہ تقریر کو اس سال بعد مذہبی و ہمسائی غارت کو کتب میں نہیں لکھایا۔

اس سال نئے مہمان میں حضرت رضی اللہ عنہ سے مسجد نبوی کی توسیع کی گزارش کی گئی۔ اس سے جو کچھ ان کی پیش کردہ وجوہات تھیں، ان میں سے ایک یہ بھی تھا کہ یہاں پر جو کچھ تعمیر کیا جائے گا، اس کے متعلق ان میں مرعیہ چتر گوارے، جیٹ سنگھ کی، سوانی اور سنی کی لمبائی کی سہارا مانگ، انوار چترانی، ایک سنی، سنی، نور محمدی اور محمود نے خواہ اس ہجرہ کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں تھے، ان کی تحریر کی کہ کافرانہ اس میں سوانی اور نور محمدی کی کافرانہ تھی۔

اس سہل آپ نے تو دس کوئی کرنا، جی میں آپ کے خیر لگا رہا ہے۔ یہاں خیر خدا جوتی میں مخلوق خدا، یہ خدا کی رحمت ہے۔







جیوا میں صبر<sup>(۱)</sup>۔ ان کا دوسرا جو اہم معجزہ ہے، ان فناء والہ عبد الرحمن انسانی ہے، یہ نہتہ عقیدہ کے سوا کچھ نہیں سمجھتے، خود ہر دین میں شریعت ہے۔ ہر دین میں صبر ہے۔ ہر دین میں کمال اور دنگے کے لئے سمجھوتہ، صلح و سازش کی ضرورت ہے۔ آپ کی حکمت کاملی۔

[illegible]

عقلمیں ابن جابر بن اخطاب<sup>(۲۰)</sup> ... راجہ حیدر اور ہمیں کے بھائی ہیں۔ وہ بڑی مہربانی ہیں۔ معبود ہی ہمیں کے تو ان کے مطابق اس سال ان کی وفات ہوئی ہے۔

عبداللہ بن حبیب بن عمر وغازیؓ: "ان کا کہنا ہے کہ جڑ سے قطع ہو گئی کہتے ہیں کہ یہ وہی پہلی جڑ ہے جو کہ ان آپ کی نامہ روز کیسہ کاٹنے کی تھی۔"

عبداللہ بن معلقون<sup>(۱۳)</sup>۔ یہ مہاجرین معلقون کے بھائی ہیں، انہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی اور غزوہ بدر میں بھی شریک رہے۔

عیاض بن جریمر<sup>(۱۴)</sup>۔ ان کا نام نسطر عیاض بن جریر بن ابی ثعلابہ بن ریحہ بن بلانہ قرظی تھوڑا سا اور گیت اچھا سمیعتہ قرظوہ ہزارہ جمعہ سے منسوب ہیں شریک رہے۔

مسعود بن ربيعہؓ: بعض مسعود بن ربيعہ کے بھائے مسعود بن ربيعہ بھی کہتے ہیں اکثريت امر المؤمنون انہي ہے غزوہ بدر اور جوہ کے معرکوں میں شام لے۔ یہ انھوں نے ان سے وفادارہ عمر میں وفات پائی۔

صعمر بن ابی جریح (۸)..... ان کا مذہب سحر بنی مرمر کا ہے، بعد ان کے ان کا قرشی ہے اور گیت اور سحر ہے اور بعض کہتے ہیں کہ ان کا نام غمر ہے، جو بدلتا اور توڑنے کا معنی ہے۔

البر اے یہ.....! ہم لوگ ہمیں دیر اور نصیحت الہامیہ ہے، ملاحظہ فرمائیں کہ انہوں نے انہوں کے خلاف کیا ہی ساری آپ نے وہ وقت پہنچی ہے جس کا سبب یہ ہے کہ آپ کی وفات ہو رہی ہے، اب انہیں سمجھئے کہ یہ ۲۰ سال ہیں، اب انہیں سمجھئے کہ یہ ۲۰ سال ہیں۔

(١) لا صواب = ٤، لاجابة / س ر = ٢، عند الترتيب : ٥ ، ٣ ، ٠ بحريده بسعة العبارة : ٦

[illegible][illegible][illegible]

(3)  $\text{C}_2\text{H}_5\text{COOH} + \text{C}_2\text{H}_5\text{COOH} \rightleftharpoons \text{C}_2\text{H}_5\text{COOC}_2\text{H}_5 + \text{H}_2\text{O}$  (4)  $\text{C}_2\text{H}_5\text{COOH} + \text{C}_2\text{H}_5\text{COOH} \rightleftharpoons \text{C}_2\text{H}_5\text{COOC}_2\text{H}_5 + \text{H}_2\text{O}$

$$4/4 = 1/2^2 \text{ and } 3/4 = 1/2^2 + 1/2^3.$$

١٠٨ : لا يفتقر إلى شيء من الصفات التي هي في ذاته

٤٤١. لا يبين ٢٢٢٢. محمد الطحاوي (٢٢٢٢). *التحفة العرفية*. طبعته ٤٤١.

١٤٤٠ هـ (١٩١٩ م) : في ١٢ من شهر ربيع الثاني ١٣٦٠ هـ (١٩٤٠ م) ، تم توقيع اتفاقية

## آغاز سال ۳۳۱ھ

والقدی کے قوس کے مطابق اس سال فروردہ السوادری اور فروردہ الاسامہ ہوئے، البتہ محشر کہتے ہیں کہ فروردہ السوادری ۳۳۱ھ میں ہوا، قادسی اور رسیف وغیرہ کی روایت کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کو دو سال گزرنے کے بعد شام مکمل طور پر معاویہ بن ابی سفیان کی مملکت میں آ گیا تاہم اس کی تہذیب و درجہ خلافت کرتے تھے لیکن اس کے باوجود ہر سال ایک مرتبہ موسم کو ماکین جلاوسہ سے جہاد کرتے تھے، ان کو فروردہ السامہ کہتا جاتا ہے اور بہت سے لوگوں کو اس کے بہت سے لوگوں کو قیدی بناتے، انکی قیدی لے کر تے، مال خیریت حاصل کرتے، اور دشمنوں پر بھی دھمکے بکھاتا، ماکین کہتے ہیں۔

جب عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ سے فرنگیوں اور بربروں کو جلا فریقہ لوٹیں، انکی شکست، صدی قادی: اس کے بعد فتح پانچواں اور سب کے سب قسطنطنیہ میں ہر قل کے پاس جمع ہو گئے اور اسے شکوہ طور پر اپنا توکم تسلیم کر لیا، اور مسلمانوں کے ساتھ بلد میں انکی فوج کے فروغ ہوئے جس کی آغا اسلام کے سب تک وہی مثال بنیں، لیکن مکی، مدینہ، طبرستان، کابل، سمرقند اور مہندستان میں سوار ہوئے اور عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ و ان کے مسلمان ساتھیوں کا بد و غریب کی طرف قصد کیا، جب اہل ارض پھرتا آئے، سامنے ہوئے تو مدینہ کے پانچویں، ان اور مصیب بن کئی میں مات گزری، اور مسلمان مات پھر رکت قرآن اور نماز میں مشغول رہے، جب جمع ہوئی تو عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ نے اپنے اصحاب کی کشتیاں کے اندر ہی صف بندی کر دی، اور انکی جلوت و قرا لئی کا حکم دیا، اس صبح پر سوار ہوئے، بعض لوگوں نے یہ کہہ کر وہی اتار دیا، کہ ہمارے پاس پہنچنے تک کسی کی مثال نہیں دیکھی گئی، انہوں نے کشتیوں کے بارہن نہ تھے، وہ ان کے ہوائی اور مارے مخالف تھے، ہم نظر انداز ہو گئے، پھر ہوا جسے ہم نے اسی نام سے پکارتے تھے، کہ اگر تم چاہو، ہمہ قوتوں، جنگی کی طرف چلیں، جو کہ ہم اور تم میں زیادہ جلد باز سو سے امکان ہو جائے۔

راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے ایک وقت فرمانے کے اور سب کہنے لگے، پانی پانی، پانی پانی، جب ہوگی، ہمیں ہم نے اپنی کشتیاں ان کے قریب کر دی، اور ان کی کشتیوں کے سامنے انکی ہڈیوں اور فریقین آگلی میں شمشیر ڈال کر رکھے، اور وہ جوں جوں ان کے ہاتھ چھو، اور ان کے دھڑکے سے ہٹے، اور مسند علی سوجی نے ان کشتیوں کو قبیل سے مار مار کر مہل تک پہنچا دیا، اور وہی ہر دوسرے نے لوگوں کو ساحل پر پھینکا، شروع ہوئے، یہ ان تک تک ہوا، ایک چارہا نظر آئے، لگھا، پانی کے رنگ پر خون کی سرخی غالب آگئی، اور مسندوں نے اس میں بھی اشتعال و ذلت قادی دکھائی، اس کی پہلی کئی مثال نہیں ملتی، بہت سے مسلمان شہید ہوئے، لیکن وہ ان سے فوج لگے، ماسے کے بلکہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی مدد نصرت فرمائی، قسطنطنیہ اور اس کا لشکر بھاگ کر مدینہ اور مدینہ عتہ کی طرف چلے، قسطنطنیہ کو بہت سخت اور مگر نہ درجہ کے اور اس صورت کے بعد ایک مہینہ تک وہاں اور واطح ساجی کرتا رہا۔

عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ نے ان کی وین تک ذات السوادری میں قیام کیا، وہ مگر منصورہ مظہر بن کراوا میں رہے۔  
راوی کہتے ہیں کہ اس سے پہلے سے کئی عہدہ ہریک بیان کیا ہے کہ اس فروردہ میں محمد بن ابی حذیفہ اور محمد بن ابی بکر بھی تھے، ان دونوں نے اس طرح لوگوں کے سامنے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے عیوب بیان کئے، وہاں چلے گا کہ کیا جن میں عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی ولایت کی تھی اور کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا خون ہمارا ہے، سنے کہ انہوں نے عبداللہ بن سعد کو امیر بنایا ہوا ہے، جو ہم نے ہو گئے تھے، قرآن کریم کا انکار کیا تھا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے خون کو مبارک قرار دیا، تو ہرگز نہیں لوگوں کو دوسرا لڑنے سے منع کیا، انہوں کو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے عالم بنایا، اور اس کا سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کر کے ان کی جگہ سعید بن ابی اسد اور عبداللہ بن عمرو کو امیر بنایا، عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ جب ان باتوں کی اطلاع ملی تو آپ نے انھیں ایک قہر دلوں اور ہر سال تھوڑا دوسرے وقت میں انکی دودھوں کی خوشی سنا کر ان سے جس میں کوئی مسلمان نہ تھا، اور جب دشمن سے جنگ ہوئی، تو یہ قہر دلوں مسلمانوں کو جنگ کرنے سے روک رہے تھے، یہ ان سے کہہ کر پوچھا، تو کہنے لگے کہ ہم ایسے آدمی کے ساتھ نہیں کر سکتے ہیں کہ جس کو ہم تم پر مہم بھی نہ سب نہیں سمجھتے، امیر عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ نے

ان دونوں کو جو ادا دینی سے ملنا نہ ہو، قول: **سَمِعْتُمْ كَلَامَ اللَّهِ** کہ تم نے اللہ کی بات سنی ہے، اس میں ہر شخص کی مصلحت کے لئے جو کچھ بتایا جاتا ہے، وہی اس آیت کا مقصد ہے۔

شاہ ایران کسریٰ یزدگرد کا قتل (۱)..... اہل حق کہتے ہیں کہ یزدگرد ایک جماعت کے بھوکے لوگوں سے بھاگ کر مرو و پنجاب والی مرو سے ہجرت کر گیا، اہل مرو نے نہ پایا اور کسی سے پتہ نہ چلا۔ اسی طرح انہوں نے بارہ سائے غور و خجور ہو گئے۔ ہر اہل مرو نے تو کوئی ایک طرف چلا۔ ہر ایک اپنا اپنا گھر کے خلاف پراچھوٹ ہو گیا۔ اس آئے اور کسریٰ کے صاحب کو قتل کر دیا۔ کسریٰ نے ہجرت کرنا پسند نہ کی۔ اسی کے پاس پہنچا جو کشمیر، پشاور، چکنان کھانا کرتا تھا۔ اس نے کسریٰ کو سات گز اسٹارٹ کر کے لئے کھانا دیا، وہ جب روک گیا تو اسے قتل کر دیا۔

[illegible][illegible][illegible]

اسی طرح رعایت کی گئی ہے کہ سرسبز و خوش حال اور محنت کو نہ تو دیکھا جائے نہ کہا جائے نہ سنیں کہ تو کچھ کچھ نہیں کر رہا ہے۔ پھر کمانے کا سامان نہ ہو، مگر کرنے لگا کہ کس میں مستوفی سے غیور کیا نہیں کہا سنا اس نے کہا کہ تو جانتا کیا ہے تو تمہارے لئے غور سرائی کرتے ہوئے مگر نہیں نے کہا کہ اس کے پاس کوئی ساز یا زمرہ نہ کرتے کہ اسے دیکھ کر وہ بھی والا باہر خوشی میں چلا جائے اور غریب کی سولہوں سے اس کی ملاقات







ادوی کہتے ہیں کہ مگر، دیکھ لو جو کتنی قیمتی اور بے بھی کیا جا رہا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب سواری پر سوار ہو کر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو آپ کے احرام ادا کر کے آئے۔ یہاں پر آتے اور ان کو مومن کہتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی وفات بروز جمعہ ۱۰ ربیع الثانی ۳۲ھ میں ہوئی، بعضی مصنفان ۳۳ھ میں وفات کے قائل ہیں، مگر مبارک اتفاقاً سناں ہوئی، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور کتب میں ملتا ہے کہ وفات کے بارے میں ۳۳ھ اور ۳۴ھ کے بھی اقوال ہیں آپ کے لئے اہل حق بہت ہیں۔

[illegible]

مؤمنین اسحاق علیہ السلام کو دے ان کے باپ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ ابراہیم مسعود بنی کر ابراہیم کے بعد سب سے پہلے شخص ہیں کہ سہول  
نے بیت اللہ کے پاس آباد ہوا۔ بعد قرآن مجید پر صافارش الہی کہا جس میں بتیئے ہوئے صفوہا ہے نہ سورہ نوح کی احادیث کی ایک اور کھڑے ہوئے اور  
آپ کو کہا: آپ ﷺ کے ساتھ مقرر ہو رہے اور آپ کے اہل بیت مبارک اور رسواک شریف اٹھائے کہ خد مت را بھام۔ ارہے تھے رسول اللہ ﷺ نے ان  
سے اشارہ فرمایا تو کہ تمہیں میری خاص باتیں ہیں اسی بہت سے آپ کو صاحب البراک اور لواء کہا جاتا تھا آپ نے حبش کی طرف  
ہجرت کی تھی مگر کربلا سے آئے اور مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمایا اور فرما دیا: میں شریک ہوں۔ آپ عداوہ ہیں کہ سب علماء کے دو بیٹوں نے اور  
جہنم کو فرخندہ و درخشندہ فرمایا کہ یا تو آپ نے آگے سے جڑ کو اس کا مرتبہ سے جدا کیا اور اسے اللہ اور فرخندہ اور کھڑا اور مگر فریاد میں شریک  
ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ان سے فرمایا کہ مجھے قرآن سنائی جنہوں نے عرض کیا کہ میں آپ کو قرآن سنائوں؟ اچھا کہ آپ پڑھ کر قرآن پڑھ لیا  
ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں پڑھ کر کہتا ہوں کہ اسے اللہ اور دوسرے سے قرآن سنو ان میں سے اللہ اور اللہ نے پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ  
شراوت کی ذب ہے اس آیت تک پہنچتے تھے۔ "مگر میں وقت کیا انتظار ہو جب ہم ہماست میں سے ایک ایک کو لکھ لائیں گے اور آپ کو سب پر گواہی  
دیں گے۔ نیکے نیکے۔" اللہ اور اللہ تعالیٰ آیت۔ اللہ اور رسول اللہ ﷺ۔ اللہ اور اللہ فرمایا کہ نیکے ہے۔

ابو موسیٰ اشعری کہتے ہیں کہ میں اور میرا بھائی عتبہ مکی سے آئے تو ان میں مسعود اور ان کی والدہ کو کامل بیت میں سے بنی خیال کرتے رہے۔ مکی نے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے گھر کی کثرت سے آئے جانے سے حنفہ کو کہتے ہیں کہ میں نے جو دامت و مولیٰ اور راعی میں اپنی مسعود رضی اللہ عنہا سے زیادہ مکی کہہ سہل اللہ ﷻ کی کثرت نہیں دیکھ اور وہ صحابہ کرام میں سے محظوظ ہیں۔ نے جان لو کہ انی ام محمد ان میں سے سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے قرب والے ہیں اور ایک حدیث میں آگیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم انی ام محمد کے بعد کہ صاحبی سے تھا مسعود اور ایک اور حدیث میں ہے کہ جو سے محمد بن قیس سے انہوں نے پیغمبر سے انہوں نے ام حری سے انہوں نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ انی مسعود رضی اللہ عنہا ایک مرتبہ روضت پر بہت قرآن سے کہنے سے چڑھے اور کہ آپ کی چکی پڑیوں کو دیکھ کر عجب کرنے لگے اور رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا کہ تم سے ان ذات کی جس کے قصد میں میری جان سے نہ کی و کول پند کی ہیں ان میں اصرار نہ کرتے یا وہ ذاتی ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ آپ کے پستقہ کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ آپ کا قندہ بیٹھے ہوئے شخص کے برابر محسوس ہوتا ہے۔ پھر ان





ایک بکری ہے نہ تھوڑی ہو۔

آپ کا دل اس قدر گھبرایا کہ ایک مرتبہ آپ سے سات سو اونٹ گھوم آئے اور بتائے کہ چنے کا سامان اٹھائے ہو گئے اور بیش و اعلیٰ ہوئے۔ اعلیٰ  
 و بیش ایک طرح کی کیا؟ حضرت کا شک و شبہ نہیں اندھ بنے نہ یہ کہ یہ لہو کی ہے یا اٹھایا گیا کہ یہ لہو الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا سات سو اونٹوں پر بڑھنا  
 تھا۔ خبر نہ آتا اور سامان خود ادا کر کے لے کر پہنچا ہے، حضرت کا شک و شبہ نہیں اندھ بنے نہ یہ کہ یہ لہو کی ہے یا اٹھایا گیا کہ یہ لہو الرحمن بن عوف  
 رضی اللہ عنہ منت میں گھسٹ کر اٹھیں ہوں گے۔ عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ مرتبہ بنا تو فرمایا کہ مال (آپ کا اور میں) ہمیں نے یہ تمام اجنت  
 ان کے زبردست ہوئے۔ سامان مان گئے۔ لانا اور کوئے ان مسجد اللہ کے راستے میں صرف کر گئے۔

[illegible]

مولانا محمد ذوالفقار حسین علی اوس روایت میں مشہور ہیں اور وہ ضعیف ہیں اور عبد بن حمید کی روایت میں یہ جو آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے  
 اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے درمیان کو سناؤت کا علم لیا بھی بالکل غلط ہے بلکہ صحیح بخاری کی اس روایت کے کاتب نے جس میں ہے کہ ان کے  
 اور عبد بن حمید روایع کے درمیان کو سناؤت کا علم لیا بھی اور ان کی روایت سے یہ کہ ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے کسی سفر میں نہ تو غمر کی دھڑکی  
 دیکھ کر عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بھی اسے نہایت عظیم منقبت و فضیلت سے جس کا مقابلہ نہیں کیا جاسکتا۔

جب آپ کی وفات کا وقت قریب آیا تو اکسب بدامی سے جو اصحاب اس وقت حیات تھے ان میں سے ایک کے لئے جو رسولِ چرکی فرمایا اور اس وقت صحابہ کی تعداد ایک سو تھی ان سب نے وصیت کے لئے حق پر مال وصول کیا حتیٰ کہ حضرت عثمان بن عفان حضرت علی رضی اللہ عنہ پہلے بھی و حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے ابنِ عوف! جا بیٹے آپ نے و نہ کا مہمہ حصہ پالا اور اس کے کھٹوتے جو غلطوہ ہے اور مہانت، مہنتیں میں سے ہر ایک کے لئے کثیر مال کی وصیت فرمائی حتیٰ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ عایہ جملہ ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ انہما سلیحیٰ سے میرا پسر، مے لہرا پنے بہت سے غلاموں کو آزاد کیا اس کے باوجود اپنے پیچھے بہت مال چھوڑا، اس میں ایک سوئے کا بیت جو انکا کچھ حصہ تھے کھاؤ اس سے قرآن مجید بھیکے، آدھوں کے آٹھوں میں چھانے پڑے اور ایک بڑا دانہ ایک بڑا گھوڑے اور نئی بڑا بیج میں پڑا ایک بکر، بچھڑا۔

آپ کے چار ملازم تھے ان میں سے ہر ایک کو تین کاجی تھوٹی مہر پہنچا دی گئی تھی۔ جب وفات ہوئی تو حضرت محمدؐ نے فرما دیا کہ جو ملازم میری خدمت میں آئے وہ میری خدمت میں آئے ہیں۔

آپ کا رنگ سرخ و سفید و چروہا بہت حسین و کمال و ایک ہاتھ کے نیچے نیچے ایسی ایک ہڈی ہوتی ہے کہ ہڈیوں کی کثرت، ہاضمہ کیسے بہت پرگوریت اور اچھی ہوتی ہوئی نہیں آتی۔ شیہ۔ جلد زور و طاقت نہ رکھتے بلکہ ان سے بہت بے طاقت ہوتے، روشنی نہ دے۔

ابو ذر غفاریؓ (۱) ... مشہور اس کے مطابق بنی حنیفہ کا نام حسب بنی حنیفہ ہے، یہ قریہ بنی اسلام صحابی ہیں، جو صحابہ کرام کی غیر ہند میں مسلمان ہوئے تھے ان کا اسلام کا تہذیب و ملت سے پہلے کے واقعات میں گڑ بگڑا ہے، اسے پہلے انھیں ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کو اسلام کے ساتھ اسلام کا قبول کیا، اسلام کے بعد بنی قریہ میں ملت آئے اور وہ تیار ہوئے، یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے دین کی طرف اہمیت فرمائی پھر آپ نے

[illegible]

میر جب رسولی مشہور ہوئے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات ہو گئی تو آپ شام چلے گئے اور وہیں رہے پھر زیارت گاہ کے اور مقام پر  
بنیانی مصلیان کے درمیان ہو گئی جس کی وجہ سے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے آپ کو مدینہ لایا، امیر المومنین نے مقام مدینہ میں قیام  
فرمایا اور وہیں آپ تک کہ کمر سال یعنی ۱۱۵ھ ہادی الخیر میں آپ کی وفات ہوئی اور مقتدا آپ کے پاس آپ کے بھائی  
ابو جعفر کے سوا کوئی نہ تھا وہ آپ کی وفات کے اظہار کے کر سکتے تھے مگر وہ ابی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ حرق سے  
پھنس چکے تھے اور وقت فراغ اور صبح و شام اور غدا رضی اللہ عنہ نے ان کو صحت قرآنی کو دہان کی روایت کے بعد کیا کیا کریں گے اور یہ بھی کہ  
جانتا ہے کہ چلوگ آپ نزاعات کے بعد پیچھے تھے وہ مکمل دوزخ میں شریک ہوئے تھے اور وہ غدا نے اپنے اہل خانہ کو ان کے لئے ایک کمری منع  
کر کے پکانے کا حکم دیا تھا تو کہہ چک وہ نزاعات کے بعد کھانا تناول کر سکیں، ان کی روایت کے بعد حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ان کے اہل  
خانہ کو نہ بنو لایا اور اپنے اہل خانہ کے ساتھ شامل کر لیا۔

## آغاز سال ۳۳هـ

ابو سحر کے قول کے مطابق اس مارتے قمر صغیر تھا لیکن ہمہ نے اس کی مخالفت کی ہے اور کہا ہے کہ اس سے پہلے عیسیٰ مسیح کا چھ ماہ قبل  
پیدا ہونا ہی کرنا چاہیے اس سال عبداللہ بن مسعود بنی المصروع رضی اللہ عنہ نے اہل افریقہ سے دعا کیا کہ انہیں لے آئے یہاں پہلے عیسیٰ بن کثور  
یا تھا اسی سال امیر موصلین حضرت حکیم رضی اللہ عنہ نے قرآن کو کسی ایک جگہ عت کوڑا بھیجا اس کا سبب یہ تھا کہ انہوں نے سید نبیا عامر کی مجلس  
میں سختی کی تھی انہوں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو ان کے معاہدے سے آگاہ کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے سید نبی  
عامر کو کھد کر ان کا بچہ جو سرے شام کی طرف چلا وہاں گریو، اور شام میں حضرت معاویہ کو آپ نے کھد کر کہا ہے اس قرآن کو کسی ایک جگہ  
جلد دینی اور کر دی ہے یا تو اپنے یہاں نہ رکھو ان کا کام بدل ہوئی کہ وہاں جب یہ کو شام پہنچے تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حسب ہدایت  
ان کو وہاں نہیں بٹھرایا اور تمام حجاز و عراق میں ان کے ساتھ عمل میں بھیجے تو انہیں حد نصیحت کی کہ جو عت کے چلنے کو لازم پکڑیں یہاں تک کہ وہاں کو کر کہ  
گریو، لیکن ان کے سر کو لودہ قرآن سے آپ کو ایسی تکفیر میں حجاب دیا جو نہایت قبیح اور بے سند ہو چکی، حضرت معاویہ نے اپنے علم و دروہد کی  
جوئے سے یہ فحاشی کیا اور قرآن کی حد سے آپ کو کھد کر فرشتے سے ملاں خود آپ کھد کی تشریف دے کر سر کی، منجبت اور ملا و سلام  
میں مشغول ہوئے اور اپنے والد ابو سحر کی حد سے سر لے کر آئے انہیں اپنی قوم میں جو شرک حاصل تھا اس پر غرور کیا اور یہ بھی کہا کہ اگر عتب لوگ ابو سحر بن  
یہیہ کو بخیر و برکت سے صلہ دے دے یا کثور بن کے

ان میں سے متعدد بنی مضامین لے کر کما کما کر جمع کر کے پورے لوگوں نے ایسے رنگوں کو بھی جنم دیا ہے جو ہر خیال سے بہتر ہیں، بدھ مت کی نئی انسان کا پیر درست قدرت سے بظاہر میں شروع ہو چوکی اور مذہبی توجہ کا غمزدہ ہوجانے نے انسان کو بھی دکھایا کہ انسان کو جس ایک بھی ذریعہ بھی، جسکے ساتھ بھی جن اس کے خلاف بھی آپہنچے انھیں دوبارہ طبیعت کی تسکین کو اپنی سرشت میں جتن سے یہاں اپنی جہالت، حماقت پر مبنی ہے چنانچہ حضرت معاذ بن جسی ہمدانی نے انھیں اپنے خیر سے انکار کیا تو وہ نام سے بھی انھیں ملادوڑ کر دیا تاکہ یہ کم عقل لوگوں کی مقصود کو خواب سے نہ کرے بلکہ ان کی عقل کو بیدار کر دے اور جو خارجی اس قدر غش کی بدست جو یہ عقل بھی۔







ان کو جاننے میں ہیں مگر کہتے ہیں کہ یہ ممکن کاظم ہے۔ اور مگر جب آپ کا دل کی طرف پھرتی جھوٹا سپہ حواہ کا رخ کر لے۔ تو میں اور نہ ہی ان پر غیرت کھا۔ لے جی

[illegible]

نورالین میں علم اس موقع پر کمزور ہوا کہ اللہ کی حمد کو غرضاً جو کہ ہوا ہے وہ جبر سے دو میان کجواؤں کو علم عاقلین اللہ کی حمد میں ہم تو تم شاعر کے دوس  
شریک صداقت ہیں، ہمارے گمراہی سے لے کر انجیل میں بچاؤں میں لیکن تمہیں پہنچے رہا تھا نہ ان کی اور تم خلافت کی مدد یوں نہ کر پڑے تھے۔  
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ماسوق ہو جا خدا کے جہنمیں غاموشی نصیب نہ ہو میرے بار رسالہ میں کو چھوڑا اور اس بار سے میں  
تمہیں کہہ دو لے کی ضرورت نہیں، کیا میں نے تم سے پہلے ہی یہ نہ کہا تھا کہ جو کہ مت بلکہ امر دانا نہ ہو گا اور میں ان کی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خبر  
سے بجا کرتا رہے۔

[illegible]

ایسی جرم نے ذکر کیا ہے کہ معاویہ بن ابی سفیان نے غلامی میں مدینہ میں اس آہ کے موقع پر حضور خدائی کی نزاکت کو جواب دیا تھا کہ چونکہ میں سال مسیح کے موقع پر ایک حدیث خواں کو آپ نے لے کر یہ چیزیں نکالتے دیکھے تھے، مگر لاخبر وہاں پر اس حدیث کی کتابوں کو معلوم ہے کہ ان کے بعد حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ میریوں کے لئے ان چیزوں کی پستی پر بھی نظر ادا کرنا ان کے مخالف دوستوں کے، جب معاویہ نے اسی، جزو کو تو آپ نے کمال میں بہت دیر لگا کر حتیٰ کہ بعد میں اس طرح غایب ہوا جیسا کہ فقیر یہ سمجھا ہے کہ ان کی کرمی ہو۔





مذہب عز نے سجدہ میں اذان و اقامت کو ملا کر دیا جتنا کہ وہ انہیں علیٰ رضی اللہ عنہ عز کہہ کر تھم چکا۔ نہ پڑا کہ وہ کہیں لیکن عباد کے غفلت سے انکار کیا اور وہ نے سے کلینک سے سنا رہا ہے۔ اس کی بوجہ اصل میں یہ تھی کہ جو کہ پہلے بھی جہان بوجھل سے کسی حاضرت میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ان کو پڑھ کر تاریخ قرآن مابلیٰ فی جنتی کہی جا رہی تھی۔ اور وہ یہ تھا کہ وہ نے جو میں میں قبیلہ بنی النبی صلب کو سب و شک یہ تھا جس پر کہ نے دلوں کو زینت و اپن کر دیا۔ لی اس نے غور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہ ساتھ شہادت دیا۔ کہنے لگے۔ اے عباد کو تو کہ کے خلاف اہل اللہ نے لکھے۔ سو میں انہی واقعات نے انہیں اس سے دیکھا کہ رعایا کی لیکن عباد اس سے شہادت کے اور نہ دے جو اس کی

[illegible]

اوست پر بعض دنوں تک غصہ ہو گیا لیکن آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ رحیم ہے اور حضرت حمزہؓ کا بھائی بھائی جو میرے  
 پر غم و غصہ نہ کرنا رسول اللہ ﷺ کی فرمائش کو دوسرے لوگوں پر رنج نہ کرتے، اسی بات کی پیروی کرتے ہیں تو میں سوائے انہیں  
 میں داخل ہوں۔

کہا جاتا ہے کہ ان لوگوں نے غلامی میں یہ سزا دیکھ کر اپنی کھر کے بارے میں بھی حضرت علیؓ کی طرح دینی مسئلہ پر اعتراض کیا حضرت عثمانؓ نے ان کے بارے میں یہی حقیقی فیصلہ فرمایا، اور کہا کہ ان کو غلاموں پر بھیجے۔ یہ اتنی سزا جلدی کہ ہے جس کے دو مرتبے تھے لوگوں نے حضرت علیؓ کو یہ دیکھ کر اعتراض کیا جان کر غلاموں کو بھیج دیا۔ لیکن یہ غلاموں کی طرف جلا وطن کر دینے کا یہ حضرت عثمانؓ نے خود نے ہی کیا ہے جو اب میں کہہ کر سکتا ہوں، یہ بھیج دینے کا یہ صرف یہ نہیں سمجھو کہ ان کو یہ سزا دینا یہ مجرموں کو جلا وطن کرنا۔

اور ایک دہائی میں، جو کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے یہ جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کتب کی طرف ہر دین یا تہا تھکن بلکہ ان کی پر لیا تہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے یہ سہی، میں بھی ہر کس کی موجودگی میں بیان نہیں کیا اور یہ بات جو صحابہ کرام سے کوئی بھی کہتا ہے، سو کہہ کر نے اسے میں سے ایک جماعت کو بھی تھا جس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اس خطبہ کی تائید و حمایت کی اور جو کہ ان کی کتب و کتب کی جب بالکل صحیح و مکمل طور پر ہوئی، اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر پائی تو وہ جو صحابہ کرام ایک ایک برکت سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ان کو اس کا سزا دینے کا مشورہ کیا لیکن عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں منع کر دیا اور انہیں اس کی قیود کی طرف توجہ دلا دی۔ یہ وہی یہ کہ وہ صحابہ کراموں سے کہتے تھے، میں انہیں پہلے کہنے اور نوشتہ احمد اس پر ہی سے کہنے کی میں نہیں سمجھتا تھا کہ کسی کی مصلحت ہو کہ اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پس پیچے اور ان سے ان سے کہہ کر لوٹ جائے کی اور ان سے یہ حق ہوئی، حق کی تائید اور اسے یہ کہنا کہ انہوں نے خطبہ اس کا وہ آپ صحابہ کرام پر اور آپ کو کہنا ہے، یہ حق قرآن ہوئی، یہاں یہ مسطورہ تریں اور انہوں سے اس پر توجہ نہیں کی کہ چاہاں سے میرے زجر میں کہنا ہے اور کہتے ہیں لیکن یہ جو صورت اور امر و طریق قرآن کا یہاں بدلتا ہے کہ اسے نہ کرنا ہے اور یہی اجتہاد کی حیثیت ہے۔







مصر میں رہنے والا نرم بھی ہوا ہے کہ جب وہ لوگ اپنے شہروں کی طرف لوٹے تو انہوں نے راستے میں ایک قہقہہ کو جے ہوئے چلا  
 انہوں نے اس کو پکڑا اور نصیحت کی کہ تو اس کے پاس منگینے سے پیش سے ایک خط لے کر جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے لکھا ہوا تھا اس خط میں  
 ایک حدیث کو نقل کر لے اور دوسری کو وصول اپنے اور میری کے ہاتھ پاؤں کا کہتے دینے کا حکم تھا اور خط پر آپ کی پوز بھی لگی ہوئی تھی، تاہم حضرت عثمان  
 رضی اللہ عنہ کا حکام تھا اور ان کی کے دین پر سزا تھی نہ کہ وہ خط اپنے ساتھ لے ہوئے تھے اور لوگوں میں کھم بکھر کر سے دیکھ رہے تھے اہل مدینہ نے  
 اس خط کے بارے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے شکوک کی تو آپ نے فرمایا اس خط پر کوئی چیز نہ لکھا تھا نہ حکم! یہ خط تیش سے خود لکھا تھا نہ لکھا گیا  
 اور تیش جانتا ہوں کہ یہ کی کی طرف سے ہے اور دوسرے ہر کو بھی مل چکی ہو جاتی ہے جس میں سنا تھا میں نے آپ کی بات کی تھی تو یہی کہ اس کا نشان  
 نے خطا کیا اور یہ بھی کہا کہ تیسے کہ اہل مصر نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے یہ خطاب کیا تھا کہ: ہون پر سے عبد اللہ بن مسعود بن لیں سراج و سراج اس کہ  
 دیکھ لو ان کی جگہ میں اپنی لکھا گیا میرا: میں، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے نے فعل لکھا کہ اب میرا یہ انہوں نے قہقہہ کو پکڑا اور اس سے خط لکھا کہ کیا  
 جس شہر میں تہی الی کہ ان کے ساتھ دوسرے لوگوں کے نقل کا حکم تھا تو وہ لوگ واپس لوٹ کر آئے اور عثمان بن عفان، عثمانہ حدیث پر شہ پرانے کی  
 انکہ: کیا اور خط لے کر لوگوں کے پاس گئے یہ بکرتے ہیں پڑے ہیں جہت سے اہل مدینہ کے کہ اس کو اس کا

ایک خبر ہے محمد بن اسحاق سے کہ ایک عابدی اہل حق نے یہاں کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ جس شخص نے ہاں حضرت جابر بن عبد اللہ کی طرف سے عدل و معصرت کا یہ خط لکھا تو ایلا الہ الا اللہ حق تعالیٰ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے اہل بیت پر سوار کیا تو وہاں جابر نے اسی طریق سے یہ اہل ایمان کیا ہے کہ سب کے سامنے ہے و دیگر مشرکوں کی طرف خطوط لکھے میں میں خدا و ان کے پڑا ہے ان میں رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کرنے کا عہد یہ وہ سچا ہے کہ ہم با فقر و غور پہنچا ہے بلکہ مفسدین سے سچا کہ کرام کی طرف سے پہلی وضو لکھے تھے جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ و دیگر رضی اللہ عنہ کی طرف سے بھی ان لوگوں نے اسی قسم کے سچے لکھو لکھا ہے تھے جن کا ان حضرات نے غشی سے نکال دیا۔

ای مخلص حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب یہ خط بھی منجلی تھا، آپ نے اس قدر کا نہ علم ہوا، اور آپ کو اس کا کچھ علم تھا، لیکن قرآن مجید ہمارا سرِ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ان لوگوں کو بھی لکھنا نہ چاہتا ہے، یہ حال لاکھوں آپ کی نگاہ میں کئی سے بھی نہ ہوا مقرر تھے۔

ایک جہد آپ صبر پر کھڑے ہوئے آپ کے ہاتھ میں وہ عصا ہے مبارک تھی جس پر رسول اللہ ﷺ وقت خلیفہ ہوا دیا کرتے تھے اور آپ ﷺ کے بعد حضرت ابو بکر و عمر و عثمان علیہ السلام بھی اس پر تکیہ کرتے تھے، دوران خلیفہ ان میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا اور سب کا ہاتھ آپ کو جھڑپ سے بچے اتار دیا تو گویا اس دن آپ کی ذات میں ہی طبع کی وہیسیا کا اندازہ کیجئے جس کو کھڑے سارے میں نے دیکھا ہے ان سے کچھ بھی عیوب اور کمزوریوں میں طلب ہے۔ ان سے ان کے اہل و عیال کو ایسی دوران کہ جس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اس عہد پر تکیہ لگائے دیکھ رہا تھا جس پر رسول اللہ ﷺ اور آپ کے بعد حضرت ابو بکر و عثمان رضی اللہ عنہما کو تکیہ لگا کرتے تھے کچھ آدمی کھڑے ہوئے، مجاہدانہ آواز میں ان سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کہا کہ اے یوسف یوسف اے محمد، خبر سے بے نیاز رہا اور عیسا آپ کے ہاتھ سے لیا اور اپنے اہل و عیال کو چھوڑ کر فرار کیا۔

میں کی چھوٹی سی ٹنگڑی اس کے گھٹنے میں پیوست ہو گئی اور یہ فرخ پانی رواں بہاؤ تک کر اس کی اچھڑے اسے کیلبر ہو گیا، میں نے اس میں کپڑے بڑے ہونے دیکھے ہیں، بلکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے میرے چچا سے اور عصا کو بچانے کا قصہ بھی ان لوگوں نے اسے دیا تھا اور کھڑے کھڑے ہو کر تھاں واقعہ کے مطابق ایک بار ہوشیار نماز کے لئے اٹھے اس کے چچا کی کھسک ہو کر شہید کو سنبھالے گئے۔

اسٹا جریز کہتے ہیں کہ کرم سے احمد بن ابی ایوبؓ نے اناست عبداللہ بن اودہؓ سے ان سے عبید اللہ بن عمرؓ ان سے ثانیؓ نے جان کیا ہے کہ مجاہدؓ

[illegible]

اس اہل حبیب کہنے لگا کہ میں نے اس دن سرفراز ہونے والے اور رونے والوں کو انکسور دیکھ دیکھ دیکھ کر ہر تپا پ نے غلط











پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرا اے انصاری! کہ جس نے اس وقت حاضر تھا وہ اسے چاہی کہ اس وقت کے لئے خداوند کیا ہوا۔ ہر ایک میں نے اس لئے اپنے مال سے شرف کیا اور میں غریبوں کے لئے وقف کر دیا۔ ہر ایک نے اسے بھی تسلیم کیا۔

اسے امام باقر علیہ السلام نے عمران بن ہاشم سے انہوں نے صاحب بن یحییٰ بن یزید بن ابی اسحاق سے انہوں نے اپنے والد بنی ہاشم سے اسے انہوں نے ان کے والد ابی اسحاق سے نقل کیا ہے۔

ابن جریر نے ذکر کیا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جب دیکھا کہ عقیق اہل بیاد نے ان کا محاصرہ کر لیا ہے اور مکان میں عقیقہ کر کے مسجد تک جانے سے بھی روک رہا ہے تو آپ نے شام میں حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کی طرف، بعد میں عبداللہ بن حاکم کی طرف واقعہ کوڑی کی طرف بیتا مسجد اور ان کے ایک لشکر طلب کیا جو ان مشغول ہو کر دوسرے نکل دے، یہی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مسلک میں صحابہ کو اور ان کے پیچھے یزید بن اسد قیسری کو لشکر سے کر دیا اور ان کو وہاں سے بھی روانہ نہیں کیا جب سلسلہ میں ان لشکروں کی آمد نہ ہوئی تو محاصرہ مزید سخت کر دیا یہ لشکر سب دینے کے قریب پہنچے تو اطلاع ملی کہ امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ و شہید کر دیا گیا ہے یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ اسے ذکر کریں گے۔

ابن جریر نے ذکر کیا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اشرفی و طلب کیا اور آپ کے سگے آپ کے گھر کے رضی اللہ عنہ میں ایک عقیقہ دیا گیا اور آپ نے وہاں سے پہلے لوگوں پر چلا دیا اور اشرفی سے کہا کہ اسے اشرفیہ لوگ کیا چاہتے ہیں؟ اشرفی نے کہا کہ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ آپ امارت سے اور خود شہر دار ہو جائیں۔ یہ لوگوں کو آپ نے ملایا ہے یا کوڑے لگائے ہیں یا قبضہ کیا ہے ان کا یہاں کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ یہ لوگ آپ کو قتل کریں گے اور ایک ماریت میں ہے کہ اشرفی نے کہا کہ یہ لوگ یہ ملایا کر رہے ہیں کہ قہر میں سے اپنے تئیں کو محصور کریں اور ان کی جگہ ان کو محصور کریں جنہیں یہ لوگ چاہتے ہیں کہ آپ انہیں محصور کریں گے تو ہر حال میں تم کو ہار سے پرہیز کر دینا کہ تم اسے محصور کریں اور یہاں تک کہ آپ کی طرف سے اہل مصر کو اعلیٰ غلط فہمی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خوف ہوا کہ اگر مردانہ کو وہاں کے حوالہ دے دیں گے تو یہ لوگ اسے قتل کر دیں گے اور ایک مسلمان کے قتل کا شہسبب بن جائوں گا اور ان کے اس کارجم ہانا دیکھیں جس کی وجہ سے ان کا سختی ہو رہا ہے ان لوگوں سے تقاضا کیلئے کہ انہوں نے مطالبہ کیا تھا اس سے بھی آپ نے ہمدردی کر دہو ضیف ابی انور کیرائیں آئی ہیں ان پر قہر نہیں اور خلافت سے دستبردار ہو کر ان کو مطالبہ قہر سے بھی آپ نے انکار کیا کہ وہ یہ نہیں کر سکتے کہ جو فیصلہ اللہ تعالیٰ نے ان کو پہنچی ہے اسے انکار نہ کر سکیں اور ان کے مطالبہ سے ان کے لئے چھوڑ دیں اور عثمان بن عفان کو لوگوں کو حاکم مقرر کریں گے جنہیں وہ لوگ چاہے ہیں اور یہی صورت میں اہل بغداد و خراسان و ہوا جائے گا اور حالات بگڑ جائیں گے اور انہی نے ہوا جیہ کہ آپ کو خیال تھا۔ امت میں شک و خفا پیدا ہو گیا اور اس وقت شروع ہوئی اور آپ نے ان لوگوں سے یہ بھی فرمایا کہ اگر میں یہاں رہوں کہ میں کوئی چاہا ہوا ہے امیر عادل اور جسے پہنچے کہ اسے محمول کر دے اور قہر کی اور اس کی بھڑکنا پیشیت اور چال ہے اور یہ بھی فرمایا انصاری! کہ تم نے مجھے قتل کر دیا تو میرے بعد نہ ہوگی میں محبت سے دیکھو گے نہ کہ اپنے لئے بڑا دشمن ہے کہ انہوں نے ان کے ساتھ ہاشم بن ہار کر سکن کے بعد کے حالات نے آپ کے کان فرماتے ہیں کہ ان کی اور عثمان بن ہاشم۔

امام محمد کہتے ہیں کہ ہم نے عبدالرحمن بن امیہ کی نے ان سے معاویہ بن حارث سے ان سے معاویہ بن ہاشم نے ان سے معاویہ بن ابی قیس نے اور ان سے نعمان بن اثیر نے بیان کیا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے شیعہ ام المومنین کے نام خط لکھا کہ کیا میں نے وہ خط ام المومنین کو پہنچا دیا یا ام المومنین نے مجھ سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیا اور وہ اسے مجھے بلاشبہ اللہ تعالیٰ جنہیں ایک شخص پہنچا کر اگر کوئی قرعہ سے اسے نہیں نکالتا تو اسے کا ادا کر دے تو قرعہ تم پر گزرتا ہے یہ بات آپ نے تم پر جاری فرمائی تھی۔

نعمان بن اثیر کہتے ہیں کہ میں نے ام المومنین سے عرض کیا کہ آپ نے اسے دیکھا کہ وہاں تک کہ ان کی کیا؟ ام المومنین نے فرمایا اسے میرے بیٹے اللہ کی قسم اسے وصول کیا تھی۔

امام قزوی نے اسے بہت مہم صوابی بن صلاح بن مہدی بن جریہ بن عبداللہ بن حاکم بن نعمان بن ماسعود رضی اللہ عنہ کہا کہ اسے ہوا اس وقت کے ہارے میں کہا ہے خط واحد حسن کریم اور ان کے بیٹے اسے اس طرح ان کے والد بن مہدی بن جریہ بن نعمان بن ماسعود رضی اللہ عنہ کی



وہیت ہے کہ جب آپ نے اپنے پاس موجود لوگوں کے انہی چلے جانے کا پتہ لگایا تو سب سے آخر میں آپ کے پاس سے چلے جانے والے حضرت مسیح علیٰ نبی رضی اللہ عنہ تھے اور محمد اللہ نبی رضی اللہ عنہ وقت انوار کے ساتھ چلے گئے تھے۔  
 سوئی کی مشین سے سالم یا باغ سے لکھا ہے کہ میں عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل بیت علیہم السلام کے ساتھ دیکھا ہے۔

اور جو مغربی باد میں ایوب کتبائی سے متاخر تھا وہ وہیں بھی سے تھیں کرنے میں کہ حضرت حسان دہلی اللہ علیہ وسلم ہونے کو لوگوں سے ہات چیت کرنے لگے اور ان کو کہ جس نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا ہے تو آپ نے مجھ سے فرمایا کہ حسان اظہاری انکار سے پاس کرنا میں صحیح آپہ نے دیکھا کہ اس دن اسے ہو گئے۔

جہاں میں طریقہ الرحمن کی یاد دہانی اور اس کی آویں نقل کرتے ہیں کہ کثیر میں علت مغفرت جہاں میں رضی اللہ عنہ کے پاس ہے۔ حضور ہے اور عرض کیا اسیر سونہی آپ باہر تھیں میں شرف رکھیں تاکہ کو آپ کے چہرے کو نہ کہیں اگر وہ آپ کو دیکھیں گے تو آپ سے براہ ہے باز آجائیں گے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہ نہ سکرنا اور نہ بے کثیر میں ہے۔ ثم زعمت غلبہ دیکھتے ہیں کہ ان کی کثرت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کے پاس حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہما بھی تھے، آپ ان کے ارشاد فرما کر ان کی کثرت چاہا ان کی ہیرے پاس احتیاج کیا کہ: ہر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا اٹھ کر کھڑے ہو اور غلبہ نہیں ہے، اگر تم میرے کسی اہل تخت میں سے ہوں گا۔ مومن کہتے ہیں کہ سر سدا اور زبرد نے اپنے اقتدار اتار دئے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ہاں سے نکلے۔

[illegible]

راوی کہتے ہیں کہ مجھے نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ آپ کا بھلا کرے، آپ بیان کریں اہم روایات میں کئی کے جو گناہ کہتے ہیں آپ نے فرمایا کہ  
 رسول اللہ ﷺ کی بھی خوب عیب کاشی تھی۔ لے اور فرمایا کہ تم نے کسی کو عیب کا بیان نہ کرنا۔

[illegible]

راہی: کہتے ہیں کہ اس دنیا پر فہم نہ رہے۔

انہو الجاہل اندیشہ کہتے ہیں کہ ہم سے اسکا منہ ادا کر لیں تو ہم سے فریضہ عید ادا ہو جائے گا۔ ان سے فریضہ عید ادا کرنے سے مراد ان کی اپنی امیو  
نے ان سے فریضہ عید ادا کرنے کا یہ کہہ کر کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس سلام کرنے کے لئے حاضر ہو چکے ہیں اس وقت حضور تھے آپ  
نے محمد بن کعبہ کو فرمایا تو فرمایا کہ آج ہے عید ادا کرنے کا دن۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑکی میں دیکھا ہے وہی کہتے ہیں کہ کھڑکی ان کے کمرے میں  
تھی، آپ ﷺ نے محمد بن فریضہ سے عرض کیا ان لوگوں نے تمہارا یہ سروہ کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا انہیں اس کے نہیں جاسا  
رکھا، اسے جس نے عرض کیا تھا جی ہاں، پھر آپ ﷺ نے پانی کا ایک کدو لے لیا دیا، میں نے اس سے کہہ دیا جس تک کہ میرا ہوا یا بعد اس کی خندہ ک  
ش نے اسے حضور کو حوالہ دے دیا، یہاں حضور کی پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم کو یہ ہوا تو ان کے خلاف تمہاری مدد کی جائے گا اور اگر جاہلوں نے اسے







فسيكفكبه الله وهم المصحح العلم

(۱۳۰۰ھ تا ۱۳۰۱ھ)

مصر میں بھی روایت ہے کہ اس وقت پر غزوہ نے آپ پر حملہ آور ہونے کو آپ اس وقت طاعت کرتے کرتے اس آیت پر پہنچے تھے اور یہ کچھ عرصہ نہیں پہلے کے مصنف اس وقت آپ کی اور بھی قدامتیں ملنے لگے روایت کیا ہے کہ جب ان غزوہ نے آپ پر حملہ کیا تو آپ نے کہا ہم اللہ تو نکلتے ہیں اللہ اور جب خون کا بہاؤ ہو گا تو انہیں بھیانک ہلاک کر دیں گے۔

اسی طرح نے ابی ساریہ بن ابی اسحاق نے ساتھ ذکر کیا ہے کہ مصر میں نے جب قاصد سے دو خط لکھا جو مصر کے تمام قہاروں میں ان میں سے بعض کے نقل بعض کے سونے اور بعض کے ہاتھ پاؤں کاٹنے کا حکم تھا جسے مروان بن حکم نے عثمان بن عفان کی طرف سے گداز اور ہاری قرانی نے اس قول کی تائید کی کہ اسے ہونے لگتا تھا چارہ ان لوگوں کی سزا بولنا اور اس کے دوا سے جنگ کر رہی اور زمین میں غلامی کا یہ ہے کہ ان لوگوں کو جلانے یا سولی پر چھاتی پان کے انہیں یا اس خلاف جانب سے نکالت دیتے یا انہیں پان کو چاؤں کر دیا جائے یا ان کے لئے دنیا میں رسوا کر دیا اور آخرت میں ان کے لئے عذاب ہے۔

(۱۳۰۱ھ تا ۱۳۰۲ھ)

مروان بن حکم نے غزوہ یمامہ کے بعد عثمان بن عفان کے خلاف بغاوت کے خلاف فی الواقعہ کے مصر میں اس کے سرکب ہوئے تھے اور اس میں بڑے لشکر تھے لیکن یہ لوگ اپنے حق پر مایوس ہو کر عثمان بن عفان کی طرف سے ان کو اس طرح کا کرکھٹا اور جلی خنک اور جلی خنک بنا دیا آپ کے حکام کو آپ ہی کے وقت پر بھیجا جب کہ عثمان اور مصر میں کے درمیان اس بات پر پہنچ چکی کہ جو میں ابی بکر مصر کے امیر ہوں گے مروان سے ایسا کرے عداوتی عثمان و مدنی کی تھی اور حال جب مصر میں اس خط کو پکڑا اور اسے عداوت کے خلاف پایا تو اسے بہت ہی برا لگھا ان کا خیال تھا کہ یہ عثمان بن عفان کی طرف سے جو شہر خنک سے تو وہ پہلے ہی مجھ سے ہوئے تھے لہذا وہ سب مدینہ کی طرف لوٹ گئے اور ان کا رجوع بہ کرام کے پاس ہوا کہ یہ خط لکھا دوسرے لوگوں نے بھی ان کی مدد کی تھی کہ بعض صحابہ کرام نے یہ خیال کر لیا کہ یہ خط عثمان بن عفان کی طرف سے ہے جب کہ عثمان بن عفان سے ان کا رجوع بہ مصر میں کی سزا ہوئی جس میں اس خط کے ہاتھ میں ہو چکا تھا تو آپ نے اللہ علیہ السلام کی قسم کر لیا کہ اس خط کو نہ پکڑا جائے اور نہ اس کی کاتب سے انکار کیا جائے اور نہ اس کا علم ہے۔

اور اشارہ آپ نے بھی کیا اور روایت ہوتی تھی لوگوں نے کہا کہ اس پر آپ کی عمر ہے آپ نے فرمایا کہ آدمی خدا اور میری جلی بھی جاسکتا ہے لوگوں نے کہا کہ کیا آپ نے حکام سے جڑے وقت پر سوال کیا ہے اور آپ نے فرمایا کہ کوئی قسم نہیں ان باتوں میں سے کسی کا بھی حکم نہیں ہے ان وقت میں نے کہا کہ کوئی قسم نہیں ہے اگر آپ نے خط آپ نے لکھا ہے تب تو آپ نے حیانت کی ہے اور اگر آپ نے نہیں لکھا تھا آپ کی طرف سے کسی اور نے لکھا ہے اور آپ اس کا علم نہیں تو یہ آپ کا جڑا ہے لہذا آپ میرا آدمی خلاف کامل نہیں ہے اس لئے آپ کے اندر باوجود حیانت یا جڑ ہے اور میں سے کسی بھی صورت میں آپ خلاف نے لایا نہیں ہے۔

اسی طرح ہیں کہ ان کا یہ کہ آپ خلاف نے اہل ایمان نہیں رہے یہ ہر صورت باطل ہے اس لئے کہ اگر باقرض خط آپ نے لکھا ہو گا تو یہ حقیقت ہے کہ آپ نے خط نہیں لکھا لیکن اگر باقرض لکھا ہے تو یہ بھی آپ کے لئے نقصان دہ نہیں اس لئے کہ آپ نے حکام کے خلاف ان باتوں کی شکایت وقت قرآن میں اس کی نصیحت و تہذیب کی ہے اور وہی دوسری صورت کہ جب آپ کو اس خط کا علم ہی نہ ہو اور آپ کی طرف باقرض خط آپ نے لکھا ہو تو اس میں ان کا جڑا ہے اس کی طرف منسوب کیا جاسکتا ہے اس لئے کہ آپ معصوم نہیں، خطا اور غلطی دونوں کا صدور آپ سے نہیں ہے اصل میں یہ لوگ خود ہی جاہل و باہمی، مجب اور غافل، ظالم اور فاجر اور ان کے بعد انہوں نے آپ کا قصور کرنے اور آپ کو جلی میں ڈالنے کا پلٹ کر سزا دی کہ آپ کا پلٹ کر سزا دی جانے سے بھی روک دیا اور آپ کو جلی کی دھمکی دی۔

اسی طرح آپ نے ان سے مسجد کی وصیت کے ہاتھ میں خطاب کیا کہ کسی نے اس کو سچ کیا ہے؟ آپ پہنچے تھے ہیں جسے مسجد سے دھکا دیا اور یہ دوسرے مسلمانوں نے وقت کرنے کے ہاتھ میں خطاب کیا کہ کسی نے اسے غریب کر دیا کیا ہے؟ اور آپ پہنچے تھے ہیں جسے اس کے پانی سے متعین کیا گیا ہے آپ نے یہ بھی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مسلمان کا خون جو لایا جائے وہی گواہی دے گا جو اس کو حلال نہیں کرتے جس کسی نے صورت میں جان کے ہرے جان میں کوئی بدنامی نہ ہو کر نہ کیا ہو یا اپنے دین کو چھوڑ دیا اور ہر معاشرت سے الگ ہو گیا ہو، پھر فرمایا کہ میں نے



تو کسی قسم کی کوشش کیا۔ چنانچہ ان کے ملائے کے بعد ابتداً واسطیہ رکھا ہے اور پھر کچھ دنوں کے بعد چاہت ہو کہ نہ واسطیہ رکھیں۔ بلکہ اپنے واسطیہ

ہو ہاتھوں کو مکمل جان کرنے کے بعد آپ نے ان کے سامنے اپنے فضائل و مناقب کھڑے نہ کیے اور آپ سے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس سے سول اور امان اور سب کی اطاعت کی طرف رجوع کر لیں لیکن انھوں نے اس سے انکار کیا اور ظلم و جبر سے بڑھ کر اپنے برائیوں کو آگے بڑھائی آئے جانے سے منع کر دیا یہاں تک کہ آپ پر حالات سخت ہو گئے، گزیر سر شاکی ہو گیا، جو پہلے جو جوش و خروش تھا، آپ نے حضرات سے دعا کی کہ سلسلے میں مدد فرمادیں، سب ملی ملی کر اہل طاعت بذات خود راہروں نے غلامی کی کاغذیں پھانسی اور دی شجرت کے ساتھ آپ پر طعن و تشنیع کا لاشعراں چلائے آپ کو کہا اٹھا لکھتا ہے کہ یہ صوفی کو بدیہیاد و غریب و محال حضرت ملی نے ان سے فرمایا کہ لکھتی ہے تم، یہ وہاں سے رائے ملی ہیں، انھیں کہتے ہیں کہ تم اس کی طرف توجہ نہ کرو گے، ساتھ کہ ہے وہ وہاں گیا جب کسی کو توبہ کرتے ہیں قزاق کہانے کو بھی دینے نہ ہو، بیچنے نہ لگی، لیکن ان ملاکین نے آپ کی بات پر کان نہ دیا لکھا ہے کہ ہمارا سارا ذکر تمہیں کہے گا میں بیچنے کو نہ۔

امام مہدیؑ کا ہاتھ قرآنی حصار اپنے پیر محمدؑ کو گرفتار کیا۔ آپ کے ساتھ تمام اہل علم تھے، جس میں سید ابو محمدؑ کی سب سے بڑی بیٹی تھیں۔ آپ نے فرمایا کہ کھانے کے پاس خواہیے کہ تمہیں لاد، میرا بیٹی، جو وہاں بیٹھیں، میں ۱۰۰ روپے دے دوں گا، لیکن ان تمام لوگوں نے آپ کی کفایت کی، اور سخت تکلیف پہنچی آپ پہلے بچہ کی نگاہات تھیں، ۱۰۰ روپے کی درخواست تھی، آپ نے کہا: یہاں سے لوگوں کی بچنے والی اس صورت میں بہت چارٹا ہو جاوے گا، لیکن اہل علم ان کے لئے صرفہ کی پائی ہوئی وہ کیے جو محمدؑ کی حرام راستہ سے بھرتی ہو رہے ہیں۔

[illegible][illegible]

دیر اہل بیت سے انہوں نے ملے حضرت عثمان کو جس پر مشتمل ہو گئے اور سواروں شرعاً کر دی، آپ سرخی قرأت کرنے والے تھے اسی سے جلدیہ سورت پڑھ کر اٹھ گئے۔ نہ تیرے یہ دورہ زوارہ پھر اسی نے زوارہ پیش کیا کہ گ بیت اللہ تک پہنچ جائیں۔ حتیٰ علی حضرت عثمان نزار۔ یہ قدر ہو گئے اور اپنے ساتھ قرآن کو بچھو کر چلے گئے اور یہاں تک طرقت کر لی شریعت کر دی۔

اذا خيبت قتل لهم النفس من النفس قد جمعوا الحكم لما يشوههم فزادوا هم لانهما وقالوا حسنا الله

(سورۃ آل عمران ۱۵۷)

ونعم الوكيل

اسی سب سے پہلے انھیں جو روئے جس میں ہاں ہوا اسے موت اور کہا کہ یہ تھا اس نے آپ کا کاکھو تیار کیا تک کتاب ہے ہوش ہو گئے اور اس میں حق میں تیزی۔ سنا۔ نہ چا۔ نہ لگا۔ اس۔ یہ کہہ کر پھر زور کیا کہ آپ قتل ہو چکے ہیں مگر محمد بن ابی بکر غل اور آپ کی وادی چلا کر لیکن پھر ہو گئے پھر ایک اور آدمی آپ اس کے پاس آئے تو انھیں اس نے سپہ روا کر لی، آپ نے اپنے تھ سے بچا کہ کیا پیش کرنا ہے آپ کا ہاتھ کا پتہ دیو۔ یہ کہہ کر جاتا ہے کہ پتہ لگ کر یہاں سے جدا کر دیا اور یہاں پہنچ گئے کہ ہاتھ کا پتہ لگ نہیں دینا ہے جدا کر دیا ہوا تھا، پھر اس کے فرمایا۔ یہ سب سے پہلے ہاتھ ہے سنا کے مطمئن ہو گئے تھا، آپ کے خون کا سب سے پہلے تکرار اس آیت پر کرنا:

(سورۃ فتح ۱۳)

فبسمك ياربنا الله وهو السميع العليم

پھر آپ اس آدمی کو دہرائے اس کے آگے بڑھا، آپ کی زہر حضرت مالک کو چھانے کے لئے اس کے ساتھ آئیں اور کوہو پڑی، اس نے تو زور سے جھنجھی جس سے حضرت مالک کی انگلیاں کٹ گئیں مگر ایک اور آدمی آگے بڑھا اور اپنی کھوپڑی کے پچھلے حصے کو مارا تاہن اس سے دیا یہاں تک کہ آپ شہید ہو گئے تو اسی اللہ تعالیٰ عز۔

اور انیس ہجرت میں یہاں سے آپ کے محمد بن ابی کر کے بعد انقی بن عرب آگے بڑھا اور آپ کی مارا، آپ کے پیروں پر ہادی کو آپ کے سر سے جو کھٹ تھا سے غور کرنا اور صبح گھوڑہ کو دیا اور حضرت عثمان کے سامنے آکر کھڑے ہوئے اور آپ سے خون پر جو کھٹ پر چڑا اور اس میں خون اور خون نے گزرتے گزرتے بڑھ حضرت عثمان سے واسطہ دے گئے اس نے حضرت مالک کی انگلیاں کاٹ ڈالیں، حضرت عثمان سے بچا دیا پھر اپنی اس جہ بخت نے آپ کی سر پہ بڑھ کر ہاتھ لگ کر کہہ کر پڑی اس میں وہاں عورت ہے، پھر اس نے تو اس کو مار کر کہ حضرت عثمان بن عثمان کو شہید کر دیا۔ آپ کا ایک ہاتھ لگے اور اس میں سے وہاں میں خون نکلا، پھر اس کا سر کاٹ کر اس کو کھانسی۔

اسی طرح رہے یہاں واقعہ سے آپ کو شہید کرنے کے بعد آپ کا سر کاٹ کر لے کر لے کر اس پر جو کھٹ چھین چلا گئے اور اپنے پیروں پر چلے گئے، اس میں آپ کی زہر حضرت مالک اور اس میں آپ کی کھوپڑی میں اس میں اس نے کہا کہ اس کام کو کرنے والوں نے یہ بلا و ترس کرنا پھر یہ نیکو و فکار کر کے ساز و سامان کی طرف توجہ ہوئے اور اسے دیکھنا شروع کیا اور یہاں اس وقت ہوا، جب ان میں سے کچھ آدمی نے یہ آواز لگائی کہ سر کا خون تر ہو رہے گئے طس ہو رہا، اس میں اس نے اس وقت اس وقت شروع ہو گئے پھر باہر نکلے اور حضرت عثمان اور اس کے پیروں پر اور اس سے بڑھ کر گئے، جب یہ لوگ مکان کے گنگناہی پہنچے حضرت عثمان سے سلام نہ تھوڑی آدمی پر غصہ کیا اور اسے دھڑلے دھڑلے اسے بچنے پر بھی گزرتے تھے اس سے پلٹے تھے حتیٰ قرآن میں جس سے کلمہ تھی آدمی آدمی نے حضرت مالک کو چار چھین لی اس پر حضرت عثمان کے کنارے اس پر بخت ہو گئی اور یہاں پھر وہ بھی شہید ہوئے پھر انھوں نے ایک دوسرے کو ازادی کہ بیت المال اسے تھوڑا دے پھر وہ بیت المال کے کاغذوں نے جب یہاں ازادی کئے گئے تھے کہ اسے دیا گیا تھا اور اس پر پڑا۔

پھر ان لوگوں نے یہ قہر بنی اس پر اس وقت اس میں اس کے کھٹ لکھ دیا گئے تھے ان کو کچا کر کے انھیں دکھانے اور اس وقت کی قہر بنی کھٹ کی کر دیا انکی کا سر کے لئے کھڑے رہے تھے، باغیوں ان کو اس نے بھوت بلا لیا، ان کا شہد صرف دیا تھا، میر جال کا نقیض لکست خود ہو کر جو گئے کھڑے ہوئے اور اسے بیت المال کی دولت لیا، اس میں سب سے سنا گیا تھا۔

شہادت کے بعد صحابہ کرام کے آثار اترے، جب یہ عذرا غلیظ و کثیف شخص اس کو تو اہل بیت سے بچتا ہے اس سے بہت سی



ابہ سے ابو یونس کو ملنے سے پہلے ہی پر اسے شہر آپ کی شہر، دکن کی اطلاع مل گئی تھی۔ جس پر سب لوگوں کو کھوتے کھیتوں پر اور وہاں چار ماہانہ کے قریب تھے کہ مریکے  
 صیغہ کے مقرر جہیز بنی ہو گا۔

یوم شہادت، عمر اور تدفین کا بیان۔۔۔ مشہور قول کے مطابق آپ مکان میں چالیس دن تک محصور رہے اور عرض کا قول ہے کہ مجھے دس سے نو محصور رہے، شخص کہتے ہیں کہ آپ انکس دہائیں محصور رہے، یمن یوم شہادت والا اختلاف، ہوا کا دن ہے، سیف بن عمرو نے اپنے حواری کے قتل کیا ہے کہ جو کہی آفریقہ سامعہ میں شہادت ہوئی، صاحب یمن ذیہ روز نگار نے اس کی تصرحت کی ہے۔ دیگر کہتے ہیں کہ یہ کہ کن سامعہ کے وقت شہادت اور یہ نہ روز سب ہے اور مشہور قول کے مطابق یہی لکھی انعام تاریخ تھی اور عرض کہتے ہیں کہ گواہ مکتربن کاہنہ ہے، اسے انہی جرم سے جاننا ہے۔

[illegible][illegible]

ہو آپ کا حق مؤثر لہذا اس کے ساتھ آپ کی حق کو کب میں لیں ہوں گے۔ وہ اس کے لیے چاہے تو اسے اس کے لیے کہہ دے کہ وہ حق ہے۔

[illegible][illegible]

















[illegible]

مادی کہتے ہیں کہ جب شاہ ہوئی تو ہم نے اُنہیں میں چاہا کہ اگر قرآن نے اپنے اہل سائنس (یعنی حضرت حکیمان بن عدنان رضی اللہ عنہ) کو سچے سچے  
 اپنی جہازات دکھا دی تو وہ لوگ ان کا کھل کر دیں گے، یہی امر بات کی کار کی شاہ آپ کا کھانا کھانے کے طرف سے گئے، ایک بن عدنان سے پہلے  
 پیچھے آئی، ہم اس سے پتھر نے اور قریب وہ آپ کو چھوڑ کر مستحق رہا جائے، اسے میں اس میں سے کسی نے پکارا کہ قرآن کوئی خوف نہیں اچھے ۱۰۰۰  
 تو تمہارے ساتھ شریک ہونے کے لئے آئے ہیں اور ہمیں کہتے تھے کہ وہ اللہ کے فرشتے تھے، پھر ہم نے آپ کو اپنی گردن اور اسی بات شاہ بھوک  
 خضر سے ہوئے، مادی انگریزی میں ہم نے صیغہ بن صیغہ کے ساتھ ہمدان کے لفظ عادات کی یہ لوگ حضرت حکیمان بن عدنان کے وہ دے گئے تھے، آئے  
 تھے اور ہم نے انھیں صیغہ کی شہادت اور نہ نہیں کی تھی۔

اعمر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ انھوں نے حضرت بن عباسؓ کو کتب میں دیکھا اور اس جگہ کہ آپ نے بذات خود یہ کتب تصنیف کرنا شروع کی تھیں، بعض مسئلہ نے آپ کے ہاتھ میں لکھی تھیں کہ جو کچھ ان کے کاتبوں نے ان کے عقول سے منقول تھا، جس نے آپ کو بے پرواہ کر دیا اور خود بھی بے پرواہ کر دیا اور جس نے آپ کی ہر ایک ذمہ داری سے غافل کر دیا۔

انور سے ملنے والے امیر عبد اللہ رحمہ اللہ نے حضرت عثمان بن عفانؓ کے کلمات دلہائیں میں ان قدر مستحیلات کو ذکر کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ غزیرہ لوگوں نے آپؐ کو کھانا کیا ہے آپؐ کے کھانے پر اتفاق کیا ہے انھوں نے درحقیقت اپنا کر کے آپؐ کو اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت میں جلدی کی ہے اور جنہوں نے آپؐ کو کربے پناہ دیا وہ دیکھو خود بھی کربے پناہ دیا وہ دیکھو اور آپؐ کے جو مخاطبات آپؐ کے عیب حضرت مسیحؑ کو ایمان کی حواشیں پھر ان کے وزیر سروران، جو اس کی خدمت میں بیٹھ کر رہے، انھوں نے عیب کی حیثیت کو گواہی دے کر دیا اور ہر قدر غفلت کی ہے تاکہ اس پر تھما اسے جاری نہ ہو۔ آپؐ کے یہ چارے ناقص رہے۔ اسی سال سے انہوں نے حکومت کرتے رہے۔ میں بدشاہت اللہ چند روز ترقی کے لئے ہے۔

فہما کی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ..... آپ کا ہمہ سب عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا صاحب بن عبد اللہ بن عمر بن عبد مناف تھے۔ آپ کا ہمہ سب عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا صاحب بن عبد اللہ بن عمر بن عبد مناف تھے۔ آپ کا ہمہ سب عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا صاحب بن عبد اللہ بن عمر بن عبد مناف تھے۔

[illegible]

حضرت عثمان فاروقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ آپ نے اسلام لائے، حافظ ابن عساکر نے آپ کے

سلام لانے کا نہایت عجیب نقشہ لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جب آپ کو خبر ملی کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت زینبؓ کو نہایت صاحبِ دل جس کا نام اپنے چچا زاد بھائی حبیب بن ابی لبیب سے رکھ دیا ہے تو آپ کو ان کے ساتھ اپنا نکاح نہ کرنے پر جبراً آمسوس اور آپ نہایت غمگین حالت میں اپنے والدِ غائب کے پاس گئے۔ وہاں آپ کی خالہ سعدیہ بنت کریم بھی تھیں جن کا بہن بھی سعدیہ بنت آپ سے کہہ کر خوشگوشی حاصل کرادیا اور ہر طرف سے ان کے سر پر سلام قبول کر رہی تھیں۔ سلام مگر خوشی سلام قبول کر دیا۔ پھر انہیں سلام کہہ کر آپ سے دور ہو جائیں۔ تنہا رہے تو نہ خیر نہ بُرائی۔ تنہا رہے بچا جائے گا اور مادہ کی نعمت کو کھلی اور صاحبِ دل بن کر رہے گا۔ یہ کہہ کر آپ نے غم کو خوار کر دیا اور ان کو اپنی حق سے سونپ دیا۔ لہذا اس لڑکی کو ظہیم العربیت پایا ہے اور میں نے ایک ایسے امر کی خیال نہ کی ہے جو شہرت کو بلند کر دے۔ نہ کہ کہتے ہیں کہ مجھ ان کی باتوں سے نہ تعجب ہو کہ وہ بچہ انکی لڑکی کی پرستار رہے وہاں تیرا جس کا نظارہ میرے خبر سے ہو چکا ہے۔ یہاں لے گیا کہ اسے خالہ آپ کیا کہنا کہ جتنی ہیں انھوں نے کہا کہ حنان تیرے لئے بدل ہے اور زینب ان کی بیوی خوب ہے۔ یہی جو جس کے ساتھ وہاں ہو گئی جاسے غلط کر کے ہاتھ سے حق دے تو میری بچہ ہے اور اس کے پاس حنن اور حنان ہے لہذا ان کو ان کا اتنا کراد کر کہیں کہتے ہیں کہ ایک نہ کر دیں۔ میں نے کہا کہ آپ ایسی باتیں کر رہی ہیں کہ شہوان میں غلو نہیں ہونا چاہیے۔ یہ کہا کہ میری عیادت یا اللہ کے رسول ہیں جو اللہ کی کتاب دے رہے ہیں اور اللہ کی طرف ہاتھ ہیں اور اگر کہا کہ ان کا چہرہ راضی ہے ان کا دل میں بلانا ہے۔ میں کا حکم کا مطالبہ ہے۔ ان کا دستِ ظلِ شہت خور ہو جائے۔ یہ ان کی مطیع طرفِ بختوار ہیں اور خود شرفِ بختوار ہیں۔ تاکہ مطلع نہیں دے اور جو سرور اور فائدہ دیکھتی ہو اس میں بھی جو نہیں اور تیرے لئے ہے جو نہیں۔

حنن کہتے ہیں کہ میری بیٹی کا دل میں چاہا کہ وہ میرے ساتھ نکاح کی خواہش نہ کرے۔ ان باتوں کی خبر دی ہو کر نے فرمایا اسے حنان ہم پر حست ہمارے آپ رائے دہندہ آدمی ہوا تم پر حق و باطل کا امتداد نہیں بلکہ میری بات حنن کی ہماری قوم جو کرتی ان کی کیا حقیقت؟ کیا یہ بھرتے ہیں ہوسے بے جان وغیرہ اور جس میں ہے؟ خود سننے میں ہے۔ اللہ کہتے ہیں۔ میں نے کہا کہ ان کی بیٹی کا دل میں ہے اور میرے لئے فرمایا اللہ کی قسم ہمارے خالہ نے تم سے باطل کیا کہا ہے۔ میں نے ان کو اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں اپنا بیٹا بنا دیا ہے۔ کہ ان کی حقوق کی طرف دیکھا ہے کیا تم ان کے پاس چلے گئے تھے تیار ہو۔ حنان کہتے ہیں کہ میری بیٹی اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے حنان اللہ کی طرف سے حق کو قبول کرنا۔ میں تیرا طرف اور تم ملوث کی طرف اس کا رسوا ہیں کر آیا ہوں۔ حنان کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم جب رسول اللہ ﷺ سے میں نے یہ سنا تو اسے میرے پاس کو فائدہ نہ تھا۔ سلام قبول کر رہا اور اس بات کی کافور دہی سنا کہ اس کو کوئی میسر نہیں ہوا کہ اسے جاس کا توڑی شریک نہیں۔ پھر یہ ہوا کہ حنن نے فرمایا کہ میرا دور تو یہ بعد رسول اللہ سے نکاح ہو گیا۔

اور یہ کہنا نا تھا کہ حنن جزا جیسا نہ ہوں نے دیکھا ہے اور تیرا ان کا غولہ مکان ہے اور سعدیہ بنت کریم نے اسے ملے شہر یا شہور ہے۔ میرے کہنے کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حنن کی ہدایت کی طرف رہنمائی کی اور سیدہ عارساتہ زینبؓ سے اور اللہ کی حق کی طرف جابجہ رہا ہے۔ حنان نے درست دماغ کے ساتھ غور و فکر کی خبر دی کہ یہ اور صاحبِ اسلئے آؤں ہیں۔ کچ سے کہیں گے۔ اللہ کی قسم حنن کے ساتھ میری بیٹی نے اپنی بیٹی کا نکاح ان کے ساتھ کر دیا۔ پھر ان دونوں چہ چہ میں کے چاہری ماسد تھے جو اپنی میں سورج کے ساتھ ملے ہوئے ہے۔ اسے ہاں میں کے کمرہ وہاں میں تھا۔ پھر وہاں اس نے اس کا مکان ہے جس سے اس نے کھلونے لئے لیے تھے۔

وادی کہتے ہیں کہ میرا کھلنا نام نہان کہ حنن بن مطلق اور ابو جہود عبدالرحمن بن جوف ابو مسرور عبداللہ اور ام بن ابی ہاشم وکائی۔ صاحبِ نامی اسلام ہوں۔ ترابا لب۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کئی اہل بیت جو گئے تھے حضرت حنن بن حنفیہ نے اپنی زوجہ بنت رسول اللہ کے ساتھ سب سے پہلے حبش کی طرف ہجرت کی وہاں سے پھر مکہ واپس آئے اور حبش کی طرف ہجرت فرمائی۔ جب غزوہ بدر ہوا تو آپ اس وقت اپنی زوجہ بنت رسول اللہ کی خدمت میں مصروف تھے اور اہل بیت میں شک ہو گئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کا قصد کیا اور آپ جبر میں شریک رہے۔ لیکن آپ اس طرح نہ ضرر پہنچا کہ وہیں خوراک کے لئے گئے۔ جب آپ اپنی زوجہ بنت رسول اللہ سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کی بیٹی ام کلثوم کا نکاح آپ کے ساتھ کر دیا۔ اس کی آپ کی زوجہ بنت میں فرات ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر وہاں سے پاس کوئی اور جتنی ہوتی تو یہ ان کا نکاح بھی حنان کے ساتھ کر دیتے۔ آپ غزا کا حد میں شریک رہے اور اس دن رشتہ بیکر کر بھاگے۔ ہلوں میں شامی تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان



پہلے ہمارے دانشور، یا مفسر، فرمایا کہ ترجمے کو اگر چاہیے ہے مگر ایک نئی، نیک صدیقی اور دہائی، بخدا کی اس روایت میں مسکن سے مفرد ہیں۔  
 ذرا ماسٹر ترقی کیلئے میں یہ ہم سے تھوڑے نکلنے سے مفرد اور یہ ہم سے نکلنے میں انی صریح، عاقل، حسن کے ساتھ لے اور اس سے  
 نہ پر رہنے جان کیا کہ، رسول اللہ ﷺ، فرمایا کہ ترجمہ ہے کہ ساتھ ابو بکر، عمر، عثمان، علی، علیہ السلام اور یہ تھے، ان چنان نے حرکت کی، نئی کریم ﷺ، نہ  
 دشا فرمایا کہ ترجمہ ہر شخص سے ہے، ہر مگر ایک نئی ایک صدیقی، ایک شہید، بلکہ امتداد کی ہے، دانی الباب کے عنوان کے تحت فرمایا کہ میں حق میں مسند  
 بن زید، دانی ہوا میں اس میں مالک، بریل، سکری، گئی یہ روایت ان حضرات سے بھی مروی ہے اور حواشی، روایت ہے،  
 میں (مکتبی مصنف) کیساتھ جانوں کہ اس کو ابو بکر، اور، نہ مگر روایت کیا ہے اور ہر ترقی نے حضرت عثمان سے لے کر ابو بکر، اے خلیفہ میں اسے نقل  
 کیا ہے اور ان کو حواشی کی جگہ کو بھیج دیا ہے۔

ایک بار حدیث ..... بولن یہی دوسری اشعری سے نقل کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک بار سفر تھا، اس وقت مجھے دروازہ کی حفاظت پر، سو روبرو والا شخص ملے، ایک آنی آیا اور اندھا جانے کی اجازت طلب کی، میں نے پوچھا کیوں؟ اس نے کہا کیا لوگوں کو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں اجازت دوں اور جنت کی بشارت دو، پھر کمر آئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا لوگ بشارت دوں اور جنت کی بشارت دو، پھر جن کو آئے آپ ﷺ نے فرمایا اجازت دو اور جو صحیحیت پہنچے گی اس پر تمہیں جنت کی بشارت دو، پھر جن کو نکلے تو آپ ﷺ نے فرمایا ہے تمہیں السلام صبر (ا) نہ دے مگر تم کو ملے، فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کے سامنے (تم ہی سے دعا کی جاتی ہے)

[illegible][illegible][illegible]













[illegible]

امام کہتے ہیں کہ میرے ابو یحییٰ محمد بن کثافہ اسدی نے ان سے سنا کہ علی بن مسعود نے ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک ہار سنا ہے کہ محمد بن عثمان ایک مرتبہ آپ کے پاس پہنچا کہ ان کی کمری میں آئے، مجھے یہ خیال ہوا کہ شاید غزوہ بدر کے معاملے میں منکھو کر کے مجھ سے اس لئے ملحق فرماتے ہیں۔ لیکن میں اس پر آملاؤں کہ میں ان کی طرف کان لگاؤں اور سنوں پس میں نے سنا رسول اللہ ﷺ نے قرآن مجید سے قرآن مجید پڑھ کر فرمایا کہ آپ کا ایک قمیض پہنے گا کہ جو میری امت سے اترا ہے گا اور اس کو پہنے کر تم بھی میری امت سے ہو گے۔ یہ سنا کر میں نے فرمایا کہ میں پھر جب میں نے دیکھا کہ ان لوگوں کا خلفاء خلافت جہاد کے ساتھ ہر طالب پر کام کر رہے ہیں تو میں نے چاہنا یا کیا کہ آپ رسول اللہ ﷺ سے کہیں کہ میں نے تم کو کچھ دیا ہے۔

[illegible][illegible]

اقام احمد نے اسے لاپس سے انھوں نے عمرین ابراہیم بھٹکری سے انھوں نے علی رحمہ سے اور ان کی اہلہ نے اعلیٰ لادہ سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے یہ فرمودہ پڑھ لیا۔ تعالیٰ انھیں سے کہہ کے اب کی امتحان کے بارے میں سوال کیا تو پھر اسے حق کی روشنی سے نقل کی۔

ایک اوجھلے۔۔۔ ظہور کہتے ہیں کہ ہم سے مراد خطاب ہے ان سے رابطہ، ان سے صلوان کیا جودے ان سے، عزائم کے اور ان سے حضرت عابد نے جان کیا کہ سونی اندھ بن گئے ایک شخص کا زلف را با جو کرمہ حق سے عرض کیا کہ تبا میں اس کی باتوں گا؟ آپ بھگنے

قریب نہیں، بل محمد نے عرض کیا کہ یاروں! خلیفہ میں اس کو ہمارا ۲۴ آپ نے فرمایا نہیں۔ بلکہ حق نے عرض کیا کہ یہ یاروں! خلیفہ میں اس کو ہمارا ۲۴ آپ نے فرمایا نہیں۔ بلکہ حق نے عرض کیا کہ یہ یاروں! خلیفہ میں اس کو ہمارا ۲۴

[illegible]

بیک اور حدیث ... امام احمد کہتے ہیں کہ ہم سے حدیث نے ان سے وسیع ہے اس سے سوکھائی فکر نے ان سے ان کے دماغ میں نے  
جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ اصل ہوا اور عثمان بن عفان اسی وقت اس میں مصروف تھے وہ نے کراہ گرام ہر روز آپ سے کھانا کرنے کی ہر روز حسب  
کر رہے تھے آپ نے اجازت دے دی کہ وہ صبح کو کھانے سے روکے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی یاد رکھیں۔ یہ سنا کر آپ نے فرمایا ہے  
تھے کہ تم میرے بعد ان کو اختلاف سے روک دے۔ ان کے لیے فرمایا کہ اختلاف روکنے سے روکا جائے کہ ان میں سے کسی نے سنا کہ کہ رسول  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس وقت میں اور اس کے اصحاب کو لازم بخیر و اور آپ کے اصحاب سے ان کی طرف  
اور ان کو فرما دے تھے امام احمد کہ روایت سے منکر ہیں۔ اس کی توجیہ یہ ہے کہ وہ اس طرف سے اس کی توجیہ یہ ہے کہ

[illegible][illegible][illegible]







چالیس بیاباں دو تھوڑے تو میں ان کا نکلا کچے جھوٹے مگرے ممکن کے ساتھ گزرنے پہر ساتھ کہاں میں سے ایک اگلی ہاتھ لگا رہی تھی۔

محمد بن سید اسحاق کا بیان ہے کہ مجھ سے یوحنا بن ابی اسحاق نے ان سے ان کے والد نے ان سے سہلاب بن علی حضرت نے بیان کیا ہے کہ میں نے اس کتاب کو سنا اور اللہ سے چاہا کہ اسے آپ لوگ بخوانیں کہ ان کا اعلان فرمیتے ہو تو یہ سن کر کہتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ اس کے لئے ہاں کہیں اور حرم میں سے ان کے سوا کسی نے بھی نہیں کی کہ وہ شیخ اسے نکاح نہیں کیا ہے اسے اس نے عطا کر کے اٹھ کر لیا ہے۔

[illegible]

ایک اور حدیث: لیٹ بن ابی طہر کہتے ہیں کہ سب سے پہلے صوفیان بن عقیل نے تیار کیا تھا۔ آپ نے شہداء اور مدعو کو ذکر طہ و تیار کیا اور سورۃ الفہم کی خدمت میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر بھیجے، لیکن آپ اس وقت گھر میں موجود نہ تھے، جب شریف لائے تو دل خانہ نے وہ صودا آپ کے سامنے رکھا آپ ﷺ نے وہ صودا فرمایا کہ کس نے بھیجا ہے؟ دل خانہ نے کہا کہ جانا نے، ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ پھر آپ ﷺ نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے اور دعا کی اسے اللہ تعالیٰ تیری دعا مندی کا خواہاں ہے اس کو فرماں سے بخش دیا۔

ایک اور حدیث..... ابوحنیفہؒ میں فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ سے اور وہ عظیم ترین جریحہ ہے اور وہ عظیم ترین حرامان سے اور وہ عظیم ترین کفارانی سے اور وہ عظمت جابر سے نقل کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے حضور بن عثمان سے کہا کہ تم اپنا دھڑا کرنا روکو آج آخرت میں ہمیں یہ امر مست ہے۔

[illegible]

آپ کے بعض حالات و واقعات جو آپ کی فضیلت پر واصل ہیں..... ان مسطورہ میں مذکور کئے ہیں کہ جب عربین خطاب کی لغات کو لکھ کر اپنے گھر سے سب سے بہتر کی بیعت کی اور ہم نے اس میں کوئی غلطی نہیں کی اور آپ (ع) روایت میں سے کہ لوگوں نے اپنے میں سب سے بہتر کی بیعت کی اور حضور نے اس میں کوئی غلطی نہیں کی۔ اہل بیت (ع) اور آپ (ع) کے والد سے اور مروی عن عثمان بن عفان سے نقل کرتے ہیں کہ عثمان بن عفان نے اس میں کوئی غلطی نہ کی:

## آفت بائید خلق فوسوی

”میں نے ان کو ایسا ثابت کر دیا کہ ان کا ٹھیک طریقہ تھا۔“

اور عمر ہی یہ بات کہتے ہیں مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ عثمان بن عفان کی حکومت کا خاتمہ ہوا۔

الحمد لله رب العالمين

”میں ایمان الہی اللہ یہ جو ”محکم دلائل سے مزین“

ابراہیم باندھی نے اپنی تائید کرتا کیا ہے کہ مجھے سوتی نڈا ادا ملنے سے اس سے ہاراک میں فضا کے نیلے پان کر کیا کر میں نے جس سے غلام  
کر رہے تھے لوگ جن ہاتھوں کے ہونے میں جب لگاتے ہیں دو مجھے معلوم ہیں آپ نے فرمایا کہ تم یہاں کر دو گھنٹہ کر دو گھنٹہ تو ان کے کوئی  
ان کر کے اس میں اہم ہم ہاں سمجھ کر تے ہیں ان میں کیا ہے کہ کر دو سمجھیں تم میں کیا اپنی عطا اور ان کا کبھی طرف چہرہ پر لوگ اسے ادا  
مقدار میں ہم کرتے ہیں بلکہ جاتا ہے کہ کیا کیا ہے باندھی نے طرف خود اپنی وکٹا سے بھی ارم مقدار میں بد کہ ہیں پھر کیا جاتا ہے کہ بھی اور شہ  
کی طرف چہرہ عرضی علیہ ہے ہاں ہیں اور دہائی گھوڑی ہے دشمن اپنے اپنے ہاتھوں کا ہوتا ہے اس میں سختیاں اچھے ہیں خیر اعلیٰ اکثر ہے کوئی  
نہیں دوسرے سے اس سے خوف نہ نہیں ہے اور اس سے محتاج ہے اور کرنا بھی کیا ہوتا ہے اس کی بھتی تو ان کی محبت و الفت میں یہ بھی ہے کہ وہ  
میں نصیحت کرتے ہیں کہ غرض میں اور خود کو کھوے ہیں جب یہاں ہوا تو ہر سے کام لینا حسن کہتے ہیں کہ اگر لوگ میرے کہ میں وقت کہ  
انوں نے یہ صورت حال دشمنی تو ان پر عطا اور دہائی درجہ اور اعلیٰ اکثر ہو جاتی ہیں لیکن انھوں نے کہہ کہ ان کی قسم ہر قسم میں ان کی نصیحت  
انھوں نے جو چیز اور سلامت ہے اور کی بات یہ کہ اہل اسلام کے درمیان آپس میں کھول دے میں بھی لیکن انھوں نے ایسے آئین میں ایک  
دوسرے پر سختیوں کی حسب یہ فی مختلف ہاتھوں کے درمیان کی طرف روئے ہیں اس سے فی صحت تک کو ان کے درمیان ہر قسم میں ہونا ہوا  
و کھول ہاں ۔

[illegible]

نہیں مگر اپنی عمر محمد بن سلام سے اور دوا میں بکارت سے نکل کر آئے ہیں کہ ان سیدہ بنتی و برہانہ بنتی حنفہ غزوہ بدر کے لیے تھیں۔  
 دوا ہر کے وقت کھڑی گئی مگر اسے ساتھ ایک چم دیا۔ جس نے دوا پر چھوڑ دیا۔ کھانا کھا کر بہت تھک گیا۔ ایک تھک گیا۔ بہت تھک گیا۔ دوا کے  
 ہے کہ کچھ ایسا ہی پایا۔ کھانا کھا کر کچھ تھک گیا۔ دوا کے لیے کچھ تھک گیا۔ دوا کے لیے کچھ تھک گیا۔ دوا کے لیے کچھ تھک گیا۔  
 نے انھیں کھانسی اور کچھ تھک گیا۔ دوا کے لیے کچھ تھک گیا۔ دوا کے لیے کچھ تھک گیا۔ دوا کے لیے کچھ تھک گیا۔  
 نے سے اور دوا کے لیے کچھ تھک گیا۔ دوا کے لیے کچھ تھک گیا۔ دوا کے لیے کچھ تھک گیا۔ دوا کے لیے کچھ تھک گیا۔  
 غزوہ بدر کے وقت دوا کے لیے کچھ تھک گیا۔ دوا کے لیے کچھ تھک گیا۔ دوا کے لیے کچھ تھک گیا۔ دوا کے لیے کچھ تھک گیا۔  
 دوا کے لیے کچھ تھک گیا۔ دوا کے لیے کچھ تھک گیا۔ دوا کے لیے کچھ تھک گیا۔ دوا کے لیے کچھ تھک گیا۔  
 نے سے اور دوا کے لیے کچھ تھک گیا۔ دوا کے لیے کچھ تھک گیا۔ دوا کے لیے کچھ تھک گیا۔ دوا کے لیے کچھ تھک گیا۔  
 دوا کے لیے کچھ تھک گیا۔ دوا کے لیے کچھ تھک گیا۔ دوا کے لیے کچھ تھک گیا۔ دوا کے لیے کچھ تھک گیا۔

میرزا زکی الخاں جرجانی سے، میرزا یحییٰ بن نصیر سے، واداعہ الہامیہ، تاج خیز سے، قلی کر کے، جہاں کہہ آئی نے عبدالرحمن بن عثمان قشیری سے سوال

کیا کہی مگر عید اللہ کی نماز میں اذان کی آواز کے ساتھ غلجی اذان ہے عید اذان کے کہا کہ ہاں۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے اپنے اس میں کہا کہ شمس آج شب ضرور احمد اور اسحاق باقی رہے گی۔ یہی سب سب میں احمد بن ابی طالب کو اس کا جب میں اذان دیکھ کر ایک شخص چارہ اور سے مجھے نظر آیا اور بلا کہہ اور احمد بن علی بن عثمان تھے جو مجھے دیکھ رہے تھے۔ میں نے جیسے جتنا آپ نے نماز پڑھی اور میں آپ کو دیکھ رہا تھا کہ آپ نے یہاں تک کہ جب میں نے عرض کیا کہ اذان قرآن کریم ہے تو آپ نے ایک کھٹ کے ساتھ اتار کیا اور اس کے ساتھ کوئی نماز گھر پر بھی مگر تحریف لے گئے۔ یہ بات متعدد طرق سے ثابت ہے کہ عثمان بن عفان امام حج میں جبر اور کے پاس ایک کھٹ میں کھل کر قرآن کریم پڑھتے تھے اور یہ آپ کی عادت طبعی تھی۔ اسی وجہ سے ہم نے ابن عمر سے یہی کہنا کہ اذان قرآن کریم ہو فاقست اساء لطیلب مسلما و لاسا بطلر الاخرة و ہر جو ار حمله رہہ کی تحمیر میں مذکور کیا ہے کہ اس کا صدق عثمان بن عفان ہیں اور ان میں اس اللہ تعالیٰ کے اس قول عمل پسوی ہو ومن بامر بائدول وهو علی صراط مستقیم کی تحمیر میں فرماتے ہیں کہ اس کا صدق عثمان بن عفان ہیں اور اس میں ثابت ہے کہ آپ نے کہہ دے میں یہ قسم کہ یہ قول نے جاہل کے وقت یا وہ سیدہ بانو کے والدین کو یہ کثرت سے کہنا کہ آپ نے فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ وہ

مغنیان میں عید کہتے ہیں کہ ہم سے اسرا دیکھ کر اس کی کہ میں نے حسن سے سنا کہ حضرت عثمان فرماتے تھے کہ اگر وہ اسے کتب پاک ہوتے تو ہم اپنے آپ کے گھر سے میرے دوڑے اور میں سے گھر میں گھر کر کوئی دن مجھ پر آیا گزرے گا میں میں صحت کی زیادت نہ کر دے (یعنی حالات قرآن نہ کر دے) اور حضرت عثمان آپ کا کھٹ کثرت سے لے کر آپ کے کھٹ سے شہید ہو چکا تھا۔ اس اور محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ عثمان بن عفان کی اہلبے نے ہم شہادت میں کہا تھا کہ تم کہیں کھٹ کر دیا چھوڑ دو اللہ تعالیٰ ہم پر ایک کھٹ میں قرآن پڑھتے تھے ساتھ شب کو نہ دیکھتے تھے اور کئی حضرات نے جان کیا ہے کہ آپ رات کو جب بیٹھتے تو اپنے اہل خانہ میں سے کسی کو بھی وغیرہ وغیرہ کی روایت کے لئے نہ جگاتے تھے البتہ اگر پہلے سے کوئی عید نہ ہو تو یہ بات ہے کہ آپ بیٹھتے دیکھتے تھے اور اہل خانہ میں جب باقاعدہ محبت آپ سے اظہار کیا تو اس کا جواب تھا کہ آپ کی دعا کو دیکھتے تھے تو آپ فرماتے کہ میں رات میں سے گئے ہیں کہ وہ اس میں آمادہ کریں بلکہ وہ آپ سے مل کر فرماتے تو تمہارے ساتھ تھا تھے حالانکہ آپ بند کر کے ہوتے تھے اور زشتت زیادہ کی وجہ سے اپنی نگر کر دیا وہ کرتے تھے۔

آپ کے خطبات کے کچھ اقتباسات..... والہی کہتے ہیں کہ ہم سے اسرا دیکھ کر اس کی اہلبے نے ہم شہادت میں کہا تھا کہ تم کہیں کھٹ کر دیا چھوڑ دو اللہ تعالیٰ ہم پر ایک کھٹ میں قرآن پڑھتے تھے ساتھ شب کو نہ دیکھتے تھے اور کئی حضرات نے جان کیا ہے کہ آپ رات کو جب بیٹھتے تو اپنے اہل خانہ میں سے کسی کو بھی وغیرہ وغیرہ کی روایت کے لئے نہ جگاتے تھے البتہ اگر پہلے سے کوئی عید نہ ہو تو یہ بات ہے کہ آپ بیٹھتے دیکھتے تھے اور اہل خانہ میں جب باقاعدہ محبت آپ سے اظہار کیا تو اس کا جواب تھا کہ آپ کی دعا کو دیکھتے تھے تو آپ فرماتے کہ میں رات میں سے گئے ہیں کہ وہ اس میں آمادہ کریں بلکہ وہ آپ سے مل کر فرماتے تو تمہارے ساتھ تھا تھے حالانکہ آپ بند کر کے ہوتے تھے اور زشتت زیادہ کی وجہ سے اپنی نگر کر دیا وہ کرتے تھے۔

ابو حسن کہتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان نے خطبہ دیکر محمد بن احمد کے بعد اذان دیکھا کہ اسے دو گانہ دیا۔ یہ شب تھی جی قیامت چڑ ہے اور لوگوں میں سب سے شمس بعد وہ شخص ہے جو اپنے لشکر کا کمانہ کرے اور موت کے بعد کے لئے لکھ کرے واللہ کہ اس سے کچھ خاص کر دیکھتے تھے کہ ان میں سے جو عیدوں میں دیکھتے تھے وہ اس کی اہلبے نے ہم شہادت میں کہا تھا کہ تم کہیں کھٹ کر دیا چھوڑ دو اللہ تعالیٰ ہم پر ایک کھٹ میں قرآن پڑھتے تھے ساتھ شب کو نہ دیکھتے تھے اور کئی حضرات نے جان کیا ہے کہ آپ رات کو جب بیٹھتے تو اپنے اہل خانہ میں سے کسی کو بھی وغیرہ وغیرہ کی روایت کے لئے نہ جگاتے تھے البتہ اگر پہلے سے کوئی عید نہ ہو تو یہ بات ہے کہ آپ بیٹھتے دیکھتے تھے اور اہل خانہ میں جب باقاعدہ محبت آپ سے اظہار کیا تو اس کا جواب تھا کہ آپ کی دعا کو دیکھتے تھے تو آپ فرماتے کہ میں رات میں سے گئے ہیں کہ وہ اس میں آمادہ کریں بلکہ وہ آپ سے مل کر فرماتے تو تمہارے ساتھ تھا تھے حالانکہ آپ بند کر کے ہوتے تھے اور زشتت زیادہ کی وجہ سے اپنی نگر کر دیا وہ کرتے تھے۔

محمد کہتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان نے خطبہ دیکر اس میں فرمایا کہ میں آدم اسرا دیکھ کر جب جان لو کہ فلک الموت میرے قہر پر ملے گا کیا ہے اور مسئلہ میرے پیچھے لگا ہوا ہے جب تک تو دنیا میں ہے اور حیرت غیر کو چھانڈنے میں لگا ہوا ہے گوئی کہ حیرت میرے قہر سے جنت کر لی آپ ایک نعمت تیرا اھل کہہ رہے ہیں وہ اس سے بچنا چاہتا ہے کہ وہ اس کے لئے پتلی کی اور غفلت نہ کر اس لئے کہ وہ قہر سے غافل نہیں ہے اور اسے ان آدم کو چاہیے کہ اس کے لئے مار کر مارنے اپنے نفس کی طرف سے غفلت کی اور اسے موت کے لئے تیار نہ کرے تو کوئی اور سے تیار نہ کرے گا۔ اللہ کی لافوت













عبداللہ بن قیس بن سنانہ النبی رقی... یہ شریکے بعد میں سے ہیں۔

عبد الرحمن بن اہل بن زید انصاری ..... یہ بعد ازاں بعد کے مسرگن میں شریک ہے۔ بن عبد البر کہتے ہیں کہ خود وہ جس میں شریک تھے، عمرو بن خطاب سے شہر بن خزانہ کی وفات کے بعد انھیں بغیر کاملہ مقربا کے تھا انھیں مانا۔ اس کی یہ تھا امارا وہی حرم۔ خود کو کاتب پر ہم کیا۔ آپ بنی داؤد میں اس کی انھوں نے، بلکہ مصر میں ہے کہ کبریٰ ایک نالی اور ایک دالہ ہے، نالی کو دس سہارے دوپہے نکلیں، دلی کو کھلیں اور آٹھ سو بیج ڈالیں، یہ بیج خرنے سے کہو کہ گڑھ مروانی تو قرآن کے ارشاد سے ہوتا اور نہ کو کرم کہ گڑھ مروانی تو قرآن کے آیتوں کے ارشاد سے ہے۔ اور اگر کو کرم مصر میں لے سوتا تھا اور اس کا کثرت کیا۔

عمر و ابن سراقہ بن سراقہ بن مسقر عدوی۔ یہ محدث بن سراقہ بن مسقر عدوی کے ہمارے ہیں اور ان کی ساری بات ہے کہ ایک مرتبہ آپ کو انتہائی شدت ہو کہ کہہ سکتے ہیں کہ آپ نے اپنے وقت پر ایک حجازی اور اس طرح کے زمانہ تک پہنچے، دے، اچھا رہا کہ عربی قوم نے آپ کو اور آپ کے اصحابوں کی نیک نیتی کی وجہ سے یہ ہو گئے تھے کہ ان کے کئی کئی تھکے تھے کہ ان کے کئی کئی تھکے تھے کہ ان کے کئی کئی تھکے تھے۔

عیسٰی بن مسعود انصاری اوی۔ یہ ایک پتیل، غدر، مخفی اور عالمِ مذمت کے حامل ہیں، آپ کو کثرتِ زہ و خرابات کی وجہ سے اپنی مثال آپ سمجھا جاتا ہے، شیخِ شامی نے حیدر کے ساتھ شریکِ حے و عمر بن خطاب کے گڑھانے میں مضمنا اور دشمن کے سیر ہے، جب اہلِ امن بن عقاب دیکھتے ہیں کہ ان کا رونا و آواز آپ نے لیکن حوالہ کر کے حضرت عمار بن یاسر سے شام، یثرب و مدینہ کے آپ کے حالات و واقعات کا بیان بہت طویل ہے۔

[illegible]

ہوا لیکن سے کہ جب میں سے چائیکہ آئے جوں تو سمجھت ہو کر رہا جاتا ہوں۔ کتنی گراں جواب بھی نہیں دے پاتا اور اب وہ غالب ہو رہی ہے تو جو نہ میں نے اختیار کی ہوئی ہے اس سے ہمراہ جاتا ہوں اور جو چاہی کی کوئی سے اسے بھول جاتا ہوں۔

قطرہ بن عامر..... کی کہنت ایذا و افسار کی ہے۔ یہ بات عقید اور نفاذ ہے۔ شہ شریف نے۔

قیس بن عابد کی بن قیس بن اعلیٰ انصاری کی... فجر۔ سر پہی کی اور کشتوں کے بارے میں آپ کی ایک حدیث ہے ایں، کو ان خیال ہے کہ آپ غزوہ بدر میں شریک رہے اور مصعب زہری کی کہتے ہیں کہ آپ بخاری بن عید انصاری کے دربار میں ان کا کفر کا قتل ہے کہ آپ ابو مرثد عابد اقلیدس کو قتل کر دیا ہے۔

ابو عقیل لبیدہ بن ربیعہ کا شعر کی ۔۔۔ یہ مقفول شاعر ہیں جن کی مدح میں اے دہائے گزشتوں نے انہیں ۱۵۰۰ کے قریب کتب و نسخہ جمع کیے ہیں۔ یہ عربی بات ہے کہ شاعر نے کئی بار لبیدہ کی بی بی سے نکاح کر لیا تھا کہ اس پر حیران رہیں ہے کہ ان شعر کی طرف سے

الہ مکرم شیخہ ماہیہ اللہ باعلیٰ کل جسم لا محالہ ز نلی  
آگاہیور اللہ کے ۲ مہینہ طے ہوئے اور نئے نئے کسے سے نئے نئے ہوتے، الہی ہے۔









[illegible]

جب رسول اللہ ﷺ فوت ہو گئی تو حضرت علیؓ آپ کے غسل کو دیکھ کر فرمایا کہ میں نے اپنے نبی کو غسل دیا اور وہ چکا ہوا ہے۔ یہ آپ کے لئے خدا کی نجات ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمودہ کے بعد آپ کا غسل حضرت طاہر بن حنیف نے کیا تھا جس سے نبیؐ کی میتیں اتر گئیں اور وہ جنت دار رہ گئیں ہیں۔ انہیں قبر، جہنم اور کھڑا ہو کر اٹھنے اور قہر کو لوگوں کی کھڑکی دینی ہیں۔

جب ابوہریرہؓ میں ابوہریرہؓ کی بیعت لاری تھی تو حضرت علیؓ بھی جن لوگوں میں شامل تھے انھوں نے مسجد میں آپؐ کی بیعت کی تھی اور آپؐ ابوہریرہؓ کی ساسنے کو گھر لائے سو آپؐ کی طرف سے یہ حج ہو کر ان کی اطاعت کا پانے کے لازم ہو سکتے ان لوگوں کے ساتھ سب سے زیادہ محبت رکھتے تھے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد جب ابوہریرہؓ حاضر ہوئے حضرت علیؓ نے ان کی اطاعت ہوئی تھی آپؐ ابوہریرہؓ سے اس حیرت کے ساتھ کہ ان کی بیعت ان کے رسول اللہ ﷺ کو گھر لائے تھے اور ان کے گھر سے دور رہنے میں بھی اصل میں آپؐ کو اس حدیث کا علم نہیں تھا جو چنانچہ ان تمام انبیاء و رسولوں کے ساتھ مقصود ہے اور وہ یہ کہ ان کا کوئی وارث نہیں ہے جب یہ حدیث آپؐ کو پہنچی تو آپؐ نے ابوہریرہؓ سے مخاطب کیا کہ تم ان لوگوں کے ساتھ نہ لو ان حدیث کا تحران ضرور کیا جائے، لیکن ابوہریرہؓ نے اس سے انکار کر دیا، جس کی وجہ سے آپؐ نے ان میں بھڑکنا اور ان کی اطاعت میں کسی طرف سے جاتی رہی، یہاں تک کہ ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں، حضرت علیؓ کی چونکہ حضرت علیؓ کی خاطر مداخلت کیا کرتے تھے تو ان سے کہہ دیا کہ آپؐ نے ابوہریرہؓ سے بیعت کی ہے۔

جب ابو بکر صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو ان کی وصیت کے مطابق عمر بن خطاب غلاف سے ۱۰ گریز سحاب کے ساتھ حضرت علیؓ سے مل گئے آپ کی بیعت کی اور عمر بن خطاب کو کثیف امور میں مشورے دیا کرتے تھے، لہذا کہا جاتا ہے کہ عمر بن خطاب نے اپنے زمانہ خلافت میں آپ کو کثیف امور میں مشورے کیا تھا، اور آپ عمر بن خطاب کے لئے مگر امرائے صحابہ کی سعادت میں شرمناک تھے، اور حضرت عمرؓ کے خطبہ چاہے کہ صحابہ کو برا عطا تھے، جب عمر بن خطاب پر ۱۵ سالہ غزوہ بدر آپ نے اس خلافت کے بارے میں سچا اور اصولی کی شوقی بیعت کی تو ان میں ایک حضرت علیؓ بھی تھے، وپھر اتریں سحاب آپ کے کنارہ حضرت عثمانؓ بنی حنفیہ کے اور اساتذہ ائمہ ہوئے۔ پھر جب عثمان بن عفانؓ آپ پر مقدمہ سرفروختے، اصل بیعتی قرآن آپ نے ان کی یہ دعوت کی، جب عثمان بن عفانؓ سے وہ جو افتادہ وہی لکھوانے میں عیب کیے گئے تو آپ کی طرف رمل ہوئے اور حضرت عثمانؓ کی یہ غلہ سے عمر آپ کی بیعت کی اور عمرؓ کیسے ہیں کہ تم نہیں کہ جس بیعت کی عیب کیے گئے اور چکا حضرت علیؓ نے اذیت قبول کرنے سے انکار کیا تھا حتیٰ کہ جب وہ لوگ نے زور دیا اور کہ آپ جو عمر بن مسعود کے وہابی کی طرف جھاک کر چلے گئے اور زور دیا کہ ہمیں بھی لوگ، اس پر چنگے اور زور دیا، آپ نے احتجاج کی اور اپنے ساتھ جو حق ہو تو یہ بھی لے گئے، ان لوگوں نے کہا کہ اس امر کا نتیجہ پھر بھی عمرؓ نہیں ۱۰ مسلسل اصرار کرتے رہے یہاں تک کہ آپ نے اپنی

کے پاس قبول فرمائیے۔

حضرت علی بن ابی طالب کی بیعت خلافت کا ذکر (۱)۔۔۔ کہا جا رہا ہے کہ آپ سے پہلے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے  
نامین انھوں نے ساتھ آپ سے بیعت کی جو اس کے دن رسول اللہ ﷺ کا دعوت کرتے ہوئے تھے جو کہا تھا، یعنی لوگوں نے انہیں سوچ کر کہا کہ اللہ کی  
حسرت یہ کہ تمہیں ان کے ساتھ بیعت نہ کی تھی، اور جو کہ آپ نے ایک چاند اور شمشیر سے بیعت کر رکھا تھا، آپ کے دلوں  
پر آئے آپ نے انھیں سے دعا کی کہ ان سے کب لگے ہو، جو انھوں نے کہا کہ آپ سے بیعت کی یا نہیں، انہی نے ان کے ساتھ بیعت  
کرنا شروع کیا۔

کہا جاتا ہے کہ حضورؐ میرے آپ سے اسی شہر پر بیعت کی گئی تھی مگر وہ کوئی اور شہر تھا جسے کہا، لیکن حضرت علیؑ نے فرمایا: آپ انہوں  
سے پاس رہیں، لیکن آپ لوگوں سے انیسویں پانچویں نبیوں کا قبیلہ ہے کہ انھوں نے ایک جماعت کے آپ سے بیعت لی تھی کہ میں میں  
حسان بن ثابت، کعب بن مالک، مسلم بن علقمہ، ابو سلمہ، عثمان بن عفیر، زید بن ثابت، صالح بن شداد، بلال بن رباح، عمار بن عبد  
میں ابی جہل نے وہاں کے طریق سے ہوا، تم نے ایک شیخ سے حکایت سنی ہے کہ انہوں نے یہ کہہ کر تم سے ان لوگوں نے بیعت کیا  
جنہوں نے نام نہاد ہو کر یہ کہہ کر کہ لوگوں کو مدینہ سے ٹھانک کر طرف بدلتے گئے تھے انھوں نے حضرت علیؑ کی بیعت نہیں کی، اسی طرح تمہاری  
مذہب، عیسیٰ اللہ سے ہم ساتھ تھے وہی شعبہ نے بھی بیعت نہیں کی، ہمیں (مختلف) کہے ہوں کہ وہ ان بنی نضیر، بنی عقیلہ، دوسرے لوگ عثمانؓ  
کے طرف چلا گئے تھے۔

الذی کہتے ہیں کہ لوگوں نے عہدِ میں حضرت علیؑ کی بیعت کی، لیکن - تا آئی، اسے جو انھوں نے بیعت نہیں کی، اور وہ بنی امیہ میں اپنی اقامت و مسیبت، اور بنی ہاشم میں ان کی ستم و ظلمت بنی امیہ میں، ان کے ساتھ جو غم کے مطابق، اور بنی ہاشم میں ان کے لئے کیا ہے بیعت سے قتل نہیں کیا۔

[illegible]

اللہ کو یاد کیجئے ہیں کہ سب سے پہلے رحمت کرنے والا اللہ عزوجل ہے، وہ یہ چاہتا ہے کہ لوگوں کو سعادت کا دروازہ کھول دے، یہ سب سے اچھا معاملہ ہے، یہ سب سے اچھا اور سب سے اچھے کے لئے سوا کسی اور کام کا نہیں ہے، جب یہ دعویٰ آئے کہ حضرت علیؓ نے ہر چیز سے زبردستی عمل کرنا شروع کر دیا، تو اس سے مراد یہ ہے کہ پہلے حضرت نے اپنے عمل کا نمونہ بنا دیا، تاکہ لوگ اسے اپنے لئے اس موقع پر لے سکیں، اور انہوں نے کہا، ان کے بعد حضرت نے دوسرے رحمت کی یاد کی کہ جس نے اس حال میں رحمت کی ہے، تو کوئی دوسری رحمت نہیں ہے، پھر آپ صلوٰۃ فرماتے تھے کہ طرف بہانہ مجھے ارادہ نہیں ہوتا، یہ رحمت مجھوں کی، لوگوں کو یہ دعویٰ کہ وہ اس رحمت علیؓ کے سب سے پہلے خطاب





مومن نہیں ہے بلکہ حضرت علیؑ نے ہمدرد اور محبت سے جو کوئی کلمہ آپ سے مطالبہ کیا، کہ وہاں سے لشکر لے کر آجی اور نہ غارت، جہاں مزیدوں کی قوت پر غالب آجائیں، حضرت علیؑ نے فرمایا کہ مجھے دراصلت و دفاع کا کس اس معاملہ میں غور و فکر کرنا ہوتا ہے کہ جس سے بعد متیرہ بن شہید حضرت بن کے پس پچھو کہ کیا کئے اختتام ہے کہ آپ شروع ہو موجودہ طین کو برقرار رکھیں، جب وہ آپ کی اطاعت کر لیں تو پھر آپ جس کو چاہیں تہہ بل کر دیں اور کسی کو چاہیں، تو آدھیں پھر آدھیں، ان غیر مومن شہید ہو جائیں گے اور کہا کہ میرا خیال ہے کہ آپ غول کو مہول کی مٹی بنا کر آپ کو معلوم ہو جائے کہ کون ان میں سے اطاعت کرتے والا اور کون نا فرمانی کرتا ہے، ہمدردی سے حضرت علیؑ نے یہ صورت حال حضرت ابن عباسؓ کی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سامنے رکھی، ابن عباسؓ نے فرمایا کہ کل مہرہ نے آپ کے ساتھ خیر خواہی کی تھی، جب انھوں نے قبول کیا تو ہم نے انہیں جو کہ وہاں سے بہت غمزدار ہو گئے تھے، اور ایک کرپا کر لیا، میں نے ان کے ساتھ خیر خواہی کی تھی، جب انھوں نے قبول کیا تو ہم نے انہیں جو کہ وہاں سے بہت غمزدار ہو گئے تھے، اور ایک جماعت تھی ان کے ساتھ جو کر لیں گے، ابن عباسؓ نے فرمایا کہ میں نے حضرت علیؑ سے عرض کیا کہ جہاز طلب کی گئی، آپ نے اجازت دے دی اور یہ لوگ کب پھرتے تھے، ابن عباسؓ نے حضرت علیؑ کو مطلع کیا کہ طائفہ کو ان کے آپ شہر اور یہ طین کو برقرار رکھیں۔

اور خصوصاً حضرت سجادؓ کی شرکت پر مدلل دیکھیں، اور فرمایا کہ مجھے اندیشہ ہے کہ اگر آپؓ نے مجھے معذور کر دیا تو آپؓ سے خون  
مجان کے قصہ میں کامیاب رہے گا، اور اس معاملہ میں علو و قدس سے بھی بیش مطہر نہیں، اور بھی آپؓ پر اہتمام پیش کریں گے، حضرت علیؓ نے فرمایا کہ  
میرا کیا بے سارے نہیں ہے، بلکہ میں آپؓ کو شام کا والی مقرر کر رہا ہوں، آپؓ شام چلے جائیں، میں ہمیں نہ کہ ہمارا کچھ خوف ہے کہ معذور بننے والے خاتون  
مملکان کے ہڈے ٹٹل کر رہیں گے یا آپؓ کی قربت سے دھڑکیں اڑیں، یہ بھی جانتا ہوں کہ اگر آپؓ میرا یہی طرف مجھے دیکھا تو میں سدا  
مردی کی ساجھانہ ہمدرد ہوں، اور حضرت علیؓ نے فرمایا کہ نہ کی قسم یہ کبھی نہیں ہو سکا، میں جانتا ہوں کہ اسے سیرا ملو، لیکن جبکہ جسرا سیرا ہو کہ  
واقی کا نام ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ کی قسم اگر آپؓ میری بات مان لیں تو میں انھیں اپنے ساتھ ضرور لے آؤں، ہمارا جو کچھ  
حضرت علیؓ کے ساتھ الرسولؐ پہنچا، اور اہل حق کو کچھ کرنا ہے، ان کی تہذیب میں کچھ ہے، اہل حق میں کچھ ہے، ان کی بات قبول کرنے سے، کبھی آپؓ کو کچھ  
کیا، لیکن حضرت علیؓ نے جتنی سے انکار کر دیا، اور اسے خدا و ج کے معذور کو قبول کرنا جو مختلف شہروں سے آئے ہوئے تھے۔

اگلی جوہر کہتے ہیں کہ اس سال قسطنطنیہ میں عرق نے ایک ہزار کشتیوں کے ساتھ مسلمانوں کے علاقوں پر حملہ کا قصد کیا اور اس مجرم پرمانہ ہوا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس پر آمیزش کا حوصلہ نہ بھیجا اور اہل قسند و طاقت کے ساتھ ہی لشکر کو سندھ میں عرق کو ہار کر مرثیہ بادشاہی اہل بی قوم کے چہرے آدھوں کے ساتھ ہٹا دیا۔ جس پر ایک کرم علی نے پنج گونوں نے اوستا کے لئے ایک ہی سیریز کر دیا اور اس سے راضی ہو کر پھر جیسے قبل کر دیا بلکہ کہا کہ اس نے ہمارے آدھوں کو ہلا دیا۔

آغا زماں ۱۳۶۵ھ

اس سال کا آغاز بدترین صورۂ امن میں ہی ہوا۔ مخالف مسلمان بھائیوں نے مختلف شہروں پر آپؐ نے اپنے حامیوں کا قتل کیا، جس کی بنا پر عبد اللہ بن عباس، اصرار پر سرحد بنی حجاب، کوفہ پر امام بن شیبہ، مصر میں سعد بن حبرہ اور ادم بن حضرت معاویہؓ کی جگہ کل بن حنیف کو امیر مقرر کیا۔ اہل کل بن حنیف شام کی طرف روانہ ہوئے، جب تک کہ پہنچے حضرت معاویہؓ کے حکم کو نہ آپؐ سے لے انھوں نے کہا کہ آپؐ کیوں ہیں؟ کل بن حنیف کہا کہ اس لیے ہوں انھوں نے پوچھا کہ کل بن حبرہ ہیں؟ آپؐ نے کہا کہ ٹرم پر میریوں۔ انھوں نے کہا کہ تم آپؐ کو کل بن حنیف نے بھیجا ہے تو آپؐ کو سزا اور قتل آگاہ ہے، کل بن حنیف نے کہا کہ اس لیے کہ اس نے مجھے خود اپنا چمے یا جائے، اہل کل بن حنیف نے کہا کہ کیا حنیف معلوم نہیں کہ کیا واقعہ پیش آیا ہے؟ انھوں نے کہا کہ کیوں نہیں؟ معلوم ہے۔

میں نے ابن حنیفہ کو حضرت علیؑ کے پاس آجئے، وہ قسمیں میں سجدے کے بدلے میں اہل ہجر نے اختلاف کیا، کھڑے ہو کر ہیبت کر لی

لیکن ایک حادثہ نے کہا کہ جب تک ہم جہنم کے قوتوں کو نکل نہ کر لیں گے، یہت نہ کریں گے، یہی حال اہل مصر و کارہا اہل عربین شہاب جیسی گونا گونا جگہ پر پایا جاتا ہے، جس طرح اہل بنو نوح نے حضرت ابراہیم کی شہادت پر پتھر پھینک دیا، وہی دھڑلے لوٹ آئے اور حضرت علیؑ کی قبر پر حمل کر، حاکمات خراب ہو گئے اور اس میں، شہادت پیدا ہو گیا اور پھر وہی دشمنی نے بھی حضرت علیؑ کو کھانکھا کہ اہل کوفہ میں سے بہت کم لوگوں نے اہل اہل و بیت کی ہے، حضرت علیؑ نے شام میں حضرت معاویہؓ کو بہت سے خط لکھے لیکن انھوں نے کوئی جواب نہ دیا، حضرت عثمانؓ بن عفان کی شہادت کے تیسرے ماہ بھی انھیں اہل کوفہ کا سلسلہ چلنے پھرنے پر ہمارے حضرت معاویہؓ نے ایک آدمی کے ساتھ جہان آباد بھیجا، جب آدمی حضرت علیؑ کے پاس پہنچا تو آپ نے اس سے پوچھا کہ تم اپنے پیچھے کیا اوصاف چھوڑ آئے ہو؟ اس نے کہا کہ میں ایک قوم کے پاس سے آؤں ہوں جو کہ جس کے حوالہ نہیں کیا جاتے، سب کا یہی مطالبہ ہے، اور عثمانؓ بن عفان کی کہ جس دشمنی کے تیسرے ماہ بھی ہے، میرا نے ستر بار شہر آؤں گا میں کے پاس دے رہے ہو پھر جڑے۔

[illegible]

معمر کے حمل کا آغاز<sup>۱۱</sup>..... جب ابامخرمہ کے بعد حضرت عثمان بن عفان شہید کر کے کئے تو بہت لمبے عرصے جو گذرے۔ کئے گئے اس سال کا پروردگار نے جو بھی نہیں دیا، نہ اس نے عثمان کی اطلاع کی نہ کسی میں غم نہ ہوا، نہ لوگوں کا جی سے غم نہ ہوا کہ نہ سے رونا نہ کئے تھے وہ بھی اس واقعہ کی اطلاع پر وہ اس بات کے بغور نہ تھے کہ انہوں نے کئے کہ اب جہاں تک یہ اور اختیار کرتے ہیں اور غریبوں کے تحسین و تکریم نہ ہونے لگے، جب حضرت عثمان بن عفان کو اب کہ جیت ہوئی کہ وہ غالباً نے پھر وہاں تک کہ خود میں وہاں تک ان خوار مجاہدوں کے ساتھ کہ انہوں نے حضرت عثمان شہید کی قوموں کی ہمدردی اور عزت کی سمجھوت آپ کے ہمسے میں آگیا، وہ خود بہت کے کہ حضرت عثمان خوار مجاہدین کو پانچ کر کے تھے لیکن حالات کی یہ سبک نہ کھینچتے، آپ چاہتے تھے کہ ان پر پورا حاصل ہو جائے تو ان سے اتنی کچھ دوسرے کہ یہ لیکن حالات اس طرح پیش رفت ہو کر کہ وہ لوگ آپ کو غالباً آگے اور اشراف صحابہ آپ کے پاس آئے جاتے یہ دیکھ کر۔

سویں صوفیوں کی پیش نظر مقام اور نہ مگر لوگوں کی یکجہ جماعت کی طرف فراد ہو گئی، غرض ہر مصلحتی اور فلاحی مقصد بھی آپ سے عمرہ کی اجازت طلب کی آپ نے ان کو اجازت دے دی کہ ادھر پہ لوگ کہہ رہا تھا جو کچھ اور انھوں نے خاص جماعت کو پیش رفت سے ہم کنار کیا تھا کہ وہاں حضرت بلالؓ نے اہل شام سے لڑائی کا ارادہ کیا اور اہل مدینہ کو اپنے ساتھ جانے کے لئے بلایا تو انھوں نے انکار کر دیا آپ نے عہدِ نبویؐ میں عمرہ رضی اللہ



جب عمرو کے قریب پہنچے حضرت مائتہ مدینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انھیں اس لیے اور مکرورہ سائے بھرہ لکھا کہ میں بھیجی کی ہوں۔ عثمان بن حنیف نے عمران بن حصین کو اور الاسودہ علی کوفہ آپ کی خدمت میں بھیجا تاکہ مصوم کریں کہ آپ کیوں تشریف لائی ہیں، جب یہ دونوں حضرات مائتہ مدینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں پہنچے، اسلا عرض کیا اور پھر کہ آپ کیسے تشریف لائی ہیں تو آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ میں حضرت عثمان کے خون کے قہاس کے قیام کے لیے آئی ہیں اس لیے کہ انھیں حرمت الے میرے بعد قاتل حرام شریعی مظلوم طور پر حبس کیا گیا ہے اور جانتے بے علمتوں نے ان کو (تربہ) عام لوگوں کی سرکوشوں (اور کشتوں) میں پھرنے کی گمراہی دیکھ کر جو مدعتہ یا ٹیکہ کا حکم کر رہی ہیں بالکل کھارہاں میں کی کوشش کر رہا، جو قصہ اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے کیا کام کرے گا تو اس سے عاجز نہیں ہوں گا۔ (۱۴ مئی ۱۹۳۵ء)

پھر یہ دونوں حضرات یہاں سے نکل کر حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پہنچے اور ان سے بھی یہی سوال کیا کہ آپ کیوں تشریف لائے ہیں؟ آپ نے فرمایا حضرت عثمان کے خون کا قہاس لینے والوں نے مجھ کو کہا کہ آپ نے حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت نہیں کی، آپ نے فرمایا کہ میں نے نہیں، بیعت کی تھی لیکن اس حال میں کہ تو اذیری کر رہی ہو اور گمراہ (حضرت طلحہ) انار سے اس وقت تک نہیں کہ وہ یہاں حاضر نہ ہوں تو میں نے متعجب نہیں کیا کہ اگر یہ دونوں حضرت ذہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پہنچے انہوں نے بھی حضرت طلحہ کی مثل جواب دیا، پھر یہ دونوں حضرات دوبارہ عثمان بن حنیف کی طرف لوٹ آئے۔

اور الاسودہ علی نے یہاں سے

اسکان انھیں میں آچکا ہوں میں آپ بھر گئے اور اس قوم سے نکرہ بازی دشمنی نہ کیجئے اور بہت قدم بچے اور ان کے مقابلے میں نہ پیش آؤ، ان کو ان کے لئے اور اس سرک کے لئے قہر ہو جائے۔

عثمان بن حنیف نے یہ سنا تو خداوند ایزد العزت پر حلاوت کہ اس امر کی بجلی طور شروع ہو گئی، اب کوئی قسم اقامت نہ کیوں کہ اب یہ کیسے امکان کہ جتنی بے عمران میں حصین نے کہا کہ میں اللہ کی قسم اب وہ حصین طویل عمر تک نہ کرے کی عثمان بن حنیف کا ارشاد، مہد بن عبد اللہ بن مسعود اس حدیث میں روایت کی طرف تھا کہ اسلام کی بجلی پیشتر سال کو نہ پڑے ہو گئے، مگر عثمان بن حنیف نے عمران بن حصین سے کہا کہ مجھے حصین اور عمران بن حصین نے کہا کہ میں کوئی معاملہ سے کام نہ لے گا، لیکن انھیں کو اس سے گمراہ کرنا چاہتا ہوں، بالیکہ کہ اپنے اوپر یہ چاہ کر رہتا ہوں، مگر عمران بن حصین نے مجھے راضی نہیں کیا کہ میں اس پر کوئی عمل نہ کرے، لیکن انھیں ہاتھوں کے لئے نہ کہ انھیں ہاتھوں کا، مگر عثمان بن حنیف نے انھیں میں مدنی کرادی اور انھیں عمران کے تجویز میں لیں اور مسجد میں اکٹھے ہو جائیں، لیکن لوگ اکٹھے ہو گئے، آپ نے انھیں چاروں کا علم، انکی عثمان بن حنیف نے عرض کیا کہ آپ کو اس کو اور اس کے لئے کیا کرنا؟ اگر یہ لوگ خزانہ ہو کر آئے ہیں تو یاہ کو کو کہ یا بے شرم ہے آئے ہیں، یہاں پر بدوں کا بھی امن حاصل ہوتا ہے اور کریم حضرت عثمان کے قرآن کا بدلہ لینے کے لئے آئے ہیں تو عمران کے قاتل میں ہیں، لیکن خیر میری ذات، اور انھیں وہیں لو اور جہاں سے پائے ہیں، مہد بن عبد اللہ بن مسعود کی طرف اشارہ کیا کہ یہ لوگ فاطمین عثمان کے خلاف ہم سے اور ہر لوگوں سے مدد لینے کے لئے آئے ہیں، ان پر لوگوں نے اس کو ننگر بن آدمی شروع کیا، عثمان بن حنیف نے جان لیا کہ عمرو میں فاطمین عثمان کے اہل عداوت کا دھمکاؤ ہو رہی ہو، وہاں پہنچا اور آپ نے ان کے دایہ کو ختم کر دیا۔

اسلام میں حضرت مائتہ مدینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے ہم سفر لوگوں کے ساتھ تشریف لائیں اور عمرو کے قریب عمرو کے والائی میں سے پڑا کہ اور اہل بھرا میں سے آپ کے ساتھ شامل ہونا چاہتے تھے وہ بھی ہیں آئے عثمان بن حنیف بھی اپنی فوج لے کر نکلے اور مدد کے مقام پر یہ سب اکٹھے ہو گئے، حضرت طلحہ بن حصین پر مدد کرنے کے خون کا قہاس لینے پر لوگوں کا ہوا، حضرت ذہیر نے بھی اسی طریق کی بات کی، عثمان بن حنیف کی فوج میں سے کچھ لوگوں نے ان دونوں کی ہتھکڑیاں باندھیں، پھر انھوں نے حضرت مائتہ مدینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو لوگوں سے خطاب فرمایا اور انھیں قاتل پر اہل عداوت کا ہاتھ دینے کی طرف سے کچھ دھمکاؤں سے تو ابھرا، لیکن کچھ اور ہاتھ دینے کے بعد لوگوں نے بیچ بھاڑ کر یا اور ہر فوجی اپنی جگہ فائز ہو گئے، پھر عثمان بن حنیف کی فوج میں سے ایک جماعت آگے بڑھی اور حضرت مائتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فوج پر مزہ کر دیا اور حادثہ میں مہد بن عبد اللہ سے مانے آ کر کہا کہ اسے ہم ان کو سنبھالیں، حضرت عثمان بن حنیف ان کا شہید













[illegible]

مخبر قمار خان کو دے دیا کہ یہ دھڑ کے بہت سے قبائل اس امر کے حوالہ سے (یعنی ظلو اور ستم کے ایک ایک کے لئے) متنبہ رہیں۔ یہ نام  
نہایت دشمنانہ اور نفرت انگیز تھا۔ اس خبر کے سہارے غریبوں کی تباہی کے لئے بے رحمی سے جھڑپیں لڑیں گے۔ کیا جو جس وقت سے بد وقت ہو رہی ہے  
اس کا علاج کیا ہو گا؟ یہ سوال ہے۔ جہاں جہاں اس طرح کی تباہی ہو رہی ہے وہاں جہاں اس کے اثرات ہو رہے ہیں، وہاں اس کے اثرات ہو رہے ہیں۔  
یہ بات کہ اس قبیلے نے غریبوں کی خدمت اور محنت کی خوشخبری دی ہوگی اور انھوں نے خود اس لئے کی مثالیں دی ہیں اور ان کے حوالے سے اس سے فائدہ ہوا  
ہو گا۔ غریبوں کی خدمت اور محنت کے خاتمہ کی مثالیں دی ہیں۔ کیا یہ لوگ کہ قریب کو توڑ رہے ہیں۔ اور یہ بھی کہ غریبوں کی خدمت اور محنت  
آزاد خان کا نام نہ لیا ہو گا اور نہ ہی اس کی نسبت کیا جائے گی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ دولت کو ہتھیار کر کے اس کا فائدہ نہیں لے رہا ہے۔  
اور میں آپ کو اس کی خدمت دینا ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہے کہ یہ بہت ہی بڑا نقص ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ دولت کو ہتھیار کر کے اس کا فائدہ نہیں لے رہا ہے۔  
اور وہ اس کے لئے کفار اور بدعتیوں کو سمجھاتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ دولت کو ہتھیار کر کے اس کا فائدہ نہیں لے رہا ہے۔  
اس امر کا کسی کے لئے نقص ہو گا کہ اس نے اس کا فائدہ نہیں لیا۔ اور اس کے فائدہ کا وہ اس کے فائدہ نہیں لے رہا ہے۔

[illegible]





ہر دفتر میں نے لوگوں کے سرائے سے اچھٹے اپنے بیٹے حسن میں مل کر بچے تین سے چھ لایا اور فروغ، حسن، امانت و انار سے دھوئیں میں روٹنے لگا۔  
اب کس بھلائی کی سیر ہو رہی ہے کلکتہ میں۔

[illegible]

يَا مَعْزُومٍ اَلَيْسَ لَكَ دِهْمٌ تَحْتِي

$$(\varphi_{-1}^{\pm}, \varphi_{-2})$$

”اے میرے بھائی! میں نے تو تم کو بھیج دیا ہے۔“

[illegible][illegible][illegible]



کرتے تھے، جب انھوں نے کعب سوا کو سمجھ بھڑکے ہوئے دیکھا تو یکایک کی تردید سے ان پر ملکہ کر کے قتل کر ڈال دیا جس کی خبر امام احمد بن حنبلہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہونے تک پہنچے، آپ کا رے نکس کر اللہ اسے میرے لئے بڑا عرس ہو گیا اور آپ نے ہاتھ اٹھائے اور اہل بیتین جن کے لئے دعا دعا کرتے تھیں، لوگ گئی آہوں اور نیکوں کے ساتھ جس میں شامل ہو گئے، یہاں تک یہ نئی دہکار حضرت علی تک جا پہنچی، آپ نے پوچھا کہ کیا ہے؟ ان لوگوں نے ظاہر کیا کہ امام احمد بن حنبلہ جن ان سے تھیں ان کے لئے بڑا عرس ہو گیا جس میں حضرت نے کہا کہ اے اللہ تعالیٰ سلطان پر حضرت فرما دیا کہ اگر وہ حضرت امام احمد بن حنبلہ کے ہونے پر تیرا ماننے سے باز نہ آتا تو یہاں تک، ہونے بالکل بھائی ہو گیا اور آپ ان کو ان کا انھوں نے کعبہ کے اندر لے کر اپنے ہونے پر انھوں نے نکسے، آپ کے ہونے تھیں ان کے لئے بڑا عرس ہو گیا اور انھیں دیر نہ دیا یہاں تک کہ ان کا عرس ہوا، ایک نئی کیمیا جہاں علی بن ابی طالب تھے، انھوں نے اپنے لئے جو کچھ بن خدیج سے کہا کہ تیرا دس ہونے چھڑا کر لے کر آئے، یہ لوگوں کو عرس دے کر اپنے چچے حضرت علی سے اس کے ہاتھ سے چھڑا لیا اور آگے بڑھے، جب تک سب مار چکا تھا، شراب اور کھانا بھر کر کالہ بھاری ہو کر تیار ہو کر آگے، بہت سے لوگ اس جنگ میں مارے گئے، اس سے پہلے کسی جنگ میں اس قدر کئے ہوئے ہاتھ پاؤں نہ تھے، کئے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں جن کے خلاف ان لوگوں کو ابھارے تھیں، آپ نے اپنے دائیں طرف نظر فرمایا اور پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ انھوں نے کہا کہ ہم وہ کبر بنی ہاشم ہیں، آپ نے فرمایا کہ تم مارے لئے تو کہنے والا یہ کہتا ہے کہ:

وہ مارے پاس کو اور میں نے اپنے کچے کو یا کعبہ و اجاستہ قرآن کی وجہ سے کمر بن و اہل بیت، ابھر بنو اہبہ آپ کی خدمت کے لئے آگے بڑھے، ابھارے، اب آپ کے پاس کچے غفلت قتل ہوئی، کیا جا تا ہے کہ ستر آدمیوں کے ہاتھ کاٹ ڈالے گئے جو آپ کے اجنب کی نیکیں بکڑے ہوئے تھے، جب ان کی خون و چربی سے بڑھ گئی تو غصہ کی بن عرس صاف آگے بڑھے اور شدید قتل کیا انھوں ان کے سر کو لٹا کر باہر باہر پائی کر اور ہنسی کا قصہ کرنا تھا، اور کہا تھا کہ جب تک یہ ان سے لڑے گی اسی طرح جاری رہے گا، ان کو کمر مرز بنی ہاشمی کے ہاتھ میں تھا، بعض کہتے ہیں یہ اس کے بھائی عمرو بن ہاشمی کے ہاتھ میں تھا، علی بن ابی ہاشم جو مشہور بہادری میں سے تھا آگے بڑھا، عمرو بن ہاشمی نے آگے بڑھ کر اس کے گرد لڑا، وہ بنی سومان بھی قتل ہو گیا، عرس بنی سومان سے متارے کے لئے آواز لگائی تو عمار بن ہاشمی سے متارے کے لئے لنگھ دو، ان نے غصوں کے درمیان جاتی دکھائی، حضرت عمار بن ہاشمی اس وقت غصے سے مارے گئے تھے، آپ کے کدو پاک پڑتے تھے اور بھیجی کھانہ کی دی، یہاں تک کہ وہ خود ہاتھ انھوں نے دیکھ کر کہا کہ اللہ تعالیٰ راہ میں آپ کا ہر چہ عذاب کے ساتھ جائیں گے، مابین ہاشمی نے آپ پر کھڑکھا، ان کی حضرت عمار نے اسے اپنی اہل حال پر روکا، عمار اہل حال میں گھس گئی اور اس کے ساتھ والا ابھر حضرت عمر نے دھوکا لہرائی کی دھوکا لے کر ان کا تھکنا، انھوں اور اسے قیدی بنا کر حضرت علی کے پاس لے آئے، اس قیدی نے کہا کہ امیر المومنین مجھے دیر بند رہنے آ، آپ نے فرمایا کہ کیا اس لئے کہ ان کے بعد لوگوں کو قتل کرے؟ ابھر آپ نے اس کے قتل کا حکم دے دیا، اس کے بعد اس کے بعد اس کی عمار بن ہاشمی کے ایک شخص کے ہاتھ میں دی، اسے اپنی ہاشمی نے اسے مقرر کیا تھا، اس کے بعد اس کے لئے رعبہ مقرر کیا اور وہ قیدی نے جلا لیا اور کہا کہ جس کی کہ وہ بنی ہاشمی ہو گئے، ابھر ابھرتے ہی عمار بن ہاشمی نے ان کی اہل حال سے یہ درخواست آؤں نہیں دیکھا گیا، حضرت ابھی، نے یہاں شہادہ پڑھے۔

ابھر بن ہاشمی اور بنی ہاشمی کے والد ہیں، جب وہ مارے قتال حیدان میں آخر تا ہے تو ابھارے سے متاثر کرتے ہیں، انھیں یزید بنی ہاشمی نے بنی ہاشمی کی موت کی اطلاع پہنچے، انھیں یزید بن ہاشمی نے زور دیکھ شہدے بھی کیا، یہاں شہر بنی ہاشمی کا تھا، انھیں کوہ اور بنی ہاشمی کو لکھنا چاہئے۔

کہا جاتا ہے کہ یہاں شہدہ بنی ہاشمی کے ہیں، ان کی عمار بنی ہاشمی نے، انھوں میں سے جب کسی کو قتل کرنا ہوتا تو دوسرا کوئی ایک لے لیتا یہاں تک کہ جو بنی ہاشمی آئی قتل ہو گئے، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرا دوست سیدہ عمار اور ابیہاں تک کہ انھیں کی آواز میں کہہ سکتے، ابھر بنی ہاشمی کے ستر آدمیوں نے عمار بنی ہاشمی اور دوسرے کے بعد بکڑے قتل کر کے ان سے بنی ہاشمی کو لکھنا چاہئے جو جاوے کے نام سے معروف تھے انھوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کیا کہ اگر سے میری اہل جان آپ کو لکھنے کی عمر نہیں آ، آپ نے فرمایا کہ کس شخص کو عمر کرنی ہوں کہ عمر آدم کے اور بنی ہاشمی سے بکڑے بنی ہاشمی دیکھیں وہ ابھارے ہونے سے باز ہے اور اپنی جگہ مت غور، یہاں بکڑے بنی ہاشمی اور بنی ہاشمی ہونے۔

نیک معاویہ بنی ہاشمی جو بنی ہاشمی کے قتل کرنا ان میں سے ہے، یہاں بنی ہاشمی کے قتل کا دوسرا کرنے والا، ابھی بنی ہاشمی نے یزید بن ہاشمی سے اس کے









حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱۱)..... آپ کا بہنوئی محمد بن عبید اللہ بن عثمان بن عمر، بنی کعب بن سعد بن نجہ بن مرثد بن کعب بن ازی بن قلاب بن غبر بن اذک بن غلفہ بن کنانہ بن خلد بن کعب بن ابرہہ قرظی تھے۔ آپ اپنی طاقت و طاقتوں کی وجہ سے طلحہ الخیر و طیب الغیاث کے لقب سے مشہور ہیں۔ آپ نہ ایم الاسلام کمالی ہیں، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ قول بن خلد بن عدویہ بن اذنوں کو ایک ہی شخص یا محدث کہتا تھا اور جو ہم انھیں اس سے بچانے کی سخت ضرورت تھی اس پر سے آپ کو اور ابو بکر قرظی کہلاتا ہے۔ آپ نے جب ہجرت کی تو رسول اللہ ﷺ نے آپ کے اور اہل بیت انصاری کے دو مہمان جو امانت تو غفر لے لی، آپ نے خود ہجرت کے سوا تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شرکت فرمائی غزوہ بدر میں اسلئے شرکت نہیں کر سکے کہ اس موقع پر آپ کو ہجرت کے لئے شام گئے ہوئے تھے اور بعض کا قول ہے کہ رسول اللہ ﷺ پیغام پہنچانے کے مسئلہ میں گئے تھے اسی لئے آپ ﷺ نے ان کا حصار اور اعتراض فرمایا، اور غزوہ احد میں آپ نے بذی قحط و لیبر کی دعا کی اور اس دن آپ کا ایک ہاتھ رسول اللہ ﷺ کا دغا کرتے ہوئے غل ہو گیا تھا اور آپ کی وفات تک وہی حالت پر رہا اور ہر کدوئی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے ہاتھ کے وہی تھے جب کسی سے بات کرتے تو فرماتے کہ احکام تو سارا میں طلحہ اور رسول اللہ ﷺ نے اس دن ان کے لئے فرمایا تو کہ طحہ نے جنس کو واجب کر لیا ہے، اور اس کا قصہ یہ ہے کہ احد کے دن رسول اللہ ﷺ کے جسم سر تک پر دوزخ میں تھیں، آپ نے ان دونوں کے ساتھ ایک چٹان پر چڑھنے کی کوشش فرمائی لیکن نہ چڑھ سکے، حضرت طلحہ نے آپ کے لئے اپنی پشت کو جو کا دیا، آپ ﷺ ان کی پشت پر چڑھ کر چٹان پر ابھی غریب ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ طحہ نے ہتھ کو واجب کر لیا ہے۔

آپ ان دنوں صحابہ میں سے ہیں جنہیں ہتھ کی بشارت ملی اور اس چھوٹی شوریٰ کے ایک، کن جی جو حرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بطلی تھا، آپ نے رسول اللہ ﷺ کی محبت کی اور یہاں تلخ صوب محبت پائی رسول اللہ ﷺ بوقت وفات ان سے رضی تھے اور ابو بکر اذکری بھی وقت وفات ان سے رضی تھے لیکن جب عثمان بن عفان کا سالہ پیش آیا تو آپ اس سے الگ تھک گئے، آپ بڑے ہر حال اور برداشت کے مالک تھے مگر وہی ہجرت سے جنگ محل میں جب آپ حاضر ہوئے اور حضرت علی سے ملاقات ہوئی انھوں نے آپ کو دھوکا دیکھ کر فریاد کیجئے ہتھ کر ایک صف میں کھڑے ہو گئے آپ کا ایک اچھی تیرا لیا اور آپ کے گھٹنے میں بیٹھ گئے اور ایک قول کے مطابق ان میں سے کسی سے ہجرت ہو گیا، لیکن قول اولیٰ بارہ مشہور ہے یہ تیرا آپ کی ہڈی سے ہٹا ہوا ٹھوکر ہے کی کوئی شہادت ہو گیا تھا، جس کی وجہ سے ٹھوکرے سے ہٹا ہوا اور غریب تھا کہ آپ اگر اس سے اور آپ اس وقت بھاگ رہے تھے کہ اسے بھاگنا غیر طریقہ تھا، آپ کے غلام نے آپ کو تھا مالودود آپ کے پیچھے ٹھوکرے پر مار دیا اور آپ کو صبر نہ لیا، اور ایک مکان میں آپ نے وفات پائی، ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ وہ ان جنگ میں آپ کی وفات ہوئی۔ حضرت علی جب ہتھ لکھنے کے اور عثمان بھاگ رہے تھے تو آپ کو دیکھا اور اسے بڑھ کر آپ کے چہرے سے کئی صاف کرنے لگے، اور فرمایا کہ اے ابو بکر اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے، مجھ پر یہ بڑا اشتیاق کر رہا ہے کہ حنا میں بھر کر اسے کھائے، پچھلے دنوں میں اہل بیت اور غریبوں کی اپنی ظاہری و باطنی احوال کی اللہ تعالیٰ سے شکایت کرتا ہوں اللہ کی قسم مجھے یہ پسند ہے کہ میں آج سے سال تک ہی وفات پا چکا ہوں، کہا جاتا ہے کہ حضرت طلحہ کو یہ میر مرثد بن نجہ نے برا تھا اور اس نے اپنا ابن عثمان کو ہاتھ کا کہ میں نے طاہرین عثمان میں سے ایک آدمی سے سمجھا ہے کہ وہ کہہ دے اور یہ بھی کیا جاتا ہے کہ مروان بن الحکم کے غلاموں کی اور سے یہ تیرا لیا تھا اور بھی میرے نزدیک (مصحف کے نزدیک، اقرب ہے، مگر چٹان زلزلہ زندہ مشہور ہے، واللہ اعلم بالصواب۔ یہ ہجرت الیٰ نبی صمدیہ ہجرت کا واقعہ ہے۔ آپ کو خود وہاں کی طرف لے گیا، آپ کی عمر اس وقت ساٹھ سال تھی، اور آپ قول ہے کہ اس وقت سے جو لوگ تھے آپ کا ایک گھوڑا اور ایک قول کے مطابق منہ لہا، آپ جیسا چہرے سے اکثر کثیر بالوں والے تھے، وہاں کون سے قریب سے تھے۔ آپ ایک ہزار دھرم و خیرات خرچ کیا کرتے تھے۔

غلامین صفت علی بن زہر بن جہان سے اور وہ اپنے والد سے مل کر آئے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت طلحہ کو تین مائیں مسلسل خواب میں دیکھا۔ آپ اس سے فرما رہے تھے کہ مجھے میری قبر سے نکل کر، اپنی گھٹیا ہمت و سے اپنے وہ آدمی اپنی عمر میں رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آیا اور ہمیں خبر





[illegible][illegible]

یہ تمام مال آپ کو صدقات و کثیر دواؤں پر نہیہ و انعام کے بعد جلا کے مال قسمت اور شمس الخس سے حاصل ہوا تھا جو آپ کی دواؤں کے مرقہ و شخص  
قد و نیز شہید کی شفا و شریانی و نیز و تجارت کے ماریہ حاصل ہوا تھا، کہا جا تا ہے کہ آپ کے ایک ہزار غلام تھے جو آپ کو خزانہ لگا کیا کرتے تھے ہر  
القات آپ ان سب کی آمدنی کو صدقہ کر دیتے تھے، ہوتے شہداء آپ کی عمر چھ سال تھی سو کھانسی بھی آپ بھرنات، کیوں نہ رہا ہی ان یہ  
۳۶۶ میں شہید ہو گئے تھے، آپ کے ایک بیٹے کی شفا و قسمت سوانح نیز آپ منقول البدن اور اہل و اقارب کے لئے جو مرقہ ہوا تھا خالی حرا و شمس الخ

۲۶ کے واقعات

اس سال یعنی ۳۹۹ھ میں حضرت علیؑ نے دہا مصر کی زیارت پر قبضہ بنی سعد بن حوادہ کو مقرر کیا جبکہ اس سے پہلے حضرت عثمان بن عفان کے زمانے میں یہاں عبداللہ بن سعد بن ابی مرثدہ تھے۔ جب مصر کی خوارج کی ہڈیاں یہاں سے حضرت عثمان بن عفان کی طرف لگی تھیں تو انھیں پہنچانے میں عبداللہ بن سعد کو ایک باہمی صلہ کے ساتھ تیار کر کے بھیجے۔ الاثمہ بن ابی عبد اللہ بن حترقا، جب اس کے والد عبداللہ بن سعد بن عبد اللہ بن سعد بن حترقا کے ساتھ ہوئے تھے، یوسف شہنشاہ اپنے اس فرزند کے مطلق حضرت عثمان بن عفان کو بصیرت کی فہم پہنچا، حضرت عثمان بن عفان نے اس کی کائنات کی لہو لہائی کو ادھر گھس کر اس کی پوری اور بصیرت کی لہو لہی پر بہت احسانات کئے۔ اس نے زہد و عبادت کے عاملوں میں نشوونما پائی تھی، ایک مرتبہ اس نے حضرت عثمان بن عفان سے درخواست کی کہ مجھے کسی جگہ کا عامل مقرر کر دیں، حضرت عثمان نے فرمایا کہ جب تو اس کا اہل ہو جائے گا تو میں تجھے عامل مقرر کروں گا۔ اس کا دعویٰ اس نے دہا میں حضرت عثمان کی طرف سے اپنے دل میں غفلت پیدا کر لیا، مگر اس نے حضرت عثمان سے جہاد میں جانے کی اجازت طلب کی۔ آپ نے اجازت دے دی، لیکن اس نے دہا مصر کا رخ کیا، اور وہاں کے امیر حیرانہ بن سعد بن ابی مرثدہ کے ساتھ فرقہ انصاری میں شریک ہوا، جیسا کہ ہم نے پہلے بھی بیان کیا ہے۔

معصوم محمد بن ابی حنیفہ حضرت عثمان بن مظعونؓ کی محبوبہ جو نبی کریم ﷺ کی بیوی تھیں، ان کی شہادت کے بعد حضرت عثمانؓ نے ان کی بیوی کو نکاح کر لیا۔ ان کی بیوی کا نام بھی محمد بن ابی حنیفہ کی بیوی کا نام تھا۔ ان کی بیوی کا نام بھی محمد بن ابی حنیفہ کی بیوی کا نام تھا۔ ان کی بیوی کا نام بھی محمد بن ابی حنیفہ کی بیوی کا نام تھا۔











میرزا و سب مسلمان ہو گیا اور آپ کے ساتھ چل پڑا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہی رہا یہاں تک کہ عمر کے قصص میں شہید ہو گیا جب تک کہ اپنے مقتول کی کوفت پہنے کے لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرما کہ آپ کو بھی تلاش کروں گا مگر اس کا پاس نہ تھا کہ کوفت پہن سکتا تھا۔  
 حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کی گزارش بنانے پر بھی نہ ملے نہ اور اس کے لئے سہولت کی نہ تھی۔

[illegible]

شتر علی کے بچنے سے پیدا ہونے والے نئے سامنے کمرے سے، اور ہے۔ یہاں حبیب بن کا آخری حوالہ اور علی نے اہل عراق پر  
 حکومت کیا۔

[illegible]

















[illegible][illegible]

والحرمة في نفسه

یعنی یہ فرض کیا جاتا ہے کہ تمہارے ساتھ ان کی رعایت کے لیے ہم بھی اس کی رعایت کرو اور جو ہمہ دینی رعایت نہ کرے وہ محتسب بھی اس کی رعایت کی ضرورت نہیں، بلکہ اگر کوئی ایسا کرے، اس پر یہ حیرت انگیز ہو۔ میرے مقابلہ پر آزاد میرے لئے دوسری رعایت ضرور ہو گا، نہ کہ وہ رعایتوں کے لئے حضرت مولانا سے کہہ کر اس کو معاف کر دیتے ہیں۔ اس سے یہ کہہ چکا ہے کہ وہ اس کے لئے کوئی عمل کرے جس سے حضرت مولانا سے یہ جواب ملے کہ تم مجھے معلوم ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بھی مطلوب نہیں، ہر اس کے لئے اگر مجھے یہ ضرور ہے کہ میرے لئے کوئی کامداد رکھتے ہو تو اس سے۔ یہ جو مخالفت جس میں حاصل ہو جاتا ہے وہ نہ چاہتے ہیں اور میرے لیے جسے وہی کوئی نہیں کرنا چاہتا۔

سزا جیسے نہ ذکر کیا ہے کہ حضرت علی نے آپ ان حضرت عمرو بن العاص پر حملہ کیا اور انھیں تیز و زور زمین پر چلا کر جس کی وجہ سے ان کی شرمگاہ ظاہر ہو گئی آپ انھیں چھوڑ کر دو کچھ بچے گئے آپ کے صاحب نے یہ دیکھ کر اس پر غصہ میں آپ چھوڑ کر گیس چلے آئے آپ نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ میں ہوں ان لوگوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا کہ عمرو بن العاص کی شرمگاہ ظاہر ہو گئی تھی، میں مجھے ان کی قربت واری یاد آگئی اور میں نہیں چھوڑ کر چلا۔ یہ عمرو بن العاص صاحب حضرت عاصی کے نام سے پہلے تھا وہ آپ کے کہا کہ میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ جو زنجیروں میں آ کر حریف نہ ہوں۔

[illegible][illegible]









اعتقاد تھا کہ اسی طرح جو وہی شرمی ہو جسے علم اسلامی میں مصروفیت اور کامروائی ہے کہ وہ آج کل کے حضرت علامہ ابراہیم علیہ السلام سے بہت سے غلطو افہامیادوں کے ساتھ مل کر لیا گیا ہے۔ اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کے لئے کہا ہے کہ آپ نے ان سے فرمایا کہ تم لوگوں کو کہ ہم تم سے نہیں لے سکتے ہیں چاہے اس لئے کہ آپ جانتے اور اظہار فرمایا کرتے ہیں کہ حضرت علامہ سے مکمل کر کے لیا جاتا ہے اور ان کو کوئی سہارا نہیں ملتا۔ اس لئے کہ حضرت علامہ نے انہیں جس کی طرف اشارہ نہیں کیا کہ وہ خود بخود اسی سے ان کا قاضی اور ان کا سامان بنیں اور وہ خود بخود اسی سے لے لیں۔

اولیٰ نبیؑ ہے کہ مجھے معلوم ہوا کہ حضرت مولا علیؑ نے فرمایا کہ: ہمیں اس شخص نے قتل کیا جو ان کو کھانا کرایا۔ اتر کے ذوالحجہ ۱۱ء شہناشام کو رہا۔ یا ہو۔ ختم ہے۔

ابراہیم بن مسعود نے متعدد احادیث سے حضرت فضل بن خویلد کا قول نقل کیا ہے کہ میں روزِ محشر معاد پر نبی اللہ و ائمہ و انصار حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس کھڑے ہوں گا جس میں ختمے والی کتبہ ہیں اور جب کہ حضرت معاد پر نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ لوگوں کا موجود تھا ان کے پاس میں اور کچھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم نے جو کچھ اپنے ساتھی کے معاد میں حضرت معاد پر نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول سے اپنے نفس کو خوش کرنا چاہتے ہو اس پر اپنے کو خوش کر لے، میں نے آپ ﷺ پر فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت امام کا کتبہ بالی کردا اگل کرے گا، حضرت سیدہ سہیلہ عروہ سے کہا آپ اسی تختہ کو سہم سے کھینچ لیں، روکنے والی کے بعد حضرت سیدہ سہیلہ نے ان طرف متوجہ ہو کر ان سے کہنے لگے آپ ہر روز تہجد میں کھیں نہیں شریک ہوتے؟ انہوں نے جواب دیا کہ مجھے اپنے لئے سہول ملتا ہے، ان سے کہہ دو کہ میں نے انہوں سے کہا کہ میں نے انہیں ان کی اطاعت کر لی، میں تمہارے ساتھ ہوں، انہیں فی کل شئ آپ کے ساتھ شریک نہیں ہوں گا۔

ایسا اہل ملکہ کہتے ہیں کہ عبادانہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے کہا کہ مرسول اللہ ﷺ مجھے آپ کو احاطت کا حکم دے چکے تو میں آیا  
 کہے کہ تم وہاں سبزی سے چلا جاؤ۔ یہ سب سے حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کے لئے ہے۔ **علاء الدین** انھیں اس کا انکار کیا کہ ان کو کوس کر کے گا۔

یہ وہ شخص تھا جو اس سے نفرت کیا ہے کہ حضرت علامہ کا قاتل حضرت معاویہ سے اجازت طلب کرتے ہوئے اس کے پاس آپ اس وقت حضرت معاویہ کو بھی مدد ملنے کے پاس حضرت عمرو بن لوہج تھے حضرت عمرو بن لوہج سے یہ کہہ سنے جانتے رہے تھے اس واسطے کہ وہ اس کی بشارت بھی علامہ کو بھیجے مگر اس شخص نے حضرت معاویہ کو بھی اطلاع نہ دی کہ آپ اس کی بات کہیں۔ یہ کہیں حضرت معاویہ کو بھی اطلاع نہ دی کہ آپ اس کی بات کہیں۔ ان لوگوں نے آپ کو اس کا حال بھی بتایا کہ اسے ہیں۔

محققین میں مضمون ہے کہ یہ یحییٰ بن ابراہیم جماعت سے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مولائی کہ آپ کے پاس آپ لکھا ہوئی ہوئی کوئی وصیت ہے جو آپ اللہ سے منسوب ہوگی آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جواب میں فرمایا اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوا ہے پاس کوئی ایسی وصیت نہیں، بلکہ یہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے خود آپ کو عطا کیا ہے اور جو کچھ میں سمجھتا ہوں ہے میں نے آپ کو چھاپا اور مجھ کو پس ہے کیا یہ کچھ اہل کس میں ایسا نامودیوں کے پیرا نے ہے اس میں کام نہیں، بلکہ یہ کہ مصلحتوں کو اکر کر کے بدل میں نہیں کیا جائے اور ہر ایک کو سامنے سے خود رکھ ہے۔

ان جریر نے متعدد مرتب سے جو محمد اکرم علی کا قول نقل کیا ہے کہ جب تک مسلمان کے ہوا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھے ہم نے اسے  
 آجیوں کو آپ پر کھانا پھریا جو حلاوت سے آپ کو نہ تھے تھیں جب ان میں سے ایک خاں نے آپ کو حلاوت دینے سے تھکی کر آپ کی  
 کواڑ میں کود کر چال پائی کہ وہ آپ سے ٹکرا دیا آپ دامن نکلتے تھے آپ کی کواڑ کا کارہ ہوئی آپ نے ٹکرا کر ان کی طرف چھٹک کر فرمایا اگر  
 ٹکراؤ کا وہ نہ ہوتی تو میں بھی دامن نہ آتا۔

والیوں نے کہا کہ میں نے حضرت نواز کو دیکھا کہ وہ بعضین کی دلیلوں میں سے جس دلیلی سے بھی نواز نے دلوں پر جیسا کہ محمد ص ۱۱۱  
ہوئے وہ ان کے پیچھے ہو بیٹھے اور میں نے انہیں دیکھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کھلم کھلا کہہ کر کہ پانچ آئے اور ان سے کہا ہے ہاں تمہارا آگے بڑھو،  
ہفت کے بعد وہ بے عمل چلے گئے اور خصوصاً انہیں دلی عیروں نے بٹا رکھا۔ نرالیہ ہے آج جس اپنے پیاروں کو محمد ص ۱۱۱ کتاب سے  
خلافت دلوں کا۔





مکے مشہور و متبحر آپ نے فرمایا اس وقت کہ آپ کو اس کا نام پکارا اس نے کوئی کافر نہ کہ آپ کی بدعت اور نہ کوئی کافر نہ کہ آپ نے فرمایا اس نے رسول اللہ ﷺ کی یاد رکھنا یہاں تا فرماتے ہوئے تاکہ جب کوئی اختلاف نہ ہو اس وقت ہی میں قی ہوگا۔  
 منہجی نے متعدد عربی سے نقل کی ہے کہ ایک بار حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہہ کر کہ وہ منہجی کی بدعت اور نہ کوئی کافر نہ کہ آپ نے فرمایا اس نے رسول اللہ ﷺ کی یاد رکھنا یہاں تا فرماتے ہوئے تاکہ جب کوئی اختلاف نہ ہو اس وقت ہی میں قی ہوگا۔  
 منہجی نے فرمایا ہے کہ ایک بار اسی کو دیکھ کر کہ اس نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی یاد رکھنا یہاں تا فرماتے ہوئے تاکہ جب کوئی اختلاف نہ ہو اس وقت ہی میں قی ہوگا۔

اس زمانہ میں متعدد طرف سے اباحہ و بدعتیوں نے رسول اللہ ﷺ کی یاد رکھنا یہاں تا فرماتے ہوئے تاکہ جب کوئی اختلاف نہ ہو اس وقت ہی میں قی ہوگا۔  
 انہوں نے کہا کہ اس وقت میں رسول اللہ ﷺ کی یاد رکھنا یہاں تا فرماتے ہوئے تاکہ جب کوئی اختلاف نہ ہو اس وقت ہی میں قی ہوگا۔  
 منہجی نے فرمایا ہے کہ ایک بار اسی کو دیکھ کر کہ اس نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی یاد رکھنا یہاں تا فرماتے ہوئے تاکہ جب کوئی اختلاف نہ ہو اس وقت ہی میں قی ہوگا۔

اسی وجہ سے کہ اس نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی یاد رکھنا یہاں تا فرماتے ہوئے تاکہ جب کوئی اختلاف نہ ہو اس وقت ہی میں قی ہوگا۔  
 منہجی نے فرمایا ہے کہ ایک بار اسی کو دیکھ کر کہ اس نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی یاد رکھنا یہاں تا فرماتے ہوئے تاکہ جب کوئی اختلاف نہ ہو اس وقت ہی میں قی ہوگا۔  
 منہجی نے فرمایا ہے کہ ایک بار اسی کو دیکھ کر کہ اس نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی یاد رکھنا یہاں تا فرماتے ہوئے تاکہ جب کوئی اختلاف نہ ہو اس وقت ہی میں قی ہوگا۔

اسی وجہ سے کہ اس نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی یاد رکھنا یہاں تا فرماتے ہوئے تاکہ جب کوئی اختلاف نہ ہو اس وقت ہی میں قی ہوگا۔  
 منہجی نے فرمایا ہے کہ ایک بار اسی کو دیکھ کر کہ اس نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی یاد رکھنا یہاں تا فرماتے ہوئے تاکہ جب کوئی اختلاف نہ ہو اس وقت ہی میں قی ہوگا۔  
 منہجی نے فرمایا ہے کہ ایک بار اسی کو دیکھ کر کہ اس نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی یاد رکھنا یہاں تا فرماتے ہوئے تاکہ جب کوئی اختلاف نہ ہو اس وقت ہی میں قی ہوگا۔

اسی وجہ سے کہ اس نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی یاد رکھنا یہاں تا فرماتے ہوئے تاکہ جب کوئی اختلاف نہ ہو اس وقت ہی میں قی ہوگا۔  
 منہجی نے فرمایا ہے کہ ایک بار اسی کو دیکھ کر کہ اس نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی یاد رکھنا یہاں تا فرماتے ہوئے تاکہ جب کوئی اختلاف نہ ہو اس وقت ہی میں قی ہوگا۔  
 منہجی نے فرمایا ہے کہ ایک بار اسی کو دیکھ کر کہ اس نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی یاد رکھنا یہاں تا فرماتے ہوئے تاکہ جب کوئی اختلاف نہ ہو اس وقت ہی میں قی ہوگا۔

اسی وجہ سے کہ اس نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی یاد رکھنا یہاں تا فرماتے ہوئے تاکہ جب کوئی اختلاف نہ ہو اس وقت ہی میں قی ہوگا۔



پاس بنام بھیجے کہ جیسے نہ کرو۔

عظیم شہادتی نے پہلی کتاب میں جیسے اس نے خواہش کی کہ اس سے میں تعظیم کیا ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالہ سے رنگ سفید کے شرکاء اور خورج کے سچے سرداروں کا قاتل قتل کیا ہے کہ حضرت علامہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اہم بات کے کمال کرنے سے انکار کریں۔ اور انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بابت ایسی باتیں کہیں جن کا ذکر مناسب ہے، پھر انہوں نے کہا کہ کون غیر انہما رحمہما، ان سے علی اللہ سے وفات کرنا چاہتا ہے اس سے جدا انہوں نے علیؑ یا اور جنگ لڑتے دیتے شہید ہو گئے۔

نہایت ہر دو اس سے اس بات کی علت حضرت عمرؓ، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پہلی باتوں نے عراقیوں میں کھڑے رہ کر حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا کے حضرت علیؓ سے جنگ بندی ہوا کہ مقررہ کی اجماعت کی طرف دعوت دی، اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے بارگاہ بات کے قتل کرنے کا مشورہ دینے والوں میں اہل بیت بن عباس رضی اللہ عنہما تھے۔

الجبلی نے ایک دوسرے طریق سے نقل کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب اشتر کے پاس جنگ بندی کا خط بھیجا تو اشتر نے جواب دیا کہ اس وقت آپ مجھے جنگ بندی کا حکم نہ دیں، مجھے شک ذات سے ہے کہ آپ اس لئے جلدی نہ بھیجے یا جنگی نہ ہو، لیکن اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اشتر کی بات نقل کر دی جاوے گا کہ اشتر موقع سے فدا ہونے کو ہے جنگ کا پکارا ہو کہ ہوئے ہیں اس کے بعد فدا ہو گیا اور کیا یہاں جو سوئیں انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا آپ نے حق اشتر کو جنگ کا حکم دیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا یا تم نے مجھے اشتر سے سرکشی نہ ہونے دیکھا ہے، لیکن میں نے تمہارے دوسرے خلاف اس کے پاس جنگ بندی کا خط بھیج دیا۔

انہوں نے نہ جنگ کیا، پھر یہی کہا آپ اسے بلوائیں نہ ہم آپ سے جدا ہو جائیں گے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چینی سے کہا جلد از جلد اشتر کے پاس جاؤ، تو کہہ کر واپس ہو چکا، اس لئے صدر سے پاس آجوانی نے جنگ کر جب اشتر کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا خط بھیجا تو اس نے کہا یا جس طرح بھی تم کو فتح ہو، میں تمہاری سرکشی نہ مانگی ہے، ابھی نے کہا تمہیں فتح اور اسیر کو زمین کے قتل میں سے کوئی چیز زیادہ محبوب ہے، میرا اس میں نے قتل کے بعد تمہیں فتح کا کیا فائدہ ہوگا، اس کے بعد اشتر جنگ بند کرنے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس آگیا، اس نے کہا اسے حق تعالیٰ نے اسے اس لئے دیا، تو ان کو جب ذہب آگئے، وہ زمین کو تھام کر فتح کا یقین ہو گیا تو انہوں نے مصافحہ بلو کر کے اس کی طرف نہیں دھڑکتے، اور ان کے خلاف اس نے امرانی کو ترغیب دیا اور ملت رسول کو پس پشت ڈال دیا، تم ان کی بات قبول نہ کرو، اور مجھے ملت ہو، مجھے فتح نظر آ رہی ہے، لیکن تمہوں نے انکار کر دیا، پھر اشتر نے کہا مجھے خوف نواز نے کی اجازت ہو میں نے فتح کی مانگی ہے، یا نہیں نے کہا کہ پھر ہم بھی تیرے ساتھ نکلتا، میں فریبہ ہو جاؤں گے۔

اس کے بعد اشتر نے ان قراء سے جو اس شام کی بات تسلیم کرنے کے والی تھے ان سے مناظرہ کرنا شروع کر دیا، جس کا مضمون یہ ہے کہ جو تمہیں نے فتح پر جنگ شروع کی تھی، اسے آتے چاہی، تمہارے قتل پر شروع کرنا نہیں کی تھی تو اپنے عقوبتوں کے لئے اور ڈی، ان کی گواہی دو، انہوں نے جواب میں اشتر کے کہ ہم پر کوئی اثر نہیں رہا، جس سے فتح کی طاقت قبول نہیں کریں گے، ہم نے اللہ کے لئے شاموں سے جنگ کی تھی اور اس کے لئے ترک کر دی، اسے تو نے دھوکہ دیا، ہم بخدا قسم جو کچھ میں آجئے، وہ انہوں نے حق کو جنگ بندی کی دعوت دی تھی، تم نے ان کو کہا کہ اسے برے رہتوں ہم تمہاری خدمت کو نہ دیتا ہے، یعنی اور فدا دینی کا باعث خیال کرتے تھے، ہم تمہارے دوست سے فرماؤ، ان کی طرف فرما دیجئے، میں اسے سونے دانوں والے پائیدار خود گاہوں کی شکل آتش کے بعد تمہارے اللہ بخش دے، وہ تمہارے قتل کی طرح ملک ہو جائے، انہوں نے اشتر کو گالیاں دیں، اس کی ساری کھانے پھر ہوا، وہ اس کے علاوہ ان کے درمیان سے ۷۰ سالہ عورتیں گئے۔

انظر مخالفوں اور قوت مندوں نے مصالحت کی طرف رجعت کی کہ شاید کسی ایسے سردار اتفاق ہو جائے جس میں مصالحت کے خون کا تعلق ہو، اسے کوئی شہید ہو، وہ جس شخص سے ملے، اس میں اس کی طرف رجعت کی شہادت ہو، جس میں اسے یقین ہو، سو رہے۔۔۔ لیکن مخالفوں نے استعمال کا مظاہرہ کیا، جس کی مثال دیکھ کر سوچیں، اس ادب سے کسی فریق نے دوسرے کے مقابلہ میں، اور اقتدار نہیں کی، خود کو دوسری کے قتل کے مقابلہ میں اس طرح میں سرخرواں فرما دیں، یہ جیسا کہ ہم نے فرمایا، اور انہوں نے یہ خود کو انتہا پر لیں، اور سب سے غیر نے جان کی ہے، اور

مسکن بنایا جانے لگا۔ اس میں سارا طائفہ بھی کھڑا ہے کہ عورتوں میں بھی بیکس پیدا ہو چکی تھی۔

مات یا نواہدین کے ہیں۔ نیز جن میں ہر ایک ایک سوال بیان کئے ہیں۔ جہاں کہنا ہوں کہ مفسطین کی مدت کی الجہ کے آغاز جو کہ روزہ ہے۔ جہرہ صخر تک ہے۔ یہ کل شتر ونا بننے ہیں۔ واللہ اعلم

دہری سمجھے ہیں کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ ایک قبر میں بچہ تھا افرادوں کے جاتے تھے، یہ سب ایمن جری اور امان اللہ جری کے کام کا خاصہ ہے۔  
منہم میں ہے۔

امام بیہقی نے محبوب میں سفیان کے طریق سے عن ابی ایسا بن مین مینوفات کہ ہے کہ حقایق ساتھ فرلہ تھے میں ہزاروں کے تھے۔  
عراقی آئندہ لاکھوں ہزار تھے چالیس ہزار کے تھے نام نہانی نے اس معرکہ کو اس حدیث پر حمل کیا تھے۔ میں میں عبد الرحمن بن ابی حنیفہ کے طریق سے عن ام  
میں ہمام بن عبد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کیا گیا ہے کہ اس کو شعیب کی حدیث سے عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کیا گیا ہے کہ اس کو شعیب کی حدیث سے  
ہے اور امام بیہقی نے شعیب کی حدیث سے اسے عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کیا ہے اور عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کیا ہے کہ اس کو شعیب کی حدیث سے  
ہے اور امام بیہقی نے شعیب کی حدیث سے اسے عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کیا ہے اور عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کیا ہے کہ اس کو شعیب کی حدیث سے

[illegible][illegible][illegible][illegible]

ایسا وحشیانہ کئی داسلوں سے ان میریج کا توں لکھا گیا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کے بعد عدلیہ ابن عمر نے فرمایا کہ دلا سے













میں نے جواب کے بارے میں محنت کی، مٹی اللہ عزتہ فرما کر قید ہوا جس میں اہل المؤمنین بھی ہیں، اگر قوم ان کو مائل تھیں تو نہیں کرتے تو تم کفر کے مرتکب ہو گے، اگر ان کو قیدی بنا جا کر رکھتے ہو تو ہر مٹی کفر کے مرتکب ہو گے۔ راوی کہتے ہیں کہ ان میں سے دو ہزار نے رجوع کر لیا، باقی لوگ نے رجوع نہیں کیا۔

ایک دوسرے شخص نے ذکر کرتے ہیں کہ حضرت امیر مومنین علیؓ نے اپنے ایک طرف میں فاضلوں کے لئے طلبہ کے ہاں سے حلقہ اور کتب خانہ کے قیام کی بات کی اور دوسرے نے اللہ کی اس رحمت کو بھلا کر کہا کہ یہ سب تو ان کے لئے ہی ہے جو اللہ کے لئے پیدا ہوئے ہیں۔ ان کے لئے روزی کی طبیعت کو حرام کیا ہے کہ

اسلام جو روتے بیان کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جس شخص کو روئے کے جبہ (فرمان) کی طرف دیکھا اور مسلسل اس سے مخاطبہ کرتے رہے حتیٰ کہ وہ تھکے گا تو کوفہ دیکھ لے گا اور وہاں انظرہ سیدہ عقی کون تھا (امرا کی آہستہ رائے ہے)۔

اس کے بعد نوراح حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کلمہ میں ختم کر کے آئے آپ کو کھانا ملا۔ رات گزرتی رہی آپ کے قول میں قبول کر۔ نہ کہو، اہم غلطی نہ تھی کہ فرما دیا میں سے ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کفرنازع ہونے سے خبر آئی کہ یہ بیت فتنہ تقسیم کھٹ ہنچ ستائی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو پڑا تو یہ بیت (لا صبر ان وعد اللہ حق الخ) سنائی۔

المن جرم کا کہنا ہے کہ یہ اقدار وال غلبہ پیش آیا تو ان جرموں نے یہاں تک کہے کہ یہ جو حضرت علی رضی اللہ عنہ غلبہ پر رہے تھے کہ شاہ غلبہ میں ایک شخص نے مڑے ہو کر کہا کہ علیؑ کیا آپ لوگوں کا شاہ تھے، یہی میں شریک کرتے ہیں، وہ کہہ نہ سکا کہ صرف اللہ کے ہر جہاں اور طرف سے لاہم اللہ بھلا اللہ کی آواز اس آواز سے آتا ہو گا جو نہیں۔

[illegible]

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور عمرو بن عباس رضی اللہ عنہ کی دوستہ اُچھٹائی میں ملاقات ... یہ ملاقات لہ رمضان میں ہوئی جبکہ کھنصیف میں عمر طے کرنے وقت شرننگا گلی تھی، والدہ کی کاؤس ہے کہ یہ ملاقات شبستان میں ہوئی کیوں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہ مقام اپنی آٹھ کے منہ پر خرشہ بن جانی کے ساتھ چار سو سوا دو سو کو بیچا تھا ابو موسیٰ اشعری و عبداللہ بن عباس بھی انکی کے ساتھ تھے حضرت معاویہ نے اس ٹیم میں سے چار سو سوا دو سو کو بیچنا عبداللہ بن عمر بھی بنا۔ ان کے ساتھ تھے دونوں دوسرے لشکر میں انداز حتام پر ملے جو تمام درگاہ کا میسر چاہئے۔ کہاوردونوں خود اس کدو میان باوراصل کا حصہ بہر کردو لوگوں کی ایک جماعت تھی کہ ان کے ساتھ تھی جیسے عبداللہ بن عمر عبداللہ بن زبیر وحمید بن شبہ عبدالرحمن بن عاصم بن خثعم دی عبد الرحمن بن حمید نبوت لڑ پوری اور ابوالجهم بن حذیفہ بعض کا خیال ہے کہ سعد بن ابی وقاص بھی ان کے ساتھ تھے لیکن یہ صواب نہ۔ نوہ کا اظہار کیا ہے۔

اسن جر نے ذکر کیا ہے کہ مرین سلطان بنو داؤد کے پاس گئے وہ جنگ میں نبی سلیم کے پہلے پر کوٹھن میں دو گئے تھے جنہوں نے کہا وہ سنا جانا ایک مضمین کے ذات تو آپ کو معلوم ہو چکے ہیں انہوں نے بوسویٰ شمری اور مردانہ عاں کو حکم دیا کہ آپ کو بھی ان کے ساتھ شامل ہو گیا ہے آپ بھی ان کے ساتھ شامل ہو جائے، کیونکہ آپ صحابی رسول، بھروسہ صاحب شرف میں سے ہیں اور آپ نے کوئی ایسا کام نہیں کیا جس سے رست کو تباہ ہو جائے آپ نے آپ کے خلاف کئے تو یہ وہ حق حاد ہیں۔

[illegible]

[illegible][illegible]

یہ بات جھلک بات کے برعکس یہ ہے کہ عمریں یہ سجدے رہے بھائی سے صاحب نے دلوں کے لطائف و راز انجی ہو گئے تھے وہاں سے مشہور دے کر وہ  
تجربہ سے موند میں حاضر ہو جانے، شریعہ لوگ حضرت علیؑ کو حجاز کے گمراہ گمراہوں کے پیروں کو، اہلسنات میں شریعہ میں ہوا وہاں سے حق  
سے الگ ہو کر باوجود اس میں جو حقائق و حقائق و حقائق کی جیسے سمجھنے، علم میں آپ علیؑ کا راز و راز انجی کیا گیا ہے آپ علیؑ نے قرآن و فہم کا صاحب  
ہے جو اس میں لاپاوار مجھے گمراہوں کے گمراہوں کو راز و راز انجی کیا گیا ہے انہوں نے انہوں نے راز و راز انجی کیا گیا ہے انہوں نے انہوں نے راز و راز انجی کیا گیا ہے  
مستقل یہ ان حالات میں حق کی کہہ والی گفتگو کا اس میں جس میں حضرت حسینؑ کی ہمدردی کے لیے جیسا کہ اپنے مقام پر اس کا بیان ہے ان کا اثر  
ایسے آدمی کی طرف سے کام لینے والے ان، توں میں سے کوئی شخص نہیں رہتا۔

[illegible]

ہر وقت کہتے ہیں کہ ہم سے گزرنے والے احمق نے غنیمت کو اپنے من میں نہ رکھا اور حضرت عمرؓ نے کہا کہ احمق کا کام ہے کہ احمق کو اپنے من میں نہ رکھے۔  
 ہاں! اور وہ کیا چاہتا ہے؟ اگر وہ اس چیز میں مست رہے ہیں، تب یہ سب سے کم ہے کہ احمق کو اپنے من میں نہ رکھے۔ ان سے کہہ دو کہ احمق کو اپنے من میں نہ رکھو۔  
 میں بھی کہی ہیں یہ بات، لیکن اس کا فائدہ کیا ہے؟ ان کا غم ہے کہ ان کے غم کو اس کا غم نہ ہو۔ ان کے غم کو اس کا غم نہ ہو۔ ان کے غم کو اس کا غم نہ ہو۔  
 قرآن کریم میں بھی ہے کہ جس نے غنیمت کو اپنے من میں نہ رکھا، وہ احمق ہے۔

[illegible]

کے پروردگار کی دعا تھا کہ میں نے چاہا ابھر خلیفہ کر لیں، میں نے حضرت علی اور معاویہ دونوں کو موصول کر دیا یہاں پر ابوسوسنی نے اہلبیات فخر کر دی، اس کے بعد عمر امین کا من خلیفہ کے لئے کھڑے ہوئے انہوں نے خود شاہ کے بعد کو ایمان لایا اور ان کا حضرت ابوالاسدیؓ کی نقشہ کشی نے حق کی بی بی اس نے اپنے فاقہ موصول کر دیا ہے میں بھی ان کو کئے کو موصول کر رہا ہوں میرا ہے اپنے کا حدود یہ وہ قائم کر لیا کہوں کہ وہ حضرت عیسیٰ رضی اللہ عنہ سے وہاں زمانہ ان کے خون کے جہلہ کے طالب ہیں و زوال تمام لوگوں میں حضرت خلیفہ رضی اللہ عنہ کی جگہ نہ تم رہے کہ زیادہ مستحق ہیں حضرت عمرؓ نے یہ کہنا کیا کہ تم لوگوں کو بلا کر چھوڑ دیا گیا تو اس کی بجائے طویل و درمیں خدا ہمیں نکلا ہے چاہا انہوں نے اسی مصلحت کے پیش نظر حضرت معاویہؓ پر اثر کر دیا کہ اس پر دستاورد است اور خدا ہے۔

کہتے ہیں کہ اس موقع پر الاموی نے عمرو بن ماسی سے مدد کی سے باتیں کہیں حضرت عمرو نے بھی ان کا جواب دیا۔

[illegible]

ابو جعفر نے ابو خیاب کیس کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس مروی کا روافی پہنچی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں حضرت صاحبِ عمر، ابو ابراہیم سلمیٰ، حبیب بن مسلمہ، عواکہ بن قیس، حماد بن عیسیٰ بن خالد بن ولید اور ولید بن حبیب پر لعنت کیا کرتے تھے، و حضرت معاویہ بھی نماز میں حضرت علی، حضرت حسن، حضرت حسین، حضرت ابی عباس، حضرت اشعث بن قیس پر لعنت کیا کرتے تھے، لیکن یہ بات صحیح نہیں ہے اللہ اعلم۔

۱۸۷۷ء میں جوہاڑی نے دواکھل میں متعدد فرقے سے سوائے بنی غفلت کے حوالے سے نقل کی ہے کہ تیس روپے نئے فرات کے مکان حضرت علی کے امراء جہاد تھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ دھکے لے کر اتر کر رہائی کی تھی اور فرات نے اختلاف کیا اور مسلسل ان کے درمیان ان کی اختلاف جاری رہی کہ انہوں نے دو حکم پیچھے چھوڑ دی گئے وہ تھے اور انہوں نے لوگوں کو بھی گمراہ کیا اور میری امت میں بھی اس طرح ہوا کہ یہ حد بیٹے مگر یہاں لے کر کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو معلوم تھا تو وہ تمکین کی تنظیم پر موافقت کر کے لوگوں کی طرف سے جبراً کر کے اس حد بیٹے کو لے گیا ہے اس حد بیٹے کی آفت زکریاں بھی ہے جو کہ ان کی امیر اور اعدائے امتی صحن کے گناہوں کو لکھیں۔

خوارج کا کون سے لشکر اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مقابلہ کرنا، ... جب حضرت علی نے ایامی کو اکثر سے تھک دیا اور ان کی طرف بھیجا تو خوارج کا سارا صف ہو گیا، ایسا ہی آپ پر اثر کیا کہ آپ نے ان کو کھڑا کر لیا آپ کے پاس دو قسبہ زبردستی مروج ہوئے اور قسبہ میں انہوں نے کہا اے علی رضی اللہ عنہ! یہاں اہل اللہ ہر قسم سے کہا آپ اپنی عقل سے قوی ہو گئے۔

دوسرے تھک دینے کی طرف پہلے تاک رہے تھے کہ آپ سے ملاقات کریں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے قسبہ سے بی بی بات کی تو قسبہ نے انکار کرنا سارا سے اور لوگوں کے سامنے ان کو بھگے ہوئے ہیں اور غرور انہی ہے (اور اللہ کے چہرہ کو چار گند جب میں سوچا سوچا)

[illegible]













دس چھپا کا کہیں نے حوالہ دے کر ضروری قہمی اہلوت آئے انہوں نے اپنے تیرے پھیک اے درنگوریں مانتہ دیا لوگوں نے ان کو اپنے تیروں سے دیا۔

ہماری یہ کوا قول ہے کہ ان شہر سے بعض نے بعض قتل کیا اس زمانہ صرف وہاں بعض قتل کئے گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قریباً ان میں نہایت کچھ کو کھانسی مر دیکھا انہوں نے انہیں کھینچ لیا حضرت علی رضی اللہ عنہ خود کو کفر سے ہرگز کوئی کفر کے پاس آئے آپ نے فرمایا اس کو بھیجے کہ وہ انہوں نے اس کو کھینچ لیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھ پر لڑ کر تے ہو قرآن اللہ نے بھیج لیا ہے ہر راہی کے رسول اللہ نے اس کا حکم کیا ہے۔

مادہ اولیٰ کہتا ہے کہ عبیدہ بن جراحؓ نے کفر سے ہو کر معصرت علی رضی اللہ عنہ کو توغیر بادشاہی جسروے کر پوچھا کہ کیا آپ نے یہ بات آپ ﷺ سے کہی ہے؟ مسلمانوں کے الفاظ میں، جو خدا کو نہ اسے جس میں ابن علی ظلال سے بخیر رہا اور ان کی طرح رہا ہے کیا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دوسرا طریقہ ۱۰۰۰ مسحک کا جان۔ جسے کہ کبھی۔ نام سے بیان کیا ہے کہ مسحک اور عباد الرحمن سے من  
علمان من اهلہ بنی خیر من سواہ بنی خلفہ سے ہم سے جان کو ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب آپؑ کے سامنے آپؑ کے حوالہ  
کے کوئی باندہ جان کر دے تو مجھے آملن سے زمین پر گر جائے آپؑ پر جھوٹ ہوئے سے نادر اور محبوب ہے اور جب شام سے اس مسلمان کے بارے  
میں بات کران جو خبر سے نادر وہاں سے در بیان ہے تو آپؑ کو کھڑک ایک دو کلمہ کا نام سے املن سے آپؑ کو فرمائیے جو بے ناکہ فرزند میں  
سیرتی دست سے ہاتھ اور اوپر ہلکے خوب ظاہر ہوں گے جو خبر پر یہی باتیں کریں گے اور ان کی کلمات کریں گے لیکن قرآن ان کے ظہور سے  
تجارت انہیں کرے گا۔

عبدالرحمن کہتے ہیں کہ ان کا ابا ان کے مکتوم سے تھوڑا جھگڑ کر سے گاؤں میں سے ایسے جگہ جا کر کے بیٹے تیرہ ماہ سے غلہ ہٹا رہے تھے۔ جب تھوڑے سے علاقے کے رہنماں کو خبر ہوئی کہ وہ اس لئے کہ مخالفانہ قافلے کے لئے ٹاپ ہے، مجھ میں سبھد طریق سے جو راضی ہو کر لے کر چلے گئے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے تیسرا طریق . . . سامعہ نے بیان کیا ہے کہ ہم سے ابو نعیم نے متعدد طرق سے طلاق میں زیادہ کے حوالہ نقل کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کی طرف سے منہ بند نہ لائی، روایت میں بیان کیا ہے کہ ہم ان کے ساتھ خود ان سے نہیں کرنے کے لئے نکاح آپ نے فرمایا، نہ کہ کوئی کرے، اس لئے کہ آپ دکھانے فرمایا ہے کہ غریب ایک قوم ان کی کوئی چیز بیان کر لے لیکن وہ ان کے صنوم سے تباہ نہیں کرے گا، وہ اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے حیر کوں سے نکلے جاتا ہے ان کی نشانی ہے کہ ان میں ایک سیدہ بنت ہشام ان کا مکان سے باہر آیا وہاں ان کے انوکھوں ان میں موجود ہے تو تم نے ایک بچہ جن کو کوئی کہنا نہ سزا دیا، میں نہیں سمجھتا تم نے ایک بھرتی نہیں کوئی نہ بولنا سزا دیا، یہ کہ تم روزے اور ادا کی تہا کہ کہ تم نے غصہ کو پکایا، تم ہم جہ، جو کوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ایک کہ تم کو توجہ ہو، یہ کہ تم نے اس طریق سے ہم کو سنا روایت میں متفقہ ہیں۔

چوتھوں طرحی..... اسے عبد اللہ بنی شمر نے محمد بن معرفت بھی روایت کیا ہے جیسا کہ ابھی اسے اپنی طوالت کے ساتھ پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔

[illegible]

کی جتنی طرح ہے، جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نہیں لکھا تو قرآن، احادیث اور انہوں نے تلاش کیا تو پھر جسک پایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ بادشاہ کر، انھوں نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ وہ ان سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنا بیاد یا خاکہ چاہا پھر انہوں نے اس کو ایک ہاتھ میں پایا انہوں نے اسے لاکر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے رکھا کر دیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھا اس وقت اس کو جو تھا، بوسے لیا، رایت میں پایا خاکہ کیا کہ پھر انہوں نے ان میں سے واسطے ایک شخص کے حوالہ سے لکھ کر کہ جس نے اسے پایا خاکہ شخص کو، جسے تمام اس میں حضور ہیں۔

جیسا نظر آتا ہے۔ امام احمد نے بیان کیا ہے کہ ہم سے اس کا مکمل نسخہ اب کے محاورے سے علم کو مل گیا ہے وہی جہان کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے مروج کا ذکر کیا گیا، آپ نے فرمایا، جان میں خدا کی گواہی دے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے اور اللہ کا رسول ہے۔ خدا نے اسے خزانہ کا مفتاح بنا دیا۔ قرآن مجید میں ہے کہ اللہ نے اپنے پیغمبر کو: جان سے تو ہوں سے قتال کرنے والوں کے لئے بھیجا اور اللہ کی جنت سے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کی گواہی کی، آپ نے اللہ کے لئے دیا ہے کہ میں نے اسے اللہ عزوجل سے فرمایا کہ آپ کی قسم میں اب کہیں قسم اب اب رسول اللہ کی قسم۔

[illegible]

امام احمد کا حال ہے کہ ہم سے چوتھے واسطہ بشام کے من کھڑی عیدہ روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسی خبر دان کے بارے میں فرمایا کہ میں اس ایک ہی شخصیت (احمد) کو گزرا ہوا ہاتھ پاؤں اٹھیں ہوگا اور دیکھتے ہی دیکھتے اسے اڑائے گا تو وہی شخصیت تھی جسے وہ درود دیا تھا کہ جو اللہ نے اپنے نبی کی قوم پر اتار دیا ہے تو اس کے لئے کھوایا حضرت عیدہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا اٹھائے آپ نے ہاتھ اللہ کے رسول سے سنی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ہاں آپ کہیں کی شکر آپ نے تمنا کر دیو اللہ عز و جل فرمائی ہے ۔

ابو امامہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ اپنے پیروں کو دھو کر انہیں اپنے سر پر رکھتا تھا۔ یہ روایت بھی صحیح ہے۔

مرقاۃ المفاتیح: عید الفطر کا دن ہی منقول کیا جان ہے کہ کچھ سال قبل ابو عمر نے ان سے عید الفطر کے دن اس سے دعا کی کہ  
 وہ اپنے والد کو نقل کیا ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: یا علی! عید الفطر کا دن آپ کے پاس ایک شخص آیا جس نے ساری لالی  
 پیاز اٹھا کر اس نے رضی اللہ عنہ سے اجازت طلب کی کہ اس دن کو اس شخص کو منقول ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کی حرافت کو نہ دیکھی











قول پہنچا ہے کہ آپ ﷺ نے لاشہ بیٹا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ ہمارے گڑھے کا شیطان کمزوروں کے چھڑا سے کی طرح ہے جس سے بچنا کا قصص اچھے صاحب کہا ہے کہ جو کفر بتا ہے جو ظالم قوم میں نفع ظالم انسان ہے وہ یقین کچھ ہیں کہ لاشہ بھی نے کھ سے بیان ہے کہ ایک شخص آیا صاحب کے واسطے سے مشہور تھا۔

امام احمد نے اس حدیث کو مختصر روایت کیا ہے اس کے الفاظ یہ ہیں کہ یہاں کے گڑھے کا شیطان جس سے بچنا کا قصص اچھے کنار بتا ہے وہ اس کی روایت میں منفرد ہیں اور بخاری نے علی بن ابی الدرداء سے روایت کیا ہے کہ میں نے اس حدیث کے علاوہ کبھی تو راوی کا ذکر نہیں سنا اور مصعب بن خدیج نے علی بن عبد اللہ بن سنان ابن ابی بن شہید بن ابی اسحاق بن عمار احمد علی سعد بن علی (اکابر کا قول نقل کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پہلے کے کفر سے بچنے کا شیطان کا قول کیا اور کفر تکلیفی نے بیان کیا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت علی کے اصحاب نے حضرت علی کے حکم سے اسے قتل کیا کہ ظلم میں مدد کیجئے ہیں کہ سراسر انکسار میں ہو کر اس نے جو دہائی اسحاق اسمعیلی میں مدد دیا ہے کہ جب حضرت سعد بن علی (اکابر کا قول نقل کیا ہے کہ حضرت علی نے غزوہ جند کربلا کے بعد انہیں نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پہلے کے گڑھے کا شیطان کا قول کیا ہے۔

### حدیث ششم از ابی سعید سعد بن مالک بن سنان انصاری

اس کے متعدد طرق ہیں، پہلا طریق ..... امام احمد نے بیان کیا ہے کہ ہم تک متعدد طرق سے ابو سعید خدری کا قول پہنچا ہے کہ حضرت ابو بکر آپ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نکال نکال دوادی کے پاس سے گزر رہا تھا کہ میں نے ایک متواضع اور اچھی صحبت کے قصص کو لہذا پڑھتے ہوئے دیکھا آپ ﷺ نے حدیثی انکسار سے فرمایا تم باہیں جاؤ اور اسے قتل کرو۔ حضرت ابو بکر چلے گئے جب آپ نے اس کو لہذا پڑھتے دیکھا تو آپ کو اس کا کٹھن چاہندہ لگا تو آپ اسے قتل کیلئے بھیجے آپ کے پاس آگئے پھر آپ نے حضرت عمر سے فرمایا تم جا کر اسے قتل کرو۔ حضرت عمر کے تو انہوں نے بھی حدیثی انکسار کی طرح حالت غماز میں اسے قتل کیا۔ اچھا نہیں سمجھا حضرت عمر کی اسے قتل کیے بغیر باہیں آگئے پھر آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا اسے قتل کرو۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ میں اپنا پتھوڑا قصص وہی موجود نہیں تھا آپ باہر آگئے اور آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ قصص وہی موجود نہیں تھا آپ ﷺ نے فرمایا یہ قصص ہمارے صاحب فرماں کرنا کثرت کریں گے لیکن یہاں کے علی سے تھوڑے ہیں کہ صاحب لوگ دین سے بچنے لگ جائیں گے جیسے حیرانانہ سے مل جاتا ہے وہ دین کی طرف راہیں نہیں آئیں گے حتیٰ کہ حیران سوار ہوا نہیں آجائے تو ان کو قتل کرو۔ اہل حق کے ہرگز یہ لوگ تیرا اس حدیث کی روایت میں امام احمد منفرد ہیں۔

یہ روایت سے ابی سعید شمس کے طریق سے ابن ابی اسحاق بن انس بن مالک ابو علی بن ابی نعیم بن عمر بن یونس میں محمد بن ابی الدرداء میں ابی اسحاق بن انس میں ابی الدرداء سے زیادہ اولیٰ اصنافوں کے ساتھ روایت کیا ہے۔

دوسرا طریق ..... امام احمد نے بیان کیا ہے کہ امام احمد نے ہم سے بیان کیا ہے کہ سنیان نے ابن حبیب بن ابی ثابت میں انصاری الحضری عن ابی سعید الخدری عن ابی اسحاق بن انس حدیث میں ہم سے بیان کیا ہے کہ لوگوں کے دو گروہوں میں بیٹے کے ہمت ایک قوم ظاہر ہوئی اور ان گروہوں میں سے جو گروہ حق کے نزدیک قریب تھا وہ اسے قتل کرے گا۔ انہوں نے سمجھیں میں اس کی کفران کی ہے جس کا کہنا اس کے حالات میں بحوالہ ابی سعید بیان ہوگا۔

تیسرا طریق ..... امام احمد نے بیان کیا ہے کہ ہم تک متعدد طرق سے ابو سعید الخدری کا قول پہنچا ہے کہ آپ ﷺ جب ہم اٹھاتے تھے اس میں ہوش کو کش کرتے تھے چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا ہم سے اس ذات کی جس کے ہتھ میں ہوا انعام کی جان ہے ہماری امت سے ضرر ہوا کہ ہم ظاہر ہو کر جو تھوڑے اہل حق کو بچاؤں کہ مقابلہ میں ہمیں قتل کریں گے اور قرآن کی تلاوت کریں گے لیکن وہاں کے علی سے تھوڑے ہیں ہو گا وہ اسلام سے بچنے لگ جائیں گے جیسے حیرانانہ سے مل جاتا ہے وہ دین کی طرف راہیں نہیں آئیں گے حتیٰ کہ حیران سوار ہوا نہیں آجائے تو ان کو قتل کرو۔ اہل حق کے ہرگز یہ لوگ تیرا اس حدیث کی روایت میں امام احمد منفرد ہیں۔







[illegible]

بار موبی بعدیث اذانین عمرو رضی اللہ عنہ..... سلام محمد نے جان کیا ہے کہ ہم سے چاہتے ہیں کیا کہ ہم سے بھی نہیں مانگتے۔  
 بنی حوشب جان کیا ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمر کو کہنے ہوئے شاکر میں نے آپ ﷺ کو کہنے ہوئے ہے کہ جو کہ میری امت سے ایک قوم ظاہر ہوگی وہ  
 بادشاہیں کوئی کی مفسرین کو ہم کی طاقت کو کسی کی نہیں وہ ان کے عقل سے تیار ہو جائیں گے گا۔ یہ کہنے کی یہ کہ میری مخلوقات کے ساتھ  
 حضرت ابن عمر نے صرف یہ الفاظ رٹا دئے کہ تم اپنے اعمال کو ان کے اعمال کے مقابلہ میں متبیچیں گے کہ وہ انہیں اسلام سے نکال کر دیں گے،  
 جب وہ اللہ سے جو نعمتیں مل کر رہیں تو کل کر کے انہیں کے لئے خوشخبری ہے جب بھی ان سے یہ سچہ لفظ اللہ تعالیٰ اسے لے گا، جب بھی ان  
 سے سچہ لفظ اللہ تعالیٰ لے گا، آپ ﷺ نے میں اس سے بھی زیادہ دہرایا الفاظ رٹا دئے اس طریق سے اس کی راہمت میں سلام اور  
 حضور جبرائیل اور سلام دینے کی بعد ہی سے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ ﷺ نے رٹا دئے یہاں سے یہاں تک کہ جب تک کہ ان سے آپ  
 ﷺ نے ہم سے عراق کی طرف انعام فرمایا۔

تیسرے جو ایک حدیث از عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ..... امام احمد کا بیان ہے کہ عبد اللہ بن عمر سے یہ بیان آیا کہ عمرؓ نے قیدہ میں عمر بن حوشبؓ سے یہ بیان کیا ہے کہ جب یہ عید بن مسعودؓ کی رحلت کی اطلاع انصار سے پائی گئی تو میں نے کہا کیا مجھے اس شخص سے بات کرنا چاہیے؟ انوفؓ کا جواب نے کہ تم نہ ہونا تھا اس آٹھویں کی صبح وہ لاہور سے ہمارے آئے اور لوگ ان کی طرف بڑھتے مسجون ہو کر وہ حضرت عمرو بن عباسؓ رضی اللہ عنہ میں جب انوفؓ نے انہیں دیکھا تو وہ حدیث بیان کرنے لگے کہ کیا حضرت عبداللہ بن عمروؓ کا سامنے سے گزرا میں نے رسول اللہ ﷺ بیان کرتے ہوئے سنا کہ تم یہ ہجرت کے بعد ہجرت ہو گئی، لوگ حضرت امیرالمومنینؓ کی بیچوں کی طرف سمت جائیں گے زمین پر شریک لگ جائیگی یا ان کا زمین ان کو پیشکش دے گی اور زمین ان سے تمہیں کرے گی، آگ ان کو تانے کے غریزوں اور غریبوں کے ساتھ حق کرے گی جب وہ تیرہ کر رہے تو ان کے ساتھ تیرہ کرے گا، جب وہ تیرہ کر رہے تو ان کے ساتھ تیرہ کرے گا اور تیرہ کر رہے ہوں گا کھائے گا۔

راہی کا مکان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کہتے ہوئے سنا کہ عکرمہ بنی سہت سے مشرق کی طرف، جب سے کچھ لوگ ظاہر ہوئے کہ جو قرآن پڑھیں گے جس روز ان کے وطن سے تیار ہوں گے کرے گا، جب بھی ان سے پہلے گئے گا تو اسے قطع کر دے جائے گا حتیٰ کہ ان کے بچے لوگوں میں اچال گئے گا جو روزی نے اپنی سن میں کتاب اچھا دیکھا اس کا اس کی عمر میں انھوں نے پوری عمر میں اس کا وہاں سے کیا ہے جس ان میں ابولحسن سہو، ابوہریرہ، ابوہریرہ بن ابی طالب کی حدیث کا ذکر رکھی ہے۔

چودھویں حدیث از ابی ذر رضی اللہ عنہ..... مسلم بن قاری نے یہ بیان کیا ہے کہ ہم سے شیطان بن فروخ نے بیان کیا ہے کہ ہم سے سلمان بن عبد اللہ بن مسعود سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے بھو میری امت سب ایک قوم ہیں وہی جو حاکمات قرآن کریم کی تعلیم وہ ان کے حق سے محروم نہیں ہوگا اور وہ اپنے نکل جائیں گے جیسے تیرکان سے نکلے گا۔ یہ حدیثی کے بہترین ہوں گے، ان صاحب کماقوں سے کہ میں نے وہ تم غلامی کے بھائی بیٹے بن مراد خداری سے احادیث کی خبروں سے کہا کہ میں نے بہادر رضی اللہ عنہ سے سنا ان احادیث سے ہے لیکن وہ نہیں ہوئی، میں نے کہا کہ میں نے آپ ﷺ سے یہ احادیث سنی ہے۔

پندرہویں حدیث از حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا..... ہاؤنڈ کتلی نے جان کیا ہے کہ ہم تک متھو و مرق سے معرت ملی رضی اللہ عنہا  
قول یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو معلوم ہے کہ حبش مردود و مال کی خبر ان میں زبان ہولت کی گئی۔











میں تیس۔ یہ بیانیہ غلبہ فتح کو فتح کرنے والا اور مدائی سے مدد کے ۱۳۷۰ء اور کئی دوسرے طریقوں سے اس کے متعلق شاہد ملے گئے ہیں۔  
 ابن جریر نے ذکر کیا ہے کہ جب اہل عراق نے طام جانے سے ڈار کر دہنو حضرت علیؑ نے ان کو ایک غلبہ دیا جس میں ان کو زبردستی  
 کر دیا۔ ممکنہ مختلف صورتوں سے نہیں آتے قرآن پر مدد کر سکی اور نہیں دشمن کی طرف جانے کی ترغیب دی لیکن یہاں لے آئے۔  
 کہ پادھر علیؑ رضی اللہ عنہ کی مخالفت کی آپ کی موافقت نہیں کی اور وہ مسلسل اپنے شہر میں رہے اور ان سے دھرم اور فخر ہو گئے۔  
 حضرت علیؑ رضی اللہ عنہ کو فائدہ ملے۔

## فصل

چشم بنی ہاشمی نے ذکر کیا ہے کہ مروان کے بعد ایک شخص۔ واثق بن ابی عبد اللہ نے حضرت علیؑ کے خلاف بغاوت کر دی وہ اہل بصرہ کے ساتھ  
 آپؑ کے حضرت علیؑ سے کہا کہ آپؑ اہل بصرہ میں سے ہیں اس لئے یہ کہ انہوں نے تمہارے ساتھ میں آپؑ پر ہڑت اور دغا کرنے کا آپؑ نے اہل  
 شام سے مدد مانگ لی۔ نے اور آپؑ ان کو لڑنے والے نہیں اور سلاطین انہوں نے آپؑ کے سحر والی باتیں کہیں کیا۔ پھر انہوں نے حضرت معاویہ کی خدمت  
 میں افتخار کیا حضرت مروان نے ان کو قاتل رکھا۔ حضرت ابوحنیفہؒ نے سحر اس کو دیا لہذا آپؑ بالافتخار مرسول ہو گئے اور میں آپؑ کو ہر حضرت  
 معاویہ کو حوالہ کرتا ہوں۔

حادثہ کے قبیلہ بنی ہاشم سے لوگ اس کے ساتھ ہو گئے اور ایک طرف سمت گئے حضرت علیؑ نے مصلح ابن قیسؒ کو ایک بہت  
 بڑے فخر کے ساتھ ان کے خانہ میں بھیجا۔ مصلح نے ان کو بڑی تیزی سے لے گیا اور بنی ہاشم کے باغی گھر لے کر گئے۔ مصلح ان کو حضرت علیؑ کے  
 پاس لائے۔ کہنے لگے کہ چل اور اسے ایک شخص مصلح بن سمیراؒ نے مصلح سے حضرت علیؑ کی طرف سے کسی صورت کو نہ دیا۔ ان کی حالت  
 ان کی غیبت میں نے سن سے پہلے حالت کی حفاظت کی مصلح نے مصلح سے بنی ہاشم کو لے کر آ کر دیا۔ مصلح نے اس سے شرمناک معاویہ کیا تو  
 وہ ان میں سے کسی کو بصرہ بھاگ گیا۔ مصلح نے اس کے پاس میں ان میں سے مصلح نے اس میں سے کہا کہ میں آپؑ کے پاس  
 لے آؤں کہ میں نے تمہیں اس میں سے کہا کہ میں آپؑ کے پاس میں سے مصلح نے اس میں سے کہا کہ میں آپؑ کے پاس میں سے مصلح نے اس میں سے  
 دہائی میں نہیں حضرت علیؑ کے غم سے وہ میں آپؑ کو رکھ کر دیا گیا۔

چشم نے جن سفیانؒ اور بنی ہاشم میں علیؑ کے مصلح نے حمایت کیا ہے کہ بنی ہاشم نے ہو گئے تھے حضرت علیؑ نے ان کی طرف  
 مصلح بن قیسؒ کو بھیجا جس نے ان کو قید کر لیا۔ پھر مصلح نے حضرت علیؑ سے میں کو تمہیں خاک میں قریب کر آ کر دیا۔ پھر مصلح نے آپؑ کی طرف بھاگ  
 کیا۔ چشم نے چہرے میں کیا بنی ہاشم کا خون ہے حضرت مروانؒ نے اگر کہہ سکتے ہوں کہ وہ آپؑ کے گھر میں سے ہوا کہ وہ آپؑ کے گھر میں سے ہوا۔  
 چشم نے علیؑ کی حالت کو نقل کیا ہے کہ انہوں نے ایک بار مروانؒ نے حضرت علیؑ سے کہا کہ آپؑ نے اہل بصرہ میں بغاوت کی بغاوت کی بغاوت  
 سے قتل کیا آپؑ کو آپؑ نے مرثد بن رستم بنی ہاشم کا حلقہ کرنے کی وجہ سے قتل کیا تھا۔ چشم نے انہوں کے درمیان ایک قدم کا بھی  
 نہ جلا لیا ہے۔ حضرت علیؑ نے ان سے فرمایا تھا کہ وہ ہوا ایک جہ ہے جو کل تک میں علیؑ کو کہہ تو نہ دے۔ حضرت علیؑ نے کہ خدا کی قسم  
 آپؑ کا کل تک میں علیؑ کی جگہ نہ دے دے۔

چشم نے یہ کیا ہے کہ ان کے بعد حضرت علیؑ کے خلاف ایک شخص نے خروج کیا تو اسے قتل کر دیا۔ انہوں نے اشرار بنی ہاشم کی کوئی  
 نہ ہو مقرر کیا تو اس کے ساتھ میں سمیت قتل کر دیا گیا اس کے بعد حضرت علیؑ کے خلاف مہم بنی ہاشم کی نے بغاوت کی پھر اہل کوئی میں۔  
 ایک شخص حضرت علیؑ کا فرزند بنی ہاشم کے سمیت قتل کر دیا گیا نہ دیا۔ پھر حضرت علیؑ رضی اللہ عنہ کے خلاف۔ بعد بنی ہاشم  
 نے بنی ہاشم میں سے ایک شخص نے حضرت علیؑ کے خلاف بغاوت کی تو وہ ان کے اوپر مروانؒ کی قتل ہو گیا۔







نائب ہوا، جس سے حضرت عمرو بن العاص بہت خوش ہوئے۔

اس کے بعد حضرت عمرو نے حضرت معاویہ کو کہہ کر میری ادا غیہ، کہ آپ ایک کامل عقیدہ دار، باہر کی فتنوں کی امداد میں میری فوج کو معزز بھیج دیں، مگر ان کو دہاں حضرت حسان سے بہت رکھے، انے لوگوں کی ایک جماعت کو جو آپ سے جوش ملیح سے جنگ کی صورت میں اس کی مدد کرے، حضرت معاویہ نے فرمایا میں ان لوگوں کو جو وہاں پر ہمارے مددگار ہیں، خدا انھیں تمہاری فوج میں ان کی آمد سے متعلق غلاموں اور بھائیوں جانتی ہے، ہاں بھی ایک کھنچیں، جس میں بھان انھیں کی دعوت دیں، حضرت معاویہ نے فرمایا ہے عمرو آپ اپنے فتنوں میں آپ کی حرکت میں برکت لگتی ہے، اور میں بھی انھیں ہوں کہ میری فوج میں برکت لگتی ہے۔ حضرت عمرو نے فرمایا جہاں آپ کرنا میں اے اس سے مطابق آپ کام کیجئے، خدا کی قسم آپ کا اور ان کو سوائے ایک بڑی ہتکت کی طرف غلطی ہو جائے گا، چنانچہ حضرت معاویہ آپ سے مسلسل من بعد اللہ رہی اور معاویہ بن شدیج تنہائی کو خدا لکھا، یہ وہاں ملا مصر میں ان لوگوں کے غیر، جو بنو نضیر نے حضرت علی کی بیعت میں کیا تھی، اور وہ مصر میں حضرت علی کے نیکو کار تھے، ان کے حکم سے، انھوں نے غلاموں کی ایک فوج آ رہی ہے، اور آپ نے وہ خدا اپنے غلام بھیجے گا، وہ یہ بھیجا۔

جب وہ غلام اور معاویہ بن شدیج کو خدا اور بہت خوش ہوئے اور انھوں نے آپ کو جواب دیا کہ وہ آپ کی اور میری فوج کو آپ بھیجیں گے انھیں اللہ ہر شے میں مدد کرے گا، اس کے بعد حضرت معاویہ نے حضرت عمرو کو چھ ہزار کے لشکر کے امرا کو چھوڑا، اور حضرت معاویہ نے خود انھیں ملو اور ان کو اور انھیں فتویٰ دیا، انھیں اور ان کی تعداد کرنے کی وصیت کی، اور یہ کہ جو جنگ کرے اس سے کئی کروڑ اور جو بیٹہ بھڑ جائے اسے معاف کر دیا جائے اور یہ کہ لوگوں کو صلہ اور اتفاق کی دعوت دی جائے اور جب آپ کا سب اب وچائیں تو آپ کے مددگار باہر سے لوگ ہوں چنانچہ حضرت عمرو بن العاص نے مصر کا سفر شروع کیا جب آپ مصر پہنچے تو حاکم نے آپ کو ہاتھ پیر کر لیا۔ آپ نے ان کی قیادت کی، عمرو بن العاص نے کھنچ لیا، خدا انھیں اور بعد آپ ایک طرف ہو گئے، اس لئے کہ میں انھیں چاہتا تھا کہ آپ کو میری کامیابی سے کوئی تکیہ نہ پہنچے، اس لئے کہ لوگوں نے آپ کی مخالفت پر اتفاق کر لیا ہے، اور وہ آپ کی اہمیت کرنے پر آمادہ ہیں، اور اگر آپ پر کوئی دشمنی عانت آگئی تو وہ آپ کو چھوڑ دینگے، اس لئے آپ جانا اہل یہاں سے چلے ہوئے، میں آپ کے خیر خواہ میں سے ہوں، واللہ اعلم۔

حضرت عمرو بن العاص نے اپنی فکر کے پاس حضرت معاویہ کا بھی خط بھیجا جس کا مضمون یہ تھا، معاویہ! جانشین نبوت اور علم کا امام بہت براہ راست ہے، اور اس میں حق ہے، میں نے خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ اس سے تمہیں خدا کا سکھانے اور اس سے تمہیں اللہ کی طرف سے ہدایت ملے، کوئی حضرت حسان کا مخالف ہوگا، جس وقت آپ ان کو زندگی کے آخری سال میں اور ان کی طرف کی طرف سے ہدایت کے وہاں سے ہدایت دے، اور یہ ہے کہ ہجرت کی پالی کرتے ہیں کہ میں آپ کے پاس میں حاضر ہوں، آپ کی اس بات کو قبول کیا ہوں، اسی کے بعد آپ کو اپنی اپنی ہدایت ملے، پر اگر مسئلہ ہو گئے، مدد ان کی مدد میں میرے مددگار ہیں، اور میں نے تم سے وعدہ پیش کیجئے، جسے تمہیں کچھ ہے، جو تم سے چھوڑا، اسے خدا تعالیٰ سے ملے، اور میں نے خدا تعالیٰ پر کڑھو، خدا میں سے تمہیں بچائے گا، واللہ اعلم۔

رومی نے بیان کیا ہے کہ عمرو بن العاص نے اپنے لوگوں کو یہ خط لکھ کر حضرت معاویہ کی طرف سے عمرو بن العاص کے پاس بھیج دیا، اور میں نے اپنی فکر سے انھیں کو خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ اس سے تمہیں اللہ کی طرف سے ہدایت ملے، کوئی حضرت حسان کا مخالف ہوگا، جس وقت آپ ان کو زندگی کے آخری سال میں اور ان کی طرف کی طرف سے ہدایت کے وہاں سے ہدایت دے، اور یہ ہے کہ ہجرت کی پالی کرتے ہیں کہ میں آپ کے پاس میں حاضر ہوں، آپ کی اس بات کو قبول کیا ہوں، اسی کے بعد آپ کو اپنی اپنی ہدایت ملے، پر اگر مسئلہ ہو گئے، مدد ان کی مدد میں میرے مددگار ہیں، اور میں نے تم سے وعدہ پیش کیجئے، جسے تمہیں کچھ ہے، جو تم سے چھوڑا، اسے خدا تعالیٰ سے ملے، اور میں نے خدا تعالیٰ پر کڑھو، خدا میں سے تمہیں بچائے گا، واللہ اعلم۔

عمرو بن العاص نے اپنے لوگوں کو یہ خط لکھ کر حضرت معاویہ کی طرف سے عمرو بن العاص کے پاس بھیج دیا، اور میں نے اپنی فکر سے انھیں کو خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ اس سے تمہیں اللہ کی طرف سے ہدایت ملے، کوئی حضرت حسان کا مخالف ہوگا، جس وقت آپ ان کو زندگی کے آخری سال میں اور ان کی طرف کی طرف سے ہدایت کے وہاں سے ہدایت دے، اور یہ ہے کہ ہجرت کی پالی کرتے ہیں کہ میں آپ کے پاس میں حاضر ہوں، آپ کی اس بات کو قبول کیا ہوں، اسی کے بعد آپ کو اپنی اپنی ہدایت ملے، پر اگر مسئلہ ہو گئے، مدد ان کی مدد میں میرے مددگار ہیں، اور میں نے تم سے وعدہ پیش کیجئے، جسے تمہیں کچھ ہے، جو تم سے چھوڑا، اسے خدا تعالیٰ سے ملے، اور میں نے خدا تعالیٰ پر کڑھو، خدا میں سے تمہیں بچائے گا، واللہ اعلم۔









## خوامس کی رقت

سکھل میں خلیفہ..... ابن دہحب بن علیؓ بن شعیبہ خضار کی اولاد آپؐ جد میں شریک ہوئے۔ جب تک احمد میں ثابت قدم رہے ان کے بعد کے تمام سرگول میں شریک ہوئے۔ حضرت علیؓ کے ساتھ حمل کے ساتھ تمام سرگول میں شریک ہوئے۔ ان کے بعد جب تک ان کے وقت آپؐ دہب کے نائب تھے آپؐ نے ۶۶ھ میں کوفہ میں وفات پائی۔ حضرت علیؓ نے آپؐ کی نماز جنازہ چڑھائی۔ جس میں آپؐ نے ۱۵۰ عجمیوں کو لکھا تھا کہ آپؐ کے بارے میں فرمایا کہ آپؐ اہل بدر میں سے ہیں۔

سکول میں بیکار کے جمائی صفوں میں بیٹھا<sup>(۱)</sup>۔ آپ لڑم مگر کون میں شامل رہے اسی سال، مدرسہ مظاہر میں دو فالت چلا آپ کی مدد مانگی تھی۔

[illegible][illegible]

پتا بھیجیں کہ آپ کو کچھ لکھ کر آپ کے ہاں پر قبضہ کر لیں۔ جب آپ رضی اللہ عنہ و رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابی بن کحاف! میں نے یہ دعا پڑھ لی کہ: اے اللہ! یہ شخص مجھے اپنے لیے لے کر آئے ہے کہ اس کے لیے سے تم نے اس کو بھیج دیا ہے۔

[illegible]







[illegible]

جب حضرت علی کو مرسے پہ سے ملے اطلاع ملی تو آپ نے چاہیہ کہ یہ قدر نساواں چاہیہ کہ مصروف و بڑا فوج کے ہر آدمی بچا، چاہیہ کہ خانہ بدوشوں کے ہر آدمی کی، اور حضرت عثمان کے بیٹے کو کہہ دیا، ہر آدمی کے سر میں بھاگ گئے چاہیہ کہ ان کا قاتل کیا جاتی کی چاہیہ کہ قتل کیا، چاہیہ کہ ان سے جیت کا مطالبہ کیا، انہوں نے کہا ایسا اللہ کی بات کے بعد مہم کرنا کی جیت کر، چاہیہ کہ ان کے کہا کہ ان کا مطالبہ علی نے جیت کے ہے تم بھی اس کی جیت کر، انہوں نے کہا کہ ان کے بعد خوف کی جیت سے جیت کر۔

اس کے بعد چارویہ بنایا گیا حضرت ابو ہریرہؓ کو کئی بار چارویہ سے تھکوا خوف کی وجہ سے بھاگ گئے، چارویہ نے کہا اے خدا کی قسم! اگر تیرا بھائی ہریرہ میرے ساتھ لوگ جاتا تو میں اسے کل کھیت دیکھ کر اس نے اہل مدینہ سے مسمن بنی علی کی بیعت کے لئے کہا تو نہیں نے اس کی بیعت کر لی۔ چارویہ نے کہا: ہریرہؓ میں کیا برکت ہے؟ اہل مدینہ نے کہا: ابو ہریرہؓ نے اہل مدینہ کو کئی بار کھانا کھایا۔

انسان جو پرستہ جان کہے ہے اسی سالانہ طویل عرصہ تکائیت کے بعد اٹھارہ سوادیہ کے درمیان جنگ بندی پر مبنی ہوگئی اور یہ کھڑی پر حضرت علیؑ کی اور شام پر حضرت سہابیہ کی حکومت ہوگئی اور یہ کہ ان میں سے کوئی بھی فوج کے ساتھ دوسرے ساتھی کی کمک و مدد میں داخل نہیں ہوگا۔ اور یہ کہ دوسرے پر فائزت گیری نہ کرے گا نہ فوجی دوسرے سے جنگ کرے گا، اسی کے بعد راجی جو پرستہ لیڈر ان دنوں اٹھارہ سوادیہ کے حضرت مولانا علیؑ کے حضرت علیؑ کو زندہ لکھا کہ جس کا قصور نہ تھا۔

”الاجتماع نے ایک دوسرے کو کھینک کر دیا آپ کے لئے عرائش و درخواست کے لئے تمام ہے حضرت علی نے اس فیصلہ کو قبول کر لیا اور ایک دوسرے سے جدا ہو کر فریقین کی فوجیں بنائے اپنے آپ تک واپس چل گئے۔ دوسرا طبقہ شہر چھوڑ کر گیا وہاں ہزاروں جرم ہوئے کہ کیا ہے کہ اسی سانس لینے والی ہمارے دوسرے کے چلے گئے۔ ہمارے ہاتھ ہر کھال کے کوٹھن و خاندان کے کوڑی چھڑکی، لیکن بعض لوگوں نے اس کا انکار کیا کہ ہمارے کیا کہہ سکتے ہیں ہمارے حضرت علی کی اس حد سے سختی کو دیکھ کر ہمارے ہاتھ نہ اٹھیں۔

ابن جریر نے ابن عباسؓ کے مہر سے خراج کی یہ وجہ بیان کی ہے کہ انھوں نے اپنے اسود دلی کے خلاف مشران کو کئی بات کہی مابعد اسود دلی نے حضرت علیؓ کے پاس ابن عباسؓ کے پاس میں جاکر ان کی خدمت لکھا کہ انھوں نے بیت امال کا کچھ تاجہ خریدا ہے استعمال کیا ہے حضرت علیؓ نے ابن عباسؓ کے پاس میں لکھا جس میں ان کو ملامت کیا اور حضرت علیؓ نے الہام عوام بھی لازم کیا مابعد جس نے ناراض ہو کر حضرت علیؓ کے پاس میں لکھا کہ تمھو کو کے لئے آج جسے جاؤں گی نگاہی میں جس جہیز ہوں۔۔۔ اعلیٰ ام۔۔۔

اس کے بعد ہی وہ اس سچے ماسوں کے ساتھ جن کا فضل فی ہلال سے غنا کر چنے گئے، انہیں بھی ان کے ساتھ ہو گئے، مگر جس نے بیت اللہ سے ان کی مشورہ ہوئی اور جو بتل سکا کہ اس نے انہیں جس کے ساتھ نہ لیا، اس کا بھی بدلہ لی لنگر ہو کر کھائی گئے۔

حضرت علیؑ کے قتل کا ذکر اور ان کے قتل اور کیفیت قتل کے بارے میں وارد ہونے والی احادیث کا بیان<sup>(۱)</sup>..... حضرت

(المعظم في النرويج ١٩٢٨، والنرويج هنري ١٩٥٣، والمصغر في ايهالبر ٨٠٠، والتكامل في غارنغ ١٩٣٢، وجموع النجف ٢٢٦٢)

ملی کے حالات آخر تک رہے، ان کی فوجوں کے خلاف ہوئی۔

اگر عرقی نے اس کی مخالفت شروع کر دی، اور ان کا ساتھ دینے سے انکار کر دیا، اہل شام کا معاملہ نہ پکڑا، انہوں نے اس خیال سے اہل مدینہ کو نصرت کیا اور جسے کہتے تھے عسکین کے پیچھے کے بعد نادرہ حضرت معاویہ کا حق ہے، کیونکہ ان دنوں اس نے حضرت علی کو مظلوم قرار دیا اور معاویہ حضرت علی کے ایک سے زائد خونی خونے کے بعد حضرت عمرو بن عاص نے حضرت معاویہ کو طیف عطا کیا اور اہل شام جنہم کے بعد حضرت معاویہ کو نصرت کی تھے، اور میرے لیے اہل شام کا حال مضبوط ہونا چاہا گیا ویسے ہی اہل عراق کا دل کو زہر پہنچا دیا گیا، حضرت علی اس وقت مائے زمین پر خراش میں تھے اور آپ ہی سب سے بڑے عالم زہار، مایہ دار سنی تھے، اہل کے باوجود اہل عراق نے آپ کو بے پرواہی سے جھڑپا دیا، حتیٰ کہ حضرت علی زہری سے بیزار ہو کر موت کی تہہ نہ کرنے لگے، اس چیز کا اظہار کرتے تھے اور آزار پہنچانے کے تصور کے باعث ہوا، آپ کو کفر فرمایا کرتے تھے اس امت کا بد بخت کس کے اظہار میں ہے، بدلتی ہیں نہیں کہہ سکتے ہیں، خدا کی قسم! میری یہ ڈاڑھی میری کھوپڑی کے غرن میں ضرور لگی ہوئے گی۔ جیسے کہ کشتی نے متحدہ طور سے حضرت علی کا ارشاد نقل کیا ہے کہ اس ذات کی قسم! ایشی نے داسے کو چھوڑا اور جان کو پیدا کیا، خدا کی قسم! میری یہ ڈاڑھی میری کھوپڑی کے غرن سے ضرور لگی جائے گی، اس امت کے بد بخت کو کیا ہو گیا، وہ نقل کیا کہ ایشی نے اس سے کہا کہ اللہ کی قسم! اسے میرا لٹو نہیں جس شخص نے بھی آپ کو لگے کہ یہ ہم کی ولا کو قسم کر کے، چیکے حضرت علی نے فرمایا ایشی تم سے خدا کے نام پر انکار کرتے ہو، میرے قاتل سعادہ کوئی لگے ہو، انہوں نے کہا ہے، میرا دشمن آپ کی وفات نہیں چاہتے، آپ نے کہا کہ جس میں تم کو اس طرح چھوڑ کر جان کا جھڑپا دے، دوسرے شخصیں چھوڑ کر ہٹے تھے، خدا کوں نے کہا، آپ جو کچھ بلا خلیفہ چھوڑ کر جا رہے ہیں، وفات کے بعد، اگر اللہ نے اسی پر سے آپ سے اس کو بھڑا تو آپ کا جواب دے؟

حضرت علی نے فرمایا، عرض کر کہ ان کا ہے، ہاں! حالاً؟ آپ نے اپنی مرضی سے، لیکن میں اپنا خلیفہ بنایا، میرا آپ نے بھٹکے اپنے اس واقعہ بدلتی، میں ان شہداء کی ذات چھوڑ کر آیا ہوں، اب آپ کی مرضی ہے، آپ جو چاہیں ان کو خراب کر دے، میں ان کی اصلاح کر دوں۔

انہی سے ایک اور طریقہ..... انہوں نے اپنی سند میں بیان کیا ہے کہ ہم سے شریک نے فوجی حوثان بنی نصر، آئین بنی ہب بیان کیا ہے کہ خود ان حضرت علی کے پاس آئے اور انہوں نے کہا، اے علی! آپ اللہ سے روئے ہیں اس لئے کہ آپ مرنے والے ہیں، حضرت علی نے جواب میں فرمایا، اس ذات کی قسم جس نے داسے کو چھوڑا اور نذر کو پیدا کیا، ہے لیکن میں کھوپڑی پر ضرب لگنے کی وجہ سے لگے ہوں گا، اس ڈاڑھی کو رنگ آگئی، آپ نے اپنے ہاتھ سے اپنی ڈاڑھی کی طرف اشارہ فرمایا، یا ایک مشکور و معرواں عبد، لیکن شہداء اس پر، یا شہداء کا وہاں اس نے التزام نہ کیا۔

حضرت علی سے ایک اور طریقہ..... وہاں جو بعض نے متحدہ طور سے حضرت علی کا ارشاد نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا، اولین کا یہ بحث ترین آدمی کون ہے؟ میں نے کہا، انہی کی کہ جس کا گناہ ان دنوں کی کہ ہے کہ آپ اللہ نے حضرت علی کی نصرت فرمائی، پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی سے یہ چچا انہی کا یہ بحث ترین آدمی کون ہے؟ میں نے عرض کیا، رسول اللہ ﷺ اس کا گناہ نہیں، آپ اللہ نے فرمایا، میری اس کھوپڑی پر تو وہ کراس نے غرن سے تیری ڈاڑھی رنگ دے گا۔

اسی بندے میں ایک اور حدیث..... خطیب بغدادی نے بیان کیا ہے کہ ہم تک متحدہ طور سے حضرت جابر بن عبد اللہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ اللہ نے ارشاد فرمایا، اے علی! زمین کا بد بخت ترین شخص کون ہے؟ حضرت علی نے جواب دیا، تو میری کہ جس کا گناہ ان دنوں کے بعد رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی سے سوال کیا، آخرین کا بد بخت ترین شخص کون ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا، اللہ و اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں، آپ اللہ نے فرمایا، وہاں علی۔

اس مفہوم کی ایک اور حدیث..... ان کا معنی ہے، غلظت بن خلیفہ اور عبد المعز بن ہاشم کے طریق سے روایت کیا ہے کہ بحران دوروں نے ان







[illegible]

خدا نے اسے جس کی ملامت کی ملامت سے متدارد چھوڑا انھوں نے کہا اور تمہارے خلاف بیعت کرے گا وہ نہیں اتنا کہ تمہارے  
میں کھیت کرے گا اللہ کے علم کے مطابق جو کہ جس سے ملو کہ سے چھوڑا اور اللہ تعالیٰ میں امن کر کے رہو اور نہ شریعت کے خلاف بیعت  
کرے کہ بیعت نہ کی گئی کہ تمہیں ہوا کی ایک دھار سے ملو کہ کرنا ایک دھار سے مخرج کرنا ہے آپ کی بیعت بھرنے کے بعد شریعت  
اور تفرق پڑی ہے بچاؤ، ملکی اور تفرق کی ایک دھار سے ملو کہ کرنا اور نہ فرمائی ہے اللہ سے ڈرو اور اللہ تعالیٰ کی عتدال ماسے اسے اٹھایا  
ہے اللہ وہ اس کا خالق اور محافظ ہے جس میں نہیں اللہ کے حوالے کرنا جس کی طرف سے نہیں اسما علیہم ورجت اللہ ورجت کاتب اس کے بعد آپ کی زبان  
مستعمل کر رہا ہے جیسا کہ اس کی سالانہ مضامین میں ہے آپ نے وفات پائی۔

وہ کہتے تھے کہ آپ کے گھر اجڑا ہوا ہے آپ کو غسل دیا حضرت مسیح نے آپ کا چہرہ دہڑھوا دیا آپ نے ہنسی بھری نگاہوں سے کہا کہ یہ کچھ اجڑا نہیں ہے یہ تم سے ہے چونکہ یہاں کے شریک نے بھی طرہوں میں تعویذ مان لیں تھیں انہی کے جب لہجہ میں حضرت شیخ فرمودہ کیا تو آپ نے فرمایا ہے جو کمال کے ساتھ ہو، سلوک کرو جو رسول اللہ ﷺ نے اپنے قائل سے کیا آپ نے فرمایا میں ان کے لئے مرد و عورتوں کو جو دوسروں کے لئے کلمہ کلمہ سے ایسا قسم ہے کہ کوئی کلمہ کہتا ہے، میرے لئے نہیں ہے کیوں قائل ہو گا ہے، اسی کے جواب میں انہوں نے اتفاق کیا کہ اے میرے حضرت! کلمہ کلمہ نے فرمایا اگر کوئی کوئی بات کہیں! ایمان لائے میرے لئے کلمہ کلمہ کہیں! وہی ہے، خدا کی قسم میں نے تمہارے والدہ کو کسی ضرب مار دی ہے کہ تمہارے والدہ صبر کو کہتے ہیں تو وہ سب کے سب ہلاک ہو جاتے، خدا کی قسم میں نے ایک لڑکے کو اس سے توڑ کر ہیرا کر دیا ہے، ایک چڑا درم میں میں نے اسی کو خریدا ہے، ہر ایک ایک ہیرہ درم کے بدل میں۔ خالص ہیرا کر دیا ہے۔

نہیں، جس بعدی نے جان کیا ہے نہ کبھی سے عالمی قوم کے بعض مشائخ کے حوالہ سے ایک قصص نے جان کیا ہے کہ عبدالرحمن بن علیؓ نے منہا راہی کی ایک صورت تصام لای کہ جو کہ جو حسینؓ کو مل عورتوں سے بھی ادا خوار کا نظریہ رکھتی تھی اس کے منہ خور پر حضرت علیؓ نے منی تو بہ کر لیں تو یہ جب انہی مح نے اس کو دیکھا تو وہ اس پر عاشق ہو گیا اس نے خطا کو جو خطا ملکہ وہ ہاں نے کی تھی براہ راہ کیا خطا ملکہ کی کہ شرمہا میں تم سے شادی کر لیں گے، ہاں میں نے خود ہر شائد پر اس سے شادی کر لی اس کے بعد خطا ملہ نے انہی مح کو حضرت علیؓ کے محل کے لئے کہا تو وہ بھیاہرین کر رکھا۔ تصامہا میں اس کے ساتھ علیؓ اس کے لئے مسجد میں ایک قبو بنا دیا۔

فردی = علی، اصلو، سبزو، کہنے جو **فردی** ہیں، ان کو ہم نے آپ کا چیلنج کیا، اس نے آپ کے سر پر گولہ مار کر جانس پر غلطی کرنے چڑھ کر کہا۔

- (۱)۔ میں نے تم کی غلطی کو ان کے نظام کے گھر کی طرف اشارہ کرنا شروع کر دیا تھا۔  
 (۲)۔ تمہیں چار ہزار روپے، ایک ماسٹرو کارڈ، ایک اور مشین، اسے حضرت علیؑ کی طرف مل گیا۔  
 (۳)۔ کوئی شخص وہاں نہ تھا، ان کا حضرت علیؑ کے گھر سے پتہ نہ تھا کہ ان کو کوئی مسئلہ ہے، مگر انہوں نے حضرت علیؑ کے گھر کو نہیں۔  
 ان چاروں نے اپنے اپنے گھر میں بیٹھ کر اپنے اپنے کاموں کی طرف توجہ دی، جب ان چاروں نے حضرت علیؑ کے گھر کی طرف توجہ دی تو انہوں نے کہا کہ  
 (۴)۔ ہم نے حضرت علیؑ کے گھر کو ہر طرف سے گھیر لیا تھا، مگر انہوں نے ہر طرف سے گھیر لیا تھا۔

(۲) جب میں نے سچائی اسی کی کہ میرے عوامی خرب گائروں کی حکومت ختم کر دی۔

(۳) جب موت سوت کی چار روزہ اور مکمل تھی ہے تو ہم جنگ میں محاذ ہوئے۔

ابھی کے مذکورہ میں حاضرین خواص نے اس جنگ کی طرف کی ہے بلکہ وہ عوامی نیک طاق ہے جمہوری اور بخیر و برکت حضرت عائشہ سے روایت کرنے اصول میں سے ہے اس نے آپ کے وار سے میں اور شعر کہا:

(۱) اس جنگ کی خرب کے کہنے میں نے اس کے گار وینا کی رضا کو حاصل کرنا چاہا۔

(۲) میں اس میں اس کی یاد کرتا ہوں تو میں اس کا شکر تمام مخلوق میں سب سے زیادہ کرتا ہوں اور کرنے والا ہوں۔

اسی دن انہی نے فجر کے وقت تک نے حضرت عداہ پر چڑھا کر، بعض نے جان کیا ہے کہ اس نے زہراؓ اور حضرت عداہؓ میں عداہ پر حملہ کیا جس سے آپ کی سرین لگی ہوئی اور عداہ کی کچھ کچھ کر دیا گیا جس نے گل سے گل حضرت عداہ سے کہنے لگے چھوڑ دیجئے میں آپ کو ایک بشارت عطا ہوں حضرت عداہ نے بے چارہ کیا ہمارے اس نے کیا ہے بھلے نے اسی حضرت علیؓ اور نبی اللہ صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم نے عداہ سے فرمایا ہو سکتا ہے وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے اس نے کیا نہیں کیا کہ حضرت علیؓ کے ساتھ کافہ مکمل ہوئے مگر حضرت عداہ نے اسے قتل کر دیا۔

جب نے حضرت عداہ کی کہ کھلا شہا آپ کا خیر ہوا اور ہے یا تو میں آپ کا دشمن اور میں عداہ شروب پڑیں گا شروب کی صورت میں زہراؓ و خیر ہو جائے گا، لیکن آپ کا اسلحہ قطع ہو جائے گی حضرت عداہ نے فرمایا، اگر برداشت کرنے کی تو مجھ میں طاقت نہیں البتہ میں شروب ہوا لوں گا اور زیادہ ویرانہ سے میں اپنی آنکھیں کھلی کرتا ہوں گا، چنانچہ شروب نے آپ کو شروب چلایا تو تکلیف اور زخم سے آپ صحت یاب ہو گئے اور اسی وقت سے کچھ شہرہ زیادہ کیا اور مجھ کی حالت میں اس کے در و در کافہ مقرر کیے گئے، حضرت عداہ نے نبی اللہ صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم کی عداہ سے اس کو کھانے والے پیرے پیش کیے۔

عوامی عداہ پر حملہ کرنے والا عروین بکر کھات لگا کر بیٹھ گیا آپ نماز کے سے غصہ کے، اتفاق سے اس روز حضرت عروین عداہ کو شہرہ بکھری پیش آئی، عروین کی وجہ سے آپ نماز کے سے غصہ آئے آپ کا نائب خاندانی الی حبیب میں ناقص عروین عدلی سے خداوند جو حضرت عروین عداہ کو شہرہ کے سپاہیوں کا مردہ کافہ نماز کے لئے آیا تو عروین بکر نے اس کو حضرت عروین لگو کے اس پر حملہ کیا، جس سے وہ قتل ہو گیا، اب خاندانی بکری تو اس نے کہا میں نے مردہ کا مردہ کیا خداوند نے خاندانی کا عداہ کیا عداہ نے اس کو شہرہ عداہ بکھڑے کر دیا گیا، بعض کا قول ہے یہ بات کہنے والے عروین عداہ جس وقت خاندانی کو لایا گیا تو عروین بکر کا یہ کہہ کر عداہوں نے کہا اس نے آپ کے نائب کو قتل کیا ہے، مگر حضرت عروین عداہ سے قتل کر دیا گیا۔

حاصل یہ کہ حضرت علیؓ کے اتفاق کے بعد آپ کے مہمراز حضرت حسنؓ نے آپ کی غراہ زیادہ حال عروین پڑھتے ہوئے عداہوں اور اس عداہ کے پیش نظر کی گئیں خواص آپ کی لاش کو کھینچ کر کوفہ کے دامامادہ میں آپ کو کفن کیا گیا، عروین عداہ سے اور میں عداہ نے کہا کہ لاشی آپ کو ازاد کیا اور وہ آپ کے معصوم مقام پر لے گئے اس نے غصہ کے کام لیا ہے، اس کے جڑ کے بارے میں تلف کیا ہے جس کا علم نہیں اور میں اس کی عقل و شرع اجازت نہیں دیتی، اگرچہ اصل اور واقعی کا مجھ میں خیال ہے کہ آپ کی تعریف میں ہے یہ بات حاصل اور مکمل ہے بعض کا قول ہے کہ یہ عروین عداہ کی قبر ہے، خطیب نے من الی قبر الامامہ میں الی کراچی میں عروین عداہ نہ دھری، الامامہ کو ملوہ روایت کیا ہے کہ تعریف میں میں قبر کی اعظم شہید کرنے میں کامیاب و مطمئن ہو جائے کہ یہ قبر کسی کے ہے تو وہ اس پر قبر مارا میں یہ عروین عداہ کی قبر ہے۔

وعدی نے حدود طرق سے الی غزوہ کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے ابو جعفر عروین علی باقر سے سوال کیا کہ تم نے کہا: حضرت علیؓ کی عمر تھی انہوں نے کہا ۲۳ سال میری نے پوچھا انہوں نے کہا عروین عداہوں نے کہا حضرت علیؓ کو رت کے دلت کو میں لوں تو میں ان سے کہا میں نے آپ کی قبر میں سلیم ہے، یہ روایت میں حضرت عداہ کا قول نقل کیا گیا ہے کہ حضرت علیؓ کی قبر میں سال ٹھی، بعض کا قول ہے کہ کوئی کی جامع سب کے سامنے آپ کو کفن کیا گیا میری اصل مشہور یہ ہے کہ آپ کی قبر امامادہ میں ہے۔





یا نوسودیم کے علاوہ جراحوں نے کسی دالہ کے لئے مہیا کئے ہوئے تھے کوئی سونا چاندی نہیں پھوڑا یہ حدیث بہت زیادہ غریب ہے علاوہ ان کے کہ ان کا نام نہ ملتا ہو۔

اسی طرح ابو یعلیٰ نے ابن ابی نعیم بن قاریؒ میں مسکن روایت کیا ہے۔

۱۴۱ھ میں یمن کیا ہے کہ تم سے کچھ نے من شریک میں اہل احماق میں اسراف بیان کیا ہے کہ من بن علیؒ نے ہم کو خطبہ پڑھے ہوئے ارشاد فرمایا کہ شہب تم سے ایسا کھنچا ہوا ہے کہ اہلین اور اعرابین میں سے کسی سے ظلم میں ان سے ہیبت نہیں کی، رسول اکرم ﷺ ان کو پسند اس کے بھیجے تھے حضرت جرہل اور میکائیلؒ کے ان کیا کیا ہوئے تھے، اور دروغ بیاں ہوئی رہی وہ تھے، وہ ان کی اور شعیب بن خالدؒ میں اہل احماق نے بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ حضرت علیؒ نے کوئی حرا چاندی نہیں پھوڑا صرف سات سو دھم جو آپؐ نے خادم خریدنے کے لئے رکھے ہوئے تھے پھوڑے، ام امہ نے بیان کیا ہے کہ یہ سے چاندی نے بیان کیا کہ تم سے شریک نے من حاکم بن کر یہ من حاکم بن کعب القرظیؒ بیان کیا ہے حضرت علیؒ نے فرمایا میں نے اپنے کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دیکھا کہ اس حال میں کہ میں نے بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر چمچ باندھا ہوا تھا اس روز میرا حق چالیس ہزار دھم کے پچانوے سالہ امہ نے اس کو ان سو دھم میں شریک بھی دایت کر کے۔ اس میں چالیس ہزار دھم بیان کیا ہے۔

حضرت علیؒ کے چتر خدا کی..... حضرت علیؒ عذر ہوا میں سے سب کے اعتبار سے آپ ﷺ کے سب سے زیادہ غریب تھے آپ کا نام شیبہؒ یا ثمر ہے، تم کا نام عمرو بن محمد مناف ہے، عمرو مناف کا نام عمرو بن نفیس ہے، نفیس کا نام ہزین بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن لحر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدعلہ بن عدنان ہے، آپ ﷺ کا نام قریش کا نامی رسول اللہ ﷺ کے ہزار دھم۔

آپ کی والدہ حضرت سہیلہؒ میں ہاشم بن عبد مناف ہیں، ازبج بن بکاکا قوں ہے آپ کو والدہ سب سے حکیمہ بنی نون ہیں جنہوں نے ناشی پچوٹھم یا داسا سلام بھیجا اور تم کو آپ کے والدہ نے بھیجا تھا، غالب ہیں، بنی کا نام عمرو مناف ہے، علامہ ہمیں جس حدیث میں اس نے یہ تصریح کی ہے، البتہ واضح کا خیال ہے کہ ابو طالب کا نام عمران ہے، کیونکہ قرآنی آیت (ان الله اصطفى آدم ونوحا والبراہیم وازدحمود علی العالمین) میں عمران سے مراد یہی مراد ہیں۔

حالیہ کتاب میں نے اس میں کٹلی سے کام لیا ہے جو وہ تحقیق سے آئندہ ہے، میں اس لئے کہ اس کے بعد یہ آیت ہے (والفلس اصرة عسمران ذاب السی فلوات لک دھلی یعنی مصروان اس آیت میں حضرت مریمؑ حضرت مریمؑ کی ولادت کا ذکر ہے ہمارے نام سے اس میں یہ واضح کیا ہوا ہے۔

ابو طالب طبعی طور پر رسول اللہ ﷺ سے بڑی محبت فرماتے تھے، وہ وہ ذات تک ایمان لگیا دئے، جیسا کہ یہ بات کچھ بخاری میں سعید بن مسیب کی روایت سے ثابت ہے، خود اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے ابو طالب کو پیش کر کے کہا کہ ابولہب، ابولہب، ابولہب نے ان سے کہا یا تم میرا مطلب نہ کی، میں کو پھر مڑے، وہ میرا حال ابو طالب نے آخر تک کر لیا، یہ ہمارا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تیسے ہوئے وہاں سے لکھے، جب تک مجھے دلائل نہیں جاتے گا اس وقت تک آپ کے لئے استفادہ کرنا ہوگا، یہاں پر آیت (انک لاصحی من احب الخ) بادل ہوئی، اس کے بعد یہ شہادت سامکان للشیع الخ بادل ہوئی، منہ اس بحث کو جانیں کہ ان کے لئے ہیں، یہ وہی طرح ہم (یعنی کے کوئی سے) خط ہونے کو بھی جان کر کچھ چکر کا ابو طالب سلطان ہو گئے تھے، یہاں پر بڑا بڑا افراد ہے، وہ بعضی سر بھی کی حالت ہے۔

جب حضرت علیؒ مشہور قوں کے مہاجرین، طوفت سے قبل ہی اسلام لایا کچھ تھے، بعض کا قول ہے کہ حضرت علیؒ نے ان میں حضرت خدیجہؒ قوں میں حضرت محمد بن اکبرؒ زادوں میں اور حضرت زید بن حارثہؒ قوں میں سب سے پہلے ساملائے، فرزند کی اور ابو یعلیٰ نے من اس میں مدعی بنی من میاش بن مسلم مدعی بن عبد بن جری بن علی بن کنانہ، لک دایت کیا ہے کہ آپ ﷺ کے وہ بہت ہوتے ہیں، وہ درمستی کے بعد حضرت علیؒ نے نماز پڑھائی، بعض نے اس کو من مسلم لائی، من مدعی بن جری بن علی بن کنانہ، روایت کیا ہے کہ میں نے سب سے پہلے اللہ کے رسولؐ کے ساتھ سات سال تک









لاہور نے کھنڈ و اسلوں سے مروغن میمن کا قول نقل کیا ہے کہ میں اپنی مجالس کے پاس پہنچا تو ان کے پاس تو انفراد آئے، ہاتھوں نے کہلے، اسی مجلس میں آپ ہرے ساتھ کھڑے ہوں گے، بیان انکوں سے ملوے ساتھ شہوت کر گئی کہ اپنی مجالس سے فرمایا میں تیار ہوں ساتھ کھڑا ہوں گا، یہ ہفتہ اپنی مجالس کے ساتھ ہونے سے قبل کہ آپ ہر وہی کہتے ہیں کہ ان کی آنکھیں میں ٹھنڈی ہوئی، لیکن ہمیں معلوم نہیں کیا گشت ہوئی، ادا کی بیان کرتا ہے کہ حضرت امین میں کھڑے مجھ جتنے ہستہ ادا فہم کرتے ہوئے واپس آئے، پھر انہوں نے اس مجلس میں چاہے ملک جن کے بارے میں وہی تحقیق آئیں اور اس مجلس پر بھی حب لگا، جس کے لئے اللہ کے نبی نے فرمایا میں اس لئے بھی کہیں کہ جس میں کوئی اور ہوا، اس کو اس کے رسول سے محبت کرنے والا ہوگا، وہی کہتے ہیں کہ اس سے دیکھتے واپس آئے دیکھا آپ حضور نے حضرت علی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا وہ محمد سے ہیں، آپ نے فرمایا ان کے علاوہ کوئی جیسے والا نہیں ہے، ہر وہی کہتے ہیں کہ حضرت علی آئے، وہ وہی اس وقت آشوب ختم میں جتنا تیرہ ہفتوں سے دیکھ کر بھی نہیں سمجھتے تھے، اللہ کے نبی نے ان کی آنکھوں پر پانی پاش کر دیا، وہ سحرست ہو گئے، میں اس کے بعد اللہ کے رسول نے محمد بن عبد اللہ سے کوثر تک دیکھی اور آپ نے فرمایا کہ وہ مجھ سے حضرت علی کو دے دو، وہ وہی جنت میں داخل کے ساتھ آئے۔

راوی کا قول ہے اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو سوار توبہ سے کر دیا۔ اور حضرت علیؑ کا اس سے پیچھے بیجا، حضرت علیؑ نے اس سے سورۃ قحہ پڑھ لی اور پھر آپؐ نے فرمایا اس کو وہی شخص نے نماز جس سے میرا انتقال ہو گا اور اس کا مجھ سے تعلق ہو گا وہاں کے نبیؐ نے اسے اپنے ہم فرماؤں سے فرمایا تم میں سے کوئی ان کا آخرت میں مجھ سے محبت کرتا ہے تو انہوں نے انکار کر دیا اور ان کو انے جہنم کیا ہے کہ حضرت علیؑ آپؐ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے جنہیں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ان کا آخرت میں آپؐ سے محبت کرتا ہوں، رسولی نے بیان کیا ہے کہ اس کے بعد اللہ کے نبیؐ نے کہہ لوگوں سے سوال کیا کہ تم میں سے کوئی ان کا آخرت میں مجھ سے محبت کرتا ہے تو انہوں نے انکار کر دیا حضرت علیؑ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ آخرت میں آپؐ سے محبت کرنا جہنم میں میرا دوست ہے۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ حضرت علیؑ کے بعد لوگوں میں سب سے پہلے حضرت علیؑ اسلام لائے راوی کا کہنا ہے کہ آپؐ نے ایک کپڑے کے ٹکڑے پر علیؑ رضی اللہ عنہ کو حسیںؑ کی پڑائی دیا پھر آئے یہ بیت (انما ہدانا اللہ لعلب اللہ) علامہ نے نقل کیا۔

والی کامیابی ہے کہ حضرت علیؑ نے اپنی جان بچھل کر مئی کا لباس پہنا، پھر آپ رسول اللہؐ کی جگہ پر سجدے کا مادی کہنے ہیں کہ مشرکین آپؐ کا مذاق اڑاتے ہوئے تھے۔ حضرت علیؑ کو کہہ آئے، حضرت علیؑ سے کہے ہوئے تھے، انہوں نے کہا کہ یہ لاف کہی نہیں، اسی لئے انہوں نے یہ لاف نہ دیا۔ حضرت علیؑ نے فرمایا رسول اللہؐ تویرِ جیوت کی طرف پہلے گئے ہیں، ان سے جا کر بیٹھے، انہی کو کہتا ہے کہ صدیقی اکبر رسول اللہؐ کے ساتھ غار میں داخل ہو گئے۔ روایتی کا بیان ہے کہ حضرت علیؑ کو رسول اللہؐ کی طرح چھرا دے جانے لگے، لیکن ان کا نقصان نہ ہوا، ان کا دلورہ انہوں نے اپنے سر پر کپڑے میں لپیٹ لیا۔

میر حضرت علیؑ نے اپنا چہرہ کھولا تو دیکھتے تھے آپؐ کے قاتلوں کو مارنے میں توان کو نقصان نہیں ہوتا اور آپ کو نقصان ہو رہا ہے اور میر کو  
عجب خیال کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ غزوہ جہاد کے موقع پر حضرت علیؑ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپؐ کے ساتھ جاؤں گا۔ اللہ کے نبیؐ  
نے انکار کر دیا تو حضرت علیؑ نے اپنے رسول اللہؐ سے فرمایا کیا تم اس پر ماضی نہیں کرتے کہ کوئی سے وہی نسبت باوجود حضرت ہارونؑ کو حضرت موسیٰؑ سے جس  
مصرف آپؐ نبی نہیں ہیں اور میں نے انکار کیا ہے کہ آپؐ میرے پیچھے پیغمبر ہوں۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا تم  
میرے بعد ہر مومن کے دوست اور رازی کہنے ہیں کہ علیؑ کے بعد رسول اللہؐ کے تمام رشتہ دارانے ہر کراہے گئے۔ حضرت علیؑ جنابت کی حالت  
میں مسجد میں داخل ہو جاتے تھے کہیں کہیں کہہ دے کہ سلام دو علیؑ کو اس کی دعا۔

ملائی کا یہاں سے کہلائے گئے تھے۔ فرمایا میں کا مہر محبوب ہوں اس کا علی محبوب ہے۔ کوئی کہتے ہیں کہ اللہ نے قرآن مجید جس میں خدائی کرامات کا ماحول ہے، وحشی ہو کر لایا۔ بلکہ اللہ کا ان کے دل کو لایا کی بات معلوم ہوگی، کیا اس کے بعد اس نے بھیجا یا بتایا ہے کہ وہ ان سے راضی ہو گیا۔ اور اس کی جگہ پر اس نے کدو حل ملنے سے صحت مرے سے جس وقت انہوں نے آپ ﷺ سے رابطہ بنایا علی اللہ کے لڑکے کی اجازت سے طلب کی فرمایا جس میں کہیں











آگنی، الجھڑا دل بیت لپٹا سہی آگنی، اچھوڑ دے نرمل سے، ہوئی پھر گھر نے اس سے، تھما کر کیا۔

[illegible][illegible]

حضرت علیؑ نے دورانِ سفر کوئی ہاتھ نہیں جھانکے، نہ کبھی منہ پر چادر ڈھکی، نہ ہاتھ میں سب سے بڑا زخمیوں نے ہاتھ مبارک رکھا، نہ کسی اور رسول اللہؐ کے پاس پہنچی کراں ہاتھوں کا ضرورہ نہ کرتا رہی گئی۔ حضرت عمرانؑ کہتے ہیں کہ جب ہم سفر سے واپس پہنچے تو ہم نے آپؐ سے سلام کیا تو فرمایا: کیا جان ہے کہ دو چادر ملانے لائیں، ایک نے سفر سے اور دوسرا رسول اللہؐ حضرت علیؑ پر ایسے رکھی۔ آپؐ بھٹکے حیرت و کج رویا، حضرت زہراؑ میرے ساتھ گئی، یہ بھی آپؐ نے توجہ نہیں دی، چوتھے کی بات پر ہاتھیں اڑا کر آپؐ نے فرمایا: علیؑ کو چھوڑ دو، علیؑ کو چھوڑ دو، وہ خود سے ہے اور میں نہ ہوں اور میرے بعد ہر مومن کے واسطے ہیں۔

[illegible]

ایسا کہ وہ بھی نے حضور اطہرؐ سے نفس کی ہے کہ رسول اللہؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا آپ میرے بعد ہر عروس کی ہے الیٰ چہ۔ اہم اس نے حضورؐ سے نفس کی ہے کہ پانچ لوگوں نے حضرت علیؑ کی شہادت کی اور جناب نبی اکرم ﷺ نے کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا کہ اللہ کی قسم ہاں اللہ کی ذات۔ ہاں کے ہر دست شہید جو کہ جہاں ہے، حافظہ بختری نے تصنف و انھوں سے نفس کی ہے کہ رسول اللہؐ نے حضرت علیؑ کی شہادت کی کہ میں نے حضورؐ سے نفس کی ہے کہ میں بھی ان کے ساتھ جب صدق کے کائنات حاضر کے لئے تم نے حضرت علیؑ سے ان پر سواری کرنے اور اپنے حقائق کو نام اپنے کے بارے میں حوالہ کی تو انھوں نے انکار کیا اور فرمایا میں شہید ہوا انہی حصہ سے قطعاً مسلمان کا وہ نبی کہتے ہیں کہ حضرت علیؑ جب فارغ ہو گئے اور اس کی سے لے کر وہ ایک شخص کو بھی پر میرے نزدیک خود بھی چھٹے گئے۔ جب حج سے فارغ ہو گئے تو رسول اللہؐ نے ان سے فرمایا بلند اپنے ساتھیوں سے ملو اور ان سے ملے ہو جاؤ۔

ابو سعید کہتے ہیں کہ پھر میرے اس چاچا نے میرے اس چچا کا مطالبہ کیا کہ اس کا حضرت علی سے کیا تھا تو اس نے دو کا ہر کر دیا جب حضرت علی وہاں آئے تو انھوں نے اس کو سلام کی اور اس کی خدمت کی میں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے میری ملاقات ہو گئی تو میں خبر تو آپ کو کونسی پہونچ کر رہی ہے آگاہ کرنا، چنانچہ جب میں مدینہ پہنچا تو میرے چچا کو بھیج کر دوسرا لائے گئے کہ اس کو یہاں تک کہ اس سے بات پر میں نے حضرت ابراہیمؑ کی قسم لی کہ میں آپ سے ملنے آ رہا ہوں۔











خدا نے فرمایا میں نے ان سے کوئی کی بلکہ اللہ نے سرکشی کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ جو حدیث حسن فریب ہے اور ہم سے صرف جنگ کی حد سے آجائے ہیں اور اللہ نے سرکشی کی کلام طلب ہے کہ اللہ نے مجھے اس سے روک رکھا ہے۔

(۱۲) اسی کا قول ہے کہ سال اللہ نے ایک ایشادان فرمایا، جس میں میں بھی تھے، وہ خلیفہ فرمایا، میں کہ میں نے اللہ کے رسول کو نبی تھا اٹھا کہ وہ عامر تے سال کا اس اللہ! علی کی واپسی سے پہلے مجھے موت نہ دے۔

(۱۲) عہدہ میں قائم ہونے کے بعد انہوں نے یہاں کیا ہے کہ حضرت سعیدؓ نے کوئٹہ سے چلتے وقت مغیرہ بن شعبہؓ کو کوئٹہ کا عامل مقرر کیا ماسوائے کچھ چکر و مغیرہؓ نے بھی رضی اللہ عنہ پر دستِ حق نہ پڑے۔ اہل خطبہ کا موقع فرمایا وہی کچھ ہیں جس میں سعیدؓ نے یہودی بن عمروؓ کی قبیل کے پہلو میں تھنہ دار کی تاجپان ہے کہ وہ وضع میں کھڑے ہوئے اور انہوں نے سب کو اچھ پکڑا جس میں ان کے پیچھے پیچھے تھنہ انہوں نے فرمایا کیا تم نے اس شخص کو ٹھیکہ دیا جس کو چاہی چلان پر قلم نہ لکھا۔ اس پر انہوں نے کہا کہ اس شخص سے ہمارے شرافت کا تحکم نہ دیا تھا اور میں تو انہوں کے بارے میں جانتی ہوں کہ ان کی کوئی دے نہ سکتا ہو اور اس میں اس شخص کے بارے میں کوئی دوسری قسمی حالت نہیں ہو سکتی۔

وادی کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ کیا ہے انہوں نے فرمایا کہ نصف کے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے کہ وہ لوگوں کو بتا دے کہ میں نے کون سے کون سے گناہ کیے ہیں، حضرت عمر فاروقؓ نے ایک نبیؑ کو صدمہ ہی میں دیکھا کہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ کون ہیں انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ، حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت زیدؓ، حضرت عقیلؓ، حضرت عبدالرحمنؓ، ابو عوفؓ، حضرت مسد بن مالکؓ، رضی اللہ عنہم، ان میں سے نے پوچھا وہاں کون ہے انہوں نے کہا کہ میں ہوں۔

(۱۴) مصلحتی بن جبرہ مطولی کا بیان ہے کہ جبہ اعداء کے کوزہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت ابی جحش سے ہے اور میں عیسیٰ سے ہوں اور میری حرمت سے عیسیٰ ادا کرتے گا۔

(۱۳) حضرت ابو بکر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں سرور و پادشاہی کا حال سکھایا کہ ان کے ہر ایک عضو میں ایک رسول ہے جس کا نام ہے محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کاعل بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خضام بن مدرکہ بن اد بن عدنان بن آدم علیہ السلام۔ ان کے ہر ایک عضو میں ایک رسول ہے جس کا نام ہے محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کاعل بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خضام بن مدرکہ بن اد بن عدنان بن آدم علیہ السلام۔ ان کے ہر ایک عضو میں ایک رسول ہے جس کا نام ہے محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کاعل بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خضام بن مدرکہ بن اد بن عدنان بن آدم علیہ السلام۔

(۱۵) متعدد صحابہ کرام سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کچھ عہد کی قربان کیا۔ عبادت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نیک روایت ہے کہ حضرت علیؑ کا ذکر کرتے عبادت ہے ان میں سے کوئی بھی روایت نہیں ہے اور ان میں سے کوئی بھی سند مذکور ابنا عجیل ان لا یرکض سے خالی نہیں ہے اس میں ماہ فی شعبہ میں۔

[illegible]



[illegible][illegible]

(۲۵) حضرت عیسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حضرت داؤد علیہ السلام کو جو تم فرماتے ہو انہیں نے فرمایا کہ وہ ایک فاسق ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے جو تم فرماتے ہو وہ سب سچا ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے جو تم فرماتے ہو وہ سب سچا ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے جو تم فرماتے ہو وہ سب سچا ہے۔

[illegible]

بِحَقِّهِ الْغَنِيِّ وَالْمَسْكِينِ وَكَأَيُّهَا الْمَلَأَتْهُ مِنْ إِثْمِهِ الْمُلُوكَ وَكُنْتُمْ تَكْفُرُونَ

المبداء والنهاية  
(مصر وفه)

تاريخ ابن كثير  
(عند انقضاء)

حافظ علي الدين، أبو الفداء، ابن كثير رحمه الله عليه  
الحنوني ١٢٤٤ هـ





## تاریخ ابن کثیر ..... حصہ ہفتم فصل

۴۱ھ کے واقعات

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عالی میرت، مواظط، فیصلہ جات، خطبات، اہول پذیر چند حکمتوں کا بیان

مہاراجہ ابی عمرو بن الخطاب سے اور وہ اپنے آپ سے نقل کرتے ہیں کہ ان کے باپ نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو غلبہ دیتے ہوئے کہا کہ لوگو! اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں میں نے تمہارے ہاں میں سے زمینیں کو لے لیا تھا اور نہ کچھ کو جو اس کے ہاں کے بعد انہی زمین کی آستین سے ایک بولس نکلی جس میں خوشبو تھی اور کہا کہ یہ مجھے نیک کرانے والی ہے اور ایک بدایت میں وہاں کی طرف کے ساتھ ہے۔ دونوں کہتے ہیں کہ پھر آپ بیت اللہ آئے اور فرمایا کہ میری اس بدعت و مشیائی سے بچو اور یہاں سے نہ گئے۔

الفتح من کلماتہ لہ لوقہ صرۃ  
۴ کل لھا کل یوم لعرۃ  
ترجمہ: ... کا کتاب ہوا اور انھیں کے جس کے پاس ایک لڑکھی ہو جس میں سے وہ ہر دن ایک گھنٹا کاہرہ۔  
ایک نوٹش ”قرعہ“ کی جگہ ”مرۃ“ کا لفظ ہے جب کہ ایک لفظ لٹوٹا ہوا ہے۔

طوبیٰ لمن کانت لہ لوقہ صرۃ

حرط ابن وہب سے اور وہ ابن مسعود سے اور ابن مسعود سے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم صحابہؓ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو انہوں نے ہمارے سامنے بڑھ کر بیٹھ کر ہم نے کہا کہ تمہارا بھرا کرے اگر آپ گندہ کی ادلی لے آتے تو کوئی مضائقہ نہ ہوتا لیکن کہ اللہ تعالیٰ نے مال کی فراغت کی کہ اس میں ہم نے بیہوشی لے کر لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کچھ ہوئے خدا ہے کہ عظیمہ کے لئے اللہ کے ہاں میں سے وہ بیادوں کے سوا ہر چیز میں ایک چالنا ہے لئے اور مکر و مکر کے لئے ایک بچہ لوگوں کو کھلانے کے لئے۔

۱۰م: اور مسلمانہ فرماتے ہیں کہ ہمیں حدیث سنائی کہ میں نے ہر ایک کے خلاف ہر صحابہؓ سے اور وہ لوگوں سے راجعت کرتے ہیں ابن مسعود سے اور ابوہریرہ بن مسعود سے اور وہ مسلمانہ سے ہیں۔ سے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے ابی طالب کے پاس گیا جب کہ میں نے مسلمانہ کی مرادت بھی کی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمارے سامنے بڑھ کر بیٹھ کر ہم نے کہا کہ تمہارا بھرا کرے اگر آپ گندہ کی ادلی لے آتے تو کیا حرج تھا جب کہ اللہ تعالیٰ نے مال کی فراغت کی کہ اس میں ہم نے بیہوشی لے کر لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کچھ ہوئے خدا ہے کہ عظیمہ کے لئے اللہ کے ہاں میں سے وہ بیادوں کے سوا ہر چیز میں ایک چالنا ہے لئے اور مکر و مکر کے لئے ایک بچہ لوگوں کو کھلانے کے لئے۔



















لئے دوسرے دن میں دوا دینا ہے جب تک کہ دوا اس سے صحتا ہے۔

عمر بن العلاء: بچے باپ سے نقل کرتے ہیں یہ بھی دینی اللہ عزایک دفعہ احمد دینی اللہ عزایک کی قبر پر پہنچے ہوئے اور درج ذیل اشعار

[illegible]

ہر فصل کا جو نوکرانہ شہزادہ ہے مگر ہم نے اتنی تعداد کو گزرا کر دیا ہے جو حق سے گمراہی کے لئے کافی ہو۔ واللہ اعلم  
 خدا ہی ملت کی سب سے جتنی سے غم کرتے ہیں کہ انہوں نے کیا جس نے ان کو گمراہ کر دیا جس نے عمر سے محبت کی  
 اس نے اپنا اہل خانہ اور اہل کسب و کار کو لے لیا۔ اور جس نے محبت کی وہ ان کے غور سے سزاوار ہوا۔ جس نے مل سے محبت کی چنگ سے نہ منہ بڑھا  
 ظلم کی پہچان اور جس نے ان سے کسب و کار لیا۔ اللہ تعالیٰ کے بارے میں کوئی گمان نہ ہو کہ یہ کسی قریب اور غافل سے غلط ہو سکتا ہے۔

غریب و غریب اور نادار اقوال ... ان ال فیض کہتے ہیں ماحول میں حضور نے ہمیں سکھایا اور ان کو پانے اور جمعہ و رات کے چلایا  
نابینا دفعہ صفر ۱۲۸۵ھ میں اس وقت میں اس کی طرف سے کچھ سے کچھ اتھا اور کھڑے اور اس بات ۱۲۸۵ھ سے ساتھ کوئی اور تھا جس نے پوچھا آپ کو  
کیا اور وہ مجھ سے کہتے تھے میں اہل کرب سے ہوں ہوں ہوں گئے ہے کہ کوئی کی پیادہ کی ممت پر دہائی گئے ہیں جس نے میں کس سے ہات کی تون میں  
سے جو ممت جان تھا وہ بھی کو جو تھوڑا عرصہ غصہ نہ تھا تھا ان میں سبب تو یہ بھی تھا کہ مراد ان پہنچے ہیں میں نے سبکی طرف ہجرت ہے ۔  
کہتے ہوئے تھے کہ میں اس بات کو بہت برا سمجھتا تھا اس پر اتنے کہہا بھلا میں کی ہے کہ کوئی کھسکا کہے کہ میں میرے نزدیک ان دونوں  
سے افضل ہیں تو اس میں میں غصہ نہیں لگاؤں گا۔

[illegible][illegible]





## حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی خلافت

ہم یاد رکھ کر گئے ہیں کہ جب بنی ہاشم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فوجی کیا تو ان لوگوں نے اس سے کہا کہ اے امیر المؤمنین اپنا غلیظ منہ رو کر دینے اس پر انہوں نے فرمایا نہیں بلکہ میں تمہیں ایسے ہی چھوڑتا ہوں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے چھوڑا تھا یعنی غلیظ دے بغیر اگر اللہ نے تم سے خیر کا معاملہ کیا ہے تو وہ تمہیں فرمیں گے سب سے بہتر پر تم کو دے گا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد تمہیں تم میں سے سب سے بہتر پر تم کو دیا تھا پھر جب ان کی وفات ہوئی تو ان کے بیٹے حسن نے خزانہ جنازہ پر دعائی کیوں کر دیا سب سے بڑے نئے اور دارالکلاؤں میں بیچ کر ان کے مطابق دینی کر دیئے لیکن سب کا سول سے فراغت ہوئی تو جو شخص سب سے پہلے حضرت حسن بن علی کی طرف بڑھے وہ قس بن سعد بن حارث تھے انہوں نے حضرت حسن سے کہا ہمارا حق ہے اللہ کی کتاب اور نبی کی سنت پر آپ کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں حضرت حسن خاموش رہے انہوں نے بیعت کی اس کے بعد دوسرے لوگوں نے بیعت کی اور یہ علی بن ابی طالب جس دن حضرت علی کی وفات ہوئی اور ان کی وفات کے ایک قول کے مطابق اسی دن ہوئی تھی جس دن نبی کریم کے گئے تھے اور جو کلاں حارث و عثمان چالیس جہز کی تھا بعض کہتے ہیں ایک آپ کی وفات کے بعد وہاں ایک اور ہولی جب کہ بعض کہتے ہیں ایک عثمان کے آخری مشرک اس انتقال ہوا لیکن اسی دن حضرت حسن رضی اللہ عنہ غلیظ بنے قس بن سعد اور ہاشمیان کے عالم حارث ان کے باجیت چالیس ہزار جنگجو عتقہ بنوں نے علی سے بیعت پر بیعت کی تھی جب حضرت علی کا انتقال ہوا تو قس بن سعد نے اس شام سے ایک کے لئے لشکر کشی پر مجبور کیا اس پر حضرت حسن نے ان کو آذر با ہاشمیان کی امارت سے معزول کر دیا اور عبداللہ بن عباس کو امارت سونپی۔ حضرت حسن کا کسی سے لڑنے کا ارادہ نہ تھا لیکن لوگوں نے حضرت قس بن سعد کی رائے سے حضرت حسن پر غلبہ پایا اور ایک بہت بڑا مجمع جمع ہو گیا جس کی نظیر فی مشکل ہے اس پر حضرت حسن بن علی نے قس بن سعد بن حارث و عثمان کو قتل کے طور پر بلایا اور ہاشمیان پر اسے مقرر کیا اور حارثان کے پیچھے لشکر کے ساتھ ساتھ ملک شام کے اردو سے تھل پڑے تاکہ حضرت معاویہ سے لڑیں۔ ہاشمیان سے لڑا ان کے بڑا کھانہ انہوں نے پناؤ ڈالا اور اپنے سامنے صفوں انکوش کر دیا (اور اہل شام) اس زمانہ جب کہ عدنانی کے سامنے پناؤ لائے ہوئے تھے تو ایک شخص بلعمہ واز سے بیٹھا اسے دیکھ کر قس بن سعد بن حارثان کو قتل ہو گئے ہیں۔

اور ایک دوسرے کا سامان لوٹ لیا یہاں تک کہ حضرت حسن کا غیر کی لوٹ لیا اور اس چٹائی پر بھی چھنا چھنی ہوئی جس پر وہ بیٹھے تھے بعض لوگوں نے حارثان سے ہونے پر غم بھی لگایا۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ جو یہ بات بہت شاق و گزری اس کے بعد سوار ہوئے اور وہ ان کے قسراہیل میں رضی حالت میں اتارے اس وقت وہ ان کا مال صاحب جب وہ مشرک ابو عبیدہ کا مال کی سعد بن مسعود لے لیا تھا جب لشکر گل جی کہ مشرک ابو عبیدہ کی اہل صلیہ لے لیا تھا چھا سعد بن مسعود سے کہا اللہ اس کا برا کرے۔ کہا تھے پرائی اور والداری میں رطبت ہے؟ اس نے پوچھا کیا مطلب؟ فقار لعلی نے کہا کہ حسن بن علی کو پکڑو قید کر دو اور معاویہ کے پاس بھیج دو۔ اس پر اس کے چلے گئے کہ اللہ تمہارا اور تمہارے مشورے کا برا کرے۔ کیا میں رسول اللہ ﷺ کے گروہ سے کہتا ہوں کہ انہوں نے؟ جب حسن بن علی نے لشکر کو کھینچے ہوئے دیکھا تو ان پر جہدہ راضی ہوئے اور معاویہ بن ابی سفیان کو لکھ بھیجا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اہل شام کی معیت میں سوار ہو چکے تھے اور مسکن مقام پر اترے ہوئے تھے وہاں صلح کے لئے انکی کر رہے تھے معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف عبداللہ بن حارث اور عبدالرحمن بن مسعود کو بھیجا اور ان کو کوئی؟ بے ہواران کے مسبب لکھ مال خرچ کیا اور حارثان کی کوفہ کے بیت المال سے پچاس لاکھ درہم لے لے اور دربار و جگہ کا خرانج بھی دی گا سوار پر بھیجے حضرت علی کو ان کے سامنے سب و حشم نہ کہنا جائے گا جب یہ سب کچھ ہو چکا تو انہوں نے امارت حضرت معاویہ کے لئے چھوڑ دی اس کے بعد قتل ہوئے اور

آگ میں جلائے گئے اللہ اس کا ہر آئے۔

محمد بن سعد کہتے ہیں ان کی گم گئی ایک کا خوبصورت چہرے دنا تھا اور ہڈوں کے درمیان ملا تھا۔ سر کے بال کان کی ٹوٹک تھے پٹھانی پر بعد ان کے دشمن تھے علاوہ کہتا ہے کہ اس شخص کے نقل میں جس میں علی کے بلوغ کا نظارہ نہیں کیا گیا، جس دن اس کے باپ کا طہیہ آیا تو وہ تپا پٹخ تھے۔ علاوہ کہتے ہیں کہ یہاں جو سے جو کہ کان کا نقل تھا مسلمان تھا بلکہ عجمی کے سبب تھا ایشیاء۔

حضرت علی کا بلا خلاف بعد کے بنی حذر مدین چالیس ہجری کو قتل کیا گیا بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ان دنوں شہید ہوئے اور بعض کے خیال کے مطابق ان دنوں رمضان کا شہید ہوئے۔

ظاہر ہے کہ یہ شخص جو لوگوں کا خیال ہے کہ انیسویں شب کو قتل ہوئے اور چھ سو بیس شب کو انھوں نے سال کی عمر میں انتقال کیا جب کہ بعض کے نزدیک یہ شخص ہجری کو انتقال ہوا کسی رات زیادہ مشہور ہے اس کے قاتلین میں محمد بن حنفیہ اور حضرت باقر (ع) اسحاق عسکری اور ابو بکر بن علی ہیں بعض حضرات کے نزدیک یہ شخص پانچ تیس ہجری میں ہوا ابو جعفر باقر کے نزدیک انتقال پانچ تیس ہجری میں ہوا اور وہی خلافت میں ماہ نامہ پانچ ماہ بھی جب کہ بعض کے نزدیک ہمار سال آٹھ ماہ میں دن بھی رخصتی اللہ تعالیٰ میں ہر مضرہ سے نقل کرتے ہیں کہ جب علی بن ابی طالب کی موت کی اطلاع حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ہوئی تو اس وقت لڑائی میں ہی تھے اس کے ساتھ کہیں کے ایک دن سوئے ہوئے تھے موت کی اطلاع سن کر کھڑے بیٹھ کر رانا دانا لہرا لہرا کر جان بڑھا کر رونے لگے یہ حضور کے گم کرنا خود نے ان سے کہا کہ جو آپ ان پر تعظیم کرتے تھے سو آج اس پر راہ ہے جس دن اس پر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تیرا ماں ہو جس دن اس وجہ سے وہ دریا ہوں کہ لوگ اس کے ستم علم فضل ائمہ میں اور بھائی سے خرد ہو گئے۔

ابن ابی العزیز نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ ایک آدمی جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے مراد میں سے تھا ایک رات اپنے بیٹے پر ناراض ہوا اور گھر سے نکال دیا اور گھر سے نکلا تو اس شخص کو کہا کہ جان جائے وہ دروازے کے پاس بیٹھ گیا اور ان کی آنکھ لگ کر تھوڑی دیر کے بعد جا کا تو دیکھ کر یہ کالی جنگلی کی دروازے کو کھول کر جھکی تھوڑی دیر کے بعد ان کی گھر کی طرف آئی جنگلی علی نے اس سے کہ تیرا ماں ہو وہ دروازہ کھول کر گھر پہنچی تو اس نے جواب دیا یہ میرے گھر سے باہر ہے اس نے کہا بھئی کئی چیز لادے جس پر میں اکتا کر لو اس لئے کہ میں بھوکا ہوں اور جنگلی ماہی بھی اچھی کھاتی ہے اور اس کا آٹا ہوتا ہے رات وہاں ایک حمیم سناؤ غنیمت آئی علی بن ابی طالب شہید کر دیے گئے ہیں بڑے سے کہا اس کے بعد گھر کی طرف لے گیا تھا یہاں کی ہر چیز پر اللہ کا نام پڑھا گیا سے سونے کوشت بھرتے والی کچھ کے کہ جس پر یہ لوگ گوشت بھرتے رہتے ہیں اس پر جس جنگلی علی نے کہا اسی نے آؤ گھر کی طرف دو سنا لے آؤ جنگلی علی دو سنا چائے علی یہاں تک کہ اس ضرورت پوری کی اور وہیں لوٹ گیا یہ سارا دوا لڑنے کی آگھوں کے ساتھ سنے ہوا اس کے بعد دروازے کی طرف اٹھارہ ٹھٹھا پاؤں کا باپ دروازے کی طرف آیا اور پوچھا کہ ان کے لئے اس سے کیا دروازہ کھولے یہ سن کر باپ نے کہا تیرا ماں ہو کیا ہوا ہے تجھے اڑنے کے دوبارہ کہا دروازہ کھولے اس پر اس کے باپ نے دوبارہ کھول دیا لڑنے کے سارا دوا لڑنے سے کہہ دیا اس کے باپ نے اسے اسے اختیار لاس ہو یہ سب کچھ خوب تو نہیں اڑنے کے لئے کھانا تھا جس کے باپ نے کہا تیرا ماں ہو میرے بعد تو مجھ سے بڑے سے دوبارہ ہی بات کی تھی انھیں ایک دوا دیا یہاں سے عیدائیں نے آپ سے جان کیا ہے پانچ افراد حضرت معاویہ کے پاس جا کر اور جو کچھ میں نے آپ سے سنا ہے اسے اس کا دوا اس کے بعد دوا کی چلا گیا حضرت معاویہ سے اسے اسے طلب کی اور لڑنے کا بیان کر دیا انھوں نے اسے جان کر دیا انہوں نے ڈاک لے کر اسے پہنچا دیا اس کا دوا لڑنے کی وجہ ڈاک پہنچی تو انھوں نے پیغام مانے اور اس کی خبر کو سنا لڑنے کے باپ کی جان کر دوا خیر کے مطابق پانچ ماہ لے کر اس کا دوا لڑا یہاں صرف علاحدہ کر لیا گیا ہے۔ بلا التماس کہتے ہیں کہ میں علی بن ابی جند نے روایت کیا تھا ان کو زہر میں معاویہ نے کور انہوں نے لیا تھا کہ اسے قتل کیا اور انھوں نے عمرو بن العاص سے کہا انھوں نے کہا میں نے حسین بن علی سے کہا یہ شہید لوگ کہتے ہیں کہ علی قے سے پہلے بھٹ ہوں گے اس پر انہوں نے فرمایا تھا بھوت ہوتے ہیں اگر میں اسے کور دوا بھوت ہوں تو تو تم ان کی بیویوں کا عذاب

















عثمان بن عفان... چنانچہ بنی ظہر بن عبد العزی بن عبد العلاب وہ حضرت خاند بن ولید اور حضرت عمرو بن العاصؓ کے پہلے آئے۔ ہجری کی ابتداء میں مسلمان ہوئے۔ واقعتاً نے ان کے مسلمان ہونے کا اقرار کیا ہے۔ حضرت کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ یہ وہی ہیں جن سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان کو پسند کرنا اور بغیر ان سے ملاقات کرنا۔ تم ہوئے انہیں کو لوگوں میں۔

ابن اللہ بامر حکم بن ابی بردہ الامامات النبی علیہا  
ترجمہ: اللہ تو انہیں عفو دیتا ہے کہ نہ ناسپیدان کے الیہ ہوں۔

آپ علیہ السلام نے ان سے کہا کہ ان سے جو بیش بہا کے لئے عالم کے سوا کوئی تم سے ملے گا۔ واقعتاً کہتے ہیں، حضرت عمرو بن العاصؓ کی نظر میں ان کی حیات مبارکہ میں مدینہ نہ ہے اور آپ ﷺ کی افلاک کے بعد کہ بنے گئے اور زندہ ہے یہاں تک کہ حضرت معاویہؓ کی خلافت کے عاقل اور مدبر بنائے گئے تھے۔

عمرو بن الاسودؓ مسکونی... حضرت گزادہ اور زکوانی میں سے تھے ان کے پاس دو سو درہم کا ایک جزا تھا جو وہ اس وقت پہنتے تھے جب نجد کی لڑائی میں کھڑے ہوتے جب سپہ سوار تھے کھیر کے ڈار سے باز رہا پہلو بائیں پہلو پر رکھتے حضرت معاویہؓ اور ابن مسعودؓ کی ساری اور دیگر حضرات سے مروی ہے امام احمد نے زکوانی کے جان شہداء ہیں ابو الیمان نے حدیث سنائی اور ان کو ان کے اور ان کو حکم بن عمروؓ نے حضرت ابن عباسؓ نے روایت کیا کہ حضرت عمرو بن خطابؓ نے فرمایا جس شخص کو رسول اللہ ﷺ کے طریقہ کو دیکھا خوش کرتا ہو میں اور عمرو بن الاسودؓ کے طریقہ کو دیکھ لے۔

عائکہ بنت زید... عائکہ بنت زید بن عمرو بن نفیل بن عبد العزی یہ مسجد بن زید کی بہن ہیں جو عمرو بن مسعودؓ سے ایک ہیں۔ اسوہ لائیں اور ہجرت کی۔ بہت زود اور خصوصیت اور عبادت گزار تھیں۔ عبد اللہ بن ابی کھر نے ان سے نکاح کیا تو دوجہ ہو گئیں جب زکوانی نے ان سے شوہر شہید ہوئے تو انہوں نے ان سے شہادت کی کہ ان سے نہ نکاح کر سکی۔ اس کے بعد عمر بن خطابؓ نے ان کو بیچا مسکینا مکان کے چار دیواری میں دس طرحی ٹائی ہو گئی جب وہ شہید ہوئے تو ان کے بعد حضرت زید بن حوامؓ نے ان سے شہادت کی کہ وہ ان کی دواوی ساری میں مبتلا ہوئے تو حضرت علیؓ نے ان کی طہارت کے نکاح کا بیج نہ سمجھا تو انہوں نے کہا مجھے آپؐ پر خوف ہے کہ کہیں آپؐ ان کو دیکھ جائیں اس لئے انہوں نے نکاح کرنے سے انکار کر دیا اگر نکاح نہ کرتے تو حضرت علیؓ بھی ان کی زوجیت میں نہ کر دیتے ہوتے۔ اس کے بعد انہوں نے ایسے ہی زندگی گزار لی یہاں تک کہ کئی سال حضرت معاویہؓ کی خلافت کی ابتداء میں انتقال ہوا۔ رحمہ اللہ۔

## آغا زبائیس ہجری

اسی سال مسلمانوں نے ان اور دوسرے سے جہاد کیا اور بہت سے امر اور زکوٰۃ مروی ہیں جو ان کی ہمت حاصل ہوا۔ خود کو زکوٰۃ دے دیا۔ اس سال ساریہ بنہ مروان بن الحکم کو مدینہ میں نائب مقرر کیا اور مکہ میں خاند بن العاصؓ بن ویشامہؓ کو مدینہ میں مقرر کیا اور کوفہ کا قاضی شریح کو مقرر کیا اور عمر بن عباسؓ بن عامر کو زکوٰۃ مقرر کیا اور عمر سال میں خمس بنی ہاشم کو عبد اللہ بن عباسؓ سے مقرر کیا۔ اسی سال خاند بن ولیدؓ کی وفات ہو گئی جن کو حضرت علیؓ نے امام انورؓ کے مقرر ہر مسافر کو یہ تھا ان کے درمیان سے ہوتے تھے اور زکوٰۃ کی ایک ٹھاک ہو گئے تھے جب ان کو حضرت علیؓ کے قتل کی خبر پہنچی تو انہوں نے ان کے قتل انہیں ہم پر حدیث اللہ علیہ پڑھانے میں سے دیکھ لے کہ اللہ ہم ساتھ لکھیں نہ کرے جو کلمہ کے ساتھ ہم کی مکتوبی پر بلند ہو۔

اور حضرت علیؓ نے قتل پر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنے کے بعد انہوں کے خلاف جہاد کرنے کا حکم کیا۔ اس پر انہوں نے کہا کہ میں نے معاویہؓ سے امر و نہی

عن المنكر، موافقت کی بھاری ضمانت یہیں ملے گی۔ آپ آئے تقریباً ایک سال سے ایک قوم میں بنو تھے جو احمی کے نام سے موسوم تھا یعنی کھنڈ یا مہاراجہ کے نام سے۔ کھنڈ کو ان کی چیز تھی بلکہ اس پر مجبور کر دی ہے۔ ہر سے پاس آؤ اور مجھے بتاؤ کہ وہاں کا نام کیا ہے جو مجھے آپ کی طرف سے ہوا اور جو کچھ فرج کیا اور جو کچھ بانی پیدا ہوا۔ ہر سے پاس لے آؤ تھے اس کو دیا جائے گا۔ آؤ تو جانتا ہے کہ ہمارے پاس رہے تو میں ایسا کروں گا مگر زمین کے کس جس حصہ پر رہنا چاہتا ہے تو وہاں اس سے یہ پرہیز کروں گا کہ اس کو اپنے پاس لے جائے گا۔ ہر سے پاس لے آئے تو میں ایسا کروں گا۔ کچھ تو وہ خوفزدہ ہوا کہ کس نے اس سے پہلے سواویہ سے چائے میں روغن مل کر سواویہ کے کدو سے بنوئے تھے لیکن زیادہ کدو پہلے سواویہ کے پاس پہنچ چکا تھا۔ سواویہ نے سفیر کو کہہ دیا کہ اس سے اور یہ لیکن بھاری تم ایک بار ملو آؤ۔ سواویہ اس پر سفیر نے کہا کہ سفیر اور سفیر کا سفیر ہے اور میں تھک رہا ہوں۔ حضرت سواویہ نے فریاد کیا کہ وہ کہہ کر اور سوال اس کے پاس نہیں تھا۔ یہ چہرہ میں لے لئے اور فرج تھے۔ سواویہ نے فرج سوال میں اس کو چاہا تو فرج دیا۔

آغا زینت العابدین

اس سال میں ہی ارمی کے خلاف بغاوت ہوئی اور بہت آگے تک پہنچی تھی یہاں تک کہ خطہ کے شہر کے قریب پہنچ گئے اور انہوں نے کے خیالی کے مطابق جو سب سے بڑا نگرہا۔ جب کہ دیگر حضرات نے ان کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ وہاں کسی نے سہمہ نہ کیا تھا۔

آج کے لیے اس سال عمرو بن العاص کا عصر میں انتقال ہوا اور محمد بن مسلمہ کا بھی اسی سال انتقال ہوا۔ مغرب ہر ایک کے حالات زندگی بیان کریں گے۔ عمرو بن العاص کے بعد معاویہ نے مصر کی امارت ان کے بیٹے عبداللہ بن عمرو کو سونپی۔ راقیہ کہتے ہیں کہ وہ اس سال یعنی پندرہویں مئی میں خوارزم اور کوئٹہ کے لشکر میں اس طرح کی جنگ ہوئی۔ عمرو بن کثیر کے خلاف بغاوت کا حزم سم کر رہے تھے جن کے ایک ہجرت ہوئے ان کا سالار دستور بن علقمہ تھا۔ عمرو بن علقمہ نے ان کے لئے تین ہزار کبابی فیلہ تیار کیا اور اس پر معتبر بن قیس کو سالار مقرر کیا۔ معتقل بن قیس روانہ ہوا اور اپنے آگے مقدمہ کے طور پر خوارزم کی تعداد کے برابر تین سو سپاہی دے کر انہوں کو بھیجا۔ سالار عمرو بن قیس نے ان کے مقابلہ پر جانداروں کو خریدیں مگر نہایت لڑائی ہوئی اور خیریت سے ان کو کھست دی انہوں نے دوبارہ مصر کو تہ خوارزم سے ان کو دوبارہ بلایا۔ علقمہ دونوں جانب سے کوئی بھی قتل نہ ہوا اس کے بعد انہوں نے نہڑ مگاد میں اپنی ایک ٹھکانہ بنا کر سالار معتقل بن قیس کی آمد کا انتظار کرنے لگے۔ معتقل بن قیس دن کے آخری حصہ میں سورج غروب ہوتے وقت آئے اور اسے اور ساتھیوں کو قتل کر دیا۔ سالار عمرو بن قیس کی تواریخ نے کہا ہے کہ امیر بنا کے طے بہت سخت ہیں اب آپ کو ان کے خلاف بھیجئے اور مکر سوانہ کا حکم دینے کے لئے آپ کے آگے لڑائی کریں۔ معتقل بن قیس نے کہا کہ آپ کی رائے بہت اچھی ہے۔ معتقل بن قیس کو یہ بات کہے ہوئے دوبارہ پرتگیزی کی کہ خوارزم نے معتقل اور اس کے ساتھیوں پر غرور و مکر کے معتقل کے بیٹے ساجی جوگ گئے۔

[illegible]

نواز ہوا، اپنے ساتھیوں کو اٹھائے کر کے لگا اور غیبت دلائے لگا اور فرار پر مجبور کر کے گھر میں پراہڑنے لگا، یمنین نے بھی میر کیا اور جیت دے گی کا مطالبہ کیا، میر نے بھی کیا تو میر کی طرف پسا کر وہاں بے غواہی نے بے پھر دیکھ کر ان کو اپنے دشمن کیمرہ جاکر تار مارا، بن قمر آجیچا تو ان سے قتل عام سے کوئی مانع نہ ہوگا، یہ سوچ کر وہ ہنسنے لگا، میر نے اسے جواب دیا اور وہاں پار کرنے کے بعد میر شریعہ کے خلاف تھا، یہ علم سے بے نیاز اور اٹھنے ان کا تہہ تب یہ اسٹیشن بن گئی، میر نے جانا، خود میر نے میر بن قمر جاکر پتلا شریعہ کے بھیجے، ان کے گھر نے ان کی طرف کوئی کیا اور ہمارا راج بھی مقدمہ اکثر شریعہ پر ہاتھوں کے ساتھ ان سے جانا، اس سال کو ان نے دیکھ کر کھراواں بن اٹھا، ان کے اٹھنا وہاں سے چھوڑ دیا۔

[illegible]











## ۴۶ھ کے واقعات

آنحضور پھیلایس ہجری..... اسی سال مسلمانوں نے اپنے امیر عبدالرحمن بن عوف کی قیادت میں بلاد روم میں موسم سرما گزارا۔ بعض کا کہنا ہے کہ کوئی اور امیر تھا۔ خدا تعالیٰ اس سال کو سونے کی بجائے سحاب کے پھیلنے کی طرف متوجہ فرمایا۔ امیر نے جن کا ذکر کیا ہے چنانچہ اس سال وفات پانے والوں میں سے ایک عالم بن عبید بن جراح سے تھے جن کا قرآن میں ذکر آیا ہے۔ یہ وہی وہی ہے کہ وفات میں شریک ہے۔ ہر سال میں مالک جو بہادر اور بعد کے غزوات میں شریک ہے۔ تھے اسی سال حضرت فرات گئے۔

عبدالرحمن بن خالد..... قرشی اور خزرجی تھے۔ اپنے پاپ کی طرح مشہور و منکھور جانے لگے۔ ہندو لوگوں میں سے تھے اپنی بہادری اور شجاعت کے سبب بلاد شام میں بہت ہزاروں کا حاصل کر لیا تھا یہاں تک کہ حضرت معاویہ کی ان سے روئے گئے تو ہر کی وجہ سے ہوت واقع ہوئی۔ مدت اللہ ذکر معہ ہو۔ ابن منذر اور ابو جعفر دمشقی کا کہنا ہے رسول اللہ ﷺ کا زمانہ پانچواں عمارت نے ابو عمر کے طریق سے قتل کیا ہے کہ عمر دینا قیس نے حضرت عبدالرحمن بن خالد بن ولید کے واسطے سے رسول اللہ ﷺ کی شخصیت کی صورت نقل کی ہے۔ نام بخاری کہتے ہیں کہ یہ حدیث متفق ہے یعنی سرحد کتب بن عثمان کی اور ان کے دونوں بھائیوں ہما اور عبداللہ کی بہت زیادہ طرف کرتے تھے۔ یہ ابن بکاء کہتے ہیں اس میں شام میں بہت اثر اور سرخار کہتے تھے لیکن میں حضرت معاویہ کی طرف سے شریک ہوئے تھے۔ یہاں تک کہ تھے اس کی تھی جیسا کہ معاویہ کے عہد میں موسیٰ بن مہزیار خراسانی کے ہتھیار۔ بن اور حضرت معاویہ کا کار کیا۔ ان میں جو یہ خبر نے ذکر کیا ہے کہ ایک شخص جس کو ابن ابی کہ چاہتا تھا اور وہیں کا شخص شام سرور تھا اس نے حضرت عبدالرحمن کو ایک حکومت دلا دی جس میں زہر تھا اسی سے کہ کا انتقال ہوا۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ معاویہ کے ناکہ دیکھنے سے ہوا تھا لیکن یہ سچ نہیں۔ کسی کا یہ خیال ان میں کہا کہ مریدانہ فائدہ ہے۔

محمد بن ابی وقاص ہے جس نے لشکر کو جنتی دل سے اسی سال کی طرف قیادت کی جب اس کا فائدہ نے خراج روئے لے سکتے تھے

نویان ہیں کہ جن کو نے کئی بند کے بعد چار چھٹا کو کھج کر جب کہ وہ ہزار ہزار گھبراہٹا۔

دو مہینے کئی ہزار تھیں وہ کئی ایک خالد کی عفو اور دوسری شخص سے ان پر فوج کی صف۔

عمر بن عبدالمطلب نے عبدالرحمن بن خالد ویدائے تو عروہ بن زید نے ان سے کہا ان سال نے کیا کیا وہ عافیت ہے ہر شخص کو لے اور ان کا حال پر عمل کر کے قتل کرو یا اور تھا جس کی طرف سے حیرے سے کافی ہو کہ ہوں لیکن ان کی خبر برائے کیا تھا جس پر عروہ اور دوسری مسئلہ ایک بقی کے مطابق عافیت ہو گئے تفصیل مژدہ کی ہے۔

حرم بن عثمان العبدی..... عربین خطاب کے گورنر تھے۔ ایک شخص نے قرنی سے ملاقات ہوئی تھی۔ نہایت عذر وصال ملو لوگوں میں سے تھے کہا جاتا ہے کہ جب ان کو قتل کیا گیا تو قتل کا ایک گلا آیا اور صرف ان کی قبر کو میرا کیا اور اسی وقت وہاں گھاس چھانک آئی۔ واقعہ نام۔

## ۴۷ھ کے واقعات

آنحضور پھیلایس ہجری..... اسی سال مسلمانوں نے بلاد روم میں موسم سرما گزارا۔ حضرت معاویہ نے اسی سال عبداللہ بن عمرو بن العاص کی عسکری حالات سے معزولی کر دیا اور معاویہ بن خدیج کو گورنر مقرر کیا۔ اس سال لوگوں نے حبشہ کی سرکردگی میں ایک اور قتل کے مطابق حضرت ابن ابی سفیان کی سرکردگی میں حج کیا۔ واقعہ نام۔

## اس سال وفات پانے والی شخصیات

قیس بن عاصم اشعری... فرماندہ جاہلیت تھا اسلام پھیلنے میں مدد دے گا ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے فتنہ جاہلیت اور اسلام میں شراب اپنے ہر طرف پھیلائی۔ جب سہ ماہی کا ایک دن وہ ان کی حالت میں سے کسی ایک کمرہ حوریت سے باہر پھاڑی تو وہ بھاگ گئی جب سہ ماہی کو ان سے یہ بات ذکر کی تو قیس پر انہوں نے پاشا خانہ پڑا۔

میں نے شراب کو کھڑا پائے ان میں ایک قبیضی تھی، وہ ایک شریف آدمی کو سرا کر دیتی ہیں یہ بھڑکی قسم میں اس کو زہلی بھر کر کھینچ لیں ان کا کھڑا ہی اس کے ذریعے کئی بھڑکی دھار کرانگا۔

دہلی قیس کے ساتھ اسلام لائے بعض بادشاہوں میں سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ نہایت دلوں کے سردار ہیں، انکی سرانجام ہر دل مزاج ہے مائیکہ قریب میں شام نہ چھوٹے۔

قیس کی موت غصہ ایک آدمی کی موصوفت تھی بلکہ ایک غم کی بنیاد تھی جو مہم ہونگی۔

اسمیں کچھ ہیں میں نے مردوں اور عورتوں میں ان کو کچھ دیا، خفت میں قیس سے کہا گیا کہ تو نے علم کس سے سیکھا تو اس نے جواب دیا کہ قیس بن عاصم اشعری سے۔ ہم فیصلے کے لئے ان کی طرف اس طرح رجوع کرتے تھے جیسا کہ فقہاء کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔ ایک دن ہم اس کے پاس تھے وہ کچھ شام کا چائہ دیا، ہم نے کھانا کھا کر کھڑے ہوئے، قیس نے ان میں منتقل تھا اور دوسری طرف کسی اور شخص سے کمر انہوں نے کہا یہ تمہارا بیٹا ہے جو کہ تمہارے کنبے کے گل کہا ہے۔ قیس بن عاصم کہتے ہیں کہ خلیفہ نے میرا نہیں کھانا کھا کھانا سے بہت کیا پھر اپنے ایک بیٹے کے پاس گئے جو مسجد میں تھے ان سے کہا اپنے غم کو کھجور دے گا، وہ ان کی مال کو سولہ سو دے ان کے لئے کہ وہ چاہیں ہے کچھ جاتا ہے کہ جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس کے بیٹے اس کے گرد بیٹھے، قیس بن عاصم نے ان کے لئے قندیل سے کہا۔ اپنے میں سے سب سے بڑے کو سردار بنانا تو تم اپنے باپ سے آگے نکل جاؤ اور جو نے کو سردار مت بنانا کہ تم رانجیوں کی نظر دلی میں قیس بن عاصم کے لئے قندیل لازم ہے، دلی اس کا کانا کیوں کہ وہ بہت اچھا چیز ہے جس کو ایک گرم آدمی حب کرتا ہے اور اس کے ذریعے کہنے سے بے پروا ہو جاتا ہے اور لوگوں سے مانگنے سے ہر حال میں چٹا کیوں کر کیا دلی کی کھجور تین کائی ہے۔ چھ پر خود نہ کرنا اس لئے کہ جب رسول اللہ ﷺ پر خود نہیں کیا گیا اور چھوٹے ہلے دلی نہ کرتا تھا اس علم بکر بن داؤد کی ہواں لئے کہ قیس بن عاصم نے فتنہ جاہلیت میں دشمنی رکھی تھی اس کی شان میں شاعر کے پاشا خانہ کا قول ہے۔

تھوڑی سی ملاحتی اور اسے قیس بن عاصم اور اس کی رمت، جب تک وہ رمت بھیجنا چاہے یہاں قیس کا سلام ہے، میں نے تو نے اس کا کیا اور جب اس کی شکل کا ذکر کیا جائے تو وہ منکر وہ قیس کی موت غصہ ایک آدمی کی موصوفت تھی بلکہ ایک آدمی کی بنیاد تھی جو مہم ہونگی۔

## ۳۸۰ھ کے واقعات

آغاز اڑھتالیس ہجری... اسی سال مسلمانوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی تکیہ میں بلاد اٹلا کیہ میں ہمسرا نازندہ اور حنین حار نے اہل مصر کے ساتھ مسند میں جہا کی کوئلوں نے اس میں گورہ دے مراد ان میں ایک کھنکھری کر کوئی نہیں بچ گیا۔

## ۳۹ھ کے واقعات

آغا زانچاس ہجری۔۔۔۔۔ اس سال چار دن معاویہ نے بلاد روم پر جہاد کی یہاں تک کہ قسطنطنیہ تک پہنچ گئے ان کے ساتھ سادات محمد بنی ایک جماعت بھی گئی جن میں ابن عمرو بن عباس بن زبیر اور ابوالعباس فضل بن علی تھے کچھ بخاری میں یہ بات بت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پہلا لشکر جو قسطنطنیہ کے شہر پر حملہ کرے اس کا سب سے پہلے دیکھو اور لشکر ہے جس نے سب سے پہلے اس شہر پر چڑھا کیا لیکن جو بھی اس شہر کے قریب پہنچے گا اسے شکست کے ان کا برا حال ہو چکا تھا اسی جہاد میں ابوالعباس خالد بن ولید اور ابوالعباس فضل بن علی کو اس کا قاتل ہے کہ میں جہاد میں کبھی ہلکے کے بعد ایک دن سبائوں یا زچین ہجری میں، عثمان وہاں جیسا کہ مغربہ تحصیل سے دو گرا گیا۔ اسی سال معاویہ نے سران کو مدینہ کی امارت سے معزل کر دیا اور ان کی جگہ سعید بن العاص کو گورنر مقرر کیا سعید نے ان کو لے کر مدینہ میں عبدالرحمن کو مدینہ کا منصب قضا سپرد کیا اس سال مالک بن حمیر غزالی نے ارض روم میں موسم سرما کا اسی سال فضال بن عبید نے جہاد کیا اور مالک موسیٰ بن عمر بن کزاد اور شوکری کر لیا اور بہت زیادہ مال فیضت حاصل کیا اور اسی میں جہاد میں کئی کئی جنگ ہوئی اسی سال کوفہ میں طاہر بن مسلمہ اور حمیر اور اس سے ہلاک کر لیا آئے جب طاہر بن مسلمہ ہوا تو اس کو قتل کرنے میں ان کے طاہر بن مسلمہ ہوا جس میں ان کا انتقال ہو گیا لیکن کچھ قول ہے کہ ان کی موت بچاں ہجری میں ہوئی جیسا کہ آگے آئے گا اس کے بعد معاویہ نے بصرہ کے ساتھ ساتھ کوفہ کی زیادہ کچھ سپرد کر دیا حضرت معاویہ ان کے سب سے پہلے دیا ان کے لئے بصرہ اور کوفہ میں چھ لاکھ اور بصرہ میں چھ لاکھ تواتر ہوا اس کا نائب سران جنسب تھا تو اسی سال لوگوں نے سعید بن العاص کی مرہا اس میں جگہ کیا۔

## اسی سال رحلت فرمانے والی شخصیات کا ذکر فرمیں

حضرت حسن بن علی بن ابی طالب۔۔۔۔۔ ابو محمد قرنی ہاشمی رسول اللہ ﷺ کے نواسے آپ علیہ السلام کی بیٹی فاطمہ الزہراء کے بیٹے اور محمد کی بیٹی تھیں میں سب سے پہلا آپ علیہ السلام کے چچو سے مشابہ تھے۔ نصف رمضان میں ہجری میں ولادت ہوئی رسول اللہ ﷺ نے اپنے اہل بیت سے ان کی تحنیک کی اور حسن نام رکھا اپنے والدین کے سب سے بڑے بیٹے تھے رسول اللہ ﷺ آپ سے بہت زیادہ محبت رکھتے تھے حتیٰ کہ ان کے مولوی کو ہر روز دیتے تھے جب کہ وہ چھوٹے تھے بہر اوقات ان کی زبان انچہ تھے نگاہتے اور خوش طبعی سے خوش آئے اور بہادری حضرت حسن آئے اور رسول اللہ ﷺ ان میں جہاد کا حالت میں ہوتے حضرت حسن ان کا کریم چچو تھے آپ علیہ السلام اس حالت میں رہے اور ان کی جہاد سے جہاد لیا کرتے تھے اور یہاں اوقات ان کے ساتھ شہر پہنچتے اور یہ جہاد سے ثابت ہے کہ ایک دفعہ حضور اکرم ﷺ غلبہ سے رہے تھے کہ ان کی جنگ میں اور حسین کو کھڑا کر دیکھ کر آپ علیہ السلام ان کا غلبہ آئے تو وہ میں ہا ہوا ہے ساتھ شہر خواہ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے فتح فرمائی اور اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ میں ان دونوں کو کھڑا کر دیکھا تو میں طاہر بن مسلمہ کا کہنا کہ ان کی طرف آؤ یا پھر فرمایا جنگ ان کے حق میں ہے اور انہوں نے انھیں کھڑا کر دی ہے اور ان کی جہاد میں علی بن العاص سے مشغول رہا اور وہ عمر بن سعید بن ابی حنیفہ سے اور وہ بن ابی مسلمہ سے اور وہ عقبہ بن حارث سے مشغول کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ انکی وفات کے چند دن بعد حضرت ابو بکر نے ان کو مصر کی رازدہ عانی بھر دے لگے حضرت علی بھی ساتھ ساتھ چلے گئے تھے انھوں نے حضرت حسن و حسین کے ساتھ کھیلے ہوئے دیکھ کر ان کے لئے لگے اور کہنے لگے کہ بھائی آپ تیرا چہرہ ان کی کریم کے مشابہ ہیں علی کے مشابہ نہیں۔

یہی کہتے ہیں کہ ان دونوں حضرت علی رضی اللہ عنہما کے سوا ہے جسے خلیان اور ان کے دیگر معرعات نے روایت نہیں ہے کہ جیسا کہ روایت کیا گئی ہے اور ان دونوں میں ان کی خاندان سے روایت کیا کہ میں نے ہوشیہ کو کہتے ہوئے سنا میں نے حضور ﷺ کو دیکھا میں بن ابی حنیفہ ان دونوں سے مشابہ تھے





[illegible]

سفیان ثوری اور دیگر حضرات نے مسلم بن ابی الحضر سے نقل کیا ہے اور انہوں نے ابی حازم سے اور انہوں نے ابو ہریرہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا ہر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے حسن اور حسین سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ امام صفور فرماتے ہیں ہمیں ان کا نسخہ نے روایت کیا اور انہوں نے تہجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور انہوں نے ہفتھری ایام سے روایت انہوں نے کیا اور ان کا منہ مسدود ہے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ سے کہا انہوں نے ایک حدیث رسول اللہ ﷺ سے اپنی تخریف مانے آپ کے ساتھ حسن اور حسین نے ایک ایک کندھے پر بار اور اسی کندھے پر بٹھا رکھی آپ اپنی کمر بند دوسرے اور بھی دوسرے کو یہاں تک کہ ہمارے پاس آئے ایک شخص نے آپ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا شراب پیان سے مت کرتے ہیں۔

یہ متن کتاب نے نقل کیا جس نے ان سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اس نے مجھ سے اور جس نے اس سے دشمنی کی اس نے مجھ سے اور جس نے اس سے بیٹ  
کے کو ٹوکنے کا نام اور حشر ہیں اور بیکر محض سے نقل کرتے ہیں کہ نبیوں نے کہا ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ بدر سے تھے کہ اس دن اس نے ہر  
مسلمان آگے لے دیا اور آپ علیہ السلام کی کمر باندھنے لگے یہ کچھ کو تو گویا زنا تھا یہاں تک کہ آپ نے سلام پھیرا تو ان کو سہا گیا یہ ان سے پہلے تھے  
جس نے ان سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی یہ حدیث ثانی نے زید اللہ بن علی بن ابی طالب  
بن صالح بن عامر کے طریق سے نقل کی ہے ہاں لوگوں میں حضرت عائشہ اور ام سلمہ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے ستر مسلمانوں کی  
والدہ اور ان کے والدہ کو اپنی چادر رکھا علیہ السلام فرمایا اللہ ہے میرا مال یہ حدیث میں ہے یہ ستر کورہ کیجئے اور ان کو خوب بھی خرچہ کیا کیجئے۔

محمد بن سعد کہتے ہیں کہ میں محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کیا اور ان کو شریک نے اور ان کو جواب دے اور ان کو مدد فرمائی ہیں، اس نے اس پر ان کو  
جو بن عبد اللہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں شخص کو ان کی جنت کے جالوں کے سر پر لگا دیا لیکن خوش کرتا ہوں کہ وہ صحن میں غلی کو دیکھ  
لے کھانے کے ریح میں صحن سے اور انہوں نے عبد الرحمن بن سابط سے اور انہوں نے جابر سے اس کی روایت کرتے ہیں اس کی اسناد میں کوئی نقص  
نہیں لیکن کتب کثیرہ میں نہیں کہ حضرت علیؓ ایہ عبادہ پروردہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں ہر حسین علیہ جنت کے درختوں کے  
سر پر درختوں کا پانچ دانہ انہوں سے اچھا ہے جو اسے تم بتو کہ کہتے ہیں میں دیکھوں غزوے روایت کیا اور انہوں نے اس کا مکمل بن عباس سے سنا  
انہوں نے عبد اللہ بن طارق بن عجم سے سنا اور انہوں نے محمد بن اسلم سے اور انہوں نے علی بن مرثدہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا حسن و حسین  
رسول اللہ ﷺ کے پاس دو روئے ہوئے آئے ایک دوسرے سے پہلے آگیا آپ نے انہیں تمہاری سی گردن کے پیچھے رکھا اور انہیں غل میں دیا یا پھر  
دوسرا آگیا آپ نے اس کی گردن کے پیچھے آخرا رکھا اور اس کی غل میں دیا یا پھر آپ نے ایک کو بوسہ دیا یا پھر دوسرے کو بوسہ دیا یا پھر انہوں نے اس کو بوسہ دیا  
سے محبت کرتا ہوں آپ بھی ان سے محبت کیجئے یا پھر فرمایا اسے کو کو کھانا دے یا پھر دلی اور جنت کا سبب ہوئی ہے اس حدیث کو کہا ان راقی سے حضرت اور  
انہوں نے اس میں علی بن عجم سے سنا اور انہوں نے محمد بن اسلم سے سنا اور انہوں نے اپنے باپ سے نقل کیا ہے اس کے الفاظ یہ ہیں رسول اللہ ﷺ نے  
حسن کو کیا یا پھر حسین کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا جہاد شہادہ اور غل کو دے روئی کا سبب بنتی ہے اس پر غزوہ کہتے ہیں کہ میں عیدہ بن عبد اللہ الخزاعی نے



والہدیٰ نے سرکاری مین جوہرین، براجمہر حارث بھی کہ واسطے سے ان کے اپنے سے ملکر کہنے سے جب عمر نے جب دیوان کا کام کیا تو حسن اور حسین کے اہل اہل دور کے ساتھ اور ان کا بھی گزارہ کر کے ان طرح حضرت عثمان غنیؓ کا جیسے کہ کہہ کر رہے تھے۔

حاجان بن حنفیہ رضی اللہ عنہ مذہب گھر میں بندھے گئے تو اس دن ان کے پاس صومعہ بن عقیل تھے جس نے پاس لٹکی ہوئی تلوار تھی جس کے ذریعہ وہ حضرت حنفان رضی اللہ عنہ کی طرف سے قتالہ کر رہے تھے لیکن حضرت حنفان رضی اللہ عنہ حوان کے دس برس خفروں اور گھمے کو سس سے قسم کے کرنا نہ کر سکا وہ گرد و پایہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خوشی کے لئے اور حضرت صومعہ رضی اللہ عنہ کی جاہل پھانے کے لئے کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ مذہبی حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو بہت زیادہ آرام کیا کرتے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے ایک بار فرمایا کہ میرے چیلے سے بچو تم میرے سامنے خرم کر دنا کہ میں سنوں۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ آپ کی موجودگی میں مجھے خرم کرنے کا جوئے شرم آتی ہے۔ یہ کہنا حضرت علی رضی اللہ عنہ پہلے کے بچوں کی طرح چپ کر بیٹھ گئے کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے چاندیہ اور چاندیہ کے بعد حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے ان کو کہہ دیا میان تقریر کی جس کو حضرت علی رضی اللہ عنہ چاندیہ کی شان رہے تھے۔ انہوں نے بہت علی کتب و بیچ تقریر کی جب وہ چپے گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا: لیکن اگر توجہ آت کر میرے بچوں اور دیکھنا کہ دوسرے علی اللہ تعالیٰ سامنے اور شرم و انداز ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جب میں رضی اللہ عنہ حسین رضی اللہ عنہ کو کہتا ہوں کہ تم نے ان کے لئے ساری کا انتظام کیا کرتے ہیں جب کہ اس خدمت کو دہانے کے لئے ایک نکتہ بھی سمجھتے تھے جب ۱۱۰ ہجری میں حضرت عوفیہ نے تو لوگ دیکھیں، ایک ایسے کو دعا کے لئے کہ ان کو سلام کرتے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہی قسم حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کے اکرام میں جس طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ چاہا کرتی تھیں اسی طرح کسی کے اکرام میں ان کی جگہ ہوتی تھیں کسی راوی نے کہا کہ جب حضرت حسین رضی اللہ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جنازہ چاہتے تو سورج طلوع تک اپنی جگہ پر بیٹھے بیٹھے کرتے رہتے تھے۔ قوم کے سرداران کے پاس جگہ کرنا تھا کہ کرتے تھے اس کے بعد اللہ رکعتیں اور اللہ تعالیٰ رضی اللہ عنہما کے پاس جاتے تھے ان کو سلام کرتے تھے بھی کہا اہل بیت، ان لوگوں میں ان کی جگہ دیا کرتی تھیں۔

ان سب معاملات کے بعد حضرت حسن رضی اللہ عنہ اپنے گھر کو فرار ہوئے۔ اے علیا کرتے جب وہ اپنے تعلق ہوئے مسلمانوں کے گھروں کی طرف تھے۔ اے حضرت سجاد رضی اللہ عنہ کے بھائی میں خلافت سے وہ تیار نہ ہوئے تو اصرار ہوا کہ وہ رضی اللہ عنہ سے ملنے کے واسطے ہر سال ایک انعام مقرر کیا جہاں کے پاس بھیجا کرتے تھے۔ اسی دوران کو کہ وہ لاکھ ہرام انعام میں ہوا کرتے تھے جب کہ سالانہ ان کا ایک لاکھ ہوا تو وہ اس کو دیکھ کر غصے سے ایک سال یہ سلسلہ منقطع ہو گیا جب کہ انعام کا وقت آچکا تھا حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو اس کی ضرورت بھی تھی حضرت سجاد رضی اللہ عنہ بہت زیادہ لوگوں میں شہادت کرنے والے تھے۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے ان کو یہ کہ حضرت سجاد رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹا نام بھیجا، بھرا، کد، اور انعام بھیج دے۔ یہ لیکن جب آپ مات ہوئے تو آپ نے حضور کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ آپ نے کہا ہے تھے کہ اسے میرے بیٹے کا تعلق کو اپنی ضرورت کی اطلاع دینا چاہیے کہ اس کے بعد آپ ﷺ نے ایک دعا سکھائی اس کے ذریعے دعا مانگیں تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے دعا کو اس گھبراہٹ سے کہ وہ اس کا کیا حکم کر سکتے تھے حضرت سجاد رضی اللہ عنہ کے ماستیں اس کا ذکر کیا کیا تو انہوں نے نہیں تلاش کیا اور کہا کہ ان کے پاس وہ لاکھ بھیج دو شاید کہ ان کے لئے ضرورت ہوتی ہو۔ یہی حکمت تھی کہ ان کے پاس آنا۔ جسے کہ ان کو ان کے بھائی کے گھر کو دے گئے۔

[illegible]















[illegible][illegible][illegible]





اسنادِ واقع ہو گیا پھر فقیر کے سال میں اسلام لے آئے۔ بعض لوگوں نے کہا صحیح ہے کہ جن مسلمانوں کی جہنم پر اقوال زیادہ صحیح ہے تو جہنم کے مردانوں میں سے تھے۔ لیکن ان کے سب سے زیادہ فوجی بننے والے تھے۔ یہ علم انہوں نے اپنے آپکے ساتھ لایا تھا۔ یہ ہے کہ جن کی وفات ۵۵۸ھ میں ہوئی۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ ۵۵۹ھ میں ہوئی۔

حسن بن علیؑ نہایت..... اسلامی شاعر تھے جن کی بات یہ ہے کہ بنی کی وفات ۵۴ ہجری میں مدنی جیسا کہ آگے بھی ان کا ذکر آئے گا۔

الحکم بن عمرو بن جریج الغفاری ... پہلے ہی عمر کے چھائی تھے انھیں حکم بن افراس بھی کہا جاتا تھا عظیم مولیٰ ہیں۔ ان کی ایک حدیث  
ایضاً بخاری میں ہے۔ یہ بھی نقل کی ہے جو کہ شہر کی کہلوں کے گوشت کی قیمت کے بارے میں ہے۔ یہاں میں اس بات سے کہ ایک جگہ میں ایک نعلین میں ایک  
تانبہ مقرر کیا تھا اور انہوں نے بہت زیادہ مال بیکت سے حمل کیا زیادہ کا نشان کے پس حضرت حواہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اے آدمی میں نے یہ عام فرمایا تھا  
کہ ہائی قیمت میں ہے مگر وہ چاند کی سی حد میں اللہ عزوجل کے لئے اور ان کے لئے یہ انبار کے لئے منتخب کریں۔ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ کی  
ترتیب اس پر عمل کی کہ تانبہ سے پہلے کہ جب انہوں نے حضور ﷺ کی قبر میں کھجور کی اعلیٰ میں اعلیٰ اعلیٰ تانبہ سے انہوں نے  
مال بیکت سے نعل میں عظیم کر دیا۔ اس جرم میں انھیں سزائے موت تھیں مگر وہی (ملک کا نام) قید کر دیا۔ ان کی موت بدمذہبی میں ہوئی۔

[illegible]

عقلمانی بنی الہی طالب... یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے وہی ماں پر ہے تھے۔ اسی طرح حضرت بصرہ حضرت علیؑ سے وہی ماں پر ہے تھے۔ عید کا وہ طالب عقل سے کی رمل پر ہے تھے۔ یہ سب سوانہ ابولہب کے اسلام کے آئے تھے۔ حضرت عقیل رضی اللہ عنہ صہیب سے پہلے اسلام لائے تھے۔ غزوہ بدر میں بھی شرکت کی تھی۔ قریب قریش میں سب سے عزیز اہل ہاے تھے۔ اپنے دشواروں کے وارث بنے۔ نہ آپ کی وصیت کر کے اپنا مال نہ جس کی ہجوڑ گئے تھے۔ غلامت سوا دیہ بھی اللہ عز و کرم کے ہاتھ میں ان کا تھا۔

ای سال مردوں اٹھ تین کا محسن، غزالی کی وفات ہوئی۔ یہ تیسرے پہلے میں اسلام لائے تھے۔ یہ بعد میں بھی یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے واسطے کہ قسماً کا ساتھ دینی کا کوئی خیال نہ ہوئی ہے۔ اسی سال کی مرتبہ بھی ان کی واپسی خلافتِ یال خدیجہ کیسے ہوا تھا اس نے بیروہ و ان میں شامل تھے جنہوں نے حضرت عثمانؓ کی بیٹی کا عہد پر چھوٹی کر لی تھی۔ اس کے بعد وہ وہیں رہی جس میں عثمانؓ نے مقیم تھے۔ ان کے ساتھ بہن و بیٹوں، شوہر کے ہمراہ سالانہ لوگوں میں تھے جنہوں نے کج تجربہ بین مصروف کی مدد کی تھی۔ یہ بڑے امن و امان میں تھا کہ ان میں سے کسی نے کبھی نہ



کہا جھ پر سوائے ایک ملہ جہاں کے کبھی کوئی توب نہیں آیا۔ ہاتھ یہ ہے کہ میں نے ایک عورت سے نکاح کا ارادہ کیا تو میں نے اس سے مشورہ کیا اس نے کہا اسے اجیر میں حساب نہیں کھتا۔ آپ یہ سن کر شادی نہ کریں۔ میں نے کہا کیا اس نے کہا کہ اس لئے کہ میں نے ایک مرد اس کی عورت کا بوسہ لینے ہوئے دیکھا تھا جس کے بعد مجھے اطلاع ملی کہ اس نے اس لڑکی سے خوشامدنی کر لی اس نے اس سے کہا کہ لڑکے کو تھا کہ میں نے ایک آدمی کو لڑکا کا بوسہ لینے ہوئے دیکھا تھا اس نے کہا میں نے اپنے باپ کو جب وہ چھٹی تھی بوسہ لینے ہوئے دیکھا تھا۔ ہاں لڑکی نے یہ بھی کہا کہ میں نے تمہارے اہل خانہ کو یہ فرما دیا ہے کہ میں نے اپنے باپ کو جب وہ چھٹی تھی بوسہ لینے ہوئے دیکھا تھا۔ وہ سب بھی میں نے سنا ہے۔ اب میں نے سب دیکھا ہے وہ سب صرف مغرب کے گھر سے نکلا جاتا ہے لیکن تو مسلمان و عجب نے کہا میں نے ایک کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ مغرب میں عجب نے اہل خانہ کو یہ فرمایا کرتے تھے ایک چھٹی رات جو ۱۹۵۵ء سے نہ کی ہوئی تھی اس کے ساتھ جتنی مرنے سے جب کہ وہ چھٹی تھی والدہ بزرگنی ہوئی آگوں کے درمیان بیٹا ہے جب کہ پلہ چھٹی تھی والدہ بزرگنی کی خدمت کا حاصل کر لیتا ہے اس کے بعد وہ چھٹی تھی والدہ بزرگنی کرتے تھے والدہ بزرگنی ایک ساتھ دوا کر کے تھے۔ والدہ بزرگنی نے کہا کہ مغرب میں عجب نے سنا کہ ایک بڑا ہوا دار تھا جس کی قرآن بھی مشہور ہیں۔

جو یہ بہشت الخارست میں الی ضرر الفخر علیہ المصطفیٰ :۔۔۔۔۔ ان کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تم کو اپنی بیعت سے معصوم بھی کرتے ہیں ان کو باپ و امہ ختم و اسلام کے آئین و تہ آپ نے ان کو آزاد کر دیا پھر بعد میں شادی بھی انہیں سے کر لی یہ حضرت ۳۔ بہت ہی عیسائی تھے اس کے حصہ میں آئی تھی انہوں نے ان کو نکاح کیا تا تو یہ وہ دے کے لئے آپ ﷺ کے پاس آئیں آپ نے فرمایا کیا اس سے بہتر چیز نہیں ہے دوں۔۔۔۔۔ عیسا و مریم ان پر انھیں خیر پڑا تو ذکر کے تم سے شادی کر دی اس طرف یہ آزاد ہو گئیں انھوں نے کہا یہ یہ حاملین آپ ﷺ سے سسرال میں رہیں ان لئے جن میں لوگوں نے فی مصطفیٰ کے لوگوں کو کلام میں یہ خاص سب کو آزاد کر دیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں ان سے زیادہ کسی عورت کو پسند نہ کرتا تھا وہ اہل بیت میں تھیں ان کا نام پہلے برہتہ آپ ﷺ نے دلی دل کے جرم پر یہ دیکھ کر یہ فریاد کرنے والی طاقتوں میں اسی سال ۵۰ ہجری میں جیسا کہ ابن جوزی نے بتایا کہ کنز کا انشراح ۱۰۵۵ھ و ۵۶ھ میں بھی ان کی وفات کے بارے میں اقوال ہیں یہ بھی: اللہ تعالیٰ علما و ارحمہ۔۔۔۔۔

## ۱۵۰ کے واقعات

[illegible]

خود میں سدا نے انکی صلابت کے طبقہ راجہ میں اگر کیا ہے یہ انداز میں کہہ دینی چیز دینی کا مضرب رکھتے تھے پائل کوڑے کے پہلے تاہیں مگر سے ہیں۔ راجہ نے فرمایا یہ قابل احکام ظہور آئی تھے۔ حضرت علی کے علاوہ انہوں نے کسی سے کوئی شے روایت نہیں کی۔ ان مساکر نے کہا بلکہ انہوں نے خود اور شریعت میں ان مروت سے بھی روایت کی ہیں۔ لایا ہوا احکام کی سند کہا سارا کلمہ خود ان کی ہی صحبت کو پہنچ نہیں فرمائے تھے۔ جنگ قادسیہ میں ہجرت خود انکی فتح میں ہر جنگ جمل و صفین میں بھی شریک تھے۔ حضرت علی کے ساتھ تین ہجرت تھے وہ کسی جرم میں عہد تھے۔ ابونہ ایک ہجر شریف تھے۔ ابوجہان بن زبیر بن سہل بن عمرو سے روایت ہے کہ ابونہ عہد کی ہجرت تھے۔ ابونہ عہد کے ہجرت تھے۔ ابونہ عہد کے ہجرت تھے۔ ابونہ عہد کے ہجرت تھے۔













آجائے آئینہ سجادہ کبریا میں جسے حضرت یونس اور نبی صہب اسلام بھی سمجھنے لگے تھے۔ آپ نے آیت "وہم من عند ربک" پڑھ کر فرمایا کہ "یونس! یہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔" آپ نے فرمایا کہ "یونس! یہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔"

حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ "یونس! یہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔" حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ "یونس! یہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔"

حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ "یونس! یہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔" حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ "یونس! یہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔"

حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ "یونس! یہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔" حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ "یونس! یہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔"

حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ "یونس! یہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔" حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ "یونس! یہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔"

حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ "یونس! یہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔" حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ "یونس! یہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔"

حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ "یونس! یہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔" حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ "یونس! یہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔"

سچے ہیں۔ سننے کی اجازت نہ دی تو میرے جھگڑنے کا پتہ نہ کر سکا اور چاہا نہ میں گل جادوں کا اور نہ کسی کو حوصلہ نہیں ہو گا کہ میں کہاں ہوں جب درجۂ العلیٰ میں ہوں؟ خواہ انشاء ہو کہ آپ کو اس پر رحم آجیاد اور اس معاملت میں حمت فرمادی چنانچہ ان کے بعد ان کے اسناد قبول کر لیا اور نہایت اچھے مسلمان بن گئے اسلام لانے سے قبل، ان مسلمان آپ پر شکوک بہت زیادہ رہے، مگر یہ سچا کیا کرتے تھے اور آپ فرمودہ نہیں بھیجی شریک ہوئے اور اس روز پورے دم رہنے والوں میں آپ بھی تھے۔

حضرت دارق بن نعمان النعمانی بخاری... جدا ہی تھیں اور دوسرے سرکار میں شریک نہ ہوتا تھا کہ آپ کبار صحابہ میں سے تھے مروی ہے کہ آپ نے حضرت جریر بن عبد السلام کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خود و غیرہ کے بعد سترہ دہائی تکھڑے ہوئے دیکھ کر فرمایا آپ نے نبی کریم ﷺ کو کون کون کر لیا علیہ السلام کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صورت میں دیکھا اور کچھ عرصہ بعد آپ کو اپنے لئے نبی کریم ﷺ کی صورت میں لیا۔

محمد بن سعد کا بیان ہے کہ عبد الرحمن بن یحییٰ نے ہم سے بیان کیا ہے کہ جو ہمیں اسکا مکرر بیان کیا ہے کہ ہم نے ہم سے بیان کیا کہ محمد بن عبد الرحمن نے اپنے باپ کے حوالے سے بیان کیا کہ حضرت عروہ بن نعمان کی نظر خراب ہو گئی تھی اور آپ نے اپنے بھائی اور بہنوئی کے ساتھ ساتھ ایک عرصہ تک ان کی خدمت میں رہا جب وہی ممکن ہے کہ آپ نے ان کو آپ سے ملے ہوئے ہو گئے ہوں لیکن آپ کے ساتھ میں سمجھ میں نہ آتا کہ اسے آپ اور آپ کے کھڑے اسے آپ سے کہیں کہ ہم اس کو سنبھالیں گے فرماتے کہ میں نے دوسرا اللہ کو فرماتے تاکہ ممکن ہو کہ وہ خود و زاد آ کر اسے دیکھ کر ہی موت سے بچا دے۔

حضرت سعید بن زید بن عمرو نفیل الحارثی... آپ عترہ مشرکہ میں سے ہیں اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے چچا زاد بھائی ہیں اور آپ کی پیشگوئیوں سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی اصلاحی جدی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جیشمرہ حضرت طاہر بن ثعلابہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ سوار کہ جس سے آپ کی بہن اہلیہ کھرہ بنت خطاب رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پیوستہ سلام قبول کیا اور دونوں نے ہجرت کی سعادت حاصل کی آپ مدت چوبیس سال سے تھے۔

خود از برای انکار این معنی خود متن احمقانه کرد و فرموده نمودن من نے جان کیا کہ آپ فرمودہ بدھ میں فریکہ نہیں تھے کیوں کہ حضرت ﷺ نے آپ کو اور محمد بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو فریق کے حالات معلوم کرنے کے لئے اپنے آگے بھیج دیا اور یہ دونوں ابھی تک وہاں نہیں آئے تھے کہ آپ فرمودہ بدر سے فوراً ہو گئے اور حضور اکرم ﷺ نے مال قیمت میں ان کا قصور جو مقرر فرمایا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خودی کھلی میں نہیں فرمائی کہ جیسے مقرر بھی فرمایا کہ علیہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قربت کی وجہ سے اس کی طرف نہ دیکھ لی جائے اور انہیں خلیفہ نامہ جاریے تو اس وجہ سے آپ کو نہ کیا اور نہ آپ رضی اللہ عنہ مقرر ہوا ہوا میں سے ہیں۔ یہ جیسا کہ قصور ایسے اور اذیت مجھ سے ثابت ہے اور اس کے بعد آپ نے قصور امارت کی کوشش نہیں کی اور اسی حال میں رہے کہ کو دشمن آپ کا انتقام ہو گیا۔ بعض کا قائل ہے کہ آپ نے مدینہ میں ولایت پائی اور کیا فراموش کر رہے۔

فلاں و غیرہ نے ذکر کیا ہے کہ آپ کا سن وفات ۵۱ھ ہے جو بعض دوسرے نے ۵۶ھ بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم۔ آپ دعا فرماتے تھے: یا رب اے  
حق! چاہے کچھ عرصہ بعد بھی الٹے منہ سے تیرا پہنچاؤ ہو، مگر میں تیرے لئے دعا کرتا ہوں کہ تیرا عرصہ حیات طویل ہو۔

حضرت عبداللہ بن ابی سہلؓ کی کچھنی ابو کحنیؓ والہ تھی۔۔۔۔۔ آپ جلوسہ میں سے ہیں آپ نے عقبہ میں شہادت کی لیکن بدر میں شامل نہیں ہوئے اور اس سے بعد کے سفر کربلا میں شریک نہ تھے آپ اور حضرت عمارؓ کی رائے اور رائے کے جس کو کارنہ کرتے تھے۔ آپ سے صحیح صحابہ حدیث مروی ہے کہ کربلا القدر ۳۳ و ۳۴ میں شہید ہو گئے تھے آپ کی اور رسول اللہ ﷺ نے خندہ بن مسیانؓ اپنے بیوی کی طرف بھاگنا تھا آپ نے عرض میں کہ کربلا اور رسول اللہ ﷺ نے آپ کو اپنا عہد مبارک عطا فرمایا اور فرمایا میرے اور تمہارے درمیان میں کھینچیں گے یہ عہد تمامت کے دن میں کی گئی ہوگی۔ میں آپ نے عہد کے متعلق یہ حکم دیا کہ وہ آپ کے ساتھ ہوئے اور ان کو بچائے نہ دیتے یہ کہ ساتھ میں عہد کو بھی نہیں کیا گیا۔











الاستریس اور وقتی کے قوس کے مطابق اسی سال کو نو مہینہ منسوب حضرت محمد بن قاسم نے لوگوں کو کھج کباب اور اس سال جیلہ بن کا حکم افسر نے لے وقت دیا جن کا ذکر والدین کے مورخ کے قریب ہم انکا نامزد کر کر رہے۔

اس سال حضرت رفیع بن رواد کا مدنی نے وفات پائی جن کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ غریبان پر یہ دیکھنا عجیب ہے آپ کے سامنے ان غیر بنی عدلی کا تذکرہ ہوا تو آپ لا محاذ زلی زکو نے ان پر اٹھ کر ہنسوں یا اور نہ ہی خدا کی قسم اگر آپ اس نے کئے جو میں بھی آج نہ کرتا ہے۔ یہ تحریر ہے اور ان سے پہلی کسی کیا جاتا لیکن عرب اس کے عمل پر مطمئن ہو گئے اور سوا ہو گئے پھر جمعہ کے دن پر ہر مہر لکھتے ہست کی دعا کی تو دوسرے بعد سے پہلے ہی آپ کا بخالی ہوا۔ اور آپ نے اپنی مملکت کی پے اپنے بیٹے عبداللہ بن رفیع کو نائب مقرر کیا اور یہاں نے اپنے اس پر ہر مہر لکھا اور اس کے دو بیٹے بعد ان کا انتقال ہوا اور اس نے غریبان پر ان کی دعا کرنے کے لئے عقید بن عبد اللہ لکھی کو مقرر کیا اور یہاں سے ان کے بھی ہر مہر لکھا۔

حضرت روضیہ بن ثابت ..... ملین انقدر کمالی ہیں کہ میں شریک ہوئے باوجود غریب میں آپ نے شہداء کو دوائے دعا ہے :  
 جب مہر سکر بنو بھلو کی جانب سے دانی ہو چکی حالت میں روضیہ وفات پا گئے۔

اسی سال رمضان میں نور الدین ابوخیان جیسے بڑی حد تک صرف مصلوب کر۔ جو غزیاہ میں مسیحی بن گیا جاتا ہے نے طاعون میں چھ سے وفات پائی اور اس کا مٹھ پر ہو گا اس نے۔ میر معاویہ رضی اللہ عنہ کو کھلوا کھاکر اس نے اپنے ہاتھ پر بائو سے مرقا کو آپ نے شکر ال میں کر دیا ہے اور میرا دایاں ہاتھ قاضی ہے آپ اس بارے میں میرا خیال رکھیں۔ ان باتوں سے وہ اپنے پیش کردہ ہاتھ کا ایسا معاویہ بنی اللہ منے تہا۔ مقدس کا دلی و صاحب مائے جب اللہ کا نور اس کی طہار ہوئی تو انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے عطا ہونے کی بڑا اپنے اباؤں زید کی مومنی سے خوف زدہ ہوئے کہ زید اللہ مرقا کی طرح ان پر بھی ظلم و جور کرے گا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو کھلوا کھاکر ان کے قبائک طرف رخ کر کے زید کا دروازہ دہلی اور لوگوں نے آئینہ نما جس کے نتیجے میں مرقا بنی کس نور کے ہاتھ میں طاعون ہو گیا جس سے یہ اجلاں تک دال ہوا اس نے قاضی شریعت سے انتہی سے اپنے ہاتھ کاٹنے کے بارے میں مشورہ کیا تو انہوں نے سخت فرمایا اور اپنا رخ نہ بدلتے ہوئے فرمایا کہ اگر تیری موت میں رحمت نہیں تو تو انتہی غنی سے اپنے ہاتھ کو نہ ہونے کی حالت میں گاتے ہوئے تو نے عاقبت کے خوف سے گاتے تھ اور اگر تیری زندگی ہوتی ہے تو تو پھر تو لوگوں میں ہاتھ کٹے ہوئے کی حالت میں رہے گا اور تیرے ال و میاں لوگوں کی وجہ سے عار دار بن جائے گی تو زید نے یہ سن کر اپنا ارادہ ہٹا کر بعد میں لوگوں نے قاضی شریعت کو کھنچتے سست کہا اور کہنے لگے کہ تو نے اس کو ہاتھ کاٹنے سے کیوں روکا تو اس پر قاضی شریعت نے ہر گز رد عالم ﷺ کی حدیث سنائی آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس سے مشورہ الہی جائے وہ میں بیتہ ہے اور یہ جان کیے جاتا ہے کہ زید کہنے لگا کہ میں اس بار طاعون ایک ہسٹر پر کیسے ہو سکے ہیں؟ چاہا نیچا اس نے اپنے ہاتھ کو کاٹنے کا پتہ لگا دیا اور فرمایا اور دھوئے والا نہ آیا یا تو زید کے بارے میں اس نے بظاہر راز و فطرت کی کردی۔

کہتے ہیں کہ اس نے دنیا کا وہ سب سے قریب و نزدیک کو اس نثری کے علاج سے لئے جس کا جو گناہ ہے، اس میں بھی (یعنی جرم کی نثری) وغیرہ آیا۔ لیکن میں سے جن سہری بن برسر کے معالج خصوصی تھے مگر وہ بھی پہلے اور شہرہ میں تھے جو ان بات و دود سے کہتے اور اس حال میں کہ وہ صحت کو صحت ہو گئی۔ اس نے پانچ سال تک عراق میں امداد سے تھیں اور کوئلہ کے بہرہ مستفاد میں رہے۔ وہ سب سے پہلے تھے جو اس کی مدد کی۔ غیر ضرورت میرا کہہ دینا کہ اس کی مدد کو پہنچی تو آپ نے قریب و دُور سے اس سے یہ بھی تیری طرف سے وہاں سے نہ لیا۔ یہ سب کے لئے باقی رہا اور نہ آخرت کو نہ دھمکیاں۔

ہاں کہہ کر ابوالی الہ نے بیان کیا ہے کہ میرے والد نے عموں بڑھاپہ میں عمر بھر مجھ سے بیان کیا کہ وہ اپنے ہم آہمی میں غیب انصاری نے انجیل الہ سے بحوالہ  
حق میں تشریح کیا تھا۔ اہل حق میں صاحب انصاری نے مجھ سے بیان کیا کہ بابت اہل کفر کو شیوع اور انہوں نے سچہ و یقین اور اہل کفر کیا کہ ان سے سامنے  
حضور علی رضی اللہ عنہ سے زیارت کا اظہار کرے۔ عموں انجیل کا بیان ہے کہ میں نے اپنے انصاری دوستوں کے ساتھ حوالہ اہل حق میں سامنے ہے





دے آئے اور اسے روشن نہ کر سکے تو کسی نے کہا اسباب میں وہاں دھواں ہوتا ہے اور آتی آگھم رشتی جہڑے نے قربا کر کرنا ضروری ہوگا تو میری گردن اڑا دوں گا جب جیل سے بھاگے گا تو میں اسے ماراں گا۔ اس نے رات اپنے معاملہ میں سوچا ہوں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے چلا آیا جب رات ٹھہرے ایک گھنٹی تو یہ پٹی آکر اترتا چھین کے ساتھ شام کی طرف روانہ ہوا بعد ازاں پلاور میں داخل ہوا اور قسطنطنیہ میں ہرقل کے پاس کی ہرقل نے سہمہ کرنا کہا اور اسے بہت سے شہر پرہیز کرے اور اس کے لئے بہت سے اعلیٰ جاہلی کیا اور بہت سے خوبصورت تھانے بھی دیئے اور اپنے خاص مختصروں میں اسے بٹایا۔ اور یہ اس کے پاس چلی وہ یہ خبر ادا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب یہ سن ساقی الکلی کے ہاتھ ہرقل کو ایک خط لکھا کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا کھہ ہرقل سے پہنچا تو ہرقل نے اس خط سے کہہ کر تم اپنے چچ زاد بھائی بیل سے ملو تو اس نے کہا میں تو کسی سے نہ کہہ سکتا تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ جب کہانہ رقص اور مدحینوں اور خوبصورت عورتوں کا ذکر تھا تو وہاں ہنس ہنسا کہیں نہ تھے اور پہنے پائے کا اور میں ہاتھ اور یہ وہاں سلام کے وقت ہنس میں اس دور اس دور سے بہت خوش تھا تو کہی جاتا ہے کہ اسے اسلام کی طرف بلایا گیا اور شام کی طرف آئے کہ وہ اس کے چچ سے ملتا ہوا ہے کہ جسے اسلام قبول کیا تو اس نے کہا کہ ہل کیوں کہ جنت میں شکر ہر وہاں تھا اور وہاں مسلمانوں سے اس نے فی الحال کیا کیا جب یہ فی حق طرف دیکھتا تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اسے قبول کیا اور نبی اکرمؐ انہما سے اس کی شہادت کی۔

راوی کہتا ہے کہ اسے سنا ہے اور پہنے کی کوئی گزند ہی نہ اسے شراب دینی تھی لیکن اس نے نہ کر لیا اور جیل نے خوب شراب پی اور مست ہو گیا پھر گانے ادا کر لے رہا تھا کہ اس نے دھوکہ کی خوب پر حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے لشکرات نے عین میں انہوں نے غالی نمازوں کی مدح سراہی کی تھی اور جیل کے اندر کی سڑک کی کہ وہ اس میں شہر ہیں۔ جن کا ترجمہ یہ ہے۔

- (۱) اس دور کا کیا کہنا جس کے ساتھ میں نے پیچھے لانا میں مت مطلق میں شراب نوشی۔
- (۲) ... جھٹکی اور لانا ہے کہ اس کے آگے اور کھڑی ہے جو ماہی کے صاحب نخل و کرم ہے کی خبر ہے۔
- (۳) اور جو سمیت گزراں کے پاس آتا چھوڑتا ہے میں شام خاص خوشوار شراب پاتے ہیں۔
- (۴) ... خدیجہ پورے والے ہیں ان کا صاحب سب طرف ہے اور پہلے طریق سے اور بلند ہمت ہے۔
- (۵) ... وہاں سے چھوڑنے کے لئے نہیں بھٹکتے اور نے وہاں کے صنعتی پوچھتے ہیں۔

راوی کا بیان ہے کہ اسے ان لوگوں کا ذکر کے گانے سے حیران کر دیا تھا اس نے کہا کہ یہ جادو ہے اور اس کی حکومت کے مستقل مسلمانانِ جاہلیت کے اشعار ہیں پھر اس نے مجھے کہ اس کا کیا حال ہے اس سے کہ اس نے اسے اندھوڑا شکر ہونے کی حالت میں مجھڑا ہے پھر اس نے وہاں سے کہ کہ مجھے خوشی کر تو انہوں نے حضرت مسلمان کے یہ شمار کیا۔

- (۱) - مقام طغان پر بروک کے لٹا علاقے ہو رہا ہے کہ وہاں مسلمانوں کے گھر ویران ہو چکے ہیں۔
- (۲) - روالی کے محلات کے لئے بندیں داریاں اور ساگڑی بنائیاں بنی ہوئی ہیں۔
- (۳) - جاسکوہو اور صرکی اور بار تپاکی اور جیرین اور انڈوں کے بنے کی جگہ ہیں۔
- (۴) - ایسا نہیں اور صرک کے بعد عورت کا ضمیر ستھوڑا نا گھر ہے۔
- (۵) - اس گھر میں کیا ہو رہا ہے اور وہاں کی دکانیں ہیں۔
- (۶) - یہ ہنس میں آگھم رشتی، بخش گاہے جیسے زمانہ کے حوادث نے ملو۔
- (۷) - مجھے ہاں سے صاحب مہر کے لئے نے تاج لائے کے پتر میری نشست اور جگہ کھائی۔
- (۸) - اس کی دکانیں گھر گھر سے اور اس نے انہیں باقی اور کھو دیا تو جب وہاں سے ہونا تو اس نے اسے افرے سے۔
- (۹) - چھوڑنے سے انہیں آگھم رشتی جگہ کی۔ جو وہاں کے بار بار ہیں۔

پھر اس نے کہا کہ یہ انہیں افریدہ حسن ہیں بہت سے جادو اور ان کی حکومت کا اسے مکران کے صنعتی شہر کہے ہیں یہ خود صنعتی کے



۵۴ کے واقعات

آغاز ۱۳۵۵ھ ... اس سال محمد بن عبداللہ مکہ کے وطن واپس آیا اور اسی سال ہی پڑھا اسکی نے خانقاہ سے جنگ کیا اور اسی سال حضرت سعیدؒ نے سعید بن العاصی کو مدینہ کی ادارت سے ہٹا کر مدینہ کو لوہے کی اٹھکڑیوں اور لوہے کی دولت سے دی اور مردان کو کھانکھا کے اور حضرت سعید بن عاصی کے گھر پہنچا کر دے اور اسی سال ... کے تمام سوال۔ لے اور مردان حضرت سعیدؒ کے گھر کو گرانے کے لئے آئے تو حضرت سعیدؒ نے کہہ دیجئے یہ کام نہیں کروں گا یہ میں نے کیا ایمر المؤمنین کا حکم ہے اور مردان آپ کو گھر سے گھر کے ہونے میں ان غریبوں کو کچھ تو تم کرنا دے۔ حضرت سعیدؒ کو لڑنے کے لئے اور اسے حضرت سعیدؒ نے اسی سال کو کھانکھا کے خانقاہ سے حضرت سعیدؒ نے مدینہ کا دیا جاتے وقت کھانکھا مردان کے پاس جب خط لایا گیا تو میں نے کھانکھا کے مردان کے گھر کو کھانکھا کے اور اسی کے سال پر قیصر کے اور مدینہ کی طرف آئے اور اسی سال کا واقعہ کرتے رہے ہیں یہاں تک کہ اساتذہ کی ادارت سے اور ان کے وجہ مردان نے حضرت سعیدؒ کی طرف آئے اور ان کو کھانکھا سے ملنے اور حضرت سعیدؒ سے پیغمبر دیا اور آپ کا دار کا دار تمام یہاں تک کہ حضرت سعیدؒ نے مدینہ کا دیا ان کے گھر میں چھوڑ دیا اور اسے حق جانک اور مدینہ کا دیا۔

حضرت مولانا رحمہ فرماتے ہیں کہ یہ کتاب کے مصنف کی اعلیٰ شان کے لئے انہیں عہدہ کا سب سے مقرب و قدوسیٰ  
حضرت مولانا رحمہ فرماتے ہیں کہ یہ کتاب کے مصنف کی اعلیٰ شان کے لئے انہیں عہدہ کا سب سے مقرب و قدوسیٰ  
حضرت مولانا رحمہ فرماتے ہیں کہ یہ کتاب کے مصنف کی اعلیٰ شان کے لئے انہیں عہدہ کا سب سے مقرب و قدوسیٰ

عبداللہ علی قاضی نے اس سید کو گواہ کی قیامت پر برقرار رکھا گیا جیسے زیادے نے جب بابا تھا حضرت سید ابی اللہ علیہ السلام نے اس میں اس سید علیہ السلام نے دواؤں کو آپ نے اس کو اگر کام کیا اور شہر میں چنانچہ کے اندر کے جہاں تین تھکان کے بارے میں اور بابت کی کہ تو اس نے آپ کو اس کے متعلق بتایا چہ آپ نے اس سے اس امر میں کوا تب متروک کیا اس وقت اس کی عمر تیس تھی اور آپ صومع کی طرف کیادور چلے سے غرامان جانے کی تیار کی وہ اس نے یونہی کے پیرائوں کی طرف ہٹنے کے لئے آیا جو کہ اور اس کا اور نصف چونکہ کفر تھا اور وہ دونوں شیعہ تھا مگر اس کے لئے اور وہ اس میں کام لیا تا کہ اس کو اس سے اس کے قتل کیادور چلے گا اس سے انہیں و خیرین شہادت دہی کہ مسلمانوں نے یہ اور شیعہ کو مارے پیٹھے سے چیلانی چاہی اس نے ایک ایک سید کو یہاں قتل اور اس لئے سے پیچھے مسلمانوں نے اسے نہ تو گذر گیا اور اس کے خراج کی قیمت کو لا کھروہم کی اور اس کے ساتھ رہے تھے انہوں نے بہت مسلمانوں کی شہادت حاصل کی یہ سید نے غرامان میں دوسری قائم کیا وہ اس نے سید سے جو حلال ہیں انہیں دے تو اس کو جو حرام ہے اور گونا گونا سید علیہ السلام نے قتل کیا اس کو بہت سے لے گیا کہ شہاد کی تھی تھا اور عبداللہ علی قاضی نے انہیں بھی دیکھا تھا۔

اس سہ ماہی وقت چاہئے والے اعیان

ابو محمد اسرار بن ابی حارث النکعی سرکردہ علم کا کئی کئی تلامذہ تھے۔ آپ بھی تہذیب تھیادار آپ جی کے محبوب کے بیٹے شہناش کی والدہ کے نام ہیں۔ حضرت علیؑ کی آواز اور لہو کی تھی اس کی آواز آپ جی پرورش کی تھی آپ جی کا یہ سب سے بڑا ہے۔ جس کا اسرار باطنی انوار نے جس کی مارت پر اعتراض کیا آپ جی نے فرمایا ہے مجھے کسی کے باب کی مارت پر بھی اعتراض نہیں تھا اور خدا کی قسم کہ یہ مارت کے اہل تھے اور ان کے بعد مجھے یہ سب سے زیادہ عجیب ہے اب اس کی بوری میں آپ جی سے ملاکت ہے کہ حضور انورؐ حضرت حسنؑ کی خیمائی میں پہنچتے تھے اور حضرت اسرارؑ کو اپنی دہلی میں اب جگہ تھے تھیادار مارتے تھے اسے اللہ کے اہل دانوں سے مارت



کرتا ہوں تو بھی ان اہل اہل سے محبت کر۔ جملہ آپ کے بہت سے بھائی ہیں آپ ﷺ کی خدمت میں کی عمر ۱۹ سال تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب آپ سے ملے تو فرمائے اسے میرا سلام پہنچاؤ میں نے کہا میں آپ کی وفات کو بھیج کر آیا ہے اور مدعو کو ملے آپ کا منہ دات ۱۵۸ھ ہجری بیان کیا ہے اور بعض کا قول ہے کہ آپ نے شہادت اہل اہل کے بعد وفات پائی۔ اناضلم۔

نویان بن عیسیٰ..... رسول اکرم ﷺ کے نزدیک وہ مقام ہیں ان کا کہہ آپ ﷺ کے بھائیوں میں آپ کا ہے آپ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی کرتے تھے آپ اصحاب عرب ہیں آپ کو بھی وہ خدمت کی عطا کیا تھا وہ آپ ﷺ کے خدیوہ کرتے، آخر انہوں نے آپ کو طرد کر دیا اور آپ ﷺ کی وفات کے بعد مدینہ میں اقامت اختیار کی پھر وہیں سے مدینہ میں ہو گئے اور مدینہ میں ایک گھر بنا دیا اور وہیں رہے یہاں تک کہ کئی قول کے مطابق اسی سال وفات پائی۔ بعض نے سنہ وفات ۳۴ھ ذکر کیا ہے۔ جملہ یہ اور کہا گیا ہے کہ انہوں نے مدینہ میں وفات پائی لیکن کئی یہ ہے کہ انہوں نے مدینہ میں وفات پائی۔ اناضلم۔

جمیر بن مغظم..... پیچھے لڑا ہے کہ ان کی وفات سنہ ۵۵ھ ہجری میں ہوئی۔

ابو قتادہ عمارت بن ربیع الانصاری..... عاصی نے ان کا نام لیا ان میں رہی ذکر کیا ہے عدنان کے بعد وہ دیگر نے مروی ہیں وہی ذکر کیا ہے یہاں وہ انصاری قبیلہ انسی کے تھے وہ مدینہ میں رہے وہاں اسلام کے دین اور ان کے بعد کے مکتبوں میں شریک ہے آپ نے ذکر کیا کہ جنگ میں قابل شرف کا نام وہ تمام دین سے ہم بیان کر چکے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ انا آج کا ہجری شہادہ کا نام ہے اور عمار کا بہترین یاد و ملکہ یہ ان کی رضی اللہ عنہ ہیں اور تمام مکتب کے خالق کے مطابق آپ جنگ میں شریک ہے لیکن یہ بات صرف انہوں نے ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے مجھ سے پہلے شخص ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر سے فرمایا کہ تجھے باقی کرو گے کہ رسول اللہ ﷺ سے دوسرے کی سر زمین نے بیان کیا ہے کہ آپ نے اس سال مدینہ میں وفات پائی اور ابو شریح عدی وغیرہ کا خیال ہے کہ آپ نے سنہ ۵۵ھ میں کوئٹہ میں وفات پائی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ لیکن یہ خبر ہے۔

حکیم بن حزام..... آپ کا پھر نسب حکیم بن حزام بن خویلد بن اسد بن عبدالمطلب بن قصی بن کلاب القرظی الاسدی ہے آپ کی کنیت ابو حاتم ہے آپ کی والدہ خاتونہ بنت زبیر ہیں اور ام المومنین حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا آپ کی بیوی ہیں جو آپ ﷺ کی زوجہ مطہرہ اور ابراہیم کے ماں آپ کی والدہ کی عاصی تھی آپ کی والدہ نے آپ کو انقباض سے تیرا سال قبل آپ کے اندر پیدا کیا۔

اس کا والدہ ہوں اور آپ کی والدہ زبیرہت کہہ کے لئے اندر نکلتے تو آپ کی والدہ کو روزہ ہو گیا تو انہوں نے چلوے کے ستر پر آپ کو غم دیا آپ سرور کا نکات ﷺ سے شرف محبت رکھتے تھے جب انہوں نے جو مطلب پر شعب الی طالب میں خرید و فروخت اور عمارت پر پابندی تھی تو آپ شام سے آئے والے تھے سے ملنے اور اسے پونا کا پورا خرید لیتے پھر اسے لونگوں کی پشت پر لاد کر شعب میں لکھا کر پڑا آپ ﷺ کے اطراف میں پہنچے یہ کام آپ ﷺ اور آلہ علی بھی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی حکمرانی کی خاطر کرتے آپ ہی نے زبیر بن عاصی کو فرمایا اور آپ سے آپ کی پوری حضرت خدیجہ نے خرید کر آپ ﷺ کو پیش دیا اور آپ ﷺ نے انہیں آزاد کر دیا۔

آپ ہی نے زبیر بن عاصی کا زور خرید کر رسول اللہ ﷺ کو دیا ہے۔ آپ نے اسے زبیر بن عاصی آپ کا بیان ہے کہ میں نے اس جوان سے میں رسول اکرم ﷺ سے باہر کر کے لکھیں دیکھا اس کے موروث ہے اسے اساتہ کی والدہ نے حج کے موقع پر اسے قبول کیا اس کا بیان ہے کہ فرمایا کہ یہ لانا جاہلیت میں ماضی صالح اور دینا اسلام میں بھی ساتھ سال ہے۔ آپ قریش کے سرداروں میں سے تھے آپ نہایت ہی باوقار و فاضل تھے سب سب کے عالم تھے بہت زیادہ صدقہ و خیرات کرنے والے ملکی کرنے والے تھے۔

آپ جب مسلمان ہوئے تو آپ نے ان نیکیوں کے ارے میں آپ ﷺ سے پوچھا آپ نے فرمایا جو چاہیں تو یہی ہیں اس کی خدمت اسلام کی توفیق ملی آپ شریکوں کی طرف سے ہمیں شریک تھا اور غرض کہ شریک تھے اور شریک تھا کہ حضرت نواز آپ کو لکھی کر دیتے

آپ ان کے سامنے کھیلے گئے اس وجہ سے جب آپ قسم کھاتے تو فرماتے کہ قسم سے اس ذات کی کہ جس نے چہرہ مجھے بچایا اور جب آنحضرت ﷺ کے کہ ارادہ سے لنگھادور ہوا پھر ان میں تو نہیں آپ کے ہمراہ تھے تو حضرت عیسیٰ اور حضرت ابراہیمؑ جو جی کر نے لگے تو حضرت عباسؓ انہیں سے ابراہیمؑ کو پناہ دی اور آنحضرت ﷺ سے ان کے لئے امان حاصل کی اور ابراہیمؑ کی سبب مسلمان ہو گئے اور امروا کی طرح حضرت عیسیٰ شرف ہا سلام ہوئے آپ نے حضور اکرم ﷺ کے ساتھ خود جنہیں میں شرکت کی اور آپ نے انہیں ایک سو اونت دینے جنہوں نے عربیہ مکہ میں کیا تو آپ ﷺ نے عربیہ عطارا یا عطار مکہ لایا عطارا یا عطار آپ نے فرمایا اے عیسیٰ میں ہاں بظاہر میں ہے جس نے اے فیاض سے لیا اس کے لئے اس میں برکت ہوگی اور جس نے اسے اسراف کس سے لیا تو اس میں برکت نہ ہوگی اور وہ جس اس طرح ہوگا کہ کھانے کا لنگھ کر نہیں رہے گا۔

حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ قسم ہے اس واسطے کہ جس نے کپ کو برحق مانتا ہے اس میں آپ کے بعد کسی کا احسان قبول نہیں کروں گا چنانچہ آپ نے حضور اکرم ﷺ کے بعد کسی کا احسان قبول نہیں کیا۔

حضرت ابو بکرؓ کہ فرما حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کو پہنچا کر کہ آپ کا فریاد ہے کہ مسلمانوں کو کبھی پریشان نہ ہو جائے اس کے باوجود اسے یہ حالہ  
میں تھے رضی اللہ عنہ حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلیم کے ایک لاکھ ہجرت من کے کوفے سے تھا جو جب آپ مسلمان ہوئے تو فرمایا وہ  
ماں انا وہ آپ کے بندہ میں تھے آپ نے بعد ازاں حضرت معاویہ کو اسے ایک لاکھ شہر فرست کر دیا اور ایک روایت میں چالیس ہزار روپیہ  
فرست کر دیا۔ حضرت ابن عمرؓ نے آپ سے کہا کہ قریش میں حضرت فرست کر دیا ہے تو آپ نے کہا کہ تجھے دیکھ کر اس کے تمام کام میں جو ملے گا اسے تقویٰ  
کے جو پانی پہنچتی ہے تو میری کوئی کامیابی نہیں اسے کچھ میں نے اسے نہ دیا ہے اسے ایک شہر اب کے مشغول ہے کہ کوئی خرچہ نہ دے۔ میں اس کے  
بدلہ میں جسے میں مگر خرچوں میں گناہ تھے کہ وہاں ہوں کہ میں نے اسے اللہ کی راہ میں دیا ہے اور قریش کے لئے یہ شہر عداوت کے تو میں اسے قائم تھا حضرت  
سلیم بن حرامؓ کے کہ اس میں کوئی شخص داخل ہو کر کھائے جس کی عمر چالیس سال ہو آپ اس میں پندرہ سال کی عمر میں داخل ہوئے یہ بات زید بن یحییٰؓ کا  
نے بیان کی۔

فہر نے بیان کیا کہ ایک سال حضرت عکیم نے حج کیا اور موجودہ کراؤن اور سوکھریاں چپ شری اور عطران میں ان کے ساتھ ایک ہندوستان کے شری کی طرف سے چاندنی کے ہار تھے اور ان میں لکھا تھا کہ عکیم بن خزام کی طرف سے ان کے کراؤن کا غلام ہیں، یہاں آپ نے انہیں آزاد کر دیا اور ان کو جانوروں کو دیا کہ وہ حج قبول کر لیں۔ اسی سال وہ پانی اور جھڑی نے اسی کے علاوہ بھی قبول کیا۔ آپ کی عطران میں ان سال حج۔

حضرت حوٰیؑ بن عبدالمعزی عامری..... آپ جللیٰ تھوڑے صافی ہیں آپ نے حج کے سال اسلام قبول کیا اور یہی عمر پائی اس لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو ان لوگوں میں شامل کیا جنہوں نے انصاف و برائی سمجھنے کی آپ نے مشرکین کے ساتھ دوسری شمولیت کی اور دس روز زمین اور آسمان کے درمیان فرشتوں کو دیکھا اور آپ حد یہیں پہنچے جہاں جاتے اور صلے کے بارے میں کوشش کی اور جب عمرو السخانی وافر آپ اور کئی کورسوں انکرم رکھنے کے لئے فروج کا حکم دیا اور آپ نے حضرت بلالؓ کو حکم دیا کہ سورج غروب ہونے سے پہلے کہ میں وہاں پہنچاں

آپ کا بیان ہے کہ میں نے ابن قداموسالطیٰ کا سلام کا ارادہ کیا مگر یہی ہوتا ہے کہ منظور خدا ہوتا ہے جب فتح مکہ کا اناخا یا تو شمشادہ پر فخر ہوتا ہو  
مگر یاد رکھو کہ کیا میرے ہاتھ پر جاہلیت کے دوست حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بنا کر کہنے لگے کہ اسے جواب کیا ہو؟ اہمیں نے کہا اچھے  
ذلیل! ہم چاہیں گے کہ اسے دوست ہے۔ اچھا تو کون سے سب سے زیادہ حسن سلوک کرنے والے ہیں اور اس صلہ فی کرنے والے ہیں اور شمشادہ اس  
دلیل پر ہم سب سے پہلے تو شمشادہ کے ساتھ کیا نہیں لے گئے تھے؟ آپ نے کہا کہ اس کا جواب یہ ہے کہ میں نے اس سے کہا کہ اسے دوست ہے۔ اچھا تو کون سے سب سے زیادہ حسن سلوک کرنے والے ہیں اور اس صلہ فی کرنے والے ہیں اور شمشادہ اس  
کے پاس تھے ابوہریرہ نے مجھے کہا کہ سلام علیک! اچھا اب تو وہ دوست ابوہریرہ کا تو شمشادہ نے جب کہا تو آپ نے کہا کہ اسے جواب کیا ہو؟ اہمیں نے کہا اچھے















دن پنجہ علاو پھوٹا پھوٹا کر دینے لگے اور کہنے لگے کہ کاش میں مر جاتا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے سدا اگر تیر جنت کے لئے پیدا ہوئے ہو تو تمہاری عمر سدا نہیں ہوگی اور تمہارا مسجداں چل جائیں گی تمہارے لئے اچھا لگاؤ اور پرہیزگار اور میری جنت میں مقیم ہو غیرہائے کمال میں، یہ بیخلاف علم میں قسمیں میں سدا جان لیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ ہی کی شہادت ادا کی کہ درست ہے اور اس کی وجہ لگاؤ ہے۔

سید بنی ہاشم نے اسے تجھ سے بھلا حضرت ابو بکر صوفی رضی اللہ عنہ روایت کیا ہے کہ آپ نے یہاں کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے سنا کہ اللہ اس کے حق کو درست کرے اور اس کی دعا قبول فرمادے اسے بچے بندوں کا محبوب ہے اور حضرت ابن عباس کی روایت سے بھی نقل کیا ہے اور ابو بنی عاصم و مثقال بن عظیم بن عیینہ و عظیم سے روایت ہے کہ حضرت سعد نے کہا یا رسول اللہ! انہما فیہا سعدا کیجئے کہ وہ میری دعا قبول کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تیرے کسی دعا کو اس وقت تک قبول نہیں کرے جب تک دعا چاہے تو اسے کو پاک کر کے اس میں حضرت سعد سے کہا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ میرے کھانے کو پاک کرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دعا فرمائی تو ان کا بیان ہے کہ حضرت سعد اس خوشی سے بھی اجتناب فرما رہا تھا کہ تیرے جو اپنے کھیت میں پاتے اور جس کھجور کا پودا وہاں دھانک رہا تھا نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور جیسے آپ دعا کرتے تو لی ہوتی۔

ان سے مشہور اللہ جسے بھیجیں گے عبداللہ بن عمر کے طریق سے چار من سونے کے ٹکڑے دے گا یہ کمال کوثر ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے یہی حضرت سعدی اگر طرح سے لفظوں کی یہاں تک کہ انہوں نے کہا کہ وہاں بھی ابھی طرح انھیں جیتے جیتے تو اس کے جواب میں حضرت سعدی نے کہا جہاں تک میرا معاملہ ہے تو میں اس میں کوئی کمی نہیں کروں گا ابھی رسول اللہ ﷺ نماز پڑھاؤں، بیکی دو رکعت کو تمہارا کھانا کھاؤں اور آفری دو ٹھکڑے حضرت عمر نے فرمایا: اے ابوسحاق! تمہارے بارے میں یہی گمان ہے مجھ پر؟ آپ نے کوثر میں ان کی گھٹلوں میں حالی دو رکعت کرنے کے لئے تھی وہ ان کا تو در نماز میں بھی سے جس سے ابھی پوچھنا تو وہ آپ کی تعریف ہی کر رہے ہیں بلکہ کہ وہ مسجد نبوی میں گئے ہیں سُنو راتوں میں سُنو سالہ سعدی اس میں اللہ تعالیٰ کی دینی نے کُفر سے بڑھ کر کیا، حضرت سعدی میں کوثر نہیں جیتے اور نہ وہ یہ کہہ سکتے تھے جیسے وہ ان کے معاملہ میں انصاف سے کام لیتے ہیں حضرت سعدی کو جب یہ بات پہنچی تو آپ نے دعا کی اے میرا اللہ اگر تم میرے یہ بندہ وہاں کوثر کو دے گا تو میں اس کی حمد و ثناء کروں گا اور اگر آپ نے اس سے انکار کیا تو میں اس کی حمد و ثناء کروں گا۔

مادی کہتا ہے کہ میں نے اس کے پاس ہوا میں بیڑے اٹھیں گوار، کچا کس کی آبی اور آٹھ گھنٹوں پر گرمی ہوئی تھیں اور وہ اسے میں کھڑے ہو کر ان کی کون  
نہ سے ٹھنڈا اس سے ہم کھا گیا تو وہ کہنے لگا کہ: بخوبی بار بار ہے، فیہ صحت صحتی درودا ملک گئی ہے۔

ہوا ایک غریبہ راحت میں ہے کہ اس نے بخار کے خون کا زمانہ پایا اور اس میں کھل اٹھ اور پھر اسی نے جان لیا کہ قاضی ابو یوسف نے ہمیں چاہا کہ مراد بن مروزی نے ہمیں خبر دی کہ شہب نے سہو بن ابی ارقم سے کمال مسجد بن السبیل نقل کیا ہے کہ حضرت سعد بن ایک ٹھکی ٹھکی شہزادہ کہ بہت قتل و کشتی تو ہوا ہے اس کی کھن جس سے موت گئی اس پر حضرت عمر نے ایک دھار اور سہو بن ابی ارقم سے حضرت سعد انیس روئے سے لئے چٹکی کھنڈے حضرت عمر نے انھیں لہ کر لیا حضرت سعد حضرت عمر کو بدودا دینے لگے تو حضرت عمر نے انھیں روک دیا اور فرمایا کہ سہو بن ابی ارقم آپ نے حضرت عمر کو سائل کر دیا۔

[illegible]

آج پھر کچھ حضرت محمدؐ نے دعا کی، اللہ تعالیٰ اس کی زبان اور اچھے کلمات میں کھاتے رہے، سوئیں گے کوئی تیرے اس سچے کلمے سے۔  
گوئیگا کہ اگر اس کے دونوں ہاتھ ٹٹکے ہو گئے۔

نژاد کلائی اور سیف بن عمر لے عبد الملک بن عمر سے نکاح القیصر بن عبد حضرت صالح بن عمر رضی اللہ عنہ سے نکاح کیا ہے کی انہوں نے ان کو نبی سے



میرا گدوش تھا اور وہ جلان لگی کے عالم میں تھم رہا تھا۔ لہو بہہ پڑا ہے۔ آپ نے فرمایا اسے جھڑکتے جھڑکتے نہیں رہے۔ خدا اللہ مجھے خدا آپ کیسے دے گا وہ کب تک میں ہوں ماضی حقائق مسنون کی نیکیوں کو کون الٹ دیتا ہے۔ پس اللہ کے لئے میں کروں گا۔ کفار کی نیکیوں کی وجہ سے ان سے تحفیف کرے گا۔ وہ جب نیکیاں فہم ہوا میں تو سر ہل کر گواہی دے گا۔ وہ اپنے کمال کا ثواب ان سے دے گا۔ جس کے لئے وہ مرے گا۔ اللہ کیا اور ہندو ہری نے بیان کیا ہے کہ جب حضرت مسیح کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے ایک پادری کو بلوایا اور فرمایا مجھے جس میں کفن دے گا میں دے گا۔ وہ کہہ کر مشرکوں سے غور کیا ہوا تھا اور اسے آج کے دن کے لئے چھاپ دے گا۔

حضرت سعد کی وفات ہوئی۔ سید باہر مقام خلیق میں ہوئی پھر لوگوں کے کدھ سے پر ہزاروں اٹھا کر یہ لایا گیا مرنے والے آپ کی نقاد جاننا۔  
 پڑھائی اور وصیات الخیرین کی نکتہ اصلاحات نے بھی نرہ میں حضرت کی قصی میں جن ہوئے زیہ اور مشغول رہا جس پر انکو لوگوں کا کائنات ہے یہ حد  
 اس سال ۵۵ھ میں درنا ہوا خلیق کے مطابق آپ کی عمر ۵۵ سال سے زائد تھی شہ علی بن محمد نے فرمایا کہ عمر و بنی شتر میں آپ کی وفات سب  
 صحابہ فرمیں ہوئی اور لوگوں کا یقین ہے کہ کھڑے تھے آپ کی وفات سب سے خوش ہوئی رضی اللہ عنہما آمین۔

انہیں بڑھادی نے آپ کی وفات کا سن ۱۵۵۶ء میں آپ کے حشر و مجسم کو مغرب میں لٹا کر دے ڈالنے کے حکم سے ۱۵۵۸ء میں بحر  
آفریت کی منیت نے اس کا خاکہ کھدایا۔ سر حضرت شمس علی بن ابی شمس نے تہذیب و حضرت ام سلمہ نے وفات پائی سلطان علی محمد ۱۸۱۵ء تک جب  
مردم میں نے کہا کہ حضرت سعد کا جھوم تھا جھوم تھا اچھیلیاں کشہ وہ ایک گائی اور جھوم بہت بالوں والا تھا آپ بالوں پر کاغذ خشاب لگا گئے  
تھے آپ کی میراث وہ لاکھ چھ سو ہزار تھی۔

فخرا بن عبد اللہ انصاری، اسی موصی اللہ علیہ السلام سے پہلے ایک آدمی مقرر کیا، بہت دھواں میں اسی شریک تھے ہر شے پر ملے گئے۔ حضرت معاویہ بن ابی سفیان نے کہا کہ میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے بعد وحشی کے قاضی بنے جو یہ کہتے تھے کہ ان کے دھما ۵۳ ہیں، وہی بغیر آگاہی کا کہا ہے۔ ۶۷۰ میں فوت ہوئے تھے۔ علامہ ابن ابی شیبہ نے اپنی کتاب الکمل میں لکھا: وہی سال یعنی ۵۵ میں فوت ہوئے۔

[illegible]

உதவி

حضرت عابدی رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت تھے کہ سرسبز چٹاؤں پر اپنی اہلیہ نے بول دی کہ میں کو کھڑا کر دوں گا کہ میں نے اس کو سٹکا رکھے  
اس پر سرسبز چٹاؤں پر سرسبز چٹاؤں پر فوجیوں کی آمد جب میں حضرت سیدہ رضی اللہ عنہ سے کھڑا کر دیا کہ وہ سیدہ بنی عقبہ کی بیٹی تھیں  
نے لگوں کو کھڑا کر دیا وہی سال حضرت عابدی رضی اللہ عنہ نے بناؤ غلامان سے پیدا ہوئے اور کوکھ میں اس کے سیدہ بنی عقبہ کی زبان کا لہجہ تھا کہ  
چاندی کا سامان رواں ہو گئے معتقد ہوئے کہ اس کو کھڑا کر دیا ہے۔ لڑکی بچہ کی تھی یہی ہے کہ اس کو کھڑا کر دیا ہے۔ سیدہ بنی عقبہ کی بیٹی تھیں۔ یہ سیدہ بنی عقبہ  
شہید ہوئے کہ یہاں سے کہ حضرت حمزہ بن عبدالمطلب بھی اس میں شامل تھے۔



[illegible][illegible][illegible]

[illegible]

204167

ہیں، مالی معاونت کے ساتھ ہی عبداللہ بن قیس مرزہ میں دو سو مین روپے واقد کی کچھت میں اس سال شوال میں حضرت سیدنا رضی اللہ عنہ نے مردان میں لکھنؤ میں گوردی سے مسز کو روپے دو سو دینا جب میں ابوحنیفہ کا نوڈر بتلائی سے اس سال کو کوئی ترقی نہیں کہہ دینا کی حکومت۔ اسی کے بعد قس کی کٹا کر لکھا کہ بن قیس کو ملے اور عبداللہ بن مرزہ اور حاکم کا سید بن امان کو درختہ طلاس میں الجھنے کی قرہ نے ہیں اس سال حضرت امان بن حنیف انصار اول جو محمد اور ان کے بھائی حنیف کے بھائی تھے فوت ہو گئے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ انہیں سوا احوال کے فرج کی دوسلوں کے لئے مقرر فرمایا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں کوہ میں لایا۔ یہاں  
 جب حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کے ساتھ آئے تو انہوں نے انہیں لایا اور انہیں اپنے لئے نکاح کر دیا تو ان کی لاشیں اور  
 انھوں کے بچوں کے بال بچ لے گئے۔ ان کی کھانا بھی بھڑکی۔ اب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ذرا آئے تو شہزاد کے حوالے کر کے فرمایا۔ اب  
 امیر المومنین میں آپ سے جدا ہونے وقت پہلے قرابہ دے رہے ہیں یہی کتاب آپ سے ملاقات ہو رہی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سترائے اور فرمایا  
 کہ کچھ اللہ کے نزدیک اجر ہے گا۔ اس لئے اللہ کی تسبیح میں اس سے ایک حدیث وہ مروی ہے جس میں ایک ایسا آدمی ہے حضور ﷺ  
 اور خواست کی کہ آپ نہ کریں تاکہ میری بیوی کو لے لی جائے چنانچہ حاکم وہ سے اس حدیث سے ان کی بھائی کو لے لی تاکہ اس کی لے بھی ان کی آپ  
 حدیث۔ اہمیت کے لئے فراموشانی کی صورت کے لئے ان کی وفات کی ہے۔ یہ شیخین ہیں کی۔ واللہ اعلم۔

## ΔΑΓΕΓ

[illegible]

مکے ہمارے ساتھ بھی گھسارنی دھواؤں ہوئی جو ہمارے بھائیوں اہل کوفہ کے ساتھ دھوا رہی ہے چنانچہ انہیں اس اہم حضرت حماد پر بھی ہاتھ دھونے کے پاس آجائیے یہ لمبا دم میں سنا وہ یہی خدّ بھی بصورت خدود پار میں حاضر ہوا وہاں اس نے وہ کیا کہا اس اہم حکم بھی سنی ہوئی ہے جو ہمارے گھر کی کیا بات تھی ختم الہی کو قہور الہی صغر نے دھکا دیا تو کیا حضرت حماد پر بھی اللہ حوئے حماد پر یہی خدّ کو دیکھتے ہی کہا آجئے آجئے یہ حماد پر یہی خدّ ہے ہاں۔ اہم حکم کہنے کی ان کا آنا ہمارا جو مجمعہ کی کے حلقہ نشین اس کو دیکھتے سے پھر یہ حماد پر یہی خدّ ہے کہ اہم حکم ہوا تو قہور الہی کہتے تھے تو نے شادی کی تو کیا عزت نہیں کی تو نے جو لڑکا جو تودہ لانا لائی تھی کیا اور اب تو چاہتی ہے کہ خیر لہا منی بینہاں اہل عالمی ہے اور ہمارے ساتھ بھی وہی معاملات آئے۔ جس نے ہمارے بھائیوں اہل کوفہ کے ساتھ کیا اللہ تعالیٰ اسے سیدنا خدّے کے اہل لے کر کر لیا تو ہم اسے سنی مامور رہیں گے کہ اس کا سر نیچے ہو جائے گا یا اس نے کیا جس سے مدد ملے ہو جائے گا۔ اگرچہ یہی حماد پر یہی خدّ ہوا مامور ہیں ہوں حضرت حماد پر یہی اللہ حوئے اس کی طرف حماد پر ہو کر فرمایا اس بہت ہو گیا۔

ایک حیرت انگیز واقعہ... اسی ہجری نے اپنی کتاب النظم میں سند کے ساتھ لکھا ہے کہ بنی حزمہ کے ایک نوجوان کا دین وہم الکلم کے ساتھ ایک قصہ پیش آیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک دن حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مروان بن الحکم کو لکھا کہ مجھ سے تھک چکا ہوں اور مجھ کو ایک نوجوان نے کمر سے کھڑا اور اسٹار ہند نے گھنٹن میں دیا ہے اس کی صدا کی محبت کا کلمہ رکھو! تھا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اسے ترہیب دیا کہ اس کا قصہ پوچھا تو اس نے کہا اے امیر المومنین میں نے اپنے چچا کی بیٹی سے شادی کی تھی میں ہنس نہ کر رہا تھا کہ تم لوگوں نے وہ سارا مال اس پر لٹا دیا جب میرا مال والے باہر ہوئے گا تو اس کے باپ نے مجھ سے کہا کہ تمہاری کھیتی کر کے کوفے والے سے میری دیانت کرو دی اور کوفے کے گھر کو میری بیوی کی خصوصیت کی اطلاع کر لی تھی میرے پڑے میں چڑیاں والے دیر اور میرے اوپر بھر کرنے کا کہ میں اسے طلاق دیدوں چہ فتح مجبور نہیں نے اسے طلاق دی وہی عدت ختم ہوئے ہی آپ کے گھر نے دس بیڑے اور ہم سے کہ اس سے شادی نہ دیاں اسے امیر المومنین میرے آپ کے پاس آیا پہلے آپ فرمود پریشانیوں مظلوموں... ہر گھر چچہ بچھے اس قسم سے بچتے دل سختی ہے پھر وہ روز اور تیرے بھلائے (تربہ امیر سے حدیث میں آگئی ہے) ایک میں بیٹا دیاں ہیں میرا کس قدر وہ اچکا ہے اور آکھیں منظر ہاں میری کھیتی جی رہی تھی، خدا رس دی ہیں ماضی کی حالت بھرت ناک ہے جس سے طیبہ بھی حیران ہے۔ میں نے جو حکم ہوا اسٹار... کھلم کھرا میری خواجہ تھی کھس دی۔ ہا۔ نہات میرے لئے رات نہ ہوتی لہذا میرے لئے

ملنے سے رہا۔

یہ سن کر حضرت صادقؑ کو پہان پر دم بڑھ آیا، چنانچہ انہوں نے اس کی ہلکھڑکھا جس میں اسے غصہ سے کہہ تھا: اے غلامی! تم کی ہر گتھم اٹھانے کی تیار ہو  
اسے طلاق دے جب خدا پہنچا تو اس نے ایک مرد آفریقی کو کہا کہ میری خواہش ہے کہ اس مرد المومنین مجھے دس سال کی عورت کو دیکھ سالی تک رہے، دینا مگر  
مجھے تو اسے دے کر اسے ہمراہ لے کر طلاق کے حلق خود کرنے کا ٹھیکہ اس کا دل نہیں لین رہا تھا اور مجھ اپنی خد کے کرتا تھا، وہ اسے طلاق دے  
غریب و پیر اظہار فرما نے اسے طلاق دے دی، پھر وہ فقہ کے ہر امام سے حضرت صادقؑ کے پاس پہنچے تو جب وہ ان کے سامنے کھڑی ہوئی تو انہوں  
منظر فرمایا فصیح اعلان اور شیریں کلام، تو خود فرمایا کہ اسے کمال حاصل تھا، صلابت نے اس کے چہرے کے بچے سے کہا کہ اسے مر گیا، کیا اس کو  
ایک بڑے عرصے کے بعد انہوں نے دیکھا ہو اس نے کہا ہاں جب تیرے ہر امام کو دیکھو، خود مگر یا شیخا بڑے سے ملا۔

ترجمہ..... مجھے غریب اہل اور اس شخص کی طرح غنا کرمت چھوڑ جا کر پیسے سے بچنے کے لئے آگ کی پناہ چاہتا ہے غزوہ اور ہر جہان دشمنوں کی سلاخوں اور پسوں کی دو طرفہ شمشیر سے ہمراہ ہے اہل حق ہوا مشغول ہادی ہے مسکن کوئی حائل نہیں اور اس کا دل خوب بھرا ہوا ہے نہ کی قسم ہم اس کی محبت کو بھلا نہیں سکتا جب تک سنا فی قرع میں چھوڑ کے کیچنے چلا جاؤں میں یہی مصلحت سمجھتا ہے سب کمال اس کا، موت ہے اور اب جس کے بغیر تجھے نہیں چھوڑوں۔

حضرت سجاد رضی اللہ عنہ فرمایا کہ اس صورت کو اختیار نہ کیے جس کو کھانچے یا کٹے یا مساجد یا خانقاہوں میں سے کسی نہایت بے وقار کے ہاتھوں میں لے کر رکھ دیا جائے۔







موجود نہیں ہے۔ تاہم پھر بھی خاقانی دہ بھروسید نے چراغِ جہاد دیا اور کیا تھا ہر مذہبی رحمت، وہاب تو مجھے بھی نہیں دیکھ رہا ہے اب اپنی قسم است جہاد میں نے کیا تھا۔ خاقانی میرے کو سامنے نہ کرے نہیں لاکھ روایتیں نے شک کر دیا ہے میں اپنی کہنا جاؤں تو حق نہیں کہنے شرارتی کی حید نے کیا کیا میرے دیکھ میں لے لیا۔ مسکاؤں دیکھ میں سے خاقانیوں نے کیا میرے کھمروں کے لکے لکے کوئی آدمی لاکھوں سے کہہ لگاتے دھواؤں میرے پاس کہ کوئی نہیں بھڑا دھم دھم اپنی پٹی کے پیسے کہ کینا کا کر دیا۔ مجھے ایسے کام کرنے پر مجبور کیا ہے جس کی وجہ سے میں امیر کے سامنے سوا ہوا ہوں یہاں سے کوئی لڑائی بجز دینے کو مجھ پر ہے جس کا کہنے والا کوئی نہیں میرا خیال ہے کہ اس نے اپنے غلط اپنے کام کے ساتھ کوئی لڑائی ہوئی تو عزم و کثرت نہ صرفی صورت سے کیا جڑو تھا ہے میرا حال اور ہمارا پہلہ ڈالنے لے تو چاہیہ اور دشمنوں کو مل کے پاس دیا جہاد تو مل کے تیار میں نے اعلان فرمایا کہ ان کے پاس کوئی عزت نہیں تو اس نے میں حوائی غلاموں کو تھما دیا۔ ان افراد نے کئے مجھے بے دھم تو میں جلا کر بے کمر چھٹا کر دیا جگہ ہے کہ ہر غلام کے سر پر دھن دار اور ہمیں جس میں نے غلاموں سے کیا کر دیا۔ ان کو پہلے جادو کر کے لگے سامنے سے میں بھی تجھے دیا ہے کیوں کہ وہ بے کمر کے پاس وہ یہ ہیں جیسے تو سزا میں کو اٹھانے والا بھی ہے۔ اور چنانچہ ایک مصر ہوا ہے چہ چپاں میں شخص کی حالت کافی بہتر ہوئی۔

ابن عساکر کا خیال ہے کہ ابوالی عثمان نے سید بن العاص کے پاس دعا یا سوال اور دعا بھیجا کہ وہ اپنی صاحبزادی ام حرم کے بارے میں جو آیت رحمتِ قرآنی میں ہے وہی کہیں کہیں سے کچھ زیادہ کو سلام لانا تو اس کرے۔ جب یہ اس کو یہ بڑھ چکا تو اس نے تھا کہ اب وہاں کو پہلے مصر میں میں شہر تھم کر دیا اور بڑا کثیر الشہاد میں جواب دیا تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، کلام اللہ الانسان ليطعني ان والا استغنى ان و اگر نہیں چلک جب انسان اپنے آپ کو مستغنی کر لیا ہے تو خود غریبی کرنے لگتا ہے اسلام۔

ہم سے روایت بیان کی گئی ہے کہ حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ کیا کہ میں انھوں نے نہایت ہوشیار کیوں سے میں خود رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں پیغام نکاح میں خود ان کے کتا ہے ہم میں سے مشورہ کیا کہ میں انھوں نے نہایت ہوشیار کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے ان کو قبول کر لیا تو لیکن حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ نے جس کا میں حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ سے مشورہ کیا تھا میرا جواب دہی تھا ان اور حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ نے ان کے پاس ایک ایک کھد ام جمع دئے اور دوسری روایت میں ہے کہ وہ لاکھ بیچ دئے تھے سعید کے گھرانے میں اس کے ساتھ جانے کے لئے تیار ہو گئے لیکن اس نے کہہ کر میں اپنی لاندہ حضرت طاہرہ کو گھر سے نکال دیا نہ کہیں کہ کتا چھپا میں نے ٹھانی چھوڑ دی تمام ماں ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے پاس رہے نہ بیانی میں امیر و امیر بن حمار نے جان کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعید بن العاص رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو انھوں نے اسے بڑا سو دھم دئے کہ تم سے یہ غلام نہ لے کیا جائی سو دھم دیوں بار بار سعید بن العاص رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے تو باجی سو دھم سے مجھے لیکن میرا خیال یہاں کی طرف تھا تو اب یہاں تھا وہ دوسرا ان دن جاؤں کہ لے کر دے گا سعید نے کہہ کیا میں تمہارا حق نہیں دیا کیا اس نے کہا میں تو میں نے لے لیا ہے لیکن وہ مجھے ذمہ پر آئے ہے کہ وہ آپ جیسے انسان کو کہے لگے کہ عبدالمطلب بن ہاشم کہتے ہیں کہ ایک شخص چار روزوں کی خدمت کے سلسلے میں اپنی دیندہ سے دعا مانگنے کے لئے آیا تو لوگوں نے اسے جاکر حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ یا عبید اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ یا سعید بن العاص رضی اللہ عنہ یا حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس جاکر چاہو تو شخص مسجد کی طرف گھر سامنے سے سعید بن العاص رضی اللہ عنہ آ رہے تھے تو لوگوں سے اس نے پوچھا کہ کون ہے جہاد کیا کہ سعید بن العاص رضی اللہ عنہ وہاں جا کر ان سے طاعن رہا لیکن سرگزشت متلاذذ میں سے مسجد جانے کے لئے میرا دیکھا آگے لڑا میں نے کہ کوئی ضرور لے آؤں اس نے کہا میں نے آپ سے مال لیا ہے کچھ گھنہ نہیں تھا، مگر میں نے کہہ لگے معلوم ہے کوئی لٹھالے ہلا لے آؤ کہ پتا نہیں ہے جا میں بڑا سو دھم دینے سے وہ شخص بل لٹھا تھا جس کو میں نے کہا کہ سے کچھ نہیں تھا۔ سعید بن العاص رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے بیٹے سے فرمایا اسے بیٹے نے اگر جاسوس کی کی لٹھا تھا تو اسے کئے پھر مگر اللہ کی رضا کے خاطر میرا کہہ کر کوئی شخص تمہارے پاس آئے اور اس کا خون میں کے چہرے پر ٹھہرا ہوا ہوا میں کے ال میں یہ قدم چھو کر دے گا۔ میں نے تو اگر چاہا تو مال دے دے پھر بھی تو اسے اس کا حق لانا نہیں کیا سعید کو قول ہے کہ میرے منہ میں اس کے میرے اور میرا حق ہیں کہ اگر وہ میرے قریب آئے تو اس میں میں مل کر لوں پہلے تو اسے لئے مجلس میں بیٹھ کر دے اگر وہاں نہ لگے بات کرے تو میں کی بات غور سے سنوں اپنے



[illegible][illegible]

ان کے حضرت اچھے بہت مرید تھے اور ان میں ان کی کوئی وصاحت نہیں ہے۔ میں نے دیکھ کر اپنے والد سے انہوں نے اچھے مرید ہیں اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو اپنے مال کی حفاظت کرتے ہو انہیں اور اوروں کو بیعت نہ کرو۔ یہی نصیحت اللہ عز نے اپنی صاحبزادی سے کیا۔ ان کا بیعت نہ کرو اور نہ ہی خواہد کرتے تھے۔ ہمارے کسی عہد کے خواہاں کی خدمت میں کوئی شخص حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو اپنے مال کی حفاظت کرتے ہو انہیں اور اوروں کو بیعت نہ کرو۔ یہی نصیحت اللہ عز نے اپنی صاحبزادی سے کیا۔ ان کا بیعت نہ کرو اور نہ ہی خواہد کرتے تھے۔ ہمارے کسی عہد کے خواہاں کی خدمت میں کوئی شخص

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ جو کچھ ہوا، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف سے اس میں  
 سب سے بڑا حصہ تھا۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے فعلی ہوتی تھے، وہ ان کی والدہ و مادر بن گئیں، انہیں جتنی وجہ کہ ان  
 سترتین کی طرف سے شریف، شہید و غلبہ کیا، ہر اپنے والد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فعلی کے کاروائے سے لے کر رسول اللہ ﷺ نے کیا  
 اپنے ذریعے سے لے کر ان کے چچ و خاں زاد حضرت عائشہ کے ساتھ جو کچھ ہوا، سب کے ساتھ میں مسلمانوں نے اور ان کے لئے ہر جہت کر کے  
 دینے کے لئے اللہ جل و بالا انہیں خیر سے عاجز و ناتوان قرار دے دئے، ان کے ساتھ مسلمانوں میں سے تھے۔

جس دروس اللہ تعالیٰ انکسار ہوا اس، اور حضرت جبریل علیہ السلام کے مکان پر پھر ایک مانع تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہنچنے پر سہارا ہے  
 ہونے لگی جس حضرت جبریل علیہ السلام نے اپنی کمر بستی اس وقت نہ تھیں جس میں ایک برس سو گئی تھی آپ ﷺ اس کی طرف دیکھنے کے تو حضرت جبریل علیہ السلام  
 اللہ تعالیٰ کے لئے نہ کر چکے نہ کہ اللہ تعالیٰ کو کہہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ نے اس سے بھی طریقہ سو گئی کیا اور فرمایا السلام ہو اسمہ ہو  
 لا اعلیٰ اور جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہہ کر حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے سرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ دیکھ



استیضاح -

مجھے ایسی کی یاد آئی۔ وہاں کہ مقام ۱۳۱ ک سے ۱۳۲ کے درمیان تھے۔ اور جہاں کی بجائیں ان کا کھانا ہے کہ سرحدوں میں ایلپ ۱۰۰ تیس۔ نہ بغیر کرلو ہے جو درمیان قائم ہے۔ یہاں سے اتر کر آئی ہوئی ہے جس سے ملنا چاہتا ہوں شاید جب۔ اگلے سال کوک رنج کے لئے آئیں تو اس سے ملاقات ہو سکے۔

[illegible]

الغریب کا کہنا ہے کہ مجھے عبدالرحمن بن یحییٰ نے عبد الرحمن بن ابی ابراہیم کے حوالے سے دشنام دیوں سے بچانے کے لیے یہ بات سنائی کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے دشمن کی حق گوشت کھانے سے بددعا کی کہ جو کسی اللہ سے بددعا کرے وہی خود متعلق ہے اور اللہ کی بیعت تھی، یعنی دشمن کے مصروفات کے عربوں کے دشمنوں کی بیعت تھی۔ واللہ اعلم۔

حضرت عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ... قریش بائیں پہ بھائی عبداللہ بن عباس سے ایک ماہ چھوٹے تھے رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد تھے ان کا والد کا نام ابو الفضل بن عبد مناف تھا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی اور بیویاں تھیں خواہر سوتیلی شہر اپنے والد کے مشاب تھے عروسی ہے کہ رسول اللہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی بیویاں اور ان کی دیگر بیویاں میں نماز کر کے کھانا کھا کر چھوٹا چچا اسے یہ انعام دے گا چنانچہ جب عبد اللہ نے اور آپ کے بعد جو تک پڑھتے اور آپ نہیں پڑھتے اور

[illegible]

ایک نہایت بے گناہ ایک دارالمان سحر و جادوئے ظلم کے ماتحت ایک ہونے کے مکان میں اترے ہونے کا اعتراف کر گیا۔ وہ اپنے ان کی نفس، مصلحت اور حق سے متاثر ہو کر اپنی بچی کے ساتھ جبر و ستم سے پاس سے جہان کے لئے کوئی فیجی ہے اس سے کہا وہ صرف ایک بچی ہے جس سے تمہاری بچی کی زندگی ہے۔ بدلے کہا ہے کہ وہ بچی جو پرہیزگار ہے پھر اس نے پھر اس کی بچی کو جان کر نہ لے گا اور اس کی بچی کو جان کر نہ لے گا یہ راز کا شہر لاہور ہے۔

ترجمہ :- اسے پڑھ کر بھی کئی کھٹ جگہ پائوں کہ جاگ کر اوروں کی، انجمن میں ہے، اسے سمجھنے کی۔

اس کے بعد اس نے کھانا کھا کر کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بلانے اور ان کے خاصے کمرے میں دیکھا اور دونوں نے کھانا کھا کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی۔



کاوتھ نے انہوں کو دیکھا تو انہوں نے قرب کی خاطر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا پیش پا تھا اور پھر کھڑے ہوئے۔ انہوں نے اپنے سے کہہ لیا۔ یہ لوگ تو ان کے رسول اللہ ﷺ کی قریبی اور آخرت کی مکی گزری ہیں۔ انوں کا ادب و تہذیب دیکھا اور انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کمرے میں بیٹھ کر دیکھا۔

نہایت محترمہ حضرت عائشہ سے پہلے سے انہوں نے اسکا مل سے انہوں نے معصوب بن اسحاق بن طلحہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ میری قریبی کا عیٹ ہے کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی کی سیدہ بنی دیکھی ہے۔ اس روایت میں امام احمد رحمہ اللہ نے ذکر کیا اور باہرانی کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے سے کہے کہ میں نے سیدہ بنی دیکھی ہے کہ میں نے انہوں کو فرمایا ہے۔

ابن ابی نعیم نے اس سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسکا مل سے انہوں نے معصوب بن اسحاق بن طلحہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ میں نے سیدہ بنی دیکھی ہے کہ میں نے انہوں کو فرمایا ہے۔

ابن ابی نعیم نے اس سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسکا مل سے انہوں نے معصوب بن اسحاق بن طلحہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ میں نے سیدہ بنی دیکھی ہے کہ میں نے انہوں کو فرمایا ہے۔

ابن ابی نعیم نے اس سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسکا مل سے انہوں نے معصوب بن اسحاق بن طلحہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ میں نے سیدہ بنی دیکھی ہے کہ میں نے انہوں کو فرمایا ہے۔

بہت سے احادیث میں مذکور ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسکا مل سے انہوں نے معصوب بن اسحاق بن طلحہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ میں نے سیدہ بنی دیکھی ہے کہ میں نے انہوں کو فرمایا ہے۔

بہت سے احادیث میں مذکور ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسکا مل سے انہوں نے معصوب بن اسحاق بن طلحہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ میں نے سیدہ بنی دیکھی ہے کہ میں نے انہوں کو فرمایا ہے۔

بہت سے احادیث میں مذکور ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسکا مل سے انہوں نے معصوب بن اسحاق بن طلحہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ میں نے سیدہ بنی دیکھی ہے کہ میں نے انہوں کو فرمایا ہے۔





ابھی وہ ایک چڑھن کو پہنچا کرتے تھے۔ "فرمودہ پہلا" کی رات آپ کا رہنمیا رسول اللہ ﷺ رونگٹا کھڑا ہو گیا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو یہ آیتیں انور فرمائی، آپ ہی کی وجہ سے امت کو یہ شخص ملے، ماسخ آنا جو اس کا پورے آپ کی نبوت آخری نبی کے درجے کو انکار کرتے تھے اور اب آپ کی مسجدوں میں گھر گھر مشغول تھے، ہوتی رہتی۔ چنانچہ یہ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: "اسلام میں اس شخص سے پہلے اللہ کی خبر نہیں تھی۔" (صحیح مسلم) کہیں گناہ اور گناہنا ہو جاتی۔"

[illegible]

آغاز

و قدی رحمت اللہ علیہ کہتا ہے کہ اس سال محمد بن عمرؓ کے ساتھ ہجرت ہوئی تھی مگر وہ لوگ اپنی جگہ پر رہے اور کوئی ہجرت نہیں کی۔  
 دوسرے مؤرخین کہتے ہیں کہ اس سال ہجرت نہ ہوئی تھی بلکہ وہ لوگ اپنی جگہ پر رہے اور کوئی ہجرت نہیں کی۔  
 تیسرے مؤرخین کہتے ہیں کہ اس سال ہجرت ہوئی تھی مگر وہ لوگ اپنی جگہ پر رہے اور کوئی ہجرت نہیں کی۔  
 چوتھے مؤرخین کہتے ہیں کہ اس سال ہجرت ہوئی تھی مگر وہ لوگ اپنی جگہ پر رہے اور کوئی ہجرت نہیں کی۔  
 پانچویں مؤرخین کہتے ہیں کہ اس سال ہجرت ہوئی تھی مگر وہ لوگ اپنی جگہ پر رہے اور کوئی ہجرت نہیں کی۔  
 چھٹے مؤرخین کہتے ہیں کہ اس سال ہجرت ہوئی تھی مگر وہ لوگ اپنی جگہ پر رہے اور کوئی ہجرت نہیں کی۔  
 ساتویں مؤرخین کہتے ہیں کہ اس سال ہجرت ہوئی تھی مگر وہ لوگ اپنی جگہ پر رہے اور کوئی ہجرت نہیں کی۔  
 اسی سال ہجرت ہوئی تھی مگر وہ لوگ اپنی جگہ پر رہے اور کوئی ہجرت نہیں کی۔

[illegible]











مگر ان کے پاس جاوا اور اسی سے پہلے ایک انٹرنیک غلام کے اور دوسرے خود نوکر کا وجہ حضرت قیس رضی اللہ عنہ عنہ سے یہ کہوئے تو کوئی نے یہ تمام کھنگھائی کہ ان کا طحطاویٰ تو انہوں نے اسے اس جو کام کے خواہم دینے کے صلہ میں دیا تو اگر یہ اور نوکر کو کم کرنے کیجئے گا تو کیوں نہیں؟ تاکہ میرا ساتھ ہو جس کی تکلیف میرا ہوتی ہے اسے جو اس سے دے گا جس کی ضرورتوں کو پورا نہ کر سکے۔

”عمر ایسی بری رضی اللہ عنہ“ کا صاحب اس کے پاس گیا تو کھانے کے علاوہ کچھ لکھ کر متعلقہ ہے۔ جیسا کہ اس کے خلاف اس کا سہارا ہے جو نے  
ہمراہ کیوں اس وقت وہ بیٹا ہو چکے تھے اس شخص نے آواز دی کہ اے عمر! میں ایک مسافر ہوں، میری سواک ہاک ہو گئی ہے۔ اور نہ لوہا ختم ہو گیا  
ہے۔ میں کہہ رہا ہوں کہ وہیں خلاصوں سے ملنے ہو گئے، پھر اس نے جالی پہلی سائیکہ ہاتھوں پر پارا دار تھیں کہ ادا خدا کی قسم جب میں لوہا ختم ہو جاتی  
تو حق عراب کے مال میں سے کچھ بھی نہیں چھوڑے لیکن تمہارا وہ خلاصوں کو لے کر وہاں سے ہمیشہ نہیں کر سکتا۔ عراب نے کہا کہ تو نہیں لے گا تو یہ  
آزاد کر کے جائیے، یہ تمہاری مرضی اس کو لے کر لو یا ان کو آزاد کر دو اور وہ خود اپنے ہاتھ پر ہر کسہا پر الٹا ہوا رہا۔ اس سے یہ شخص وہیں خلاصوں کو لے کر  
ساتھ لے کر گیا، ان لوگوں نے فیصلہ کیا کہ حضرت عبداللہ بن جعفر نے اپنی غلامی کا کھانا کھا ہے اور جان سے کوئی عجب نہیں کہیں اس بات کو حرام  
نہایت سب سے جلی خوات ہے۔

معرّت قیصر رضی اللہ عنہ جو کچھ ان میں سے جیسے کہ سنائی پانڈی نے بغیر اجازت۔ کھان کے دل میں تعریف کیا۔ لیکن انھوں نے اسے مستحسن قدم قرار دیا اور اس کے قصے پر اسے تادیب کر دیا۔ پھر سب لوگ کالہ پے اتھائی جا کر عمارتوں کا اقدار عین میں سب سے زیادہ کچی چیک کیڑی انھوں نے اپنا تمام محکمہ مال دے دیا اور یہ ایک غریب تھک رہا۔

مسلماں اور کفری حضرت اللہ علیہ السلام سے نفرت کرتے ہیں کہ حضرت محمدؐ نے اپنا دل اپنے لوگوں کے درمیان تقسیم کر دیا اور ملک و زمین کی طرف بٹے بٹکے چیز داتا ہے مگر چلی دھاتا ہے یہود ان کا ایک بچہ پیدا ہوا تو حضرت ابو بکرؓ حضرت علیؓ حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہم حضرت فاطمہؓ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور فرمایا کہ تمہارے باپ نے اپنا مال تقسیم کر دیا اس وقت یہ بچہ حمل میں تھا جس کا حمل انھیں معلوم نہیں تھا اس لیے بھی اپنے ساتھ حصہ دار علاوہ حضرت محمدؐ رضی اللہ عنہ کے کہا حضرت ابو بکرؓ حضرت عمرؓ حضرت علیؓ نے جو کام کیا ہے میں اسے تیرے مثل نہیں کرنا گا البتہ میرا جو حصہ ہے وہ تو کل کا ہوا اس واقعہ کو بھرا راز داتی ہے مگر سے انھوں نے ایسا نہیں کیا انھوں نے محمدؐ بن مریمؑ رضی اللہ عنہ علیہ السلام سے روایت کیا ہے اور اسی طرح عبداللہ بن ابی اسحاق نے روایت کرتے ہیں کہ یہ سب تو انھیں خطا سے پرہیز کرنا چاہیے۔

انہی خاتون کے گھنے ہیں کہ انہیں کیا اللہ سے مسوئے۔ ان سے معجزات ہوتے کہ حضرت محمدؐ بیٹھ لوں کیا کرتے تھے، جن شہادت کی اہل اہل کو دعا کیا کرتے تھے۔ شام بن جلدت کہ کیا کہیں انہیں پتہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ وصال اللہ عزوجل سے کیا کیا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کا سفر لےنا ہوتا کہ کروڑوں کہہ رہے تھے کہ میں اس سے کبھی نہیں ملے گا۔

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ جب عت میں کھٹے چھوئے تو اس وقت عرب میں چٹکا ہوا ہے بڑے عاشقوں نے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ، حضرت عقیل بن سعد رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن ربیع رضی اللہ عنہ، بن میں سے حضرت عقیل بن سعد رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن ربیع رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، اور حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ خط لکھ کر جو کھڑے تھے، جب انہوں نے غصوں نے فیصلہ کیا تو انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے خط لکھا، پہلے بیان ہوا چٹکا ہے مگر نہ ابوہریرہؓ نے سہمہؓ بفر کر کے حضرت معاویہؓ سے اپنی سوغ کو نکال دیا، نہ حضرت عمرؓ کو انہوں نے رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عقیل رضی اللہ عنہ کی طرف سے سہمہ کے کھنڈر تھے حضرت علیؓ نے ان سے لکھی چند خط لکھ کر بلکہ سوار کر دیا اور حضرت عقیلؓ نے سہمہ رضی اللہ عنہ کو گور مقرر کیا، معاویہ رضی اللہ عنہ کو کر انھوں نے بجز بنی رضی اللہ عنہ کی اور سہمہ کا کچھ انتظام نہ کیا یہ ۳۵ کا واقعہ ہے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ کو یہ وقت کر اس ندی اور احمد بن اس سے نماز و نماز تہ اور ان کو آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف جو روئے ساتھ شمالی ہو جائیں، مگر انھوں نے انکار کیا، یہی لوگوں کے ساتھ ان دونوں نے بارے میں فی الواقعہ خبر کرنے کے لئے ہوا، مگر یہ شہد ہو کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، جب یہ بات حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پہنچ گئی انھیں حزن کر دیا اور لاشرعیہ کو دوسرے جگہ دیا، بلکہ انہو سے پہنچنے سے قبل یہ شہادت ہو کر لاشرعیہ علی محمد رضی اللہ عنہ





[illegible]

اس واقعہ کی میزبانی نے علیا بن مریم سے دو انصاف سے عوامی دربار سے پیش کر کے، وہ فرماتے ہیں کہ حضرت قمی بن سعد علی رضی اللہ عنہ سوانح چھپو کے سروے کرتے ہیں کہ وہ بھی صرف تھوڑی سی قمی اس طرح میں انعام ہے کہ اگر کسی جلد قاسم کو دے، پھر اس کو اسے تو ان کے پاؤں میں رکھتے رہے اس لئے تھے۔

[illegible]

“لقد رضى الله عن المؤمنين الذين آمنوا بآيات الله وهم لا يشركون بالله شيئاً”

ترجمہ: انھوں نے سہولت دہانی جو مجھ اور رفعت کے آپ کی بہت ضرور ہے۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بھی ان کو خبر دیا کہ تم لوگوں کو جو خبر پہنچا رہی ہے، اس کا سوا صرف یہ ہے کہ ان کا وہ بڑا ایک  
مکان بھی ہے۔ حضرت حسن بکری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب اللہ کی راہ پر دینی اللہ کے مرض و موت میں ان کی  
حیالت کے لئے آیا تو حضرت علی بن ابی طالب کے لئے ایک حدیث سناتا ہوں کہ میں اس حالت میں تھا کہ ہوا تو ہوا، حدیث میں نہ  
تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تم کو اللہ تعالیٰ کی رحمت و عطا کی ہے۔ (ابو داؤد) ان کی خبر غواشی تیرے سر پر تو وہ موت کی خوشخبری تھی جس نے ہم کو عطا کیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ . . . جاہلیت اور اسلام میں ان کے دلوں میں اللہ کی تمام عبادتوں پر دستِ اٹکانی ہوا۔ دوسرے انگریزوں کو تسلیم کرنے کے ساتھ اپنی کتاب "الکلیکسیبل" میں بیان کیا ہے کہ اور ان عبادتوں میں اللہ علیہ السلام کی عبادت اور انہیں انگریزوں کو ترک کر دیا ہے۔ مشہور ہیں کہ "ہر کون کا یہ عقیدہ کہ زمین میں خرقہ اقبال ناز بھروسے سے ان کا تعلق تھا، ایک قول ہے کہ جاہلیت میں ان کا یہ عقیدہ نہیں تھا، بعض نے فریبہ جو بھروسے پر مذہبِ کلم کہا ہے، ان کو اس کی توحید تھی، دوسرے کہ اللہ نے عبد اللہ نام کا نبی بھی بھیج دیا اور ان کے گناہوں کی عفو و ادھی۔ خود ان میں سے روایت ہے کہ میں نے ایک جنگی بلدی میں اس کے بچے کو پایا، وہ میرے دل سے بہت کچھ کہہ کر چل گیا تو میں نے کہا کہ "تو نہیں"۔ "تو نے کیا تو میں نے کہا کہ تو میرا ہے۔" جو رسول اللہ ﷺ نے انھیں بلایا ہے، تو یہ بھی لکھا ہے کہ انھیں ابوہریرہ فرمایا۔

[illegible]

عمر و بی بی القادریہ کا کہنا ہے کہ وہ اپنے بچے کو بچہ کے سر پر رکھ کر مس کرتی رہتی ہے۔ والدہ کی کالہ رنگہ سننے کے بعد ادا علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر وہ





[illegible][illegible][illegible]

الغزوہ مکہ کے لیے اس کا سفر کرنے پر جو سب کو مدینہ میں مبعوث ہوا کے جانے سے اس کی باتیں کرتے سنا ہے لیکن اس نے مدینہ جان نہیں کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ باتیں اس پر معمول کی جاسکتی ہے کہ ان کو ان احادیث سے یہ خبر ہو گیا تو انھوں نے کہا کہ تم ہم پر نہیں رہیں گے اور غصہ کی آواز دے کر ہٹ کر گئے۔ اور جب کوئی ان کی کثرت سے احادیث سے جان کرے تو یہاں اذکار میں سے بعضی کو بخلا کر دے دیا جاتی ہے، اور لوگ اسے اپنی بدابت کرتے ہیں۔ اور یہ بھی مودی سے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں حدیث سے جان کر کے ان کو ہٹا دی تھی۔

مسدود کیجے ہیں کہ حکم سے غلاموں نے جان کیا کر لیجئے مگر یہ بھی نہیں ہو سکتا ہے اس لئے والد کے کہنے سے آپ نے تپا کر حضرت ابوہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ وہ جب حضرت ابوجہلؓ سے نہ ہو کر میری بات پہنچائی تو انہوں نے مجھے فرمایا اور فرمایا کہ تمہیں یہ ہے جس میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ظلم سے کفر میں تھے؟ میں نے کہا ہاں یہ ہے اور مجھے ہے کہ آپ نے نہیں سمجھا ہے جو چاہے؟ اگر امتیاز کیا تو چاہا ہے؟ میں نے کہا کہ میں بھی مسدود رسول اللہ ﷺ سے فرمایا تھا کہ جو کچھ جان لو جو کچھ بہت ہو گئے کہ ان کو دانا یا کھانا نہ جہیز میں رکھو۔ نے فرمایا تمہیں ہے جواب دہ جیتا ہوں کہ مرے۔

نام احمد درجہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے عثمان نے بتایا انھیں مہر الواعد حق ائین زبائے انھیں ماحم بن عبید نے اور خدائے میں کہ مجھے مہرے اللہ نے بتایا کہ میں نے حضرت ابو عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا ہے کہ اسے سزا کی ادب حدیث بیان کرتے تو فرمانے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم





طریقہ روایت کیا ہے۔

شعبہ جمعہ بن گیا۔ سہ ماہی کے والد سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ نے حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کرتے ہوئے سنا کہ ان سے کہا کہ کہہ دو رسول اللہ ﷺ کے (قدیم) صحابی ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرنا ہے جس پر فرمایا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس کو ہمیں شیخین جو ہم نے اس سے سنا اور مجھے یہ پسند ہے کہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرنا شیعوں اور ان کے تابعین سے روایت کرنا ﷺ سے روایت کرنا۔

مسلم بن الحجاج کہتے ہیں کہ ہم سے عبد اللہ بن عبد الرحمن راوی نے بیان کیا کہ اس نے مروان الحنفی سے روایت میں اس حد سے سعادت کر کے میں  
 کہ انھوں نے کہا کہ مجھے کبیر بن الانجاء نے شام کی کم سے حجر بن عدی سے کہا کہ اس حد سے روایت میں کہ اس حد سے سعادت کر کے میں  
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہیں چنانچہ حضور رسول اللہ ﷺ حد میں نے اس راوی کی مجلس میں کعب بن عجار رحمۃ اللہ علیہ سے اقوال بھی سنائے پھر  
 وہ اٹھ جاتے تو میں اپنے بعض بہن فیصلہ کو دیکھ کر کہ رسول اللہ ﷺ حد میں نے اس راوی کی مجلس میں کعب بن عجار رحمۃ اللہ علیہ سے اقوال بھی سنائے پھر  
 طرف منسوب کرتے ایک روایت میں میں نے کہ رسول اللہ ﷺ حد میں نے اس راوی کی مجلس میں کعب بن عجار رحمۃ اللہ علیہ سے اقوال بھی سنائے پھر  
 تھے پہلا حد سے روایت میں میں نے کہ رسول اللہ ﷺ حد میں نے اس راوی کی مجلس میں کعب بن عجار رحمۃ اللہ علیہ سے اقوال بھی سنائے پھر

[illegible]

حضرت ابو جہر رضی اللہ عنہ نے مصروق، علفہ، دیانت، عبادت، حادثات اور عمل بندگی میں سے جو چھ حصہ پایا تو وہ جو دین بنایا، عباسی الخواریجی سے اور ان میں سے انصار کے لئے روایات کرتے ہیں کہ حضرت ابو جہر رضی اللہ عنہ تہائی سات تک جاتے تھے تاکہ تہائی ان کی آواز نہ آئے اور ایک تہائی ان کی آواز نہ آئے تھی، پہلا حصہ کے کچھ اور دوسرا حصہ کے کچھ میں اسی دوران سے روایات ہے کہ کچھ کے طعن اٹھانے کے لئے جسے جنت کی اور جنتوں کی خبر دینے میں تھیں، انہوں کی وصیت کی اور بھی کر کے اسے پہنچا کر چارہ لایا، لیکن جنت ایک محدث سے روایات کرتے ہیں کہ حضرت ابو جہر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کچھ سات کو تھی، ایک جزو قرأت قرآن کے لئے دوسرا سونے کے لئے تیسرا رسول اللہ ﷺ کی عبادت کا ذخیرہ کرتے تھے۔

[illegible]

حضرت ابن المبارک کہتے ہیں کہ مجھے موسیٰ بن جعفہ نے شامہ انصاری نے توہارین ثمانیہ سے اور انھوں نے حضرت ابو جعفرؑ و رضی اللہ عنہ سے



عدایت کی کہ انھوں نے فرمایا: کسی کا جو کثرت پر بھی رہے نہ کہ نہ کیسک اس کے پیچھے ایک زبردست خاویز طالب ہے جو اس کے پیچھے لگا رہا ہے۔  
 جنم سے طلب رزقی ہے اور جب بھی اس کی ہنگامہ بندی پڑے گی، اسے حریف ہرگز کاہنہ گئے گا، وہیں کہ وہاں یوں سے اور وہ حضرت ابو ہریرہ رضی  
 اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک روز انھوں نے لوگوں کو پڑھنا پڑھائی، انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اور نہ فرماتا مگر میں اس اللہ کے لئے  
 کیا جس نے تو کو ان مقامات اور ایام پر بھی بھیجا اور جو بعض اسے کہہ دیا ہے یہ پید ہونے اور پہلے کی قوت پانے کے لئے خود دن کی بیانیہ کاجہ کو انداز دیا۔  
 ابراہیم بن عثمانی الحارثی کہتے ہیں کہ میں مدینہ کے بنایا، انھیں سلیم بن حیان نے قاتل کے کس نے اپنے والد کو سنا وہ حضرت ابو ہریرہ سے  
 روایت کر رہے تھے کہ میں نے شکی میں پڑش پائی، احادیث مستحکم میں محرم کی، میں خود دن کی بیانیہ کاجہ کو حاضری میں پید ہونے اور پہلے کی  
 قوت حاصل کرنے خدا جب دوسرا روئے تو میں جاہوروں کو پکا تھا اور جب اترے تو میں دن کے لئے نکلیں گئی تھی کہ تمام عمر میں ہندوستانی کے  
 لئے ہیں جس نے وہیں کو مشہور کیا، اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو امام بنایا، مگر انہوں نے اسے اسلحہ اسلام اللہ کی قسم میری اجرت میں صرف چھوٹا ٹکڑا لگا  
 اور انہوں نے ذکر اور اسے سفر کرنے ہوتا تھا، مگر حق تعالیٰ نے اس سے میرے حقہ کر دیا تو جب وہ دوسرا روئے تو میں بھی سو ہوتا۔ جب ان کی خدمت کی  
 جاتی تو میری بھی خدمت کی جاتی اور وہ اترے تو میں بھی اترتا۔

ابراہیم بن حنظلہ کہتے ہیں کہ میں خلیفہ بنی نصر کے سنا، انھیں سوال میں عبد الرحمن بنی نے وہ عطا دین بنی یمن سے اور وہ  
 ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ عہد حضرت ابو اور رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میں علم کا ایک باب سیکھا ایک بزرگ اس کو دیکھت  
 چھٹے سے خدا کا محبوب ہے، اسی طرح ایک ایسا باب ہے جسے تم سمجھنا چاہو اس پر عمل کرنا اور اگر تم اس پر عمل نہ کرو گے تو میں نے سنا ہے کہ وہ  
 ہے اور وہی حضرت کے بیان فرمایا ہے کہ نہ رسول اللہ ﷺ کا ذکر فرماتے ہوئے نہ کہ جب طالب علم کو موت آئے تو وہ طلب علم میں انھیں  
 کر پائے وہ شہید ہے۔ یہ حدیث اس شخص سے روایت ہے۔

کی لوگوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ اپنے بھائی شہزادہ کر کے اچھی کر کے دیکھ کر کہنے اور نہ کہ بھیرہ کے  
 اور کتاب سے پڑھا کر کے تھے۔ آپ سے سوال کیا گیا: کیا آپ کو ان باتوں کا خدشہ ہے؟ آپ نے جواب دیا: مجھے کون ان باتوں سے اطمینان  
 دلا سکتا ہے جب کہ انھیں زندہ ہے، اور ان کا بھیرہ ہے، واللہ انھیں جیسے چاہے بھیرہ سکتا ہے؟  
 آپ کی بیٹی نے آپ سے کہہ لیا: اے ابی! کیا میں نے کثرت کرنی ہے اور کتنی میں کہ میرے والد مجھے سونے کے زیورات دیا کہ میں نہیں دیتے؟  
 آپ نے فرمایا: اے بیٹی! ان سے کہنا میرے والد شعیب کی گری سے خوف کھاتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا ہے کہ میں نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ آپ کے پاس آکر آپ سے انتظار میں ٹھہر گیا۔ کہ تو کتاب خدا  
 کے بعد فتح پڑھا ہے۔ مجھے ہاتھ بھار کے اور آپ دیکھ کر اسے تو میں نے آپ کے نزدیک ہوا کہ مجھے کتاب اللہ کی ہر آیت پڑھا ہے اور میرا  
 قصہ صرف کچھ تھا۔ (یعنی محرم کی جی) آپ نے سنا کہ اہل عراق کی کچھ آیات تھے پڑھا ہے۔ اور جب آپ اپنے گھر کے پاس آئے تو والد اعلیٰ  
 ہو گئے اور مجھے دعا دے پڑھو دیا۔ میں نے سوچا کہ شاید اپنے کپڑے بدل کر میرے لئے کہنے کا حکم ہو گیا کہ کچھ کچھ بکھرنا ہے۔ جب میں ہو گئی تو  
 میں اٹھ کر میں نے ان رسول اللہ ﷺ کے لئے کہنے۔ آپ نے مجھ سے گفتگو کی فرمایا: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! آج ذات حق سے منہ کی خوشخبری ہے کہ تم نے  
 عرض کیا: رسول اللہ ﷺ ہے شک ایسا ہی ہے۔ دن مر رہا ہے اور میں ابھی تک انتظار کی نہیں کر سکا۔ اور میرے چہن نظار کے لئے کچھ سوچو دیکھ  
 نہیں ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دینے اور میں بھی آپ کے ساتھ ہوں۔ یہاں تک کہ آپ اپنے گھر پہنچ گئے۔ اور باقی یہ واقعہ ہونے کی وجہ سے۔  
 اور فرمایا یہ چارہ کہ میں نے وہ ۱۱۰۵۰۰ سے پاس پائی کہ اس میں کوئی کیچڑ ہوتی تھی۔ میرا مکان ہے کہ "جو" تھے جو کھانے جا چکے تھے البتہ پیاز کے  
 طریق میں تھیں اس واسطے کہ انھیں میں نے اس میں ان کی کھانا کرنے لگا دیں یہی تھیں کہ کچھ کچھ ہو گیا۔

ابو ہریرہ نے بیان کیا ہے کہ علی بن ابی طالب سے تم کو عبد الرحمن بن مسعود نے کہا کہ میں نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ  
 رضی اللہ عنہ نے اعلیٰ فرمایا: "وہاں ہوتا ہے تمہارے۔" میں نے شعیب کی گری کا خواہ ہے کہ وہ بڑا اور بڑا ہو۔ رضی اللہ عنہ سے علی بن ابی طالب



ماہنامہ کے مدیر و ناشر محمد سعید علی صاحب خان صاحب مدظلہ ہے۔

اور جب آپ کی وفات کا وقت قریب آتا ہے تو آپ کو دے گئے پر چاہو کہ کون کس دے گئے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں تمہارے ساتھ اپنا پر کس روکا ہے اپنے سر کی دھڑکی اور انہماکی کی پر وہ انہماکی اور کس دست و پاؤں کی ترقی کرتی ہے۔ چھ حالی میں ہوں۔ مجھے معلوم ہو کہ ان دنوں میں سے کون کون فرمے گا یا اچھا ہے؟

[illegible]

یہ وہی ہے جو ہمیں مالک نے بیان کیا ہے کہ عید کو کونسی جہنم لڑا اللہ تعالیٰ نے ابو یوسف انس کو بیان کرتے ہوئے سنا کیا کہ ابو یوسف رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے حضور نبی علیہ السلام کے حضور سے بیٹھ کر کہا کہ اے خداوند عالم! یہ عربوں کے لئے ان شرعی بات سے ہے جو ان کو عید کے دن سے پہلے کی اور ان میں ان کے لئے ہلاکت ہے وہ ان سے کہہ دے میں خواہ میں سے ہوں اور غصہ سے قتل کرتے ہیں۔

اما امام رضا علیہ السلام نے یہاں کہ ہے کہ کل سے ثابت ہے کہ اس امر میں تردید و شکاف نہ ہو کہ حضرت ابی جاسم رضی اللہ عنہ کے گھناہاں زبانہ کے واسطے سے نقل کیا ہے کہ حضرت امام جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے پاس چند روزہ بھیجے پانچ سے گھسے، غلط دلی کی عود، جو کچھ سے عمر کی کھائی اور داغ جو کس نے اپنے تاشہ سے کئے ہیں، دیکھا ہے۔

[illegible]

اور حجاز کی مسرت نے ادب میں بھی اہل بیت کی علیحدگی کی مسرت سے جن کیا ہے کہ حضرت ابو بکر و رضی اللہ عنہ چار سو گئے تو میں آپ کی عبادت دیکھنے حاضر ہوا۔ میں نے کہا: سچا خدا ابو بکر کو کھنڈا دے۔ آپ نے فرمایا: ابلا، یا بے اعتناء! کھنڈا کھینچنے لگے۔ اسے ابو مسرور (قريب) ہے کہ تو گویں بروز آتا ہے کہ کیا آپ کی حکومت دوسرا سامنے سے لگتی یا نہ ہو؟

حوائے معرث اور بزدلی اللہ کے کوائے سے نقل کی ہے کہ تپ سے فرمایا جب تپ چھو توں کو دیکھو تم میں سے جس کی جان ہاتھ میں  
مردود سے مجھڑو سے غار میں اکی طرف سے موت کی آتھا کر رہیں کہ کہیں وہ بچھڑے نہیں۔ وہ جو ہاتھ میں ہیں:

- (۱) جب یہ قولوں کا میرا مطالعہ کیا۔

- (۲)۔۔۔ فیصلے کو فرار و خستہ کہا جائے گا۔

- (۳) فرقہ پرستی کو ختم کرنا۔

- (۳) دستورالعمل (تصویب شده)

- (۵) .. میں نے کے ساتھ  $\pi$  ملائے۔

- (۶) ایسی مردرواں نے جسکی جگہ قرآن کو گت بناسی..

ابن وہب نے بیان کیا ہے کہ عمرو بن الحارثؓ میں چار بچے تھے ابو القرمحانؓ، ابن عیسیٰؓ، ابی مالکؓ اور سلمہؓ کی سند سے مروی ہے کہ حضرت صالحؑ فرمایا:

اور فرمایا: یہ نبی کی وجہ سے ہے، پہلے تو یہ کہتا تھا کہ میں نے اسے دیکھا ہے، اب تو کہتا ہے کہ میں نے اسے چھو لیا ہے۔

و فتح قرین است پس کہ اس سے سر پر گئے۔

آپ کے فضائل و مناقب اور اس وقت کا مصورت مکتوب بہت چرچا کر رہے ہیں۔ آپ نے شہر کے مال و املاہ قبول کیا اور رسول اللہ کے ساتھ رہے۔ اس کے ایک موقع پر جب آپ ﷺ نے حضرت العلاء بن الحضرمی کے ساتھ آپ کو ملین کی طرف بھیجا تھا۔ آپ ﷺ نے انہیں سمیت کی۔ حضرت العلاء نے آپ کو نون قرقر کو دیا۔ وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے انہیں کیا۔ اسے امیر المؤمنین کہنے میں تجھ سے بہت زیادہ۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے زمانہ خلافت میں آپ کو عمرین کا گورنر مقرر کیا اور جملہ غنائم کے ساتھ آپ کو حصہ دیا۔ عبداللہ بن ابی سہل کے پاس سے جب آپ سے ان کی ہجرت کے حوالے سے نقل کیا گیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو عمرین کا گورنر بنایا تو آپ اس پر ہر روز غم سے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے فرمایا کہ خدا اور اس کی کتاب کے دشمنی انہوں نے کیا۔ رسول کو تو پرانی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں اللہ تعالیٰ اور اس کی کتاب کو دشمنی نہیں بلکہ انسانوں کی دشمنی کا دشمن ہوں، دنیا پر مل کر کہیں سے آیا ہوں؟ تو میرے گھوڑوں نے پیچھے ہو کر بچھا اور غلام میرے پاس تھے۔ یہ کہ وہ عیادت مجھے مسلسل ملے رہے (سیال کی طرح)۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے غور فرمایا تو آپ کو اپنے خیال کے مطابق پایا۔

جب اس کے بعد دوبارہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو گورنر بنانے کے لئے فرمایا تو آپ نے گورنر بننے سے صاف انکار کر دیا۔ حضرت عمر نے آپ سے پوچھا آپ کو روزی کو پسند کرنے میں حائل کون سی باتیں تھیں؟ آپ نے جواب دیا: میں اللہ تعالیٰ سے اسے پسند کیا تھا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت حبیب بن ابراہیم کی بیٹی ان کی بیوی اور میں، ابو ہریرہ بن نسیہ اور وہ، ابی الدنجلہ و ابی سہل بن ہذیل۔ حضرت عمر نے فرمایا آپ نے پوچھا تو میں نہیں کہیں؟ آپ نے فرمایا: میں بخیر ہم سے کثرت کرتے اور خیر طے کرتے۔ حضرت عمر نے یہ کسیری پشت پر بنا دیا جسے انہوں نے چھین لیا جاتے اور میری عزت کو گالی گرجا کا نشانہ بنایا جاتے۔

دوسرے روز زمین کے پٹن کیا جسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پہلی گورنری میں آپ کو بار بار تادیب و نافرمانی سے انہوں نے آپ نے دوسری دفعہ انکار کر دیا تھا۔

ابو عبد اللہ اراذل نے عمر سے تجھ سے زیادہ کہا۔ خدا نے یہ بیان کیا۔ یہ کہ حضرت امویہ رضی اللہ عنہ آپ کو مدینہ کا گورنر کر بھیجے اور جب آپ مدینہ میں پہنچے تو آپ کو کھول کر عمر الدین بن القکم کو گورنر بنا دیا۔ اور جب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ عمر الدین کے پاس آئے تو وہ آپ سے چسپ ہو کر جب عمر الدین کو کھول کر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو گورنر بنا دیا۔ آپ نے اپنے غلام سے فرمایا کہ تجھ کو بھی خبر ہے کہ میں نے اسے دایک: عمر الدین اور اس سے چسپ جانا تو جب عمر الدین تیار ہو غلام غافل۔ کو میں نے پراگھا۔ دلا اور وہ دایک کو کشش کے بعد داخل ہوا جب اللہ آگیا تو کہتے: لاکھ غلام نے انہیں آپ سے دیکھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بلا غیرو سے لوگوں سے نہ کہ کس بات کا حقدار ہے کہ اس میں نہ۔

مشہور یہ ہے کہ عمر الدین وہ شخص ہے جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کا جب امیر مقرر کیا تھا لیکن وہ یکام حضرت امیر موویہ رضی اللہ عنہ کی اجازت سے گرفتار کیا گیا۔

حدیث میں سوائے نبوت سے اور تاریخ کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ یہ اوقات عمر الدین حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ جب مقرر کیا تو آپ کو دیکھا کہ عمر الدین کی فکر تھی جسے قور نے نہ دیا۔ دوسرے کتابت اور آپ امیر موویہ رضی اللہ عنہ کی حالت میں بچوں کے پاس سے گزرتے تو کہتے کہ یہاں کی عورتیں میں مصروف ہونے کو ان کو پتہ نہ چلا۔ اور آپ کو تو ان کے درمیان کو دیتے۔ اور دیکھو انہیں وہاں دیکھنا ہمارے کھنے کو آپ بخون ہیں۔ اور اس سے عقبہ کو بچان کو نہ دیتا تھا میں نے آپ سے زور دیا کہ آپ کو بچھڑ کر دیکھنا ہمارا نام جتنے ہوئے بڑا کر جاتے۔

اور تاریخ نے بیان کیا ہے کہ ان کی دفعہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ان کے کھانے پر کھینچا جاتا کہ وہ لڑتے اور فرماتے: عمر الدین تو میری ہی طرح چھوڑ اسے میں کوشت کھانے کرتے تھے۔ مولیٰ کا بیان ہے کہ میں نے کھانے کو دیکھا کہ وہ کھانے پر کھینچا جاتا کہ وہ لڑتے اور فرماتے: عمر الدین تو میری ہی طرح چھوڑ اسے میں کوشت کھانے کرتے تھے۔

انہی وجہ سے بیان کیا ہے کہ عمر الدین اراذل سے بڑے جہان و زور و نفوذ تھے۔ حوالے سے لکھ جاتے کیا کہ شہر بنی اہل الذکر نے اس سے بیان کیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو لوگوں نے گناہا اٹھائے بازار میں آئے اور اس وقت آپ مروان کے جاگمیں تھے اور فرمایا: اسے انی۔ ملک یہ میرے لئے دو حج تریں راستہ ہے میں نے کہا اللہ آپ کا کھڑکے دے دے چیلک دیجئے۔ آپ نے جواب دیا: میرے لئے دو حج تریں راستہ ہے جس نے میرے گناہ گناہ اور یہ بات پہنچی بھی جان ہو چکی ہے اور اس قسم کی بات کی طرف سے مروی ہے۔

مروان کے کاتب ابوزکریا نے بیان کیا ہے کہ مروان نے ایک ۳۰ ہزار حضرت ابوبریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجے جب مروان سے انہوں نے آپ کی طرف سے سلام کیا کہ کچھ سے فعلی ہوئی میں کچھ سے سلام ہوا مقدمہ آپ کے سوا کسی اور کو براقتدار حضرت ابوبریرہ نے کہا میں انہیں سے چکا ہوں اور جب میری حفاظت جائے تو انہیں اس سے سزا۔ آپ نے انہیں سزا دے کر انہیں اور مروان آپ کا قاتل چاہتا تھا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن ابی مرثد بن عمار نے ہم سے مروی ہے کہ مروان نے حضرت ابوبریرہ رضی اللہ عنہ کے طرف سے مروان کو کہہ کر حضرت مروان رضی اللہ عنہ سے کہہ کر آپ کو کہہ کر آپ نے فرمایا: دے اور جب دعا کر دے ایسے تو آپ نے تمہارا کرے۔ انہوں نے حضرت ابوبریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ یہ خبر انہوں نے آپ کے پاس آکر کہنے لگا: اسے اب ہر وقت میں سے صبح اور روز کو دے دے کہ وہ اپنے والد کے پاس گیا تو وہ میرے پاس رہی اور گوشت لائے۔ تو میں نے بھل کر کھالیں۔ آپ نے فرمایا: یہ کھانہ اللہ نے تجھے عطا کیا۔ کوئی دن نہیں ہے کہ آپ نے کھانہ کھانے اپنے خوراک تو میرے پاس آئی گا اور وہ اپنا کھانا دے گا میں نے بھل کر لیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی طرح نہیں اس سے کہ میں اس کو تیرا دے۔ میرا اور انہیں نے فی البدیہہ ایک دہانت میں ہے کہ میں اس کو میرا کر لیا حضرت ابوبریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے میرے بیٹے دے دیجئے تو نے روئے سے تیرا دے دیا۔

مکی مؤرخین کا بیان ہے کہ حضرت ابوبریرہ رضی اللہ عنہ جب بیمار ہوئے تو فرمایا: دو تھام کو چلے گئے ہیں اور میں کو پہنچنے والے ہیں۔ اور انہوں نے چلے گئے اور بھوکا ہوا پہنچنے والے ہیں۔ نیز مؤرخین نے لکھا ہے کہ جب آپ کی دولت کا وقت آیا تو وہ بڑے۔ اور انہوں نے کہا: آپ کی دولت چھوڑنا۔ آپ نے فرمایا: زاولی گفت اور سفر کی شدت پر دار میں انہوں کی کھالی ہوئی۔ میں جنت کی طرف جاؤں گا: روز کی طرف۔ مجھے معلوم نہیں ہے۔ اور انکے سے سعید بن ابی سعید السمری نے کہا ہے کہ میں نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابوبریرہ رضی اللہ عنہ نے جسمی عمر میں وفات پائی اس میں مروان آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: اے ابوبریرہ رضی اللہ عنہ آپ کو خدا سے حضرت ابوبریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ میں تیری ملاقات کو پہنچ کر ہو تو میری ملاقات کو پہنچ کر۔

روایت کا بیان ہے کہ ابی مروان بن سعیدوں کے پاس میں پہنچا تھا کہ حضرت ابوبریرہ رضی اللہ عنہ وفات پا گئے۔ یحییٰ بن سالم بن ابی بن جابر بن سعید بن ابی بن سعید سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابوبریرہ رضی اللہ عنہ نے دعا کی تھی کہ مجھے ساتھ بھری دے۔ وہ دعا کی کہ ہے کہ آپ ساتھ ہی سال میں بڑی کی ولی عہدی سے ایک سال قبل وفات پا گئے اور اسی طرح وفات پائی ہے۔ آپ نے ۵۹ھ میں ۵۹ سال کی عمر میں وفات پائی ہے۔ وفات کی کا بیان ہے کہ آپ نے حضرت مالک بن نویرہ رضی اللہ عنہ اور ابی ۵۹ھ میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ پڑھ لی ہے۔ پھر ان دونوں کے بعد حضرت ابوبریرہ رضی اللہ عنہ نے اسی دن میں وفات پائی ہے اور منجبت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا حضرت ابوبریرہ رضی اللہ عنہ کے بعد میت بنی ہیں اور بنی سائیں۔ نیز فرمایا کہ آپ ۵۹ھ میں انتقال فرمایا اور انہیں نے ۵۵ھ بعد دعا کو قبل کیا ہے۔ مشہور ہے کہ آپ نے ۵۹ھ میں وفات فرمائی۔

مؤرخین کا بیان ہے کہ سعید بن جابر بن ابی بن سعید بن جابر نے آپ کی نماز جنازہ ادا کی اور لوگوں میں حضرت ابی مروان حضرت ابوسید رضی اللہ عنہما اور ابی سعید بن جابر رضی اللہ عنہما اور دوسرے لوگ بھی موجود تھے اور یہ سلاطین کے قریب کا وقت ہے کہ آپ نے وفات آپ کے جنس والے کو میں پہنچی آپ کو پہنچا دیا گیا اور آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی پھر آپ کو قلع میں لایا گیا اور سعید رضی اللہ عنہ اور سعید بن جابر۔ حضرت ابوبریرہ رضی اللہ عنہ کی وفات کے بارے میں حضرت ابوبریرہ رضی اللہ عنہ کو کھنڈ قلعہ سے حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے انہیں کھان کے داروں کی وجہ سے ۵۰۰۰ تھیں سوکھ کر اور ان کی طرف ان پر ہزار ہنگام ۲۵۰۰ تھیں کے قلعہ پر ابی سعید بن جابر رضی اللہ عنہما اور ابی سعید رضی اللہ عنہما حضرت ابوبریرہ رضی اللہ عنہما سے تھے۔











محمد بن عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن ابی سیف سے ملکر یہاں تک کہ ہمیں انہوں نے غیری کی کرجب حضرت سید ابی بکر سے ملے تو حضرت ابو بکر نے ان کی طرف دیکھ کر کہہ دیا کہ تم میرا بیٹا جو میرا سہرا ہے، یہاں تک کہ تم میری سہرا بن گئے۔ یہ سہرا صرف ابی بکر کے لیے تھا۔

عاشقہ نے ایسا فائدہ اُٹھا کر لیا ہے اور اپنے دل میں پختہ ہوا ہے کہ وہ غم سے اور غم سے نہیں کھڑی ہو سکتی اور نہ وہ اس کا سامنا کر سکتی ہے۔ وہ اس کے سامنے ہر لمحہ غم سے کھڑی رہے۔ اور وہ اس کے خلاف نہیں کرتا اور نہ اس کا سامنا کرتا ہے۔

[illegible]

پس حضرت معاذ بن عمرو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی حکومت کے دور میں مسلسل شہم کے : نصف ہے اور آپ نے ۳۳ شہر پر یہ  
 قبضہ کر لیا۔ مسلمانوں نے آپ کو لے کر حکومت میں تہران پہنچا۔ وہیں حکومت اسی اور آپ کے بعد لوگوں میں نہایت کی اور آپ کے دور  
 میں اور بہتر ملک کے ساتھ مسلسل چھ روزہ راتوں رات ہوئی۔ چنانچہ جب آپ کا دور میر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کا سوا ہو تو ان دنوں  
 میں کھانا دینی رائج نہیں ہوئی اور آپ کے ہاتھوں پر حضرت علیؑ کے ہاتھوں پر یہ دور جب شہادت کا دور تھا اور وہ اس کی فوجوں کو دیا تو اس کے بعد  
 اس نے حضرت معاذؓ کے، بسے ملک لایا کیا اور جب شہادت دے حضرت معاذؓ کو حضرت علیؑ کے ساتھ صرف ایک (یا دو) سر پر یکہ (تو وہ عظیم  
 فوجوں کے ساتھ ملک کے پہلے حصوں کے قریب آ گیا۔ وہاں میں اس دن کے لئے لاکھ حضرت معاذؓ نے اسے لکھا خدا کی قسم اگر کوئی پڑتا ہے وہاں سے  
 لیجئے تو بچے ملک کو، لیکن نہ تو نہیں اور میر سے اسرار نہیں میں مصالحت کر لیں گے اور میں تجھے تیرے تمام ملک سے اپار کرنا دیکھا اور میں کو  
 یہ جو افراسی کے قہر پر تنگ کر دیا اس کی صورت پر شام و فرخندہ اور دیکر وہاں چلا گیا اور مصالحت کا خط لکھ کر دو کر تمام مچھالیاسی پر تجھیر کا سوا ہے اور اس بعد  
 میں یہ معاذؓ آپ کے حضرت اسمٰعیل بن علیؑ کے ساتھ صلح کرنے کے وقت اس طریق پر جا رہا تھا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ حضرت معاذؓ پر چار سو گھوڑے  
 اور چھ سو کریم پہلے بیان کر چکے ہیں اور عابد نے لکھا کہ میں آپ کی بیعت پر اتفاق کر لیا اور آپ کی خدمت میں اس سال تک کسی میں آپ کی وفات ہوئی  
 ہستی یا میر سے آپ اور اس کے لئے سے یہاں قائم رہا اور خدا کا نام نہ لیا۔ نہ لکھن کی اصراف۔ یہ ہر خانہ آپ۔ کہہ چکے ہیں آئی ہیں اور مسلمان راست  
 اور حل و خود اور خود کے ساتھ آپ کے ساتھ رہے۔

الرحمہم وسلم میں عکرمہ بن نوفل کے طرفتی سے اہل ذلیل کا کہہ دینا اور حضرت ابن عباسؓ نے کہا کہ ابو طفیلان نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے زمین اتار دیا۔ افسوس! آپ نے فرمایا بہت بھلا اور طفیلان نے کہا کہ اے محمدؐ! مجھے کھڑے سے اس طرح جگ کرنا ہے جس میں مسلمانوں کے ساتھ جگ کرنا تھا آپ نے فرمایا بہت اچھا میں نے کہا مسلمانوں کو کاتبی کی بات نہ مانو آپ نے فرمایا بہت اچھا اور قمری بات نہ مانو یہ بیان کی کمری کو اعلیٰ سے کہ رسول اللہ ﷺ کہہ کر دوسری پہلی فرزند اہل طفیلان سے نکلا کہ گریں اور اس بات میں اس نے اس کی بیکن حضرت م



[illegible]

جو حضرت ابو بکرؓ حضرت انسؓ اور حضرت طلحہؓ رضی اللہ عنہم کے خرفی سے خوفزدہ تھے ان میں سے کسی ایک نے یہاں نہیں آیا۔ چنانچہ اس میں اور اضافہ یہ ہوا کہ یہاں پہنچا ہوا ہے۔ یہاں تک کہ حضرت انسؓ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اس معاملہ میں کیا خبر تکمیل اور اضافہ یہاں پہنچا ہوا ہے۔ یہاں پہنچا ہوا ہے۔

[illegible][illegible]

اور کئی نا اہلیوں نے اس واقعہ کو سرائی قرار دیا ہے اور سرائی قدر 20 سے 25 لاکھ چند ہیں، نہ ہنگامی طبی معائنات شہاب، چری، اور عمر 2000 میں 20 لاکھ اور 2000 میں 20 لاکھ۔

[illegible][illegible]







نے اس کی جگہ کسی کو ایسا ضرور کیا ہے کہ آپ نے خیر و احسان کیا ہو۔ نہ کہا کہ ہاں میرا انہی میں آپ نے صلہ کی کیا ہے حضرت معاذ بن ابی سفیان معہ تمام مکہ میں تھے بلکہ ان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مل کر شہید ہو گئے۔

[illegible][illegible]

اور ہم سے خود نہیں نے جان لیا ہے کہ حضرت عمرؓ کی اللہ سے جس حضرت مسالیمہ رضی اللہ عنہا کا ذکر ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قریش کے جوان اور ان کے عہد کے بچے کو چھوڑ دو اور وہ جسے بھی چاہتے ہوں وہاں سے اور صرف مضامندی ہی ہے، اس سے مطلب حاصل یہی جائے کہ ہے، اور جو اس کو کہیں کہیں چھوڑ دے اس کے لئے ہوتا ہے۔

[illegible][illegible]







میں سے جو کسی نے یاد آفریب ہو اور اس کو نقل کرے گا میں خواہ اس کو حضرت علی ابن ابی النکے کے صاحب نے نقل کیا اور پھر حضرت علی علیہ السلام سے اور حضرت حماد بن زید علیہ السلام سے اور اس کو تمام پھر برزخ میں اور جہنم میں لوگوں سے رکب کرتے تھے۔

ایک دفعہ مرد پول کے موسم میں اہل صحرای حریہ کے مہمان کے موسم میں ان کی قوم میں کوئی سکول کی اجازت سے دو گھن کو بج کر اٹھا اور آپ نے بھی ۱۵ گھن کو صبح کی سعادت حاصل کی اور آپ کے بھی ۱۵ گھن صبح کی سعادت حاصل کی۔ اسی سال ہوا آئندہ سال حضرت حماد علیہ السلام نے بننے کو دم کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے بھیجا اور اکبر صاحب مٹی میں لڑ رہی تھی کہ عمرہ تھے قسطنطین کا مہرے میں لیا اور اس کے بارے میں جنگ کی ایک روایت ہے کہ جو جنگ سب سے پہلے اس پر خطر کرے اس کی بخشش ہوگی۔ اور کبھی نے اس سے پہلے کیا ہے کہ تعریف کرنے والے نے کبھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تعریف کرتے ہوئے کہا ہے

جا شہا ہے۔ مکے بعد حضرت علیؑ میر ہوں گے۔ در حضرت شہر میر گئے۔ ان کے ایک پسند ہے، وقت پر آج آج ہے۔

حضرت کعب کہتے ہیں کہ وہ سیاحی مالک سفیر رنگ کے فخر و لایہ بھی اسی سے مراد حضرت معاذ رضی اللہ عنہ ہیں جتنے میں اس نے کہا اے اللہ  
مقامی اہل بیت کو کہتا ہے ہاں مالک جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ و حضرت رضی اللہ عنہ و دیگر اصحاب ہیں انہوں نے کہا کہ فخر و نامہ ہمارا سفیر نے اسے ہی  
پور میں علی بن حنفیہ علیہ السلام کی قبر پر رکھا تھا اس وقت تک کہ حضرت علی بن حنفیہ کے زمانے میں جب معاذ رضی اللہ عنہ نے اسی قبر پر نماز  
تعمیر کرتے رہے تھے تاکہ نماز شراپ کے بعد حضرت علی علیہ السلام کے گورہ میں رضی اللہ عنہ کے دروازے میں ایک پتہ جو تک پہنچا جاتا ہے تو آپ  
بیشمار اہل بیت کے خرافات مندرجہ ذیل۔

حضرت نجف نے کہا تو نے صحت دلا ہے، پھر ان کے بعد میں علی امین شہزادہ نیک فرمودا امیر ہوگا پھر حضرت سناویہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہاں ہے  
میں انا ہے موت کی آقا آپ نے فرمودہ ان کے بعد آپ میرے ہوں گے لیکن اللہ کی قسم میں نیک امین ہوں گی کی تکفیر یہ نہ کریں اس وقت تک آپ کا امیر  
نہیں بنایا جاسکتا تو جس سے ان کو شہزاد

ابن کثیر نے یہ بیان کیا ہے کہ جو لوگ ان کے حوالہ سے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے جہنم کا دروازہ کھولا ہے، یہ کام کیا تو سوا ہی کسی اور حوالہ سے نہیں ہو سکتا اور جب آپ کو اپنی رائے کے پورا کیا جائے تو آپ کو مطلوبہ جگہ کا گھر ہے آپ سے کئی طرح کی گنجین ملتی ہیں۔

والہدی کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حدایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب معین سے لٹی چب ٹاٹا کا ادا کیا تو اس کو بھی ساتھ لے کر قادیان پہنچا، وہاں تک کہ ہر سو سوادی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا، اس میں کچھ عورتیں بھی تھیں، ہر ایک اور انصار نے بیعت کر دی، سنا نہیں دیا تو یہ بھی آپ سے فرائض کرنے کے لئے تھے، سے مخاطب کریں گے، وہ کہیں عطا علی رضی اللہ عنہ کے خلق بہت بہت تھیں۔ یہی لوگوں کو جو بات پہنچائی، آپ بھی وہی بات اختیار کریں اور لوگوں کو میری طرف دعوت دے، میں حاضر ہوں تو کذب و بدعت کرناں گا۔ اور یہ طریقہ کلام کیا جس کا کالی حدیث گندہ چکا ہے، حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے یہ خط لوگوں کو پڑھا، شاید اس پر سے بھی کیا اور سوادی رضی اللہ عنہ نے ان کو اخلاص کا حکم دیا اور اہل اہلسنت سے دُور رہنے کا مشورہ دیا، فقہ نے ان کو ذکر کرنے سے روک دیا۔

[illegible]







انتقالی ہے۔

بعض حضرات کا کہنا ہے کہ حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا کی پہلی عہدیت بھی شکر کا شکل میں نواب جگر بخش کے قولی کے مطابق لاہور لاہور لاہور۔

میں نے جواب دیا: میں نے سنا ہے کہ آپ نے جو کہیں جانا ہے، وہاں پہنچ جائیں گے۔ میں نے کہا: میں نے سنا ہے کہ آپ نے جو کہیں جانا ہے، وہاں پہنچ جائیں گے۔ میں نے کہا: میں نے سنا ہے کہ آپ نے جو کہیں جانا ہے، وہاں پہنچ جائیں گے۔

میں نے سعد کہتے ہیں کہ عادم نے نہیں بتایا کہ عمار میں بڑے مہر سے نکالنے والی کھمیں تھوڑی سی کہ صحت احسن یہ دھنی اللہ عزوجل نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے بھڑکے ہوئے مسکویوں پر اور اس تک مصلحتاً درجہ اول رکھا مگر وہ اس کا سائل سے دور ہو گئے۔

عجم بن حاد کہے ہیں کہ ان کا قبیلہ یہاں تھم سے اوسری بنی ہاشم سے جو اسی قبیلہ میں سے کہ سفیان بنی یث نے مجھے بتایا کہ قبیلہ حضرت صحن بن اہل بنی حنیفہ کو کہتے ہیں "ایضاً بنی حنیفہ" اور بنی حنیفہ کو کہتے ہیں "ای" کہہ کر پڑا "لو" آپ نے مجھ سے فرمایا کہ یہاں کو بھی لائے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہاں دیکھا یا دیکھا کرتا ہے ہونے سے کہ سب درویش وقت تک ٹھہر جاتے ہیں کہ جب تک کہ حضرت حاد بن حنیفہ اللہ عز وجل سے جا کر "چنانچہ مجھے معلوم ہو گیا کہ غلط فہمی جو عجم بن حاد کو ہو چکی تھی یہاں تک کہ میرے ہاتھ سے ان کے یہاں لڑائی نہ ہو سکی کی وجہ سے مسلمانوں کا خون بہا جائے۔

کمال نے غصے سے حدیث احمد کے خاتمے سے یہ غصا کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنگ صفین سے واپس آئے بعد فرمودہ کہ ”لوگ! حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی امارت کو جواز سمجھو۔ اس لئے کہ اگر تم نے اس کی امارت کو بھیج دو تو مردوں کا جسموں سے اس طرح کشاکش اور کھجور کے کھس طرح چٹل کاڑھا جائے گا جس سے اس کی امانت نکال دیا جائے گا اور اس کی جان کیا ہے؟“ اور اب میں جا رہا ہوں اور انہوں نے اس وقت بڑے سے سنا کہ یہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مالک رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ ”کیا آپ کو اس شخص پر تعجب نہیں جھلکا کہ وہ لوگ جسکا معامہ کہ وقت کی آکر مسلمانوں کے منافع گردیا تھا (میں سے ہے اور اس کے باوجود خلافت کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کے اصحاب سے بھڑکتے ہیں؟ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب فرمایا ”اگر تم ان کی بات پر تعجب نہیں کرتے کہ حکومت و امانت اللہ تعالیٰ کے لئے جس سے اللہ اپنے سے چاہتا ہے یا جس سے اللہ بوجہ اللہ تعالیٰ نے فرعون کو اکل نامیر پر چار سوال تک بدو شاہد سے نکال دیا اس طرح دوسرے کو نکال دے گا (یہ بات دہی)۔“

زہری کہتے ہیں کہ کام بنانے کے بعد پانچ کیا کہ حضرت سہابہ رضی اللہ عنہ بپہنچ کر کے لئے مدینہ منورہ پہنچا تو حضرت رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے کہیں میں ٹھہری میں بات چیت ہوئی۔ اس گفتگو میں ایک انصاری اور حضرت نے انہما کے خلاف کے عداوت کو ابھی نہ تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کیا آپ اس بات سے بے خوف ہیں کہ میں اپنے بھائی عمر کے قتل کے بدلے میں آپ کو قتل کرانے کے لئے کوئی آدمی بھیجا کرتی ہوں؟ حضرت سہابہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ نے سو مرتبہ فرمایا یہاں تو حضرت سہابہ اور آپ کے درمیان گفتگو ختم ہو گئی۔ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے منہا نے غلبہ پر عداوت پھر اس میں دروغ اور طریق جانتے کیا یہ نام نہانہ اتفاق نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فریب قرار دیا، یا مشرک کے طعنہ زنی کو بیان فرمایا۔ ہر آپ نے حضرت سہابہ رضی اللہ عنہ کو مدس کر کے اور ان کے اس مصلحت اور ان کے مصلحت کی جوئی کرنے کی ترغیب دی۔ اور اس معاملہ میں آپ نے اس حدیث بات کی کہ حضرت سہابہ رضی اللہ عنہ کو کے لئے کوئی عذر باقی نہ رہے گا۔

چند خوب جوابات ملے، فرمائی تو حضرت مولانا رضی اللہ عنہ نے آپ سے کہ: کہ آپ محمدی اولیاء و موالیہ اللہ علیہم اجمعین کے احکام پر عمل کریں۔









ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ غزوہ انصاری کرنے والے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ کے کوڑے میں نہ کوڑاؤں کی طرح ادا کرتے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ عنوان سے لوگوں کو مارتے تھے اور اب جہنم کی لاد نے غزوہ بنی النضیر کو بھی بھڑکایا ہے کہ انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو انہی کے بازار میں رکھا اور ان پر پتھر پھینکا اور انہیں غلام بنائے ہوئے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ کو انہیں کے گرجا میں بوند کر دیئے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں چلے جاکر وہ پتھر اور انہیں سے تھوڑا انہیں سے چھوڑ کر انہیں کو دیکھنے کو کہتے ہیں کہ یہ ہے اور انہیں سے انہیں کو دیکھنے کو کہتے ہیں کہ یہ ہے۔ انہیں غزوہ بنی النضیر کے کوڑے میں رکھا۔

[illegible]

۱۰۔ محمد ﷺ جن مردان نے یکے دن حضرت مسیح علیہ السلام کو ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے اصل برودشت اور آسمان میں نہ جیسا کہ تو شخص نہیں دیکھا۔

ادب و عجز کن چادر لڑا، آج میرا کرسی نے حضرت سواہد رضی اللہ عنہ سے جوہر کر کے فحش کا عظیم بڑا زور اٹھایا، مردانہ دلکشی میں کشیدہ دوست فحش دیکھا، اور فحش نے بیان کیا کہ کیا ایک فحش نے حضرت سواہد رضی اللہ عنہ کو سخت دیا، یہ نہیں کہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ اس پر حذر کر کے اسے مغلوب کر دیتے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ سے شرم نہ ملے کہ میری رحمت نے کسی فحش کے لئے، اس سے میرا خود غلبہ پر نہ آیا، اور نہ رعایت میں، بلکہ کوئی فحش نے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا ہے ابراہیم الخلیلؑ آپ رضی اللہ عنہ کو کسی نے معلوم کیا، چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو ایسا محاکات سے خرم کر دیا، جو کسی فحش کا زور سے بڑھ کر حاصل ہے، جو کہنے والا مصیبتی ہے، نہ ملواری رحمہ تعالیٰ کے خالے سے بیان کیا ہے کہ حضرت سواہد رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے شرم نہیں ہوتی ہے کہ بتلا میرے حق سے نہ جانا، یہ بات میرے اصول سے جوہر ہے باقاعدہ شرم کمزوری کو شرم دینا ہے، اس سے جیسے نہ سہیں، اور کسی بدعت انتہا سے آپ رضی اللہ عنہ رحمہ تعالیٰ نے اپنے آپ کے خالے سے بیان کیا ہے کہ اگر اللہ مجھ کو کسی فحش سے حضرت سواہد رضی اللہ عنہ سے نہ ملے، تو میں اللہ عزوجل کے تحقق کینہ پایا، تاہم حضرت سواہد رضی اللہ عنہ کو نے پہلے تو آپ پر حکم کیا پھر اپنے سر کو رکھا، اگر اللہ تعالیٰ مجھ پر ارادہ سے نہ ملے، تو انکی حقیدار گواہی کی طرف غضب، اک اوچا تہ سے اور شرم کی طرح چکر دینا ہے، اور ان کا ٹھکانہ اس قدر بہت ہے، وہ گویا نہ لب جانا ہے، مگر حضرت سواہد رضی اللہ عنہ نے اپنا لہجہ کو اس مردانہ دوست سے چھکارا، اور اللہ تعالیٰ نے اس کو اس سے حضرت سواہد رضی اللہ عنہ کو حق کی دعا کرتے ہوئے کہا، ہم ان کے پہلوؤں کی طرف ہونا چھٹکتے، تیرا چھاپنے بالوں کی طرف چھٹکتے ہیں، اور انہو نے اس کی آوازوں سے غصہ کی خبر پانے کے لئے پلٹے میں ہوتا ہمیں ان دونوں سے خودت گوار

ان کی خبر تھی۔

انہوں نے یہ بیان کیا ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ چھوٹا چادر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس لے کر آئے تھے جسے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا ان سے کہہ دینا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے جسے چادر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف بھیجا تو فرمایا یہ بات حضرت ابومنیاء رضی اللہ عنہ کو بھی خبرت میں دانی دیکر نہ تھی۔

اور یہ بھی بیان کیا ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے چھوٹا چادر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے لے کر آئے تھے جسے چادر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف بھیجا تو فرمایا یہ بات حضرت ابومنیاء رضی اللہ عنہ کو بھی خبرت میں دانی دیکر نہ تھی۔

اور یہ بھی بیان کیا ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے چھوٹا چادر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے لے کر آئے تھے جسے چادر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف بھیجا تو فرمایا یہ بات حضرت ابومنیاء رضی اللہ عنہ کو بھی خبرت میں دانی دیکر نہ تھی۔

اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے چھوٹا چادر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے لے کر آئے تھے جسے چادر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف بھیجا تو فرمایا یہ بات حضرت ابومنیاء رضی اللہ عنہ کو بھی خبرت میں دانی دیکر نہ تھی۔

اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے چھوٹا چادر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے لے کر آئے تھے جسے چادر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف بھیجا تو فرمایا یہ بات حضرت ابومنیاء رضی اللہ عنہ کو بھی خبرت میں دانی دیکر نہ تھی۔

اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے چھوٹا چادر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے لے کر آئے تھے جسے چادر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف بھیجا تو فرمایا یہ بات حضرت ابومنیاء رضی اللہ عنہ کو بھی خبرت میں دانی دیکر نہ تھی۔

اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے چھوٹا چادر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے لے کر آئے تھے جسے چادر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف بھیجا تو فرمایا یہ بات حضرت ابومنیاء رضی اللہ عنہ کو بھی خبرت میں دانی دیکر نہ تھی۔

اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے چھوٹا چادر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے لے کر آئے تھے جسے چادر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف بھیجا تو فرمایا یہ بات حضرت ابومنیاء رضی اللہ عنہ کو بھی خبرت میں دانی دیکر نہ تھی۔

اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے چھوٹا چادر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے لے کر آئے تھے جسے چادر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف بھیجا تو فرمایا یہ بات حضرت ابومنیاء رضی اللہ عنہ کو بھی خبرت میں دانی دیکر نہ تھی۔

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: اے محمد بن عبد اللہ! جو شخص نے حضرت سواد بن عبد اللہ کو دیکھا ہے، وہ اس کے لئے ایک روزہ کی نذر ہے۔  
اس کے لئے سب سے پہلے اس کی سیاست ہی تھی کہ وہ اپنے لئے ایک روزہ کی نذر سے بچ سکے۔  
پھر اس کے لئے ایک روزہ کی نذر سے بچ سکے۔

اس کے لئے سب سے پہلے اس کی سیاست ہی تھی کہ وہ اپنے لئے ایک روزہ کی نذر سے بچ سکے۔  
پھر اس کے لئے ایک روزہ کی نذر سے بچ سکے۔

اس کے لئے سب سے پہلے اس کی سیاست ہی تھی کہ وہ اپنے لئے ایک روزہ کی نذر سے بچ سکے۔  
پھر اس کے لئے ایک روزہ کی نذر سے بچ سکے۔

اور جب میں بنی حرا کے اپنے چاہے کے لئے اس کی سیاست ہی تھی کہ وہ اپنے لئے ایک روزہ کی نذر سے بچ سکے۔  
پھر اس کے لئے ایک روزہ کی نذر سے بچ سکے۔

اور جب میں بنی حرا کے اپنے چاہے کے لئے اس کی سیاست ہی تھی کہ وہ اپنے لئے ایک روزہ کی نذر سے بچ سکے۔  
پھر اس کے لئے ایک روزہ کی نذر سے بچ سکے۔

اور جب میں بنی حرا کے اپنے چاہے کے لئے اس کی سیاست ہی تھی کہ وہ اپنے لئے ایک روزہ کی نذر سے بچ سکے۔  
پھر اس کے لئے ایک روزہ کی نذر سے بچ سکے۔

اور جب میں بنی حرا کے اپنے چاہے کے لئے اس کی سیاست ہی تھی کہ وہ اپنے لئے ایک روزہ کی نذر سے بچ سکے۔  
پھر اس کے لئے ایک روزہ کی نذر سے بچ سکے۔





یہ ہے۔ شیعہ اہل بیت سے لے کر کچھ دور پہلے تک، ان کے لئے ایک خاص مقام تھا۔ اس کے برخلاف اور تمام گروہوں کی نسبت یہی اور یکساں بات اس شخص کے بارے میں ہے۔

اس واقعہ کی روشنی میں یہ جاننا چاہئے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام تھے، یہ وہی وہی ہیں تو وہ سب کوئی شخص پر عداوت نہیں کرتے، نہ خود اپنے لئے اور نہ دوسروں کے لئے۔ یہی حیرت انگیز واقعہ ہے کہ ان کی سب سے زیادہ گہرائی میں جاننا کہ ان کے ہاں ہم انہی میں کھلی رشتہ داری کے لئے تھے۔ ہاں، ان سب میں کھلی رشتہ داری کی سب سے زیادہ گہرائی میں جاننا کہ ان کے ہاں ہم انہی میں کھلی رشتہ داری کے لئے تھے۔ ہاں، ان سب میں کھلی رشتہ داری کے لئے تھے۔ ہاں، ان سب میں کھلی رشتہ داری کے لئے تھے۔

اس شخص کی بار بار یہ جاننا کہ ان کے لئے ایک خاص مقام تھا۔ اس کے برخلاف اور تمام گروہوں کی نسبت یہی اور یکساں بات اس شخص کے بارے میں ہے۔ اس واقعہ کی روشنی میں یہ جاننا چاہئے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام تھے، یہ وہی وہی ہیں تو وہ سب کوئی شخص پر عداوت نہیں کرتے، نہ خود اپنے لئے اور نہ دوسروں کے لئے۔ یہی حیرت انگیز واقعہ ہے کہ ان کی سب سے زیادہ گہرائی میں جاننا کہ ان کے ہاں ہم انہی میں کھلی رشتہ داری کے لئے تھے۔ ہاں، ان سب میں کھلی رشتہ داری کے لئے تھے۔ ہاں، ان سب میں کھلی رشتہ داری کے لئے تھے۔ ہاں، ان سب میں کھلی رشتہ داری کے لئے تھے۔

حال اللہ علیہ وسلم نے اُسے فراموش کیا۔ اس نے کہا، یا رسول اللہ! میں اس کی عیب بتاؤں تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی عیب بتاؤں گی۔

آپ نے فرمایا کہ ہاں، یہ تو میری عیب بتاؤں گی؟ آپ نے کہا کہ میں نے اُسے فراموش کیا۔ اس نے کہا، یا رسول اللہ! میں اس کی عیب بتاؤں تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی عیب بتاؤں گی۔

ان میں سے ایک شخص نے کہا، میں نے اُسے فراموش کیا۔ اس نے کہا، یا رسول اللہ! میں اس کی عیب بتاؤں تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی عیب بتاؤں گی۔

یہ واقعہ ہمیں اس بات پر توجہ دلاؤ کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے اُسے فراموش کیا۔ اس نے کہا، یا رسول اللہ! میں اس کی عیب بتاؤں تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی عیب بتاؤں گی۔





کے قہر کی جگہ دیکھی۔

محمد بن سعد کہتے ہیں ہمیں ملے ہیں جو نے انہیں جو محمد بن عمر نے کسی ہاتھ والے نے تیار کر جب آپ کی موت کا وقت قریب آیا تو آپ نے وصیت کر کہ آپ کا نصف مال بیت المال کو دیا جائے اور باقی آپ کے اسٹور کے لئے کا ادا کر کہ قرآن میں لے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں اپنے گورنروں کو لکھ دیا تھا آخری عمر میں آپ کو سخت سرفی لگنے لگی جب کوئی دلی چیز پہنچا دیا جانے لگا تو پریشان ہو جاتے تھے کہیں گئے تپ کے لئے پرندوں، بکے چوہوں کے کپڑے ملاتے تھے وہ بھی آپ پر کھس ہو گئے اس پر آپ نے فرمایا: ہذا کتبہ موتیر سے اسے گھر جا لیجیو سال تک میں تیرا مالکر رہا جس سال میری قبر کو روئیں سال قیامت پہنچے اور میرا حال اور یہ ایسا ہے اور کتبہ ہے دیا گئے تھے اور کسی نے اسے گئے تھے محمد بن سعد کہتے ہیں ہمیں ایسا ہی سامنے ہوا اس کا بیٹھ بھلی ہے اور انہیں عیسائی مالک تھے میرے نے دیا کہ جب حضرت حماد رضی اللہ عنہ قتل ہو گئے تو روٹا اس وقت کہ بہت تنگ و تنگ کرنے لگے آپ نے اس مالک سے کہہ دیا کہ تم میرے سر پر خوب قتل کروا دینا ہوں نے ایسا کیا پھر آپ کے لئے مجلس کا کام لگی تو آپ نے کہی کچھ ایک اسباز، کاتوا اور پھر آپ نے کہا لوگوں کو اسے کی اجازت دو سب کھڑے ہو کر سلام کریں کوئی انہیں نہ پیچھے چتا تو آؤ اسے کھڑے سے کھڑے سلام کرو اور آپ کو کھڑا کر کے قتل کر دیا گئے تھے ہیں فاتحہ لوگ جوتے پر لے ہیں میرا اور اس نے سب سے زیادہ محنت مند کیا اسباز سے ملے گئے تو آپ نے بے شعور بڑھے۔

یہ ہزار پوٹس (دیر) ہمارے مصیبت پر خوش ہونے والوں کے لئے ہے جس میں ان کی دکھانا ہوں

کہ میں خود شہر ماننے کے سامنے کھڑوں نے والا ٹھیکر جسب موت اپنے پنجہ گزار لے۔

تو میں نے دیکھا کہ کئی شعوبہ بڑے عجیب رہتا۔

مادامی کہ مرانا ہے کہ آپ کو بھیجی مکمل اور کیا ان آپ کا انتقال ہو گیا۔ جو حقہ اللہ علیہ

موسىٰ علیہ السلام نے جب حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی موت کا وقت آیا تو آپ نے فرمایا کہ لاٹھیاں میری قریب کا ایک فقیر آدمی ہوا وہاں اس شخصیت میرا لنگل نہ رہا۔ (الحجہ سابعہ، ترجمہ قرآن مجید، ج ۱، ص ۱۰۱) جب آپ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو رشتہ خوار (شاعرانہ قول)

اے پروردگار! کرتا ہوں تجھ سے حساب نہیں کرتے لیکن آپ کا حساب

میرے لئے ۱۲ فریب ہو گا جس کی میں طاقت نہیں رکھتا

اور اگر آپ کو کوئی اور چیز یاد آئے تو اسے بھی لکھیں۔

سے درگزر نہ کرے۔ جس کے گناہ معفی کے برابر ہیں۔

کسی نے کہا جب آپ پر نزع کا حکم ملے تو آپ کے بھائی خاندان آپ کو بھیجے گئے۔ آپ نے فرمایا: کس شیخ تم پرست رہے ہو؟ کاش اللہ کل اسے جہنم

کے غم اب سے قیامت رہے۔

محمد ابراہیم رحمت اللہ علیہ کہتے ہیں جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اقامت قریب ہو گیا تو آپ کبھی ایک درخشاں مٹی پر رکھتے اور کبھی دھواں دارے ہونے کہتے تھے۔ اُس وقت آپ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے کہ اللہ عز و جل احواف میں کرتا اور اس کے علاوہ جیسے چاہتا ہے عیسیٰ کو دیتا ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ بھی ان لوگوں میں کر دیتے ہیں۔ مرنے کے لئے آپ حضرت چاہیں گے، ہمیں اپنے والد سے جان کر لے ہیں آپ نے اپنی موت کے وقت نماز رکعت ۱۲ پڑھ کر دی۔

یہ موت ہے جس سے کوئی نجات کا راستہ نہیں ہوتا ہے جسے

بہنیں جس چیز کا اندیشہ ہے وہ اس سے بھی سخت اور مصیبت دہلی ہے۔

پھر آپ نے فرمایا اے اللہ تعالیٰ معاف کر دیجئے وہ سے اور گزرا دے اور اپنی بزدلی سے اس شخص کے گناہ معاف کر دیجئے جو آپ کے جادو کو اس سے حاصل نہیں کرتا۔ اے اللہ آپ کو آپ کی مشرت و وسیع سے اور کئی قسمی کو تہ دلے کے لئے آپ کے عذرا دہائی عطا سے ہمارے لئے کئی کئی جگہ نہیں۔ ہمیں نے کہا ہے سب سے بڑے ہوئی چار دیوے اور پھر افاقہ ہو گا آپ نے اہل شاہ سے فرمایا اللہ تعالیٰ ہمارے سے ہو کون۔ اللہ تعالیٰ نے







محمدؐ نے ارمن اور المیہ و امیر المومنینؑ کی زیر کی طرف سے ولید بن عقیل کی طرف ہوا عہد کے بعد میں تمام لوگوں کے جنگ سے دور رہی اللہ عزوجل نے انہوں میں سے ایک بندہ ہے۔ نہ تھلے سے ان کی کمریہ کی انہیں علیحدہ تھان کی بخشش کی اور انہیں قدرت دی کہ جس دھرم سے زندگی گزار رہی تھی قدر سے کہے جو اس وقت وہ اپنے وقت پر تھان پر چم تھان۔ امامی زندگی گزار رہی اور علی اور ائمہ کے کی صحبت سے۔ ایک خط میں اس کی طرف لکھا۔

[illegible]

وہ سب سے پہلے موت کا دھڑک رہا تھا اور اس کی آنکھوں میں سے اشک کے سوا کچھ بھی باقی نہ رہا تھا۔

[illegible]







حضرت حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا قصہ اور ان کے اپنے اہل و عیال کے ساتھ مکہ سے ہمارے کی طلب میں خروج کا سبب اور آپ رضی اللہ عنہ کی شہادت کی کیفیت

خود را میں جہان کے کچھ حالات زندگی ذکر کریں گے۔ ہوا ان سب کے بعد آپ کے فضائل و مناقب کا تذکرہ کریں گے۔  
آپ کا نام محسن علی بن ابی طالب، منہ المطلب، بن ہاشم کنیت اور عہدائے نبی ہستم کی مکمل غمی تھے رسول اللہ ﷺ کی بیٹی زینب بنت جحش اور اہل بیت  
اللہ علیہا السلام کے بیٹے اور بیٹی ہیں آپ کے دو بھائی تھے بھائی محسن رضی اللہ عنہ۔ بعد چچا ہوں حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت میں بھری میں  
بھائی محسن حضرت نے لکھا ہے کہ لوگوں کے درمیان صرف ایک طہر ولادت حمل کا قتل صلیبیہا، اہل جہنم کی پانچ شہوان کا کچھ ہوا ہے ولادت۔ کچھ میں جہنم  
کے دو چھاپہ چھری ہیں بعد اس کے ولادت کے دن ہی وہ خود کرم کھنڈہ میں شہید کئے گئے اس وقت آپ کی عمر چھ سال چھ ماہ تھی رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ ولادت کیا جاتا ہے کہ حضور ﷺ کوئی چیز چاہا کہ آپ کے منہ میں والی اور ہاتھ میں مبارک بھی آپ کے منہ میں والا اور آپ کا ہر زمین رکھا اس  
سے پہلے آپ کے والد نے آپ کا نام ہر باب یا بھڑکھا تھا کیا جاتا ہے کہ ساتویں دن یا ساتویں دن آپ کا نام ہر باب رکھا اور حقیر کیا۔

ایک جماعت نے اسراٹکل سے انہیوں نے الی اسحاق سے انہیوں نے علی بن حنفیہ سے انہیوں نے حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حسن رسول اللہ ﷺ کے بیٹے مبارک سے مراد مبارک کے حصے کے مشابہ تھا وہ حسین رضی اللہ عنہ کے بیٹے کے حصے کے مشابہ تھا۔  
 زہری بن یزید کہتے ہیں مجھے یحییٰ بن یحییٰ کہہ کر آیا ہے نے علی بن حسن رضی اللہ عنہ کا پیرا رسول اللہ ﷺ کے چہرے کے مشابہ تھا اور حسین رضی اللہ عنہ کا جسم رسول اللہ ﷺ کے جسم مبارک کے مشابہ تھا۔

محمد بن یحییٰ انصاری کی ممتاز مجلس حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دو دن بعد کھڑے چرا آپ نے فرمایا میں نے نبی زاد کے پاس تھا کہ حضرت جبریل رضی اللہ عنہ کا سر لایا گیا اور ایک چمڑی آپ کی ناک پر دے دی گئی کہ میں نے اس میں خود حضرت جبریلؑ کی ایک کھال کے تھپکے لگا دیے ہیں اللہ کے سب سے زیادہ مشابہ تھے شیطان کہتے ہیں میں نے خود اللہ بنی فرما دیا ہے کہ ان تمام نے حسین کو دیکھا ہے کہا میں ان کے سر کے بال یہ خود اللہ بنی تھے جس کے سامنے کے چند بالوں کے علاوہ باقی بال یہ مجھے ملے معلوم نہیں کہ ان کے سر پر کیا بال سفید ہوئے تھے یا انھوں نے باقی بالوں پر خضاب لگایا تھا یہ بال حضور ﷺ کی سب سے اہمیت میں چھوڑ دی گئے۔

ایسا جانتا کیونکہ میں نے عمرو بن عاص کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے حسین رضی اللہ عنہ سے مل کر عرض کیا کہ میں نے (بگڑا) کرتے ہوئے دیکھا جب کہ ان کی عمر اس قدر تھی آپ نے کہا اور اس طرحی کے ہاں خوب براہ حق اور دودھ بھرتے ہوئے غصیلہ طرہوں سے روایت ہے کہ حضرت خاتونہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ کے عرض موت سنا۔ اسے کیا کہا ان کے جناز کو لے کر نکلا کرتے آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کے لئے کوہی صحت اور سلامت ہے اور میں نے اس کے لئے میری قربان کردادوست ہے۔

معتبر کرتا ہوں کہ متصفین میں سے کسی نے اس کا ذکر نہیں کیا حضرت مسیح رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی حیا و عبادت کے بڑے عاشق ہونے اور آپ سے احادیث بھی روایت کیں۔ مسلمانوں میں جانِ رحمت اللہ کہتے ہیں آپ کے حضور ﷺ کو کھانا اصراف نہ تھا۔ صابن کھانا اصراف نہیں رضی اللہ عنہ نے چہ والدہ سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا وہ اہل تکملہ جو رشتہ تھے۔ جب ان کا حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ قول ہے کہ حضرت مسیح کے ہاں شہس بطریق الہی کی قیول ہوگا انھیں یہ بات عجیب ہے آگے نقل کر رہا ہوں کہ حضور ﷺ ان دونوں سے کئی حدیث مختلف فرماتے تھے خصوصاً اس سے یہ کہ حضرت مسیح رضی اللہ عنہ کو حضور ﷺ سے محبت کا باعث ہے اور آپ کی حضور سے محبت رقی ہے۔ یہاں تک کہ حضور ﷺ نے وفات پائی اس حال میں کہ آپ ﷺ ان سے غولی اور ارضی تھے مگر اس کے بعد حضرت صدیق اکبر سے محبت رقی ہے۔



تب آپ نے اپنے چچا زاد بھائی مسٹر مینٹل کو متفق حال کے لئے عراق بھیجا کہ گزراہ عراقی اپنے ارادے میں جتنے ہوں اور عیسائی تھے ہوں  
تو وہ ان کی طرف پیغام بھیج دیا: کہ وہ اپنے اہل دیوبند کے ساتھ عراق کی طرف کوچ کریں، وہ وہاں آکر اپنے دشمنوں پر غلبہ حاصل کریں۔ یہاں  
مسٹر مینٹل کے لئے کوئی دوسرے گزرتے ہوئے انہوں نے اپنے ساتھ اور ہر لے کے لوگوں کو رستہ راستوں سے جو کہ غیر معروف تھے کو کوئی  
طرف بلے ابھی راستہ ہی میں تھے کہ وہ اہل غریبہ میں راستہ گم ہو جانے کی وجہ سے ایک اور ہیر شدت جیاتی سے مسٹر مینٹل نے اسے یہ حکمتی  
سمجھا کہ وہاں ہر قسم کے دھرم و مہر کی اللہ کو یاد آوے گا چنانچہ مسٹر مینٹل نے آپ کی طرف اپنی نگاہیں متوجہ کر دیں کہ آپ نے قصا کو تم سرور کو کو جو کہ وہاں کے  
لوگوں کے حالات معلوم کرنا۔ مسٹر مینٹل کو کو جو کہ مسٹر مینٹل کو کو جو کہ مسٹر مینٹل کو کو جو کہ مسٹر مینٹل کو کو جو کہ مسٹر مینٹل کو کو جو کہ  
ہوئی تو انہوں نے آپ کو کہ آپ کے ساتھ پر حضرت مسیح رضی اللہ عنہ کی اہمیت کے لئے جیت کی اور طلب کیا کہ وہ اپنی جانوں اور مالوں سے ان کی  
مدد کریں گے۔ اور یہ وہی آپ کی جیت پہنچ ہوئے کہ ان کی قہر ہو اور وہ جو ایک چھٹی کی مسٹر مینٹل نے آپ کی طرف پتہ چھٹا کیا آپ کے لئے  
جیت وغیرہ ہو چکی ہے آپ کو کو جو کہ آپ کی جان چاہتا ہے نہ جیسا کہ ہم آگے ذکر کریں گے۔ کہ سے کو کو جو کہ ان کے لئے کیا کریں۔ یہ غیر مشہور ہوتے  
ہوئے کو کو کہ امیر عثمان بن علی بن علی کہ وہاں سے عراق میں تھے وہاں کو کو کہ ان کے لئے کیا کریں گے۔

لوگوں سے خطاب کر کے انہیں اختلافِ فتنوں سے روکنے اور اتفاقِ دوست کا قیام دینے آپ کہتے جو مجھ سے قابل نہیں کرتا میں اس سے قابل نہیں کروں گا اور یہ کچھ بڑے علما جنہیں کہتا میں اس پر خط بھیج کر اس کا جواب ملے گا لیکن میرے بھائیوں کا کہنا کہ میں اس کا بھیج کر تم سے اس کوئی سبب نہیں اگر تم اپنے اہلِ کام کو چھوڑ دو گے اور اس کی ہیبت تو خوار ہو گئے تو میں تم سے اس وقت تک لڑاں کروں گا جب تک میرے ہاتھوں میں ہتھیار کھانا دست ہوگا۔

ایک شخص عبداللہ بن مسلم بن شہیر حضری سے کہتا ہے کہ تم نے کہا: اے امیر یہ معاملہ جنگی ہے درمست ہوگو جس حالت پر آپ پہلے رہے ہیں: ۱۱: کہ وہ اس کا راستہ آپ نے اس سے کہا کہ تھانی کی اطاعت میں اچھے کرور بننا چاہتے ہیں اس بات سے کہ میں اللہ تبارکی کا نافرمانی میں کفر توئی میںوں بکراتا ہوں آپ نے اس شخص نے یہ کہہ دیا کہ تم کو معاف کیے بغیر وہ اس کے علاوہ عمارت بنی حبیب اور مرد بنی سعد بن ابی اٹھارہ نے بھی یہ کہہ کر ٹھٹھا لکھے چنانچہ یہ بنی سعد نے نعمان بن مقرن و معز بن کرید اللہ بن زید اور ہجر سے کہے کہ تم کو گنے کی طرف لے کر لڑی بھی دینی ہے یہ ساما سعد بن زید کے غلام سر جو بن کے غلام ہے یہ ہمارا نہیں ہے یہ جو مشورہ ہے کہ تم سر جو بن نے اس سے کہا کہ اگر سعد بن ابی اٹھارہ اللہ عز و خدا کو نے اور تمھیں مشورہ دینے تو اسے جہاد قبول کرتے ہیں۔ کہنے کا مشورہ سر جو بن نے کہنا بلکہ تم میرا مشورہ قبول کر لو اس لئے کہ کوئی تم کے لئے جہاد اللہ بن زید سے زیادہ مناسب کوئی نہیں۔ یہ بنو زید عبداللہ بن زید سے انھیں کہتا تھا۔ اس سے لڑنے کی ضرورت سے بھی معز بن کرید اللہ بن زید نے اس سے ہجر سے کہے کہ تم کو لڑنا بھی امیر ہونا چاہتے کہ اللہ نے اس سے جواب دیا کہ یہ دور میرا دور ہے۔

[illegible]





طرف توجہ ہو کر نہ کیا اگر قرآن میں کسی طرف سے کوئی کلمہ یا جملہ سے نکلو تو اس کو محمد بن جعفر سے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی طرف سے منسوب کیا  
تھیں انہوں نے قاضی کا یہ قول سن کر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا بارو اور اس کے قول کو جتنا ہے سب مسلمین کی شکل و صورت کے واسطے ہے پر پتھری کا  
دیکھتے ہیں کہ صحابہ کرام کے بیان کو تو سراہا تھے کہ ایک جماعت کفری سے انہیں آپ جانتے ہیں اور وہ سب آپ کو جانتے ہیں اس بات کا انتظار نہ  
ہے۔ تھے کہ انہیں اس زیادہ کے پاس پہنچنے کی اجازت دی جائے اور مسلمین عقل کے پیر سے اور میرے وطن سے ملت ہیں تو اور آپ انہوں سے  
پوچھنے نہ پڑے گی کہ میں نے تم سے کیا تھا جس کا وہی شخص اپنی مخالفت سے لے کر ہوا چاہا ان میں سے ایک شخص نے کہا تھا کہ میں تم سے نہیں مل سکتا یہاں تک  
کہ آپ وہ میرا خاتم کار ہو پھر آئیں۔ آپ نے فرمایا اسے تیل کے بیجے کو یاد اس وقت سے کہ میرے لئے اور بیٹھ خاتم محمد ہے۔ پھر آپ واپس  
گئے تھا کہ اور یہاں کی وجہ سے اور کوئی کلمہ یا جملہ نہ ہو۔ قرآن میں عقیدہ بن علی نے اپنے نام کو بیٹھادیا ایک مکان کا جس پر وہ مال رکھا ہوا تھا اس کو ایک  
بول تھا وہاں بیٹھ کر آپ کو دعا پڑھنے لگے آپ والی پرفروغ کے آجائے کہ جب سے سے آجائے کہ میں نے یہ دیکھا ہے کہ وہ بیٹھ کر پڑھنے لگا ہے  
ماٹھ آپ کے سامنے کے والے کر گئے آپ نے فرمایا کہ اللہ امیر سے مدد کی جس سے وہ پانی کا کھجور سے لائی ہو گیا تھا۔ پھر آپ کو کونین نوا کے پاس  
سے ہوا کیا آپ سے سہا سہا یا میں نے کہا کہ میں میرا کلمہ سن کر آئے آپ نے فرمایا اگر یہ کلمہ آئی کہ جانتے ہیں تو کھینچا سے مدد کرنے کی کوئی  
ضرورت نہیں بلکہ باہر سے کھینچ کر لے کر آلا وہاں بیٹھ کر دیکھا کہ وہ کلمہ پڑھ رہے ہیں اس سے بہت سلام کریں گا۔

[illegible]

علاوہ ازیں تمام اسے ٹھکرا دینگیں گے مگر اس نے مسخ میں ہی غرق ہو کر اس کے بارے میں غور کیا مگر انہیں قصر کے اوپر چڑھ گیا اس حالت میں کہ وہ عجیب و غریب  
 ہے، سنا مستعد کر رہے تھا اور اس کے کمر بخوش چمک رہا تھا۔ وہ خود غمراہ تھا۔ افسانہ ہمارے اور اس قوم کے ارمان فیصلہ فرما دینگے۔ جس  
 نے انہیں دھوکہ دیا اور بے پرواہ ہو کر پھوڑا اٹھ کر بن کران لے آیا۔ آپ کا سر قصر کے پہلے ٹھیکہ دیا اس کے بعد آپ کا جسم بھی  
 ٹھیکہ دیا مگر بالآخر ان مرد و خاتون کے بارے میں غور کیا۔ پھر سوچا کہ ہم میں کیا گردن اڑا دی گئی اور کون کس کا یہ مقام کس کا تھا۔ انہوں نے سولی دی گئی۔ یہ  
 ان کے کرنا مرے ان کے بارے میں ایک قصہ کہنا۔

[illegible][illegible][illegible][illegible][illegible]













[illegible][illegible]

۷۔ سمرقند و خوارزم تہاں کے لئے نصرت جانی ہوگئی ہے جس پر تو غصے سے بھر رہے ہیں۔ یہ سچ ہے یا جھوٹ۔ ان کے کراہتیں اور شکایات کی قبول ہو رہی ہیں تو غصے کی کیا ضرورت ہے۔

[illegible]

فرمان جعفری علیہ السلام کے ان اہل بیت کی طرف سے کہ جس کی قوم کی طرف پہنچا ہے، وہ اسے دلوں میں آتا۔ " پھر یہودیوں نے کہا کہ ہم نے تم کو اپنی قوم سے جدا کر دیا ہے اور تم کو اپنے آپ سے الگ کر دیا ہے۔

[illegible][illegible]

آرام بخش اور نہت پر فہم کر دے جس میں صرف اسی کو نظر کرنا چاہیے۔ یہ قابل کرے اور یہ غیر ممکن سمجھنا: ”والسلام اندھیر میں بکا کہتے ہیں مجھ سے محمد بن شواکھ نے یہ کہ کیا ہے جب میں رضی اللہ عنہ نہ کہے کوئی طرف قرواع کا انداز کر سمجھ کر اس کے کدو لڑے کے پانی۔“ کدو لڑے اور یہ اشعار دے۔

اس پرچہ نے پچھلے وقت اوسٹریا کو غارتگری کر کے ہونے والی تباہی کی خبر دی۔

میں نے بہت سے خوف سے ظلم پہنچا دیا۔ میرا اظہار کرتی ہے کہ میں غلطی نہ ہو کر۔

[illegible][illegible]







کہ حضرت مسیح دلی زادہ۔۔۔ تو کہا کہ انی صبر۔۔۔ اچھے نہیں سمجھتا میں کہ یہ دل تک یہ کشت کا تو فیر سے پہلے سے کان لیں جب جاوے کر لیں گے تو انہی قصبان پر اپنے غم کو کھلے کر کریں گے جو انہیں داخل کرے گا میں نے کب کب اپنی دل کے اوپے سے گئی کیا وہ دل میں ہوں گے چہ تو آپ کا کونسا بھائی میں کہ وہ شوا کے دن تیری میں گم کیا کرو۔

[illegible][illegible]

یوحید و اسم بنی سلام لکھے ہیں، جس کا بیان میں اگلے الاکسٹر سے انہوں نے تفصیل پیش کر کے کیا ہے۔ یہ کہیں جب کر دیا، پہلے تو آپ نے پوچھا کہ اس جگہ کیا نام ہے؟ کہنا پڑا کہ آپ نے فرمایا، جتنی محبت اور تہذیب و تمدن کے ذرائع آپ سے نکالے گئے، اسے عربی میں معذہ بھیجے۔ آپ نے اس سے کہا کہ اصل عربی طرف سے جوئی باتوں میں سے ایک باتوں کو روکا، ہم مجھے مجھو، اور کہیں کہیں جاتے ہیں، مجھے چاہیے کہ عربی طرف سے کیا کرنا۔ کئی ایسے باتھ روم کے ساتھ پھر وہاں ہر دور سے ہمارے ساتھ ملو۔ یہاں بعد کے بار بار ملنے کی باتیں ہیں، گئے تو مجھے انہوں کی طرف سے ہوا، وہاں سے کہیں کہیں۔ یہاں کہیں شہادت کی نوبت ہو، اصل کہہ رہی ہیں معذہ، یہ سب باتیں کہہ کر ان کی طرف بھیجے گا۔

انسان نے آپ کو بڑی محف جیسے کا داد دی لیکن شمرین اور یحییٰ نے آپ کا عین جیوہ بچے جیسے تک آپ کے فیض پر ہوا جس کا پتہ چلا کہ آپ کا حرف پر پچا ہو جیوہ آپ نے فرمایا تھا کہ قسم ہرگز نہیں کروں گا مگر نے آپ کے ساتھ جگہ کرنے میں تامل کی تو یہ دن نے شمرین اور یحییٰ کو بھیجا کہ اگر شمر سے قابل شمر کر کہ تو تم کی مثال کرنا کہ وہ تو جس کی جگہ ہو کر نہیں کہیں کہ ہر کے ساتھ کو کوفہ کے پاس کوئٹہ میں سے تیار آئی تھانوں کے اس سے تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تم پر جس کا جس پیش کرتے ہیں اور میں سے سے بھی توں نہیں کرتے وہ نہیں کی مراد ہے اس کے اور ان کی طرف سے قتال کا شروع نہا۔

[illegible]

[illegible][illegible][illegible]

اسی سال یزید کی طرف سے متعدد ہند کے گورنر عمرو بن سعید بن احماس نے لوگوں کو گناہ گزینہ جی جان و مغان کے سینے میں زاید سے ولید بن مرثد کو بے نیازی گورنر کے عہدوں کے عہدوں کو گورنر بنایا۔ اس امر

آغاز کن ۶۱ قمری

اس سب کا آغاز اس طرح ہوا کہ شمس الدین علی گڑھی نے اپنے ساتھیوں اقباء کے ساتھ کہ عورتوں کے دھرم میں ملائے میں کوئی کی عورت ہمارے جسے پہنچا کر ان کے مطابق جسے والدہ کی وغیرہ نے اختیار کیا ہے آپ اس معاملہ میں اصرار نہ کریں کہ ہمیں کہ کوئی ہے کہ آپ ہر طرح میں شہید ہوں گے لیکن ہرگز نہ ہمارے ساتھ ہے











الوہیج - نریوان کو۔ جبکہ حادثہ بنی عقبہ اور ابو العباس کے سے علی بن موسیٰ زین العابدین سے راجع ہے کہ جس راستہ کی پہچان کو میرے والد اجداد شیعہ نے جس طرح کی شام کو پیش ہو قتلاہ میرے والد اور ان کے ساتھ جب وہیں پہلے جاتے تو میری چھوٹی محفل حضرت زینبؓ میری ساتھ رہتی تھیں کہ آپ دشمنان کے پاس حاضر حضرت ابو زلفیہؓ بنی ائمہ کا عقد مہجوری بھی تھا جو آپ کی سزا کو درست کرتا تھا۔ اجداد میرے والد اجداد نے چند اشعار لکھے جن کا ترجمہ ہے:

اے نہ خاتمہ دے دو، نہ اپنے پر افسوس ہے میرے ستمے کی کیا مثالیں ہیں اور کتنے ہی ایسے مشکل مسائل نہ دے لے گا میری کو چاہئے کہ اس پر اس بات کو غور کرو کہ اگر وہ اس کا حق پرستی میں نہیں لگتا تو اس کا کیا حال ہو گا۔

[illegible][illegible][illegible]

میں نے کہا اب وہ نہیں ہو سکتا ہے۔ تو اپنے بڑے چچا نے کہا ہوا اس قدر کہ ہے اللہ تعالیٰ قسم میری کہ یہ بڑا ٹوٹا ہوا ہے۔ میں اس پر اس قدر تم کو





















نہایت تھک چکی تھی اور کھانا کھانے کے لیے چاہتا تھا اور کچھ بھی نہ کھائے اور چلے گیا تھا اور وہاں تک کہ اس کا چہرہ نہایت تھک چکا تھا کہ نہ کھانا کھاتا اور نہ چلے گیا تھا۔

علاء نے کہا کہ میں نے اپنے والد کو اس کے لیے کھانا کھانے کے لیے کہا تھا کہ وہ کھانا کھائے اور چلے گیا تھا اور وہاں تک کہ اس کا چہرہ نہایت تھک چکا تھا کہ نہ کھانا کھاتا اور نہ چلے گیا تھا۔

علاء نے کہا کہ میں نے اپنے والد کو اس کے لیے کھانا کھانے کے لیے کہا تھا کہ وہ کھانا کھائے اور چلے گیا تھا اور وہاں تک کہ اس کا چہرہ نہایت تھک چکا تھا کہ نہ کھانا کھاتا اور نہ چلے گیا تھا۔

علاء نے کہا کہ میں نے اپنے والد کو اس کے لیے کھانا کھانے کے لیے کہا تھا کہ وہ کھانا کھائے اور چلے گیا تھا اور وہاں تک کہ اس کا چہرہ نہایت تھک چکا تھا کہ نہ کھانا کھاتا اور نہ چلے گیا تھا۔



توبہ پر چڑھنا آپ کا پشت تھوڑا دھندلا ہے جس میں مسلم بن عقیل اور کھر بن ابی اسید بن عقیل جیسے بڑے حضرات معقل دتہ اللہ علیہ کی نوازش سے جو کلمے جو کلمے لکھے گئے ہیں۔

اے حضرت محمدی رضی اللہ عنہ کی عیب کے لواحقین میں ہمارے حضرت فاضل رضی اللہ عنہ اور اہلاد کے چھ آدمیوں کا۔ تم (کریم کوئی کریم) جو کہنے لگے کہ آپ ﷺ کا ہر بیان میں جھوٹا کلمہ ہو سکتا ہے اور ہر کلمہ کے ساتھ میں یا غالب ہو سکتے ہیں۔ ہمارے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ کریم کا ہر بیان نقل ہو نہ تو اے معاند بنی فطر! آپ کے خلاف کہاں کہاں ہیں اور بعض کا قول ہے کہ وہ اس سے نقل ہی ہو گئے تھے جب آپ نے ان کے ہاتھوں کو کھنکھارے میں دھکے دیے تھے۔ ان ہی نواد کے پاس لایا گیا ہے اس نے بھی کہا کہ یہ کرم اور حسن۔ اور کہ کوئی ساتھیوں میں سے نہیں ہے۔ چھ آدمیوں کو چھ آدمیوں کی نقل ہوئے اور عمر یا سعد نے ان کی نماز پڑھی اور انھیں فانی کیا۔ کہتے ہیں کہ عمر بن سعد کے عہد سے وہی حواریوں نے اپنے اپنے گھروں کے کھنکھارے (پاؤں سے) حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی کر چکے۔ روزِ اکبر زمین کے ساتھ پہنچا دیا۔ اس نے محمد بن سعد آپ کا سر کوئی بنی بڑھا کھنکھارے کے ساتھ ان نواد کے پاس لے جایا جائے اور جب وہ نقل تک پہنچا تو اس نے اسے رضہ پانی اور مردہ واسطوں کے گھر لے جایا اور اسے کپڑے سے جوئے والے نب کے پیرے کر کے یاد دلائی۔ جی لی فاضل جنت مالک سے کہنے لگا کہ میں تمہارے اس زمانہ کا معزز لایا ہوں اس نے مجھے چھوڑ دیا۔ آپ اس نے کہا کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے سر اور ہاتھ کے کٹے ہوئے اور چاندی لائے ہیں اور وہ رسول اللہ ﷺ کی بیٹی کے بیٹے کا سر مبارک لایا ہے۔ ہاتھ کی قسم میں نے تو رقت میں بھی لکھتے نہیں ہوں گے۔ اور مردہ ستر سے ساتھ کھڑی ہوئی اور اس نے اپنی زہری بیوی کو جو نبی اسد سے تھے چھوڑ دی اور وہ اس کے پاس بھلی اور زہری اموی بیوی نے کہا۔ خدا کی قسم اگر میں نب سے خود کا مسلسل آستان کی طرف چلتا ہوں تو اسے خنجر پہنے کے ساتھ اس کے گھر اور گھر چھوڑ دیتا۔ دیکھ رہی ہوں اور اب صبح ہوئی تو وہ اسے زندہ دے گا۔ یہ اس نے کہا اور اسے اس کے سامنے رکھ دیا۔

نہتے ہیں کہ اس کے پاس آپ کے عقیدہ انہوں نے سر بھی تھا اور یہی مشہور قول ہے جو مولیٰ خوار چاہے مگر اس نے جو شخص بھی لکھا ہو انہوں نے اس کا کرا کر کھانا اور اسے اتنا ہونے کے پاس لے گئے تھے جو ان کو نرا لے آئے انہیں جو یہ کہ مولیٰ کے پاس تھا مگر کھانا نہ تھا اس کو یہ ان کا ہے کہ جس کو رضی اللہ عنہ نے ہم سے چاہا کہ اگر جبر نے محمد سے اس رضی اللہ عنہ کے ہزار سے کم سے یہ جان کر عید اللہ عنہ نے زود آنے کا یہی معرفت جس کی رضی اللہ عنہ کا سر لایا کیا وہاں سے طرقت (تھان) اس کے کہ کچھ بھی نہ لے گیا کہ آپ سے اس کے کہ وہ سے بھی اس نے کوئی بات کی تو حضرت اس رضی اللہ عنہ نے کہ آپ کو سب سے بڑا کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہتے ہو اور اس سے بڑا نہ تھا تھا۔

[illegible][illegible]



حق کا سرچہ یہ ہے کہ سامنے کھڑا کیا تو کسی نے کہا اٹھا کیا قسم! اور جب آپ نے سر نہ دھاتو میں آپ کو قتل نہ کرتا۔ پھر اس سے یسین بن حوام نے کہا کہ اللہ کا یہ شعر ہے: **هَذَا كَلِمٌ مِّنْ جَوَانِبِ كَلِمَاتِكَ كَقَوْلِ الْيَهُودِ لِيَسْمِعَ الْغُلَامُ لَقَدْ كُنَّا يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ يُرِىٰ سَمِیْعًا مِّنْ جَوَانِبِ كَلِمَاتِكَ**۔ یہ ہیں اور وہی ہے: **فَاَنْزَلْنَا مِنْ غَمَامٍ مِّنْ سَمِیْعًا** اور وہی ہے: **وَاَنْزَلْنَا مِنْ غَمَامٍ مِّنْ سَمِیْعًا**۔

یہ سب کے ساتھ ساتھ ان کے بھائیوں کے ساتھ بھی تھا جو ہم پر کس نہ ہو تیرا اور ۱۰۰۰ سے بڑا طوفان اور طاعون تھے۔  
یہ مختلف نے بیان کیا ہے کہ ابو جعفر انہی نے جو ہے جان کیا کہ مردانہ انہی کے جو ہے کی جی انہی حکم نے انہی کہ انہی کے پہلے سے ایک  
کھوپڑی کی پڑی ہے جو انہی نے اے بہن تیرے رشتہ دار کی کہتی ہے جو ایک مرد و نسب والا غلام ہے جس کی نسل گھڑ جو اس کی تعداد کی طرح ہو گئی ہے  
نہ آج صحت کی حالت کی کوئی سہ نہیں ہے۔

دعویٰ یحییٰ کرتے ہیں کہ یزید نے یحییٰ بنی قحطم کے چچے میں ضرب لگا لی اور اسے کہا "خوش ہو جا، بلوچو میں حمید اور اسحاق جیو شیعہ ہے نے یحییٰ کیا ہے کڑھہ بن یحییٰ اموی نے ہم سے چھینا کہا کہ یزید نے علوہ کے حوالے سے ہم سے بیان کیا کہ جب حضرت مسیح رضی اللہ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یزید کے سامنے کہا کہ اناؤں نے بلوچ ملکی کے پانچواں یزید سے

کافی سیر ہے۔ ہر گاہ کہ جو کسی شخص کی طرف پر خونریزی کی گھر اس وقت کو سمجھتے تھیں ان کے آواز بلند کی اور خوشی سے چپکا۔ جسے میرا نہیں ہے مجھے  
 کہا گیا کہ میں مجھ سے ان کے الفاظ کے متعلق کچھ نہ کہتا ہوں اور عبداللہ میں خوب فہم تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ ہم نے تمہارا دعا کیے تھے اور ان کو فہم تھا کہ ہم نے ہر  
 کے لئے یہ ہیں کہ میرا دعا کی کہ وہ ان کی تو فہم سے دعا ہو جا۔

خجند نے یہ سن کر کیا ہے کہ اس نے اپنا لشکار اس کی مخالفت سے کام لیا ہے خدا کی قسم! اس کی فوج میں کوئی شخص ایسا نہ تھا جس نے اس سے خلافت نہ  
کیا ہو۔ اور اس کے بعد ملاوئے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے سر کے ہرے میں اس کا فہرہ ہے کہ یہ کس کا چہرہ ہے۔ اُس چہرے کے پاس شام بکھیر دیا تھا  
تھیں اس بارے میں مقتول ہیں والدہ دلوں میں سے زیادہ اس کا قول ہے کہ اس کو جینے کے پاس بکھیر دیا تھا اس بارے میں جہنم سے سچو  
بیان ہوئے ہیں وہ خدا کا رحم۔

اور اہل بیت نے ابو جعفر القمطانی سے انھوں نے محمد بن مسلمہ ایرانی سے انھوں نے القاسم بن خثیمہ سے جان کیا ہے کہ جب حضرت مسیح رضی اللہ عنہ من کا سر جڑیدن صحابہ کے سامنے بٹھا گیا تو وہ اپنے ہاتھ کی پھڑکی آپ کے اذکار پر پڑنے لگا پھر کہنے لگا کہ اے اللہ جہاں میں تیری شان معصیتی میں انکسار انوری کے توئی کے سلطان ہے کہ وہ تبارک ہی ان جہاںوں کی کھوپڑیوں کو توڑ دیتی ہیں جو کس پر جہت متکفل ہوتے ہیں اور اہل بیت سے دفعتاً ان اور خاتم سے حضرت ابو ہریرہؓ نے اسے کہا خدا کی قسم جی ہاں پھر اس جگہ سے بے جسے میں نے رسول اللہ ﷺ کو جرحے ہوئے دیکھا ہے پھر انہوں نے کہا بلاشبہ بی بی صحت کہ وہ آئیں گے تو محمد ﷺ ان کے سفارش میں ہوں گے اور آپ آئے گا تو خیر اسطرحی ان میں زیادہ دیکھا کہ وہ آئے ہوئے پشت پھر ترچے سے اور ہر اہل البی انھوں نے اسے اور انبیاء سے جو اس نے غلام میں بیرون اس میں ہر روز اللہ علی سے یمنوں نے منکر سے روایت کیا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ رضی اللہ عنہ من کے سر کو جڑیدن کے سامنے رکھا گیا تو اس کے پاس حضرت ابو ہریرہؓ بھی موجود تھے وہ پھڑکی دے لے لگا تو انہوں نے اسے کہا اے اللہ پھڑکی دھار کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جرحے ہوئے دیکھا ہے۔

انکہ مہی اللہ نے جان کیا ہے کہ مسیح بن حویلی نے افسردہ کی اسے اسی خیانت کے لالہ کے ساتھ مجھ سے بیان کیا کہ میں نے عالم میں ملی جلتی سے سن کر جس نے جان کیا کہ جب حضرت عیسیٰ مہی اللہ من کلام اللہ کا تو پر پہنچا رہے تھے کہ وہ خیانت نے خود ان کیا ہے کہ مجھے جانا کیا ہے کہ جس میں اس کے بعد یہ شعر پڑھا تھا۔ یہی کی نسل خیرہوں کی قہر اور طعن ہو گئی ہے اور وہ مہی اللہ کی بی بی کی کوئی نسل نہیں ہے اور آپ کے ہدفی تھوڑا اور جیوں کو کھریں سوتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ لڑکوں کے لالہ کی پھر انہوں نے کہ وہاں میں انہوں پر سوار نہ پڑا جب وہ بیان جنگ کے پتے سے گزرا اور انہوں نے وہاں حضرت مسیح مہی اللہ حجاز اور آپ کے ساتھیوں کو پڑے ہوئے دیکھا تو کہیں اور چلا گیا اور چلا گیا اور حضرت زینب مہی اللہ عجب نفاذ پڑ چلائی حضرت عیسیٰ مہی اللہ عز پر اور ان شروع پڑا اور اس نے روتے ہوئے کہے۔ اے اللہ! مجھے اللہ تعالیٰ اور انسان کے طریقے ثابت پڑا اور پڑ چکیں۔ مسیح خوں میں لے دیا تھا اور جسم کے اعضاء کے ٹکڑے ٹکڑے ہو کر پڑا ہوا ہے یہاں تک کہ اے اللہ! مجھ کو یہ کی بی بیوں قیدی پڑا اور آپ نے لالہ کی کوئی پڑی ہے جس میں مسیح کی ہوا ملی اور آتی ہے۔

داؤی بھان کرے۔ جب کہ خدا کی قسم حضرت خزیب نے ہر دوست دشمن کو بلا یا بغیر دین نہیں نے جان کیا ہے کہ جب کو تم میں ان لوگوں کے ہوں



بلکہ انہوں نے یہ کہہ کر بھی بڑی عقلمانی سے انکار کیا کہ ان کے پاس تو صرف ایک ہی کتاب ہے، یہ کہ ان کے پاس تو صرف ایک ہی کتاب ہے، یہ کہ ان کے پاس تو صرف ایک ہی کتاب ہے۔

[illegible][illegible][illegible]











مذہب کے لئے والدہ نے جو مال کا مالک رہا تھا وہ اس کے لئے رہا تھا۔

والدہ نے اپنے لئے مال کا مالک رہا تھا۔ والدہ نے اپنے لئے مال کا مالک رہا تھا۔ والدہ نے اپنے لئے مال کا مالک رہا تھا۔

والدہ نے اپنے لئے مال کا مالک رہا تھا۔ والدہ نے اپنے لئے مال کا مالک رہا تھا۔ والدہ نے اپنے لئے مال کا مالک رہا تھا۔

والدہ نے اپنے لئے مال کا مالک رہا تھا۔ والدہ نے اپنے لئے مال کا مالک رہا تھا۔ والدہ نے اپنے لئے مال کا مالک رہا تھا۔

والدہ نے اپنے لئے مال کا مالک رہا تھا۔ والدہ نے اپنے لئے مال کا مالک رہا تھا۔ والدہ نے اپنے لئے مال کا مالک رہا تھا۔

والدہ نے اپنے لئے مال کا مالک رہا تھا۔ والدہ نے اپنے لئے مال کا مالک رہا تھا۔ والدہ نے اپنے لئے مال کا مالک رہا تھا۔

والدہ نے اپنے لئے مال کا مالک رہا تھا۔ والدہ نے اپنے لئے مال کا مالک رہا تھا۔ والدہ نے اپنے لئے مال کا مالک رہا تھا۔

والدہ نے اپنے لئے مال کا مالک رہا تھا۔ والدہ نے اپنے لئے مال کا مالک رہا تھا۔ والدہ نے اپنے لئے مال کا مالک رہا تھا۔

ایک روایت میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اسی شعر کو دوسری طرح روایت کیا گیا ہے اور خطیب نے بتایا ہے کہ احمد بن حنبل بن سہب السمری نے محمد بن عبد اللہ بن ابی اسحاق الشافعی سے وہ فرماتے ہیں کہ ہم کو محمد بن شعاد سمعنی نے شمرای کہ جسے ابو نعیم نے کہا وہ عبد اللہ بن حبیب بن ابی ثابت وہ صحابی تھے جو سے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہی حراس نے فرمایا کہ ہمارا اہل حق نے انہی طرف دینی کی کہیں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے گلی کے بدلہ میں ستر ہزار درہمیں کا لیں کیا اور تیری بیٹی کے خزانہ دار محمد کے بدلہ میں ایک سو کچالیس ہزار درہم کا عقیقہ کرنے والا ہوں۔

یہ حدیث بہت غریب ہے اور حاکم نے اسے اپنی مستدرک میں رد کیا اور طبرانی نے اس میں ایک بہت غریب آچار کو نقل کیا ہے اور شعبہ نے ہم ماہرہ کے ہمارے میں ایک بہت باطل ہے حکام اور بہت سی جہلی اہل حدیث کہیں اختلاف میں ہیں سہب بن حنبل کو یہ خبر تیار ہے آخر نے کہا کہ جس شخص کو انہی جانتے تھے خون رکھنا دینا آسمان کی آفت ہے سرخ ہو گئے جس طرح طلوع ہوتا تو اس کی شہ میں خون کی مانند ہوتی اور آسمان خون کے ٹوٹنے کی طرح ہو گیا ہوتا نہ اسے بھی خبر تھی کہ آسمان سے سرخ خون برسنے سے قبل آسمان پر یہ برقی تھی وغیرہ وغیرہ۔

اور ابن ماجہ نے فی فضائل العالیہ کے حوالہ سے روایت کی ہے اس میں سہب بن حنبل ہوا یہاں تک کہ سہب سے ظاہر ہو گئے اور وہ جب حضرت مسیح رضی اللہ عنہ کے سر کو لٹائی گئی میں نے گھورتا ہوا دلوں سے خون برسنے لگا اور دیکھا میں نے کہا میں اب تک نہ دیکھا ہوں۔ ”تھقی“ ”ذو مغرور“ ”ذو دوس“ سے نقلی وہ اس کے چہرے سے مل جاتی اور بیت المقدس کے جس پہر کو انہی جانتے تھے کہ بے خون دھڑکتا رہتا ہے اور حضرت مسیح کے جن ہاتھوں کو الیہ نسبت کے طور پر لے کر لپکا تو ان کو آگشت اور آتش کی طرح لگتا ہوا تھا اس کی طرح جوئی اور سوسوں روایت میں ہے کہ یہ بھی گنگ نہیں ہے نیز آپ کے گھر کی کعبت سے جن روایات اور طعن کا ذکر وہ ملا اکثر صحیح ہیں اور حاکم ان میں سے بہت کچھ کوئی دنیا میں آفت مسیحیت سے بچا ہوا ہے اور وہ اس دنیا سے اس وقت تک نہیں اٹھایا گیا یہاں تک کہ اس نے اس کو لے لیا اور وہ اس سے اکثر بھول گئے اور شیخ ابو داؤد وغیرہ نے حضرت مسیح رضی اللہ عنہ کے حلقی بہت اہل حدیث وضع کی ہیں۔

اور جو کچھ ہم نے بیان کیا اسکا تسلسل حاصل ہو گیا ہے اور اگر ان خبروں وغیرہ حقائق اور رائے کے ساتھ نہ کیا ہوتا تو میں سے ذکر کرتا اور اس کا بیشتر حصہ حقوق لوگوں کو پہنچائی کی روایت سے ہے جو شیعہ قادیان کے ہنر لاہوت کے بارے میں کہتے ہیں کہ وہ حقائق سترہ ہیں اس کے پاس ایسی باتیں ہیں جو دیگر کے یہاں نہیں ہیں۔ اسی وجہ سے وہ کہتے ہیں کہ یہ بعض متعین مسائل ہیں جن سے قطعاً کفر ہے۔

اور حقیقت نے چار صد سالوں کی حد میں انہی کے قریب قریب حکومت کی اس میں حد سے تجاوز کیا۔ ہم ماہرہ کو بعد از انہی دیگر مشہوروں میں زہول بنہا ابہر مشہوروں میں انہی میں توڑی اور مجوسہ کھیر کا دکانوں پر ناک لگانا اسلام کا بڑا بڑا گناہ تھا لوگ ہم و حقان کا انہی کرتے لوگ اس روایت کو پائی نہ پڑے کیونکہ حضرت مسیح کو اس سال گلی کیا گیا تھا جس طرح جوئی ملا کباب فرد کہ جس کا بچہ سبوں اور چرواہوں پر پھیر رہا تھا بھاؤں ہزاروں کا رخ کشمکش سے علاوہ اور بہت سے بچے بچے دعوات اور وارث اور خود ساختہ صوفی کے امور سرانجام دیتے تھے انہی کی حکومت کو صراحت تھا کیونکہ حضرت مسیح رضی اللہ عنہ کا گلی اس حکومت میں ہوا تھا۔

اور شام کے شہزادے نے ہم ماہرہ کو شیعہ کے رہنما کے کیا کہ ان کے ہاتھ انہی نہیں نہیں پہنچنے وغیرہ گانے کی دن کو صبر مٹا۔ اور اس پر مختلف کھانے کچے اور خوشی کا نظیر کرتے تھے وہ اس سے شیعہ اور انہی کی مخالفت تھی۔

اور حضرت مسیح رضی اللہ عنہ کے گھر کے بارے میں بہت اہل کو کہتے کہ انہی نے مسلمانوں کو قتل کرنے اور کس کے ہاتھ پر بیعت نہ ہوئی تھی بنا اتفاق وہ ابھر گئے کہ اسے مسزوں اور اہل بیت سے امداد لے آئے تھے اور صحیح مسلم میں اس کے متعلق ذرا ذرا اختلاف ہے اور اہل کتب نے روایت کی ہے۔

اگرچہ جاہل بقیہ نے آپ کے خلاف غلامیہ کر کے آپ کو قتل کر دیا ہے مگر ان پر بھی جہنم کا قول کرنا لازم اور ضروری تھا جن کا ذکر کہہ دانی میں ہو چکا ہے۔

مگر حقیقت وہ نہیں جیسا کہ ان کا زمانہ تھا بلکہ وہ ابجدیہ ان کی آیت مشرکہ جماعت نے کوئی ایک جہلی کی جماعت کے ماسوا اللہ علیہما

















پھول اور سادات ہوئے تیرا۔

کیا آپ انہیں ازراہ فکر لکھی کرتے ہیں اور خبر دہائی لکھا رکھا ہے؟ یہ ہوت دار سے وہ لکھتے ہیں سب نہیں۔ مہر کی جان کی قسم تم نے ان کے نفس۔ یہ نہیں بہت کہ پہنچا ہے ہمارے ہمیشہ سے معلوم کئے ٹوٹا پیسے میں گئے جو چھپتا تھا اسے کیے پر حرامت کرتے رہیں گئے۔  
پر نگھ کی بابہ خیالی آثار ہا کہ ایک نظر جو ہر شے میں جہالت سے نگر ڈال جس کے ظالم میرے نفس سے تیار وہ کئی اعتقاد کی ہے۔  
لفظ نریہ ہمارے ساتھ لکھنے کے لئے نعا و تلاش کرے اور تیرا ایک سو فیہ کر فو ذکر رکھ دے گا۔ ہر کہتے ہیں طہران، بنا قیہ حضرت مسیح  
رضی اللہ عنہ کہ مرید بن کرتے ہوئے ہاں گویا ہوتے ہیں، تل ہاں کی طرف کے نفس کرنا آدمی کی وجہ سے قریش کی کر دہ نہیں بھٹ گئی ہیں اور قریش  
ذلیل و خوار ہو گئے۔

اگر تم نے اسے بیت اللہ شہر بنانا چاہئے تو پھر بھی تلاش کرنا شروع کیا تو تم ہاں کی طرح ہو جاؤ گے۔ جو دایہ سے بھٹ کر گراہ ہو گئی تھی۔  
ہو میں جب تل محل کے گروہوں سے گزرا تو وہاں پیسے ہی تھے جیسے ان گروہوں میں اتارے وقت تھے۔ اور ہاں کے لئے ان کا درخواست تھی کہ  
اب مصیبت ہو گئے اور ان مصائب میں مسلسل افسوس ہوتا ہوا رہا ہے یا اللہ ان مکان و کتبنا آریع سلامت نکھو۔ کہ چہ ہرے خیال میں چاہا ان اپنے  
کینوں سے خالی ہو چکے ہیں۔

جب ضرورت پڑی تو ہم اس کے تعمیر تک کی بھی خبر لیتے رہے وہ جب پاؤں پھیل چکا ہے تو قیس ہاں کی شکست سے نہیں کترا۔  
اور یاد رکھ مزید کے نام ہاں ایک خون کا خضر ہے جسے ہم تشریب وہ جہاں پا کھینچے اس کا بدلہ نکال دیتے کیا آپ نہیں کہتے کہ حضرت مسیح  
رضی اللہ عنہ کے نفس کے بعد شہنشاہوں ہمارا دل سے بھر گئی ہے اور ملک میں قہار کا دورہ ہے۔





کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ اگرچہ ہماری زندگی میں کئی ایسے واقعات ہوتے ہیں جن سے ہمیں یہ بات یاد دلائی جاتی ہے کہ ہمیں اپنے آپ کو بہتر بنانا چاہیے۔ لیکن یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ ہمیں اپنے آپ کو بہتر بنانے کے لیے اپنی زندگی میں کئی ایسے واقعات کو یاد رکھنا چاہیے جن سے ہمیں یہ بات یاد دلائی جاتی ہے کہ ہمیں اپنے آپ کو بہتر بنانا چاہیے۔

[illegible][illegible]

انہوں نے مضمونانِ ظلم کے بعد قیامت منبری اور آئینِ عہد آپ کے خیالوں میں غیبتِ قادمہ پہاڑِ طوشیہ آپ کی طرف منسوب ہیں وہ بھی کعبہ کے حجاب ہیں۔

[illegible]

حضرت عبدالکظیم بن ابراہیم بن الحارث بن عبدالمطلب، ابن ہاشم... آپ صحابی رسول ہیں، دمشق سے نقل مکانی کر گئے تھے اور جہانگیر کا مسکن بنایا، خود روایات کے تحت یہ ابن مسعود کو وصیت کر دی کرتے گئے تھے مگر یہ کہنا۔

حضرت ولید بن عقبہؓ نے اپنی ساری دولت و ثروت اپنے لیے جمع کر لی تھی۔ جب ولید بن عقبہؓ نے اپنی ساری دولت و ثروت اپنے لیے جمع کر لی تھی۔ جب ولید بن عقبہؓ نے اپنی ساری دولت و ثروت اپنے لیے جمع کر لی تھی۔





[illegible][illegible]

ایک دن عمرو بن سعید ابن العاص نے ان لوگوں کے خلاف ہتھیار اٹھائے کہیں کوئی ایسا منافق نہ ہو جو کہ اسے دانت دیا تو عمرو بن سعید بن العاص نے یہودی بن معاویہ کو کہا کہ اسے میرا چھوڑ دینا! اس نے کہا کہ وہ منافق نہیں دیکھتا اور منافق اس کی طرف سے ہمارے خلاف ہیں۔ یہودی بن معاویہ نے اس طرح سے اس کے ساتھ خود کو دیکھا اور کہا کہ میں اس سے متاثر نہ ہوں کہ تو میرے پاس کوئی ایسا شخص جو مجھ تکلیف دے جس سے میں اس پر قابض آجاتا۔

اس سب کچھ کے باوجود بھی اودھ کو کچھ سے بھلا، ہاتھ اور ہر وقت اس کے دل میں مجھ سے بچنے کا حزن لگا جاتا رہا اور میں اس سے بہت نری رہے۔  
 خوش آسانی کی خاطر وہ امانت کرتا تھا کہ کسی وقت اس پر غصہ یا کوئی کامیابی حاصل نہ کر دوں۔

اس کے وجود میں نہ اس کا ٹھکانہ نہ اس کو بہت سی چیزوں سے روک دیا اور علی نے نیک کام اور کیا کہ تھا انکو سدا اس کے  
 ہر دوست اور کائنات پر چیلے کہ جس کا کم نہیں اور جس کا ہوشیار نہ ہو نہ کسی کو یہ سمجھا دیا کہ ہر انسان کے اپنے کام ہیں اور اس کے اپنے کام ہیں اور اس کے اپنے کام ہیں۔

جب جو شخص ان بیکس پوسٹوں کو دیکھ کر اس سے یہ کام جانیں تو بھی جانیں یہ تنگ کے دوران ان کو ان کی شخصیات کے ساتھیوں میں سے ہے! ان کے حقوق پر غور کرنا کہ اس کے جس کو جانتا ہے تو اس کے ساتھ غیر انسانی سلوک کرنا، غلط فہمیاں کرنا اور دیکھ کر کہتا۔

بہت دیر تک اس کا کھانا بیکار کو کچھ نہ ملا۔ وہ آپ نے دیکھ کر اس پر غور کیا اور ابھی آپ کو اس کے غصے اور اس کے کاموں کے بارے میں اطلاع مل چا تھی جس سے آپ کو کبھی خبر نہ ہو گی کہ غیبت اور آپ کے بارے میں بری باتیں اور فخر خواہی کا یہ عمل جو بچا خدا تعالیٰ نے آپ کو دیا کہ اس کا ہر آپ کے دشمن کو اس طرح کے کام کو کیا ہوئے اس پر بھی غور نہ ہو کہ آپ کو سمجھے آپ پر حق دے اور آپ یقیناً لوگوں سے دور رہنے پر آمادہ ہوئے۔ آپ نے جس سے آپ کے خلاف بات ہو چکی ہے۔

[illegible]

زور لیں۔ جس قدر بے جا لگتا ہے، ہم کیا اور سی دور اس نئے گیارہ حضرت مہدیؑ ہی زہر کو پتھر کی پوند کو کھینچ کر لے کر اس کی کال کو مٹا دیں گی۔

ہو اس کی پہچان۔ جب بھی کسی سکالائڈ حضرت عبداللہؑ کو یہ ذکر آکر گذر کرے کے لئے چاہے تو ان کے مذہب سے کھانسی اٹھنے سے کہو کہ کون  
 اس کو دے گا تو اس کی پہچان طریقہ سے کامیاب نہ ہو سکتا کیونکہ میرزاؑ کی دوسری اہل علم نے ہر کام کے لئے ایک مسئلہ تیار کیا تھا اور ان میں  
 سے کسی نے ان میں غلطی نہ کی تھی۔

اچھی نواں اپنے آویں تہہ میں، جاسر (جب نقل تسمیہ کیا اور تقدیر کیا) کی اسبہ ٹھکس نے مجھ کو یہ کہہ کر دیا کہ یہ وہی جوان تھا جس کی مخالفت کی اپنے  
میرزا نے کی تھی اللہ تعالیٰ نے اسے دے کر خوشامیسی ہوا، لیکن اس کی طرف سے کوئی ہمت نہ ہوئی۔

نہ وہ اس عمارت کے تمام سامنے جاتا ہے اور اس کی ہر بات پر لہجہ نہیے، تجویز و ناسر براقت کی بات کے دھڑکتے ہوئے کہ کیا اس وقت



[illegible]

ماہنامہ نئے جہاز: خطیب نے یہی کیا ہے کہ اس سال ولید بن حبیب نے لوگوں کو کج کر دیا تھا اس پر افسوس اڑاتا ہے کہ اگرچہ داخلہ دینے کے بدلے میں نصابی کتب، روٹوں کے بارے سے اطلاعات کرنے کے بعد داخلہ آئے تھے مگر یہ سمجھے کہ کیا اس کے بعد کہ ولید بن حبیب نے لوگوں کو کج کر دیا تھا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اگرچہ اس سال ولید بن حبیب نے لوگوں کو کج کر دیا تھا لیکن وفد الفیہ نے ۳۲۰ھ کے آغاز میں داخلہ دیا تھا جو کتب خانہ کے لیے لوگوں کو کج کر دیا تھا۔

اس سال، وفات پائے والے اعیان

حضرت بريدة بن الحبيب السلمي..... آپ اس وقت اسلام لائے جب رسول اللہ ﷺ کو انھیں سے نفرت کرتے ہوئے آپ کے پاس سے گزرے آپ نے ان کو دیکھا کہ وہ ہاتھ پر کلمہ لکھ رہے تھے حضرت بريد بن الحبيب السلمي نے اس موقع پر تعظیم و احترام کے ساتھ اپنے دل میں ان کو لئے اور آپ کے پاس آکر ایسا درخشندہ صورت سے ملاحظہ ہوا۔

[illegible]

آئینہ کار: یزید بن معاویہ کے دور خلافت میں مقام ہرام میں ولادت پائی (انجمنِ ختمِ نبوت، چاندیچھون اور مجتہد سارہ سہوؤنھن نے آپ کی سیرت میں ولادت کی تشریح کی ہے۔)

ابن سنیع من عظیم..... ابوہریرہ اشہری انکافی آپ حضرت زین مسعودؓ کے ساتھیوں میں سے ہیں آپ مرتبان کو حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے ملے اور فرمایا کہ: جب میں آپ کو قتل ہوں تو مجھے وہی اللہ اور عاجزی کرنے والے دیا جاتے ہیں اور فرمایا: کیا اگر رسول اللہ ﷺ آپ کو دیکھتے تو آپ سے مجھ کرتے۔

آپ کی عاجزی اور مشقت کی وجہ سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ آپ سے محبت کرتے تھے اور بہت احترام کرتے تھے۔ حضرت مسلمی فرماتے ہیں کہ میں نے حجۃ مصلیٰ کا مشاہدہ کیا ہے اور میرے ہندوستان کے مسافر بھی اس کی خبر آپ ان میں سے سب سے زیادہ گوارا دینے والے تھے انہیں معین فرماتے ہیں کہ اگر ایسا نہ کرتے تو کس کی مرضی کا ماننا تھا؟ مشکل یہ کہ ان جرنیلوں نے اللہ تعالیٰ کے رسولؐ کی اس راہ میں وفات کی تھی تو یہ کون سا ہے۔

عقربین قیس اور قیس انجمن الکلمہ فی... آپ ان سوسو کے اکابر و اصحاب اطراف میں آپ نے حضرت علقمہ بن قیس حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کی شکل بصرہ دیکھا انکی قسمیں ایسی کہ جبرائیل علیہ السلام نے انکی قسمیں کی اور انکی قسمیں ایسی کہ جبرائیل علیہ السلام نے انکی قسمیں کی۔ یہاں پر آپ نے فرمایا کہ میں نے انکی قسمیں کی ہیں جنہاں وہ کہتے ہیں کہ میں نے انکی قسمیں کی ہیں۔ یہاں پر آپ نے فرمایا کہ میں نے انکی قسمیں کی ہیں جنہاں وہ کہتے ہیں کہ میں نے انکی قسمیں کی ہیں۔

عقبہ میں نافع فربری ۔ حضرت صادق علیہ السلام نے آپ کو اس بڑا فربہ کے فربہ کے سرور میں فریدہ بھجوا دی۔ انہوں نے انتہائی دلیری سے جہاد کیا۔







تعارف۔ سہولتوں و ملاقات۔

بھارتی نے بھی شک کے ساتھ اس کی کوئی بات تو نہیں مانی چنانچہ علی بن ابی نجر نے اس کے بعد جو اس نے اہل مدینہ کو مخاطب کرنا شروع کیا اسے اہل مدینہ نے بھی تسلیم کر لیا۔ علی بن ابی نجر نے یہ بھی تحریر کیا کہ تو انہی اصل میں سے اور انہی ہم شاہی قونین کی کوٹا پہنچاؤں گے اور انہیں اس لئے مجھے ظلم نہ ہو گا۔ یہ کہیں کہیں ان کے دوستوں کو آج بھی ان کی قونین کی پہلے تو معلوم ہے کہ یہ قہر تھا کہ ظلم کیا کرنے کا ہے؟ انہیں یہ کہہ کر ہم آپ کی کوئی بات بھی قبول نہیں کرتے۔ اب تک کہنے کے لئے جو چیزیں تو ہمیں یہ منبہ ہے کہ کہہ لیں۔ یہ قہر جتنا کہہ لیں کہ ہم سے سزا کا کوئی پتہ نہ ہے۔ بے شک ان کے لئے ہر کام کا کوئی مسئلہ نہ ہو گا۔ تو ہم اپنی یہ باتیں اور قہر سے ہم انہیں بھی صرف کریں گے۔ ان سے یہ کہہ لیں کہ ان کی بات کا انتظامیہ جرات کے ساتھ جواب دے گا کہ آپ کا یہ شک نہ کریں اور ان کو یہ کہہ لیں کہ ہم نے آپ پر شک نہیں کیا۔ یہ کہہ لیں کہ ان کی بات کو بھی سمجھو اور ان کے کوئی قہر نہ ہو گا۔ انہیں کہہ لیں کہ ان کا یہ شک نہ کریں کہ ان کی بات کو بھی سمجھو اور ان کے کوئی قہر نہ ہو گا۔ انہیں کہہ لیں کہ ان کا یہ شک نہ کریں کہ ان کی بات کو بھی سمجھو اور ان کے کوئی قہر نہ ہو گا۔

لی ہونے کا سبب ہم پر پڑے رہیں اور ایک حقیقی قوم کی اور اپنی فرائض کو ادا کرنے میں مقصود کو ہر اور چھوڑ دینے کے ہوتے ہوئے اور انہوں نے سب سے خوبصورت جودت دیا جیسا کہ حضرت محمدؐ ان الفاظ میں فرماتے تھے۔

[illegible]

میں نے اپنے قریبی دوستوں کو بلا کر صرف میں ہی تھا۔ ان کے پاس ان کے پاس سے جہاز کا معاملہ نہ کر کے کسی نے پرایہ کے حکم پر یہ کہتے تھے کہ ان کے پاس

میں نے اس وقت بہت شرمندہ ہوا، اس وقت وہاں لوگوں نے کہا کہ اس نے اپنے آپ کو بھڑکایا ہے۔  
 میرا بڑا بھائی تھا جس کے پاس اس وقت بہت شرمندہ ہوا، اس وقت وہاں لوگوں نے کہا کہ اس نے اپنے آپ کو بھڑکایا ہے۔  
 میں نے اس وقت بہت شرمندہ ہوا، اس وقت وہاں لوگوں نے کہا کہ اس نے اپنے آپ کو بھڑکایا ہے۔  
 میں نے اس وقت بہت شرمندہ ہوا، اس وقت وہاں لوگوں نے کہا کہ اس نے اپنے آپ کو بھڑکایا ہے۔

اس نے اصرار کیا کہ میں نے ان کو بلایا اور وہ ان ہی انجمن کے لیے میرا شک کے درمیان چلتا، آج تک ان لوگوں نے نہ میری سی

آپ کو معلوم ہو گا کہ ہر ایک نے کو آپ کے متعلق سمجھتا ہے کہ اسے آپ اس کے سامنے بٹھائے گا اور ان بن تم نے شہر و ملک و  
ہر مملکت و مملکت و ہر مملکت کو اس کے شہر و مملکت بنی ہے اب شہر و مملکت بنی ہے اس میں سے خود اس کے  
بنی ہے اس میں سے کسی کو جانے کہ وہ بنی ہے اس کے لئے اس کے ملک و مملکت بنی ہے اس کے سامنے بنی ہے اس کے  
سکھنے کے لئے بنی ہے اس کے لئے اس کے ملک و مملکت بنی ہے اس کے سامنے بنی ہے اس کے

[illegible]

آب نام۔ پہاڑی۔ دھڑلے سے بہنے والا۔ قہار۔ طاقتور۔ آبِ حیات۔ حیات بخشنے والی۔ آبِ حیات۔ حیات بخشنے والی۔ آبِ حیات۔ حیات بخشنے والی۔





اولیٰ بیان کرتے ہیں کہ جب مروانہ بن الحکم ۱۲ ہجری کی بھی انہوں نے تھیں وہاں تک کہ یہ کوٹھارہ اور القادی اور امویہ کے پانچ سو پانچ گنت  
کر۱۲۰۰ کی طرح ۱۲۰۰ کو جو کہ ان کے ہوا۔

وہابی نے عبداللہ بن عمر سے کہا کہ اس سال حضرت عبداللہ بن زبیر نے لوگوں کو بل کر دیا اور لوگ بھی  
اجا تہ گئے تھے مگر بیت اللہ کی بناء لیجئے (ان کا وہاں سے بارے میں خبری کا نظریہ رکھتے تھے) وہاں تک کہ ان کے پاس ہم کو کہ فر حضرت سوسن  
فرما رہے تھے کہ یہ کہہ کر کہ پانچ سو پانچ گنت تھے اور یہ بیان ہوئے بلکہ اس سال سے چک کر کے کے تیرہ سو پانچ گنت ان کو  
نے بھی کیا کہ

اگر کا اہل بیت کی روایت کے خلاف بھی بیان کیا تو یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ ہے کہ اس سال سے چک کر کے کے تیرہ سو پانچ گنت ان کو  
نہیں کر رہے تھے کہ وہ یہ ہیں کہ ان کے پاس یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ ہے کہ اس سال سے چک کر کے کے تیرہ سو پانچ گنت ان کو  
وہاں کا وقت آیا تو آپ نے اپنے بیٹے کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا اور اس سے کہا کہ آپ ان کے اہل بیت سے واسطہ پڑے گا اور وہ اس کا یہ بھی مسلمان  
کہ یہ وہ ہیں کہ ان کا شمار ان میں ہے کہ ان کے پاس یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ ہے کہ اس سال سے چک کر کے کے تیرہ سو پانچ گنت ان کو  
اب وہ دیکھ کے کہ ان کے پاس یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ ہے کہ اس سال سے چک کر کے کے تیرہ سو پانچ گنت ان کو  
فہم تھے وہ ان کے پاس یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ ہے کہ اس سال سے چک کر کے کے تیرہ سو پانچ گنت ان کو

یہ کہ آپ کو اپنے ہاتھ پر ہاتھ رکھا اور اس سے کہا کہ آپ ان کے اہل بیت سے واسطہ پڑے گا اور وہ اس کا یہ بھی مسلمان  
یہ دیکھ کر ان کے پاس یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ ہے کہ اس سال سے چک کر کے کے تیرہ سو پانچ گنت ان کو  
پانچ سو پانچ گنت ان کو کہہ سکتے ہیں کہ یہ ہے کہ اس سال سے چک کر کے کے تیرہ سو پانچ گنت ان کو  
کہہ سکتے ہیں کہ یہ ہے کہ اس سال سے چک کر کے کے تیرہ سو پانچ گنت ان کو  
ان سے یہ چیزیں اس کے دل کی ہیں کہ ان کے پاس یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ ہے کہ اس سال سے چک کر کے کے تیرہ سو پانچ گنت ان کو  
کی دست کرتی

یہ کہ وہ آپ کی اطلاع ملی تو اس نے مسلمان ہوا کہ ان کے پاس یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ ہے کہ اس سال سے چک کر کے کے تیرہ سو پانچ گنت ان کو  
وہ یہ تھے کہ ان کے پاس یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ ہے کہ اس سال سے چک کر کے کے تیرہ سو پانچ گنت ان کو  
انہوں نے یہ دیکھ کر کہ ان کے پاس یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ ہے کہ اس سال سے چک کر کے کے تیرہ سو پانچ گنت ان کو  
جب اہل شام نے ان کو دیکھا تو ان سے رونا دھونا کرنے لگے اور ان کے پاس یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ ہے کہ اس سال سے چک کر کے کے تیرہ سو پانچ گنت ان کو  
لوگ ان کے ساتھ چک کر کے کے تیرہ سو پانچ گنت ان کو  
مگر کہ ان کو دیکھا تو ان سے رونا دھونا کرنے لگے اور ان کے پاس یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ ہے کہ اس سال سے چک کر کے کے تیرہ سو پانچ گنت ان کو  
زیادہ کہ ان کو دیکھا تو ان سے رونا دھونا کرنے لگے اور ان کے پاس یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ ہے کہ اس سال سے چک کر کے کے تیرہ سو پانچ گنت ان کو  
جب انہوں نے ان کی ان کے پاس یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ ہے کہ اس سال سے چک کر کے کے تیرہ سو پانچ گنت ان کو  
جنگ کی، چک کر کے کے تیرہ سو پانچ گنت ان کو

اور مسلمان شام سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ ہے کہ اس سال سے چک کر کے کے تیرہ سو پانچ گنت ان کو  
معلق ہو چکا ہے فیصلہ کرتا ہے۔

یہ کہ ان کے پاس یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ ہے کہ اس سال سے چک کر کے کے تیرہ سو پانچ گنت ان کو  
نے ہم سے بیان کیا کہ ان کے پاس یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ ہے کہ اس سال سے چک کر کے کے تیرہ سو پانچ گنت ان کو  
تیار نہ تو کہ ان کے پاس یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ ہے کہ اس سال سے چک کر کے کے تیرہ سو پانچ گنت ان کو























[illegible][illegible]

آج رات نے میرے دل میں خوشی کو چھتہ۔ دوسری چٹائی کو (چاند) سے دوسری آنکھوں کی سیاری کدوات سے تشکیل دی ہے تو یہ کوئی آخری بات نہیں۔

اور نہ ہر کن بکار نے اونچا اور جڑی کے سوال سے نہ لگا کر کرتے ہوئے کہنے سے کہ وہ یہ میں ایک گھوڑا کا لڑکھیا تھی جسے سلاہ کہ چاہتا ہوں وہ ایک خوشبو سے چڑھائی، خشک سادہ اور بوسیدہ لڑکھیا میں سے تھی اس نے فرآن پڑھا اور شہر کی روایت تھی کہ اگر اور شہر کیجئے اور بد لڑکھیا بن جائیں اور احواس میں گھاس کے پاس جا کر بیٹھ کر کہتے تھے میں اسے اس حاکم سے محبت ہوگئی اور اس نے سفید انحراف سے اور افسوس کیا تو ان حسان جڑی میں سلاہ کے پاس بیٹھ کر چلا گیا اور اس نے کہا کہ میں دعا کی دعا اسے سلاہ کے صحن میں دفن ہوگئی اور نہ لگا اور نہ لگا کے تحقیق بتایا اور کہا ہے سفیر ابو یوسفین اور آپ شی کے لافنی سے بخوبی کہ وہ آپ کے اسکان ماننے والوں میں شامل ہے۔ لیکن یہ نے تھے بھیجے اور میں اسے خرید کر اس کے پاس نے کیا اس نے اس کے کھڑا سید پر اس مرتبہ اور مقامہ وصل کیا اور اسے اس تمام کو اس پر فرویت تر جمی تھی جو اس کے پاس تھے اور سفیر ارمان، انہیں بد بتایا اور احواس کے پاس سے گزرا تو اسے اسے گرم اور ٹھہر میں پالا اور اس نے کہ تم میں اضافہ کرنے کے لئے اسے سے جہاں سے اسے وہ شخص جو اس نے خود پر غلامتے محبت ہے جسے محبوب سے لگا رہا تو اس کے فضل کی کوئی پہنچی ہے محبت نے اسے نہ موٹا کر دیا۔ چنانچہ اسے دھت کے پاس کے ساتھ لانا ہے اور جو چاہے اسے بدلے ہے وہ بندہ خوشی ہے اور خیر پائندہ ہے اور کبھی کوئی اسے اسے نہیں کہ اس وہ ہے اس نے اپنے لئے اسے خوشی کر لیا ہے جس سے وہ خوشبو حاصل کرتا ہے وہ نہ کہ کاغذ ہے کہ محبوب سے جو چاہے وہ نہ کہ کاغذ ہے اور وہ کبھی دل والا ہے۔

[illegible]





مؤمنین نے بیان کیا ہے کہ جیسے اسے کہا تھا وہاں ہی وہ اودھار کا سبب بن چکا اور اہل ملی کے کسی کے متعلق یہ سبب نہ کی اور فوت ہو گیا دنیا سے چل رہا تھا۔ جس کا فائدہ میں عبد اللہ بن زبیر غالب آگئے اور اہل ملحق اس کے لئے خود خود عطا توں پر مروان بن الحکم غالب آگئے۔ اور خدا سامان کے یہاں نے سامان بن زیاد کے ہاتھ پر بیعت کر لی تھی کہ وہ لوگوں پر قبضہ نہ کیا اور انہوں نے اسے بہت پیسہ دیا اور سامان نے ان میں انجلی میرات اٹھائی تھی جس کی وجہ سے انہوں نے اس کو پسند کیا پھر انہوں نے اس کو اپنے اندر سے نکال کر باہر کر دیا اور سامان بن زبیر کی کنان سے سر پرستی میں قراء اور خراج نے بغیر و میں بغاوت کر دی اور انہوں نے عبد اللہ بن زیاد کو اس کی بیعت کرنے کے بعد دھکا دیکر باہر نکالی دیا۔ کہ وہ لوگوں کا کام وہاں کی سیوا سے اس کو اپنے ہاتھ سے باہر نکال دیا اور وہ بہت ہی دکاؤں کے بعد جن کو ذکر کرنا نہیں بت کر کہہ کر نے کا سبب ہوا خاتم چلا گیا اور انہوں نے اس کے بعد عبد اللہ بن زبیر کی بیعت کر لی جو "جنت" کے نام سے مشہور تھا۔ اور اس کی ماں وند بنت ابی سفیان تھی اور اسے بصرہ کی پلیمس کا جیلان بن عدی عبدہ بنی کو نگرانہ و اندر مقرر کیا اور لوگوں نے معاویہ بن حاکم ۶۳ھ کے شروع میں اس کی بیعت کر لی اور نذر دے کر رہا ہے۔

[illegible][illegible]

نتیجے ہیں کہ دنیا میں دشمنی کے ساتھ کچھ لوگوں کے درمیان کے تعلقات ہیں۔ یہ کہ عیسیت جس کی اس لئے کہ جب ممکن ہو یہ کہ  
 سے تمام کی طرف: ایسے یا قرآن میں جو حکم سے بہت کر لی تھی اور حضرت امینؑ نے جو یہی لفظ ہے اس حوالہ کی کیا ایک جماعت آپ  
 سے مزاحمت کرتے ہوئے تھے یہ کہ جس میں نتائج میں اذنی، عہدہ بنی اعلیٰ اور ان کے سربراہوں سے جو کوئی کی ایک جماعت میں ہر لمحہ



اور جب آپ کی حکومت معیوب ہو گئی تو انہوں نے آپ کی اس بات کو تم نے ظلم کی ہے یہ تکہ تم۔ نہ انہیں مجھ کے ساتھ مل کر جنگ نہ ہے اور انہیں حضرت عثمان بن عفان کے بارے میں اس کی رائے کا مجھے شک تھا۔ اور وہ لوگ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پیچھے کھڑے تھے۔ انہیں وہاں پہنچے ہو کر آپ کے یہ کہنے سے ورا نہیں گئے آپ سے حضرت عثمان بن عفان کے بارے میں سوچا کہ اور آپ نے انہیں ادا کیا ہے یا نہیں سے ان کو تکلیف ہوئی۔

اور حضرت عثمان کے ایمان کی تصدیق اور انہوں نے اصلاح اور اچھی سیرت اور ان کی باتوں کے دائرے میں جا۔ نہ کہ بعد آپ کے ان کی طرف رجوع کرنے کو ان کے سامنے بیان کیا تو اس موقع پر انہوں نے آپ سے کنارہ کشی اختیار کر لی اور آپ سے علیحدہ ہو گئے اور عراقی خراسان کے علاقوں میں چلے گئے اور ان میں وہاں میں اپنے جسم و بدن اور دین اور تکلف اور پہنچنے ہوئے کی خواہش و سائل کے لئے کوشش گئے جو جان میں نہیں ہیں جو ہو سکے تو کلمہ و جہاد اور بے شک کی قوت اور لفظ اہل سنت سے لگتے ہیں اس کے بارے میں انہوں نے بہت شیروں اور صولان پر غلبہ پالیا حتیٰ کہ قحطی نے انہیں گئے جیسا کہ ہم بھی بیان کریں گے اللہ اعلم۔





### مرحہ رابطہ کے واقعہ کی مزید تفصیلات

اس سے قبل یہاں جہاز خفاک حضرت سواد بن ابی غنیان رضی اللہ عنہ کی طرف سے دین کا نائب تھا۔ وہ ان کی مشوریت پر صورت ۱۰۰  
 سورتوں میں ان کی تہذیب میں غور فرماتا تھا اور کثرت سے دوسرا تھا۔ جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو تو ان کے بیٹے  
 یزید کی بیعت کی کوشش کرنے لگا۔ بلکہ یہ وقت وہ لوگوں سے سواد بن ابی غنیان کی بیعت کی سواد بن ابی غنیان کے وقت اس کے لوگوں نے  
 کہ کہ بیعت کی اس شرط پر کہ لوگوں کا جب تک کوئی امام مقرر نہ ہو، پھر جب تک حضرت عبداللہ بن زبیر کی بیعت نہ کرے۔ لہذا اس نے بھی دین کی بیعت  
 کا حزم کر لیا۔ تاہم ایک روز لوگوں کا غلبہ ہو گیا۔ پھر خطبے میں یزید بن عبداللہ کی خدمت کی بات کی کہ جو سے کچھ بھی غلط ہو، یہاں تک کہ لوگ تو اس سے بڑے  
 ۔ کچھ جب تک لوگوں پر جو سے کچھ غلط ہو، اس کے خلاف وہ جی، اعلیٰ ہو کر نہ دانتے نہ کہہ دے۔ پھر بتایا کہ اس کا تھا اس پر غرضی ہو کہ وہ مسلمان ملک  
 میں بھل کے پاس جائے وہ ان وقتوں میں تھا کہ لوگوں کا مسلمان کا حق دار دیکھتے ہیں اور صاف اپنے لئے خلیفہ میں یزید کی بیعت کا کارواں تھا  
 تھا وہ بیعتوں کا یہ تھا کہ بیعتوں جت بھل مسلمان کی بھی تھی بلکہ اس کی کہ ہر اہل بیت سے ملنے بیعت ہو گئے۔ لیکن پھر ان عہدوں کے بعد وہ بیعت  
 بنے۔ یہ ان کا کہ وہ اپنے بیعتی امراء کے پاس بیعت کا حق کران سے عبداللہ بن زبیر کے لئے بیعت کی۔ خواہ یہ وہ ان عہدوں کے بعد وہ بیعت  
 میران یزید بن عبداللہ کے ساتھ بھی کر کے لیا گیا۔ میں اس میں ملک سے ملنے خفاک بنو قیس کے ساتھ ہے اس کی بھی مخالفت ہوئی۔ وہ ملک حاکم  
 نہیں تھی چنانچہ اس نے خلیفہ کے لئے عبداللہ بن زبیر کی بیعت کے لئے یہ لکھا کہ حزم کر کہہ دے وہ اس پر بھی ہوا تھا کہ وہ اس نے اسے اس  
 نے کہ کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے انھیں یہ دے دیا تو اس کے لئے خلیفہ کا تھا۔ اور کہا کہ اپنے بیٹے جے جب وہ "اور انما" میں بھی تھا وہاں بھی عبداللہ  
 زیاد سے انکارت ہوئی جو غرضی تھا۔ یہاں تھا عبداللہ اس سے اس کے لئے خلیفہ کے لئے خلیفہ کا تھا۔ اور کہا کہ اپنے بیٹے جے جب وہ "اور انما" میں بھی تھا وہاں بھی عبداللہ  
 رضی اللہ عنہ کے لئے یہ سزا کا تھا کہ اس کے لئے خلیفہ کا تھا۔ اور کہا کہ اپنے بیٹے جے جب وہ "اور انما" میں بھی تھا وہاں بھی عبداللہ  
 تھا۔ یہ سزا کا تھا کہ اس کے لئے خلیفہ کا تھا۔ اور کہا کہ اپنے بیٹے جے جب وہ "اور انما" میں بھی تھا وہاں بھی عبداللہ  
 اور انما میں بھی تھا کہ اس کے لئے خلیفہ کا تھا۔ اور کہا کہ اپنے بیٹے جے جب وہ "اور انما" میں بھی تھا وہاں بھی عبداللہ  
 اپنے لئے ذات کا بھی کر دیا۔ ان دنوں رضی اللہ عنہ کی بیعت سے نہاد ہو کر اب وہ کچھ کم اس سے علاوہ تھی جو وہ ہے کہ تم ایسا نہ  
 فرماؤ۔ یہاں اور انما میں بھی تھا کہ اس کے لئے خلیفہ کا تھا۔ اور کہا کہ اپنے بیٹے جے جب وہ "اور انما" میں بھی تھا وہاں بھی عبداللہ  
 ہوئی تو کچھ روز وہ وہاں تھے۔ یہ کہنے کے لئے کہ انھیں اس کی وجہ سے لوگوں کے نزدیک اس کی حیثیت کر کے ابھرا۔ یہاں سے اس سے کہا کہ جو  
 شخص اس کی قول کا طالب ہو، جس کا کام کا نائب ہو اور ظلموں اور مصلحت میں نہیں رہتا۔ بلکہ حراش اور جنگلات میں نہ کرے۔ انھیں کو اپنے پاس لانا  
 ہے چنانچہ خفاک مرحلہ پر کہ ان کے اور ان دنوں یہاں پہنچا۔ اس میں اس کے لئے خلیفہ کا تھا۔ اور کہا کہ اپنے بیٹے جے جب وہ "اور انما" میں بھی تھا وہاں بھی عبداللہ  
 بیعتی تھے۔ وہ سزا کا تھا کہ اس کے لئے خلیفہ کا تھا۔ اور کہا کہ اپنے بیٹے جے جب وہ "اور انما" میں بھی تھا وہاں بھی عبداللہ  
 دیکھتے ہیں۔ اب وہ لوگوں کی اس کی تعلیم کر کے اس کی بیعت کی اس کے پاس تھے جو کہ وہ اس کے لئے خلیفہ کا تھا۔ اور کہا کہ اپنے بیٹے جے جب وہ "اور انما" میں بھی تھا وہاں بھی عبداللہ  
 چاہو۔ عبداللہ بن زیاد اور اس کا بھائی عبداللہ بن زیاد تھے کہ اس کے پاس تھے جو کہ وہ اس کے لئے خلیفہ کا تھا۔ اور کہا کہ اپنے بیٹے جے جب وہ "اور انما" میں بھی تھا وہاں بھی عبداللہ  
 تھا۔ اور اس کے لئے کہ اس کے لئے خلیفہ کا تھا۔ اور کہا کہ اپنے بیٹے جے جب وہ "اور انما" میں بھی تھا وہاں بھی عبداللہ  
 سے خلیفہ کا تھا۔ اور اس کے لئے کہ اس کے لئے خلیفہ کا تھا۔ اور کہا کہ اپنے بیٹے جے جب وہ "اور انما" میں بھی تھا وہاں بھی عبداللہ

خفاک نے حضرت عثمان بن عفیر کی طرف لکھا کہ خلیفہ تو میںوں سے نہیں کے خارج اسے عبداللہ بن زبیر کی طرف سے ان کا یہ تھا کہ وہ ان کے لئے خلیفہ کا تھا۔ اور کہا کہ اپنے بیٹے جے جب وہ "اور انما" میں بھی تھا وہاں بھی عبداللہ  
 اور اس کے لئے کہ اس کے لئے خلیفہ کا تھا۔ اور کہا کہ اپنے بیٹے جے جب وہ "اور انما" میں بھی تھا وہاں بھی عبداللہ  
 دستا پر کہ ان میں خلیفہ کا تھا۔ اور کہا کہ اپنے بیٹے جے جب وہ "اور انما" میں بھی تھا وہاں بھی عبداللہ



## حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ

اس صاحبِ محبت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے آپ کی والدہ حضرت مروانہ سے تھیں آپ پیسے بچے ہیں جن کی ولادت مدینہ منورہ میں ہوئی۔ یہ حجرت کے بعد بروز کئی ماہوں میں آٹھ کو ہوا، میں پیدا ہوئے تھے آپ کی والدہ آپ کے حضور علیہ السلام کے پاس گئیں آپ نے انکی نگہباز میں کرکھائے اور ان کی والدہ کو خوشخبری سنائی کہ یہ بچہ اچھی زندگی گزارے گا، اگلے سال ہو کر شہادت کے مرتبہ پر پہنچا تو ہوگا اور جنت میں داخل ہوگا چونکہ انہی زندگی اختتامی راحت میں بسر ہوئی۔

۹۰ھ کو کوفہ میں ہجرت ہوئی، یہاں ہجرت میں سکونت اختیار کر لی، اور نعمان بن بشیر کے بعد جہ حضرت ابوذرؓ کے بعد قاضی بنے تھے آپ شام کے قاضی مقرر ہوئے، اور قاضی پر انھیں ہجرت کی طرف سے محبوب بنے، انہوں نے ہی آنے رسول کو پڑھنے کے لئے شام بھیجا اور انہیں سے حق بننے کو، لیکن رسول کے ساتھ تین سو مسکین اور اسان کا مشورہ یہ تھا کہ چونکہ ان کے لئے نرم چڑ گیا اور ان سے، حسان کا بہنا کیا اور ان کا اکرام پایا، پھر مرتضیٰ علیہ السلام کی جنگ ہوئی تھا کہ میں نہیں جانتا ہو مگر نعمان نے اعلیٰ میں سے دیکھا کہ ان کی مدد کی تھی تو انہیں نے آپ کو میرے بھائی بنی میں شہید کر دیا۔ آپ کو خدا کی قسم نبی کریمؐ نے قتل کیا، اور بعد میں علیؓ نے ان کو جو خدا بنی نبی کا امان تھا قتل کر دیا۔

ان کی بیٹی ان کے حق میں شہید ہو گئی۔ ..... کاٹھی اٹھ کر یہ ہے، اس کا بیٹا آپ کے قتل کے بعد کا مسلمان بن جاتے اور علیؓ انہیں سے کوئی بھی بات نہ کیا، بلکہ رہا کہ آپ کے قتل کی خبر تھی اسے بھی گھٹنے سے کھڑا آؤ اور آپ کے سر کے رکنہ اور جگر کے طہار کے بعد صوفیان پر پتھر کاٹ دیا، آپ میں چوبیس روز بھر ہوئی، انہوں کی مدد کرنا اور درندوں کے ساتھ میں رہی رہیں گی۔

کہا گیا ہے کہ انہی میں حضرت نعمان بن بشیر کے پاس آیا آپ اس وقت جس کے حاکم تھے آپ چہرے اٹھنے سے پوچھا کیوں ہوئی ایسے آؤ، انہوں نے کہا کہ آپ مجھ سے مسدود ہیں کہ میں فریاد کا لٹا کر میں خود میری فریاد کو نہیں دیکھتا، حضرت نعمان نے فرمایا: خدا کی قسم میرے پاس ملے نہیں جاتے ان کو گویا سے تھوڑے سے ملے کہ طلب کرتا ہوں، پھر آپ نے ان میں کہہ دیا کہ کہہ دو کہ گویا یہ تھوڑے سے ملے اور حق سے بچے ہیں اور تم سے ملے کہ انہوں نے ہے تو آپ لوگوں کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے ایک زبان کہا کہ آپ جادے ہوں میں نبی کریمؐ سے فیصلہ کر لیں تو آپ نے ان کی کیا بات نہ لی، انہوں نے کہا کہ میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہر آدمی اپنے حال سے اور دینار کے انکار اور شوری میں میں چڑاؤ ہی تھے سو حضرت نعمان نے فرمایا: بیت المائیں سے چوبیس ہزار روپے اور ادا کیے جب یہ رقم ان کو دیا کہ انہوں نے قتل کی تو آپ نے انہیں کے وفادار سے عذر مانگا۔

## حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے اہل و عیال

پیشہ سے لے کر نعمان کا ایک مسلمان ہے کہ تو آدمی کے لئے میں دراج میں جاتا ہوں، جہر بن صفیان نے فرمایا کہ میں سے ہر ایمان نے فرمایا ہے میں کہہ سکتا ہوں نعمان بن ہاشم نے انہوں نے اور ادا چہ میں شہید سے انہوں نے شہید میں مال کا کھانا لے لیا، یہاں سے لے لیا، یہاں سے لے لیا۔ میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو خبر پرین کہ تھے ہوئے سنا انہیں نے فرمایا: کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ فرمایا: کہ شیطان کے بہت سے حال اور چلنے سے ہیں اور ان باتوں ہر چہوں میں سے ایک اظہار تھا کہ ان کی گفتگو پر اترتا ہوں کہ کہہ دیا تھا تو لی کے بعد میں چاہتی ہوں کہ انہیں کے وفادار سے عذر مانگا۔

انہوں کی مدد کرنا، عاریت جہ آپ نے حضور ﷺ سے میں یہ صحت میں ہے: کہ ملان اور چراہ: بلکہ جامع ہیں اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ







موسم نے انھیں خوب چھوڑ دیا۔ ان سے دھواں نکلتا تو یہ ہم انھیں دہکے پاس لے گئے جنہوں نے تو یہ آپ کی اولاد اور آپ کے بچے کا رشتہ اور اس کو لکھ کر دیا اور ہم نے اسے دست باندہ سے اس کی مدد نہ کی البتہ ہمارے قوس سے حمایت نہ کر کے ان کی مدد بھول دی اور نہ اپنے مال خرچ کر کے انھیں نصرت دی۔

[illegible][illegible][illegible]

یہ تمام امور جو کہ منہ کے طور سے صادر و صادر کی کے بغیر ہو رہا تھا وہ لوگ آپ کے بارے میں جھوٹ بولنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ حقیقت سے بے خبر ہیں اور انھیں کمالی اغراض کا فائدہ نہیں کا رہا ہے۔ اصل میں یہاں حضرت امیر المومنین علیؑ کی طرف سے جو امور کا نائب امیر المومنین بن جانے کے پاس آئے ہیں انھوں نے جو لوگوں کو گروہوں کے اپنے اختلاف کے بارے میں جو لوگوں کے فروع اور جوارہ کرنا چاہتے تھے جس کی طرف ہالانے میں اس کی مدد بھی کی۔ اس سے سامنے آئی کہ وہ جلدی ان کے پاس جانے کے لئے بھیج دی گئی تھی۔ آپ نے اس اور جوارہ اور سودا گروہ کے رد میں جو فتوے صادر ہوئے اور ان کے جوئے میں ان کا شائبہ کر کے ان سے فتنہ سے جو لوگوں میں تقریر کی اور انھیں جھگڑ میں میں لوگوں کے متعلق وہ جس نام میں ان کی اطلاع ملی تھی، اور جوارہ اور سودا گروہ کے لئے تھے اس کا بھی اظہار کیا۔ یہ بھی تھا کہ ان میں سے بعض لوگ ایسے ہیں جو حضرت امین کے قتل میں سے بے خبر رہا تھا ہے۔ اور ان میں سے بھی جو چاہے کر کہ آپ کے قاتل میں سے تھا جس میں امیر المومنین کی قسم میں ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے آپ کی شہادت کا اہتمام صادر ہوا ہے۔ آپ نے ان کو مانع نہ کیا ہے نہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے اور ان کے قاتلین پر لعنت کرے۔



حرف سے خبر دے دی لیکن ہمت نہ گھٹا یہاں تک کہ اس میں شفا ہے، پڑا اور جب کا اٹھنا اور ٹھوس کا قتل کر کے لغتوں کا مکمل ہونا ہے، جیسا کہ ابن سعد نے  
 ہم پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے، اور وہ کہیں میں سے ایک طالع ہے اور یہ سیدہ عتیقہ کے ہوا اور جو یہ کہیں کہیں اور نہ اسے جنگ کی خبر کا جملہ طے ہے ۱۱۵  
 صرف تین لگان جانے سے تاکہ اپنے آپ کو اور جس کی بددلت کے طاعت کا روئے دیکھ تو اس کے اگلے کر کے سورہ جو میں نے نہیں سنائی ہے جو کچھ  
 پر عیال ہوا ہے جس میں قرآن سے درست کی عزت اور تمہارے دشمن کا قتل اور تمہارے دلوں کی خدمت ہے دیکھ کر نہایت ہر کان ہمراہ میری ذات  
 خواہ اور ہر خوش ہو جاؤ یا وہ ایک دوسرے کو خوشخبری اور ہر جو جو میرے رکھے اور جو چاہے ہو میں ان میں کا آمد ہو، پھر یہ کالی صلیب شہید  
 اس کے پاس پہنچے ہو گئے لیکن ان کے تمام حضرت سیدان میں سرور کے ساتھ تھے۔

جب حضرت سلیمان بن عمرو خلیفہ گئے تو عمر بن سعد بن ابی وقاص اور حضرت ابن عباس وغیرہ نے کوٹ کے باب عبداللہ بن زیاد سے کہا کہ بلا شہ  
 علی بن ابی حمید، سلیمان بن عمرو کے مقابلہ میں تم پر کئی سے تو اس کے لئے پولیس، دو کئی کسی نے اس کے گھر کا محاصرہ کر رکھا، اور اسے جلا کر  
 چھڑکی کا کر لے آئی، اور بعض نے کہا کہ چھڑکی سے پھیر لے آئی، اور ایک وقت تک بیٹوں میں دبا داس بن پائیر پہنچنے سے پہلے کیا ہے کہ کئی عین  
 یعنی نے مجھے بتایا کہ ابن ابی عمیر میں مسلمانوں کی اس کی ملامت اور اس کے لئے اس کے پاس گئے تو میں نے اسے یہ شعار کہتے ہوئے سنا۔

اسے سند وافر، مجھ میں، اور غزوہ میں یہ وہی اہل و اقارب اور ایک ایک فرشتوں نے یہ حکم لایا تو اس کے پردہ کو اس کے اگے سے ہر گولوں کٹوں کو چلک  
 اور نئے سے اور شمشیر تیز اعلان سے کچھ کا اور انصار کی فوج کے سربراہوں کو روک کر جو کا تجربہ کیا اس کے مجاہدین میں اور نئے میں یہاں تک کہ جب میں  
 دین کے ستون کو کاٹ کر لوں گا اور صفی فوج کے رخسار درست کہوں گا اور ہاتھوں کے پیچھے ہٹنے کے کہ اس ہر تھیں کی اور کا بدلے لے لوں تو میں  
 دنیا کے دہائی چاہتا رہیں ہوں گا اور وہ سب سب پر آجائے گی تو اس کی جگہ پر انہیں کروں گا۔

دعا کی گنجائش ہے کہ جب اہل قیاد میں اس کے پاس گئے تو وہ یہ دیکھ کر نہایت کچھ کہتا تھا۔



اس کا نام: عوام کی کھیتوری سے لیا پایا، خجھر رشتم سے لا حکم دیا۔

پھر آپ نے مساجد کا مشر سے زیارت کی، ملازمین اللہ کا طواف کیا، قرآن مجید کی تلاوت کی اور چپ سے نماز گزرا اور پانی لگا ہوا تھا۔ سے رو کر، نماز سے بچے تک تھکن کے چہرے سے گزرا اور چکا تھا۔ اس کا اور گروا آگ سے چمت کیا تھا حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی تجویہ کعبہ کی ہے مسکین ٹھکانے کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے جو پیسے پہن کر بھیجے تھے۔

٤٥٢

[illegible]

اس پر صریح بھی تجویز ہے کہ: غرضی سے جانے اہل آپ کفر کا عندیہ ہے گا اور آپ کی معیت میں وہ شخص نہ کہے جسے اس کی نسبت سے ظاہر ہوا ہو۔ چنانچہ اہل کفر کا ظاہر کمالی لئے بھیج دیا ہو، خود کسی کا اظہار کر کے آپ کی ضرورت نہیں آپ دشمن سے جہاد کی خاطر جہاں چاہے اور ان کے خلاف باللہ تعالیٰ عہدہ اٹھئے!

[illegible]

انہوں نے اپنے خطاب میں لوگوں سے کہا کہ اگر کوئی دنیا کے سونے اور زرچند کے لئے نکلا ہے تو وہ خوب کچھ لے گا اس کا مضرب عام سے پاس نہیں ہے۔ چاہے پانچ سو تھامس لاکھوں پر لگے تو اگر میں انھوں میں سے کسی کے لئے دنیا کا خوش بخت ہو اور اس کے لئے کوئی کٹافیت ہے میں شک کہ کم نہ پڑے۔ لیکن میں اس لوگوں کے لئے شے ہانڈی کے بلین دہائی کر لی اور میں حالت تھی انہوں نے میں سے کہہ کر اپنے تمام لوگ ان کے پاس کا کہنا کہ ہم کو مکرہ میں کی سزا عطا تو ہے اور وہ اس شے میں عراق کے وہ ہے آج ہے جو لوگوں نے اس کے لئے ہر جگہ عزیم کر لیا۔ مگر جب انہوں نے اس پر صک کی مہال لی تو اس نے علیہ اللہ میں بڑا جادو برپا کیا میں مگر کہ جو وہ کئے عوام تھے حضرت ابن ہشام رضی اللہ عنہ کی جانب سے حضرت اسماعیل بن سہیل رضی اللہ عنہ کی طرف مہلت کیا وہ وہاں جاوے جاوے جاوے کہ ہم جا رہے ہیں کہ کاشیائی زیادہ کے متوجہ میں ہمارے دست بازو ایک ہوا جس کا وہ انہوں نے اس کی تہویت کے لئے لشکر بھیج کر اس کی عیت کر لی ہے تاکہ اگر وہ قصور و مہول سے پاک ہے تو ہندو کھاوے۔ اور ہندو عیضاً ایک سب کا انتظار کر لے یہاں تک کہ وہ اس سے

پاس آج بھی چنے بچھو گھر سے بیٹھا دلی صدمہ محسوس نہ کر سکا اور وہ دلی جمعیت میں ان کے پاس آنے کے لئے تیار ہو گئے، ذرا چلے بیٹھ کر کھاتے کھاتے اس نے ان کو دیکھا۔

[illegible][illegible]

اس نے چلتے چلتے حضرت سلمان بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مجھے اخراج علی ہے کہ میں شام نے ہر قوم کی مقدور میں نیچے سے پیدا کیا۔  
 صحیحین میں نیچے سے پیدا کیا کا لفظ ہے کہ میں شام نے ہر قوم کی مقدور میں نیچے سے پیدا کیا ہے۔

[illegible]



قصہ کی مشامیں نے سج رکھا کہ عراقی افغان دست ہے، یہ یہ صورتوں کی طرح کہ نہوں نے ان کے پیچھے طلب بھیجی نہ کسی کو روانہ کیا کیونکہ ان کے بہت سے لوگ ان کے ہاتھوں میں مار دی گئے تھے۔ جب پولک مقام بیت میں پہنچے تو اہل سے سہرا ہوا، یہاں ان کی نصرت کے لئے اپنے ساتھ دھندلے ہوئے گئے تھے۔

جب اسے ان کے معاملہ کی اور ان پر جوگزری اس کی خبر ملی تو اس کے ساتھیوں نے اسے ان کی موت کی خبر دی، ان کے لئے وصیت واستغفار کی دعا کی، ان کے لئے آجہ چاہ ہو گئے، لہذا اہل عراق، دشمن کی طرف واپس ہوئے، اور کوفہ بھی ایک نئے دانی شہادت لوٹ آئی۔

ان کے بہت سے لوگ کافی تعداد میں قتل ہو چکے تھے، دوسری رات ابن عبیدہ اور ابھی تک نخل میں ہی تھا، اسے ہوا تمام نے بھڑکاہ بین شداد کی طرف نکل ہوئے، انہوں کی نصرت کا کھٹکھا، ان کے لئے دعاے مسطرت کی ہر شہادت پائے، انہوں کے بارے میں حدیث اور بہت زیادہ ثواب کی امید دلائے، لہذا وہ کہہ دیا کہ ان لوگوں کے لئے قحطی ہے جن کے اللہ اللہ تعالیٰ نے بڑھا دیے اور ان سے راضی ہو، اضافی قسم جس نے ان میں سے ایک قدم بھی اٹھایا تو اس کا ثواب دیا واپس لے لیا، یہ حضرت سلمان بن مرہ پر جوگزری سہرازی اللہ تعالیٰ نے انہیں، اپنی طرف بھیج دی، ان کی روح اٹھایا، شہداء اور صالحین کی اور ان میں شرف ہے، لہذا بعد، سویش کو کھانا میر ہوں جو ان شہداء قبل ظالموں اور فاسقوں کو کھانے کے سوا کچھ سوچ نہ تھا، وہ اور تیار تیار جاری رکھو اور خوشخبری پاد، میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی کتاب اور سنت رسول علی سچا احسنہ و الصالحہ کی طرف اور اہل بیت کے خوشی کا بدلہ لینے کے لئے بلاتا ہوں اور اس نے بہت سی باتیں ذکر کیں جو ان میں بہت مشکل میں ہیں۔

اس نے ان لوگوں کو کھانے سے پہلے ہی انہوں کو ان کی حکمت کی خبر دے دی تھی جو اس کے پاس آئے والے شیطان نے اسے پہنچائی تھی، شیطان اس کے دشمن میں رہی، تمہارا جو بہتر ہے، سید کذاب کی طرف بھیجے تھا، اس نے حضرت سلمان بن مرہ اور ان کے لشکر کا نام بھلی تو ان میں رحمہ اللہ تھا، حضرت سلمان بن مرہ اور ان کی پیشانی علیہ السلام عجب زیادہ مہلکی تھی، ان کی اعانت یحییٰ وغیرہ صاحب میں رہی ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ سملیں میں ہوئے تھے، آپ ان لوگوں میں سے تھے جن کے کمر میں شہید حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی ریت کے لئے بیج ہوتے تھے، اور ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو عراق آئے کا کھانا بچا تھا، مگر جب وہ یہاں آئے تو پولک آپ سے تہاہر کے لئے اس کے بعد آپ کو کھانا، میں شہید ہو گئے، ان لوگوں نے دیکھ کر کہی، ان کے آئے کا سب سے اور بھرا ہوا تھا، آپ کو سہرا دہا گھر پہنچے، زیادہ یہاں تک کہ آپ اپنے اہل بیت سے ساتھ شہید ہو گئے، سو ان لوگوں کو اپنے لیے ہر نعمت ہوئی، اس کے بعد یہ لوگ اس جنگ میں ہونے والے ہمارے ہم پیشی و شہداء میں رکھا، اور اپنے امیر حضرت سلمان کا نام امیر، حوالین رکھا، مگر بعد میں حضرت سلمان بن مرہ میں اور ان میں ۱۵۰ میں شہید ہو گئے، لیکن ان کے بعد ان کے بیٹے کیلئے عداوت زیادہ ہو گئی، یہ اس وقت ان کی عمر ۱۳ سال تھی، ان کا بھائی سید بن عبد الرحمن مراد بن النعمان سے پاس والے واقعہ کے بعد آیا۔

اللہ اس پر رحم کرے کہ جو اس کا اور لہجہ بن عبد الرحمن مراد بن النعمان سے پاس والا تھا اور شامی امراء نے مراد کو اس کے حلق قتل کر لیا، جو انہوں نے انہیں سے دشمن پر دی اور انہوں نے جو کوئی نہ خطاب کر، لہذا جو ان کے ہاتھ میں ہو اسی عراق میں سے جو لوگ قتل ہو گئے تھے ان کے حلق قتل اور ان سے کہا نہ تھا، انہوں نے گرجاؤں کے سرکاروں یعنی بنیان اور ان کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا، یہ اور ان کے ساتھیوں میں سران و کافہ و یار مراد بن النعمان سے اپنے بھائی اور بنیوں عبد الملک اور عبد العزیز کے لئے کھانے کی دعوت کی دعوت کی تھی، جو اس نے اس سال امراء سے اس امر پر حجت لی۔

چنانچہ مرید لہجہ و کافہ ہے، وہی سال میں، اور ان میں انہوں نے سیدہ الزہراءؑ کی رہ، جو سرکار ماحل ہوئے اور ان کے پاس سے حضرت کعبہ سے عبد اللہ بن زبیر کے نائب عبد الرحمن بن النعمان سے جو ان کا اور اس کا سب سے جو کہ مراد بن النعمان کا اور ان کا نائب ابن النعمان سے جو









وما جعلنا الزواجا الذين لا اله الا الله

یعنی لوگوں کے لئے ان کا نقشہ ہمارا کیا ہے۔

اور یہ حدیث میں اس سے اور صحیح کی طرف اس کی سند صحیفہ ہے۔ اور اس موضوع کی کئی حادثات وضع کی گئی ہیں۔ اور اس نے ہم نے صحیح راہ سے فیصلہ کیا ہے۔

[illegible][illegible]

اور یہ بھی بیان کیا ہے کہ اس نے سوائے نبی و رسول کے کسی اور کو بھی نبی نہیں مانتا۔ یہاں تک کہ اس نے اپنے پیغمبروں کو بھی نبی نہیں مانتا۔ اور یہ بھی بیان کیا ہے کہ اس نے اپنے پیغمبروں کو بھی نبی نہیں مانتا۔ اور یہ بھی بیان کیا ہے کہ اس نے اپنے پیغمبروں کو بھی نبی نہیں مانتا۔

اس کی وفات و متحرق میں ۱۶ سال کی عمر میں ہوئی اور بعض حکمرانے فرما کرتے ہیں کہ ۹۳ سال کی عمر میں وفات پائی۔ اور یہ محترم کا قریبی بھائی تھا۔  
وفات کے بعد ان کی فرما میں ان کی اولاد علیحدہ سے بیان کیے کہ کہ یہ بیان مقامات کے اپنے باپ سے اور ان کے اپنے سے ملائے ہوئے ہیں۔ ان کے بھائی سے ملے تھے۔  
بیان کیا کہ مرغان نے ۳۵ مہینے تک ۱۵ سال کی عمر میں وفات پائی اور اس کی عمر ۱۳ سال کی تھی۔ اور اس کے بیٹے عبدالحکیم نے ان کی نماز کو خود  
پڑھا۔ اور اس نے کفر کو موت دیا۔ وہ بی بی اور بعض حکمرانے ۱۰۰ سال بیان کرتے ہیں۔ اور ان کے اولاد علیحدہ سے بیان کیے کہ کہ وہ جو ملائے ہوئے ہیں اور  
میں کو خود بیان کیا ہے۔ اس کے مرغانہ اقصی والا تھا۔ اور اس کا لقب امیر باطن تھا۔ تو ان میں مرغان بیان ہے کہ کہ یہ بیان حضرت صفیہ نے بیان کیا ہے کہ  
مرغان نے حضرت عائشہ پر سحر و معاصی کے وفات پائی اور ان کے ۳۵ سال کی بیان کیا ہے کہ کہ وہ اور یہ بھی بیان کیا ہے کہ کہ ان کے بیٹے علی  
وفات پائی اور اس کے باپ ان کا بیٹا اور بی بی العقیقہ نے اور بیان کیا کہ کہ اور اس کا لقب صبیحہ بنی امیہ اور اس کا مقام ان کا بیان کیا ہے کہ کہ ان کے  
۱۰ سال کی عمر میں وفات پائی اور اس کا پدھر یہ ہے کہ کہ ان کی بیوی نے ان کو خود ملکہ عبدالمعز اور غیرہ کی کچھ بیٹی تھیں اور مختلف دکانوں سے  
ان کی بی بی بیاب بھی تھیں۔



[illegible]

اور کوئٹہ سے سید بن گیا۔ کبھی سہیل بنی صغریٰ نے ان کے ساتھ جو لڑکیوں کے گروہ کو حرمِ حرمِ بادشاہی میں سے بہت - ساتوں کو جو تو یہ حالت نہ تھے کٹر لڑکے - ابو سعید اللہ بنی السہیل اور قاضی بہت لڑائی محنت سے ساتھ لڑا کیا۔ ان کے لئے ان کے بہت سے اصحاب کتب کر لیا۔ سہیل نے اپنے لوگوں کو قوس کے درمیان جو کھیت غوروں کی غار سے دیکھا ہے جسے ہر دو لڑکی نکلتا تھا وہاں وہ اپنے قوس سے اور اپنے گے اور اپنی بی بی کو قوس کے درمیان اور سرور میں بھیج دیا جسے وہ قوس کے گے اور سہیل نے ان کے پاس رہائش اختیار کر لی تھی کہ سہیل بنی صغریٰ اور کلمہ دار ان سے حالت میں سید اللہ بنی السہیل کو رہا ہے اور وہ اس سے سرور لڑکیوں میں بھیج دیا ہے۔

ان میں کوئی نہ ہو گا کہ مالی مرادوں کی افراط، غلبہ اپنی صورت - یہ جیسے بچے پیچھے ٹھوکر دے اور ان کے مرادوں کے ساتھ نہ ہو سکے۔ یہ ایک ایسی ہی طرح کی مرادوں کی افراط ہے اور ان کی مرادوں کے ساتھ نہ ہو سکے۔ یہ ایک ایسی ہی طرح کی مرادوں کی افراط ہے اور ان کی مرادوں کے ساتھ نہ ہو سکے۔

[illegible]

ان کے چار بچے ہیں سب سائرس جان بھروسہ میں طاعون کا دھبہ پڑی گا ان کا اسی پر زنی ہے۔  
 نے ۲۹ میں اس کا پڑنا چاہا ہے اور صبر سے شہداء بھی دیکھو تو نے خیر و شہادتی کے لیے شہداء بھروسہ میں ہے اور بھروسہ میں نے کائنات میں نہ۔  
 ۱۰۔ وہ بھروسہ میں ستر ہزار آدمی مارے گئے اور دوسرے دن ان کو بھروسہ میں لے کر پھر ہزاروں سے اور پھر چار سو سے چند ایلی۔  
 کے سب کو بھروسہ میں لے گئے تھے کہ یہیں کیا جائے گا کہ وہاں نے یہ کہیں کہیں کوئی قوت سے نکالے گا کوئی نہیں لے گا۔ یہاں تک کہ پورے دنوں  
 کو بھروسہ میں لے گیا تھا۔







جانبے ہیں خود وہ کوئی بصرائی کے خلاف جملہ ہوں، اور بعض شیعوں کے برابر سے اس کے قول کی تصدیق کی تو اس پر جوش برپا ہوا اور کہنے لگا کہ تم میں وہ میرا عقیدہ کروں گا جو تم پر ہے، اور ہاں میں پس پر غلط اس بنی منہ پر اپنی نے عبادت میں جھٹکا کے ہیں۔ اگر یہ شخص جو پہلی بات قول نہیں کر رہا تھا وہ کسی کرم و صالحین میں سے ہو میں نہ اس کے دوسرے میں مطمئن نہیں ہوں۔ اس نے ہاں آئی بھی کچھ نہ کہہ سکا وہ نہ یہ کہنے میں بھی جاسوسوں نے مجھے اطلاع دی ہے کہ اس کا کام اس کی خواہش کے موافق ہونے کی جملہ تک پہنچا ہے کہ جس عبادت میں مطیع نے نادمہ بنی خدا سے اور اسے اس کے پاس بھیجا ان دونوں نے فقرہ کے پاس یا کر سے کہا کہ میرا جواب اس نے اپنے نبی و ملائکہ اور اپنی مسلمانوں پر نہیں اٹائے مگر یہاں دونوں کے ساتھ مجھے پر تیار ہو گیا اور خداوند خدا نے یہ بات چڑھی اور جب کچھ میرے حلقہ کے حیر کر رہے تھے کہ کچھ نہیں بولتے تھے کہ میں جانتے ہوں کہ اگر یہ کریم تو خدا کر پڑا۔ اور اس نے مطمئن کیا کہ وہ پورا الہی دی۔ عبادت میں یہ چاروں کے ساتھ ہوا کیا اور کہنے لگا کہ میرا کرم سے حال کی اطلاع دے دو۔ ان دونوں نے اس صلح کے پاس واپس آ کر اس کی طرف سے عبادت کی تو اس نے ان دونوں کی تصدیق کی اور اس سے حاضر ہو گئے اور جب اس حال کے غم و کامیابی یا غم و کامیابی کے معنی میں کہنے کے لئے اپنے خیال سے مطابق تھے کہ پتہ داروں کی اور جب اس نے اس بات کا پتہ داروں کو یہ تو میں نے اس پر اتفاق کر لیا اور اس نے اسے اس وقت تک سے منع کیا کہ کسی اور عبادت میں بھی جھگڑائیں گے اپنے میں سے ایک بڑی تو حضرت محمد بن حنفیہ کو یہ کہہ کر آپ سے عبادت کے بارے میں اور اس میں کچھ طرف اس نے دعوت دی ہے اس کے متعلق دریافت کر۔ اور جب وہ آپ کے پاس جی ہو گئے تو آپ نے جو بات انہیں کہی اس کا ملاحظہ ہے کہ ہم اس بات کو ہاں نہیں دیتے ہیں کہ نہ۔ چہ بدول میں سے کہیں کہ ہاں ہے مگر یہ سارا فرقہ وہی ان کے حضرت محمد بن حنفیہ کے پاس جانے کی امداد لگی تو اس نے اس بات کو ہاں نہ کیا اور اسے حضور کو کہہ کر اس بات سے آپ کے متعلق کی یہ عبادت اس کی تکذیب کر رہے تھے۔

ابا شہدات حضرت محمد بن حنفیہ کی اجازت سے شہسبائی کی امداد لگائی تو اس نے ان کی راہ سے پہنچنے کیلئے کارواہ کر لیا تو اس عبادت کے حلقہ کا بنوں و نجوس کی طرف ان سے کوئی بندہ کی کا کلمہ نہ لے گا۔ پھر میرے اس نے کوئی بندہ کا کارواہ کیا۔ یہی ہو اور جب وہ واپس آئے تو انہوں نے جو کہ حضرت حنفیہ نے کہا تھا کہ یہ اس موقع پر بخاری بنی عبید کہہ کر تھ فیضوں کے کہنے کا سارا مضبوط ہوئی اور وہ کھٹ کا عبادت ہے کہ ہر امان شیعہ نے اسے کہا۔

اس بات کو سمجھ کر تمام امراء کو خبردار بھی مطلع کے ساتھ ہیں اور وہ جاری ہو چکے ہیں۔ اور امراء ایم بنی اشتر بھی لکھا ہی آپ کی بیعت کرے تو کسی دوسرے سب امراء سے بیعت نہ کرے گا۔ ہاں تھا کہ اسے ایک تہمت اس کے پاس بھیجا کہ اس نے دعوت دے کر حضرت حنفیہ بنی حنفیہ کے کافر بننے کے لئے ان کے ساتھ شامی ہو جائے۔ اور انہوں نے اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ اس کے ہاں کی پرانی دعوت کی یاد دلائی۔ اس نے کہا میں تمہارا مطالبہ اس شرط پر مبرا ہوں کہ میں تمہارے تمام مباحثات کا سرپرست ہوں گا۔ انہوں نے کہا یہ بات ممکن نہیں مگر اس نے کہ مہدی کے ساتھ کفار سے لئے اپنے اور یہ اور دینی نہ کر سیکھے ہے۔ امیر ابوہم بن اشتر نے ان سے عرض کیا کہ یہ ضرور ہے۔ واپس آ کر کارواہوں کی مامور تھے ان کے حکم پر انہوں نے اسے اس کے ساتھ ان کی ایک جماعت کے ساتھ اس کے پاس گیا اور اس کے پاس آیا اور اس نے اس کا کلمہ نہ لکھا مگر اس نے اس کے پاس بیٹھا تو اس نے اسے اسے ساتھ شامی ہونے کی اجازت دی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زبان سے اس کے لئے ایک کلمہ کلا کہ وہ اس کے شیعہ صحابہوں کے ساتھ حضرت محمد و آل بیت نبی کے لئے قتالی ہوئے اور ان کا یہ بیعت کی دعوت دیتے ہیں۔ ابی اشتر نے کہا میرے پاس حضرت بنی حنفیہ کے کی خصوصیت ہے جس جو اس انداز کے نہیں ہیں۔ وہ نے کہا یہ بھی نہ ہے۔ اور وہی زمانہ ہے۔ ابی اشتر نے کہا کہ ان کا حال راجح ہے کہ یہ ان کا کلمہ نہ لکھا کہ ان کے صحابہ کی ایک جماعت سے اسے آگے لکھا کہ اس کی کوئی دلی نہیں ابی اشتر اپنی جد سے انھیں عز و ہوا اس نے دم سجدہ کو انھیں اور اس کی بیعت کی دعوت کی۔ ان کے لئے جملہ اور شہد کے شرب نہ سکھائے۔

محمی کا بیان ہے کہ میں اور امراء آپ اس مجلس میں امراء بنی اشتر کے ساتھ میں موجود تھے اور جب بنی اشتر آپ پر چڑھا تو ابیہم بن اشتر نے آپ سے عرض کیا کہ انہوں نے جو کوئی دلی ہے اس کے متعلق میری کیا مان ہے۔ میں نے کہا کہ یہ کوکب تمام امراء اور انہوں کے سرور ہیں اور میرا خیال ہے کہ اس بات کی کوئی دلی ہے جس سے جانتے ہیں۔ واپس کا بیان ہے کہ میں نے اس تربت کی بات ان میں پر تیار ہو گیا لیکن میں چاہتا تھا کہ وہ



[illegible][illegible]

[illegible][illegible]

ابن عجم بن اشتر کے پاس بھیجا کہ وہ جلد اس کے پاس واپس آ جائے، اور بعد نے ان کے پاس آئی بھیجا کہ وہ انھیں کہے کہ تم کیوں ہمارے پاس ہو میں تمہارا  
 سے سب معاملات کو دیکھا ہوں، اور صرف ابراہیم بن اشتر کے آنے تک انھیں اپنے ساتھ بلگے کرنے سے روکنا چاہتا تھا، اور اس نے کہا کہ اگر تم  
 محمد بن حنی کے غم نہ رہے میں ہماری خدمت میں نہیں کر۔ قرآن اعلیٰ طرف سے اس میں اعلیٰ طرف سے دلی بھیجے ۱۱ جولائی کے محفل  
 اور وقت کے ساتھ مسلسل دلی مٹول کر تائی کو تین دن بعد میں اشتر آیا کیا ۱۱ اور لوگ ۱۱ ہفتوں میں تسمیم ہو گئے، اس ہفتا میں ۱۱ لوگوں کا  
 نہا کی ہو گیا، اور ان میں اشتر مصر کا تسمیم ہو گیا اور ان کا امیر حبش بن ابی قلابہ پر سب بزار کے مشورہ سے ہوا یعنی کہ ان میں اشتر بھی قوم کے جنگ  
 کرنے کا سہارا دے گا اور ان سے شفقت نہ کرنا۔ اور عبد الرحمن بن عوفی کرنا تو نہ بھرنے کو ان کے آؤں کے طرف میں شہید جنگ کی اور غیر ملکیں کے  
 متول بہت ہو گئے اور اپنے جسمانی حالت ہوئے جن کا اندازہ غرات کا باعث ہو گا، اور مسز لوگوں کی ایک جماعت تھی ہو گئی۔ میں میں عبد الرحمن بن  
 سعید بن قیس کوفی اور اس کی قوم کے سات (۸۰۰) مسلمان آؤں شریل تھے اور مصر میں سے جو چند رو آؤں ۱۱ سے اور پین "بہلا اسلمی" کے نام  
 سے مشہور ہے، ۱۱ ۲۳ جولائی ۶۶۹ء میں وہاں تھا۔ پہلی دکان پر پہنچا حاصل ہوئی اور اس نے ان میں سے پہنچا (۵۰۰) آؤں قیدی کر لئے، انھیں  
 اس کے سامنے پیش کیا گیا تھا اس نے کہا ان میں سے جو شخص حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے کل میں شریک تھا اسے قتل کر دو۔ (ان میں سے ۱۱  
 چالیس (۳۰) دسویں کو قتل کر دیا گیا۔ اور اس کے ساتھیوں نے ان میں سے ان آؤں کو قتل کیا جو حاکم کے علم کے منبر انھیں تکلیف دیتے تھے اور  
 ان سے بدحوشی کرتے تھے۔ پھر باقی ماندہ لوگوں کو قتل کر دیا اور مرد بن ابی حنیفہ زیدی بھاگ گیا، ۱۱ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قاتلین میں  
 شریل تو بدحوشی کی کہ وہ کس علاقے میں چلے گی۔

### حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے والے دستے کے امیر شمر بن ذی الجوشن کا قتل

اور کوفہ کے مسز زہراء مصعب بن زہیر کے پاس ہوا ہاگ گئے، ان مسز زہراء میں شمر بن ذی الجوشن بھی تھا ان کا بھو ذکر ہے۔  
 عقائد اس کے پیچھے اپنے نظام کو رتبہ کو بھیجا اور جب وہ اس نے قریب آیا تو شمر نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ قریب آؤ، اور مجھے تم اپنے  
 پیچھے اس طرح چھوڑ کر رہو گے ہو کہ اس ۲۰ نے بھی کافر نے میرا نکال دیا ہے، ہر دو پہلے گئے اور فریچھے ہو گیا، تو رتبہ اس کے پاس آیا تو  
 شمر نے پہل کر اس پر حملہ کیا اور اس کی کمرہ ذوی اور اسے آگ لگا کر باہر پھرتا ہوا اسے چھوڑ دیا اور اس نے مصعب بن زہیر کو خفا کیا، اور  
 اسے اپنی آگ کے حلقہ آگ لگایا اور اس میں سے شمر چھوٹ گیا، مصعب کی طرف بھاگ گیا، اور شمر نے اس کو بھی قتل کیا، کافر کے  
 ہاتھ خفاک میں سے پاس وہ ٹھہرا ہوا تھا، اور اس کا کام بکلیا یہ تھا، اور وہ سنی اس خبر کے پاس بھی جو وہاں ایک نیا۔ یہ پینا میں تھی، ۱۱ کافر کیا تو  
 اسے ایک اور کافر خانہ اس نے اس سے پوچھا کہ کہاں چھوڑے ہو اس نے کہا مصعب کے پاس ہی سے پوچھ کر کسی کی طرف سے ہی سے کہا شمر  
 کی طرف سے اس نے کہا میرے ساتھ میرے آؤں کے پاس چلنا دیکھتا ہے کہ اس کا سوا اور ہے، ہوائی نے دلی گورڈاں کا میرے دور دور  
 شمر کی حاشی میں ہے کافر نے اسے اس کی جگہ دلی سے اور عمرہ نے اس کا ارادہ کیا، اور شمر کے ساتھیوں نے اسے حضور اور کوفہ اس مکان سے  
 غلط کر دیا۔ تو اس نے کہا سب کذاب کے کوفے پر حرم بنی میں یہاں سے نکل دینا کہ کوئی نہیں کروں گا، تو شمر ان کے دلوں کو  
 رعب سے بھر دیا، اور جب رات ہوئی تو وہ عمرہ نے سواروں کے ساتھ ان پر لپکا تک مسد کر دیا، اور انھیں سواروں سے اور ہتھیار پہننے سے پہلے  
 نکال دیا، شمر بن ذی الجوشن نے اس پر حملہ کر دیا، اور اس نے بھی ۱۱ لڑائی میں ان سے بڑھ کر دلی کی طرف سے اپنی نیلے میں، باقی جو کراس سے  
 نکال نکال اور وہ کہہ رہا تھا تم نے بھڑکی سے ہزار شہید کر دیا، ۱۱ جس کا پیرہن و چراغ ۱۱ ہے اور وہ ۱۱ آؤں ۱۱ ہے کہ دلی میں ان کو گولی سے  
 پیچھے ہٹے نہیں دیکھ سکتے اس نے کہہ دیا کہ تم نے اس پر حملہ ہو چاہا، وہ نہیں شہید دلی سے بے ہوشی کر رہا ہے، اور  
 بڑے کے پہل کو رتبہ کو قاتل اب نہ دیتا ہے اور وہ مسلسل اپنی جماعت میں رہا، باقی کر گئی ہو گیا اور رتبہ اس سے ۱۱ قیوں کا قاتل اللہ تعالیٰ انھیں















نے کہ شعب ملی میں داخل ہو گئے اور جادو بڑا کر اسی ان کے اس جمع ہو گئے اور اس نے ان کے درمیان میں تقسیم کر دیا ان میں جو یہ یہ اور الیا میں بن جاتا کیا ہے اور اس کی محنت کل بھروسہ و فانی ہو رہا ہے۔

ان کے نزدیک ان سے کہہ کر اس ماس حضرت عبداللہ بن زور نے لوگوں کی آغوش کمر۔ اور وہ میں سے آپ کا بھائی معصوب آپ کا بھتیجا۔ اور بعض میں  
آپ کا ذنب و زینت تھی عبد اللہ بن علی دبیہ تھا۔ اور کوئی بھی حق دار پر ظلم حال میں عبد اللہ بن جابر نام مستوفی تھا۔ اور اس نے عبد اللہ بن جابر کو  
نگو رہا گویا ذکر کیا ہے جس کا بیان اوس مطلب ہے

پ

[illegible]

ہی جریکاپیان ہے کہ اس کڑی کے جاننے کی حیرت و بات تھی جو میدان بن احمد بن شیبہ نے مجھ سے بیان کی ہے میرے پاس ہے۔ وہ آپ نے مجھ سے بیان کیا کہ پیلان کے نام سے جان کیا کہ کہدا تھا ان کے لہواؤں کے کھول اٹھیں جس کی بنی بنی طور پر سے بیان کی کہ بعد میں جانے مجھ سے بیان کیا کہ کہ غش بن جسدہ بن امیر نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ میں چاندنی کے نیچے کھینچ کر رہ گیا: کیا حالت! نہ آپ نے کھینچ کے دروازے کے پاس سے گزرا تھا ہر چاہی تھا اس کے پاس ایک کڑی تھی جو بہت سلی: چینی تھی۔ میرے دل میں خیال آیا کہ میں اس کے حشش اس سے رت کر دل میں لے لیں اگر اسے پیغام بھیجا کہ کڑی کھینچو۔ اس نے اسے بھیج دیا میں نے حد کے پاس آکر اسے کہا میں نے ایک چیز تجھ سے چھپائے رکھی ہے مجھے خفیہ آیا ہے کہ میں تجھے دھتاروں۔ اس نے پوچھا تو کو تجھ سے میں نے کہا کہ کڑی ہے جس پر جسدہ بن امیر و شیبہ کہ تم حضور ہونے کا میں کوئی دافعی علم ہے اس نے کہہ سنا انھوں نے تاج تک کیوں تاخیر کی اسے میرے پاس بھیج دو۔

ملوک کا بیان ہے تھا۔ علاوہ ازیں۔ صحرا کو خوبصورت لکڑی لکڑی آبی طائر تھوڑے جس۔۔۔ بھنگی رہی تھی جس سے میرے لئے بہانہ بنا دیا جا سکتا تھا۔

















[illegible]

یہ روایت بھی ہے کہ اس کے عزیز بھائیوں نے اسے مشورہ دیا کہ محل میں داخل ہو جاے کیونکہ وہ مدتِ حلاوت کی سہولت میں محسوس کیا نہ رہا جس پر حضرت نے اس کے متعلق فیصلہ ہوئے تھا۔ مگر معصوب نے ان کا برا بھلا نہ سمجھا۔ جس کی شدت سے مرعوب ہو رہے تھے۔ اس مصیبت سے بچنے کے لئے ان کی حیدر نظر کو آگاہ کیا کہ اسے اپنے اس معاملہ پر غور و فکر کیا اور اپنے اس جذب سے مطمئن ہو گیا۔ لیکن قضاہ قدر کی زبان اور شریعتِ آواز سے یہی فیصلہ ہوا۔

قوله تعالى: **لِيُجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَا يُؤْتِيهِ اللَّهُ مِنَ الْغَنَاءِ** ١٣٩.

پھر اس کے خاتمہ و ولادت سے اسے کوئی بارگاہ جماع کیا، اور اپنے پیٹھوں اور سواکھوں کے ساتھ نکلا۔ غضب نہایت، یہ اول اس کے ساتھ تھی۔ وہ اپنے آفریقہ میں تھوڑے سے عمارتوں کو گردانا پتا تھا۔ کیونکہ اب اس کے لئے کوئی جگہ قرار نہ تھی۔ اس کے سب سامنے اسے وارث عاقبت دے گئے تھے۔ سو اسے اس عاقبتوں کے شہید جب تک نہ زندہ اور درخبر پر مسترد نہ فرماتے تھے اس عاقبت نہیں ہونے کا آپ سوچ رہے تھے۔ تاکہ کچھ چھوڑ دے تاکہ ترغیبی ان کے لئے اس بار تک چلا جائے۔ تاکہ ان کے گھانا کی اس صورت میں میر کا حکم نہ پائے گا۔

[illegible][illegible]



کے علاوہ دوسرے انہوں نے کلمہ حق سب اہلِ مذہب کے: جس کو بھیج دوئے امن و نذر کے تحکم: جو اس کو عداوت و بغض سے مبرا رکھ کر دیا۔

[illegible][illegible][illegible]

طہ اعلیٰ نے اسے جیسا کہ وہ چاہا، دیا۔ لیکن اس نے اس سے واپس لے لیا۔ یہی سب سے بڑا کھلم کھاس ہے۔

[illegible]



جنہ بانی کرم بخش اور عطا مقامات میں ضرورت سے زیادہ اہتری ہو گیا تھا واضح ہو گیا تھا مختلف بڑے عہدہ داروں نے یہ کو بیڈ بھیج کر ان کے بیٹے کو معزول کر لیا یہ پھر اس نے جمالی مسجد کو اور ہارم کو توڑ کا کافی عمارتیں ضرور بنی عہدہ داروں نے دھرم بھارہ کے کمال سے بہت سادہ لے کر لکھا تھا اسے مالک ابن سبیح کی مراسی سے لکھا کہ ہم تمہیں اپنی معبودت کے لئے کہہ رہے ہیں کہ عہدہ داروں نے کھم لکھا تھا اس کے سامنے میں گئے اس لئے مالک بن سبت سے نڈو کو پانے دیج وہ جب ضرورت سے اتھو چنے پ کے پاس نہیں گئے بلکہ بڑی دگم تھا تھا اس نے سارا مال دھوکوں کے پاس امانت دیکھا اور یہ سبہ لوگوں نے اس کے دل کی دانت میں خیانت کی انکار کیا اور اہل اہل کتاب کا کیٹہ دلی تھا جس نے غیبت نہیں کی اس نے نائنات دلیجی کر دی وہ سب اس کے باپ کو اس کے کرتوت کا پچھلا تو کہہ انشاء اللہ اور وہی دیکھے جس سے چاہت تھ کہ اس کے نڈو سے بی بی مراد و دھرم کو اہل لیکن یہ دھرم وہیں تک گیا ابھ قلعہ نے دیکھا تھا کہ خرم و بن ابو افسان نے دھرم بھارہ کا اور سارے ملک میں تکھ حال ہوا۔

[illegible]

اس سارا اہمیت ہونے والی میں طریقہ بنی عجب بنی قابل ملاحظہ دوسرے اور الجبر خزانہ زنگیہ لفظ روایتی اٹھ بیس کے مصنف شیخ الاسلام نے غلام احمد قاسمی کے لئے۔ جن کے ذکر سے کتاب علوم ہو جائے گی۔

ابتداءً من ۲۸ جمادی الثانی

[illegible][illegible]









نکود سے سال کیا ہے لیکن متعین روایت ہی صحیح ہے اگر حدیث کو ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے امیر المومنین  
سہدی کے مرفوعی سے بھی مروی ہے انہوں نے بھی کیا اپنے والد صاحب سے انہوں نے اپنے والد سے ابو جعفر منصور علیہ السلام بن محمد بن علی بن عبد اللہ بن  
عویس سے انہوں نے اپنے والد صاحب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے والد سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حدیث  
حقانی اس کتاب کی تعلیم سے اور یہ کتاب حق ہے۔

امام احمد مرسلہ سے فرمایا کہ میں حدیث میں کی ایک اعلیٰ مقامات اعلیٰ ان دونوں سے کہ اگر میں حدیث میں کی حدیث میں ان سے جان کی عمار  
میں وارد نے انہوں نے ان میں کی ایک حدیث میں سے نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ میں اپنے والد صاحب کے ساتھ آپ ﷺ کے پاس موجود تھا اس وقت  
آپ سے ایک آدمی ملا جلتے کہ ہمارے والد صاحب نے آپ سے حدیث میں کی حدیث میں سے عرض کر رہے تھے تو ہم وہاں سے چلے  
آئے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا اپنے والد صاحب کو یہ حدیث میں کی حدیث میں سے عرض کر رہا ہے۔ میں نے کہا اس وقت آپ ﷺ کے پاس ایک آدمی  
بیٹھا سرکش کر رہا تھا وہاں سے کہا کہ میں اللہ عنہ نے یہ حدیث میں کی حدیث میں سے عرض کر رہا ہے۔ میں نے کہا اس وقت آپ ﷺ کے پاس ایک آدمی  
دہلیز میں کھڑا ہوا ہوا تھا آپ ﷺ کے پاس کوئی شخص تھا کہ میں اللہ عنہ نے یہ حدیث میں کی حدیث میں سے عرض کر رہا ہے۔ میں نے کہا اس وقت آپ ﷺ کے پاس ایک آدمی  
تھا آپ ﷺ نے یہ حدیث میں کی حدیث میں سے عرض کر رہا ہے۔ میں نے کہا اس وقت آپ ﷺ کے پاس ایک آدمی تھا کہ میں اللہ عنہ نے یہ حدیث میں کی حدیث میں سے  
عرض کر رہا تھا وہاں سے عرض کر رہا ہے۔ میں نے کہا اس وقت آپ ﷺ کے پاس ایک آدمی تھا کہ میں اللہ عنہ نے یہ حدیث میں کی حدیث میں سے  
عرض کر رہا تھا وہاں سے عرض کر رہا ہے۔ میں نے کہا اس وقت آپ ﷺ کے پاس ایک آدمی تھا کہ میں اللہ عنہ نے یہ حدیث میں کی حدیث میں سے

### ابن عباس رضی اللہ عنہما کی جبرائیل علیہ السلام کو دیکھنے کی دوسری صفت

اس کو روایت کیا ہے کہ محمد نے والدہ کی سے انہوں نے خود میں یہ کہ انہوں نے مومن بن مسعود سے کہ عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے بیٹے  
محمد کو ان کی کاس سے رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا وہاں انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ اس وقت آپ ﷺ کے پاس آدمی کی وجہ سے بات نہ کر سکے  
حضرت عباس آپ سے بعد میں ملے تو فرمایا کہ میں نے اپنے بیٹے کو آپ کے پاس بھیجا تھا اس نے آپ کے پاس ایک آدمی کو دیکھا کہ اس کی صحبت  
وہ آپ سے بات نہ کر سکا نہ یہ کہ اس لئے میرے پاس لوٹ آؤ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے بلو جانے جانتے ہیں کہ وہ آدمی کون تھا انہوں نے  
عرض کیا کہ میں نے آپ سے بتایا کہ وہ جبرائیل علیہ السلام تھے میرے بیٹے کا موت واقعہ ہونے سے پہلے میں نے آپ سے کہ میں کو علم نہیں تھا وہ آپ سے  
سلمان بن سالم نے فرمایا کہ وہ جبرائیل علیہ السلام تھے میرے بیٹے کا موت واقعہ ہونے سے پہلے میں نے آپ سے کہ میں کو علم نہیں تھا وہ آپ سے  
کی اطلاع ہے کہ جبرائیل علیہ السلام تھے میرے بیٹے کا موت واقعہ ہونے سے پہلے میں نے آپ سے کہ میں کو علم نہیں تھا وہ آپ سے  
ضرورت میں رہے۔

امام بخاری نے فرمایا کہ ابو جبرائیل علیہ السلام تھے میرے بیٹے کا موت واقعہ ہونے سے پہلے میں نے آپ سے کہ میں کو علم نہیں تھا وہ آپ سے  
ابن جبرین وہ وہ نے نہیں بھیجے میں نے انہیں مکر سے انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ جب آپ ﷺ انتقال ہوا  
تو میں نے ایک انصاری آدمی سے کہا کہ اس صاحب رسول اللہ ﷺ سے ہم سوالات کریں گے اس لئے کہ اس وقت وہ بہت وداد میں اس نے کہا خوب  
ہے۔ انان عباس کیا تمہیں مجھے ہو کہ لوگ تمہارے پیچھے ہوں گے حدیث میں کی حدیث میں سے عرض کر رہا ہے۔ میں نے کہا اس وقت آپ ﷺ کے پاس ایک آدمی نے  
اس بات کو جانے یا جب کہ میں صاحب رسول اللہ ﷺ سے سوالات کرنے چاہتی تھا کہ میں نے یہ بات پہنچی کہ اس آدمی کے پاس حدیث میں کی حدیث میں سے  
اس کے درجہ جانتا ہوں کہ وہ تو میں جانتی ہوں کہ وہ درجہ میں کی حدیث میں سے عرض کر رہا ہے۔ میں نے کہا اس وقت آپ ﷺ کے پاس ایک آدمی نے  
فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے ہوں گے حدیث میں کی حدیث میں سے عرض کر رہا ہے۔ میں نے کہا اس وقت آپ ﷺ کے پاس ایک آدمی نے











[illegible][illegible][illegible]

تجلی نے روایت کی کہ کھیت انہوں نے اٹھم سے انہوں نے کسی من گھڑے سے ابلوالی تے جرم عین ہدوینا سے انہوں نے کھکس سے انہوں



[illegible][illegible][illegible][illegible]

جب کہ دونوں ہی خراب ہو گئی تو میرزا علی مدنی اور میرزا کا سر بھڑی نے کہا کہ مجھ سے بیعت ہو کر اہل انجیل نے انہیں شریک سے انہیں ہمارے  
 انہیں مکر سے انہیں اہل ہمارے مدنی اللہ سے کہ حضرت کی آنکھیں میں پانی آتا ہے۔ ہمارے ان سے کہا ہم تیری آنکھوں سے پانی نکال دو  
 اہل کے ٹپکے آپ سات دن تک نماز نہیں پڑھ سکے۔ حضرت نے انکار کر دیا فرمایا کہ جو شخص نماز نہیں پڑھ سکا طاعت ہونے سے دیر اور اللہ تعالیٰ  
 جہان سے جسے ساتھ حقائق کرے گا ایک روایت میں ہے کہ ان سے کہا گیا کہ پانچ دن تک گھڑی پر بجا کر نہ پڑھے گا ایک روایت میں ہے کہ  
 لیت کر نماز پڑھتی پڑ گئی حضرت نے فرمایا کہ اللہ کی قسم ایک روایت میں اس طرح نہیں پڑھوں گا اس لئے اگر کسی نے ایک نماز بھی پانچ بار پڑھ کر  
 چھوڑ دی تو وہ اللہ تعالیٰ اس حال میں طاعت کرے گا کہ وہ ہر گز ہوں گے۔ جب بائیں ہمارے مدنی اللہ سے بیعت ہو کر وہ بھی نے ان کے پاس  
 میں ملے و شریکے۔

ترجمہ: ..... اگر اللہ نے میری آنکھوں کا نور نہ لایا ہے تو میری زبان اور میرے کانوں میں اسی کا نور ہے۔ میرا دل خیم ہے۔ میری عقل میں  
 فنی عقل نہیں ہے۔ میرے من میں تلواریں ہیں جو ہر وہ شے ہمارے

جب امتداد اور عبد الملک بن مروان کے درمیان اختلاف ہوا تو ابن عباس رضی اللہ عنہما جو مدنی بنی قریظہ سے دور رہتے تھے ان دنوں نے  
 انہیں اپنے سے بیعت کرنے کے لئے بلایا تو ان دونوں نے انکار کر دیا تو انہوں نے ان کے قتل کا حکم دیا۔ عراق سے ان دونوں کی خاموشی خوب  
 وقت سے لیکھ ہو کر ان میں ملان جو اس میں کسی چار چار تھے انہوں نے پہلی ہی مجلس میں کرا لیا اس کے جہان میں کوڑھوٹے لگے ہوئے تھے  
 اور پھر اللہ کے کے پر وہ سے کہ پڑت کیا اور کہا کہ اللہ کے نام پر چلا جاتا ہوں تو ان دونوں نے ان سے بیعت کر لی اور دیکھا کہ اللہ وہ ان میں  
 اور محمد بن حنفیہ کے ساتھ کی طرف متوجہ ہوئے جن کے گھر میں سے اور گردن سے لے کر آگ لگا دی گئی کہ وہ دونوں اس میں ملے ہوئے تو انوں  
 نے ان کو اس سے نکالا۔ یہاں تک کہ وہ مخالف آگئے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما دوسری مجلس سے نہیں کسی کے ہاتھ پر بیعت نہیں کی مگر پہلے بیان  
 ہو چکا ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ۲۸ھ میں وفات پائی محمد بن حنفیہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔

آپ رضی اللہ عنہما کا جلیل مبارک ..... آپ اللہ کو دعائوں تک لیے بال اسے تھے۔ آپ کے سر میں سفیدی آ گئی تھی۔ آپ شیخوں میں عالی  
 تھے فضل، مہماندہ، سیدانہ، معبر، خیر، مدبر، انہیں کثیر عبادت ہوں اور تمام صیہ سے چھوٹے بھائی تھے۔ آپ تمام لوگوں میں افکار اور شرف تھے  
 تھے۔ تمام سے اور ہر وہ سے اس کے لئے ہیں۔ واللہ ان کو شریف اور نیک بنا دینا۔ ان کے محل کو بڑھا۔

### اس سال دیگر وفات پانے والے حضرات

اسی سال ابو اسحاق نخعی نے وفات پائی آپ کا مکتبہ خیر بن مروان صیہ سال میں لکھ لکھ رہے تھے اور تقریباً دو سو اہل انجیل کی ہلاکت بھی ہوئی اس سال کی عمر  
 میں وفات پائی شمس بن مہر بن مہر۔

### ۲۹ھ کے واقعات

اس سال عبد الملک بن مروان نے عمر بن عبد الملک کے لکھ لکھ رہے تھے اور تقریباً دو سو اہل انجیل کی ہلاکت بھی ہوئی اس سال کی عمر  
 میں وفات پائی کا صمدہ کرنے کا وقت جس نے مروان کی فوج کے خلاف سلیمان بن مروان اور دیگر اہل انجیل کی تھی۔ جب اس سے میں انور تھے اس سے

جنگ کی تھی۔ اور اس کے بعد مصعب بن نویر کی طرف لشکر کشی کا ارادہ تھا۔ مہدارانگی کے وقت ابن مروان نے دمشق پر مصعب بن عمر بن سعید اشراقی کو نائب مقرر کیا۔ لیکن اس نے بیت المال پر قبضہ کر کے بغاوت کر دی۔ عبدالملک نے اس پر کامیاب پانے کے بعد اس کو ہلاک اور اس کو جلاوا یا جس سے چہرہ کے بل کر اور سر کے لنگے اور دانت نوٹ گئے اسی دوران مؤذن نے مصر کی اذان دی تو عبدالملک نماز کے لئے اٹھا اور اپنے بھائی عبدالعزیز بن مروان کو عمر بن سعید کے لڑکے کا عہدہ دے دیا۔ عبدالملک نے قلعے میں عبدالعزیز کو مقرر کیا۔ اس کی طرف نیکامی کے بعد مروان نے اسے حلقہ کا وکیل یا کہ تم شہزادہ ہر محل کے لئے کردہ رہی کہ اس کی مدد کے لئے کردہ عبدالملک کے جانے کے بعد مروان نے یہودیہ کے بھائی مکی بن سعید اپنے بھائی کے ایک بڑا تعداد ۱۰۰۰ دیکھ کر بہت سے ہندوؤں کے ساتھ عبدالملک کے پاس آیا اور اس تعداد میں خیر کر دیا اور اس میں ہندوؤں کو سونے اور زلیب سے بات کروائی اور اس میں ایک شخص نے عبدالملک کے بیٹے زید کے سر پر تھوڑا کر اسے لٹکی کر دیا عبدالملک داکھ ہو کر اس نے دیکھا کہ اس کا خلیفہ بکری نہی۔ چنانچہ مکی عمر بن سعید زندہ ہے تو اس نے اپنے بھائی عبدالعزیز کو خوب گالیاں دیں اور ایک نیزہ منگوا یا اور اس سے چند ضربیں مروان پر دیں لیکن اس سے اس کی موت واقع نہیں ہوئی پھر عبدالملک نے نیزہ دھڑکھڑکائی اور اسے لٹکیا گیا عبدالملک اس کے بیٹے پر مہار ہو کر اس کو ڈنک مارنے لگا مکی کہہ رہا تھا میں سے کوئی نہ کر سکا۔

عمر بن سعید اشراقی کے حلقے مروان کے کریم بنی ہر۔ مروان کو حضور ﷺ سے روایت کا شرف بھی حاصل ہے ایک روایت اسکی وہ ہے کہ اپنے کھن میں اب سے یاد کروائی تھی جیڑہ میں اس کی نہ۔  
عمر بن سعید نے مکی صاحبہ رضی اللہ عنہ سے عداوت کی ہے۔  
مشہور قول کے مطابق اس کے لڑکے کا واقعہ ۶۹ھ میں پیش آیا۔

عبدالملک اور سعید کی مراسلت ..... مروان ہے کہ عبدالملک نے مروان کے پاس سے اس کے دوران اسے نکھا کر میں قلعے قربت اور خدا کا راستہ چھوڑ کر ڈھانچے و سران اشراقی کو چھوڑ دے کہ اور ان کی بیعت کی طرف واپس لوٹا۔ اس سے علاوہ عبدالملک نے عبدالعزیز کے پاس بھی اس کے کھانچ کی صورت میں عمر بن سعید کو لکھا کہ ان کے لڑکے کو اسے ہو گیا جس کے بعد عمر بن سعید نے ابن مروان کے لئے دشمنی کے بارے میں کھن سے یہی خبر پائی مروان نے داخل ہو کر مہار سے کھن کو ڈھکے اور عمر بن سعید کو لڑکے کے لئے لٹکیا۔

## اس سال وفات پانے والے حضرات

ابو الاسود الدیالی (ساکنی) ..... آپ کو نہ ملی بھی کہا جاتا ہے آپ کو ف کے قاضی اور شہید علی بن ابی طالب کی طرف عمر بن مصعب ہے سب سے پہلے کو کے حلقے بنو امیہ قراہے آپ نے عرب فرمائے تھا یا بے کتاب نے یہ علم حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حاصل کیا اور اس سے آپ کی بیعت چاہواں کا نام مروان بن الحکم ہے۔

اسی سال میں جب کے قاضی کے ساتھ جی عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے کو ف کو کج کر لیا وہ ان کا ایک خادم کے حکم سے کھانچ کا اٹھا کر کیا تو اسے قتل کر دیا۔

اس سال میں ۶۸ھ کے میں اپنے مہار پر نہ لڑے۔

اسلام رضی اللہ عنہما بہت بڑے و حسن بن مالک ..... یہ مدنی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی بیعت کا شرف حاصل کیا اور سر کر ہو کر اسے اپنے خیمے کی آگ سے زور دیا کہ اس کو کیا آپ داخل میں سکوئیں چہرہ میں اور اب اب الصغیر میں مدفون ہوئیں۔  
مروان بن ابی اس کی کثرت و طبعان بلکہ لہ ہے۔ مروان کی خلافت کے سال اس نے وفات پائی۔

## ۳۱ء کے واقعات

اس سال ہمدانک ابن مروان کی خلافت میں الیہ دم نے فخر کشی کی ترسوں میں زہر اور بی سوزانی کے درمیان شدہ لڑائی اور غارتگی جس کی وجہ سے مدینہ کو مسالہ سہی میل کرنے کا حوصلہ ہوا۔ ہمدانک نے شاد و دم سے ہر جہہ جزا دیا۔ بڑے مصالحت کر لی۔ اس سال مصر میں قحط عام ہو کر ہمدانک کے بھائی ہمدان بن امارت سے خزاہ کو مصر سے نکل گیا اور صوان میں چلا آؤں اور اس علاقہ قحط وہاں کے باشندوں سے اس جزا دیا۔ مصر میں فرج ہوا۔ ہمدان بن امارت نے وہاں دانا لکھا تھا کہ یہ اور جامد مسجد تعمیر کی دعوتی افواج کو جہاں ہالما۔ اسی سال مصر میں زکریا ہمدان سے کھانا کھائے اور کہیں اپنے ساتھ لائے ہوئے پیشہ موال متعصب کیجئے۔

## اس سال واقعات پانے والے معمرات

عام میں عمر بن الخطاب انصاری نے اسی سال وفات پائی آپ رسول اللہ کے زمانہ میں پیدا ہوئے اور اپنے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ایک روایت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ مریدند آپ کے مٹے ہوئے دوستوں نے آپ سے روایت کی ہیں۔ ان کے خلفاء و مریدان زہر نے بھی آپ سے روایت کی ہے۔

عام میں عمر کا ایک واقعہ... مروی ہے حضرت عامر اور حضرت مسیح بن رضی اللہ عنہ کے درمیان ایک زمین کا جھگڑا پیدا ہو گیا لیکن جب عامر نے حضرت مسیح رضی اللہ عنہ کی ناراضگی کو دیکھا تو کہنے لگے: جسنا زمین آپ کی ہوئی۔ حضرت مسیح رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں یہ آپ کی ہے اصل روایتوں نے زمین سے ہاتھ کھینچ لیے اس کے بعد دونوں (اور حضرت مسیح رضی اللہ عنہ) کی ادا دیکھنے میں اس زمین کی طرف بھی توجہ نہیں کی۔

حضرت عامر پر ہمارے شریف النفس مالہ اور شخص تھے آپ نے اسی سال وفات پائی۔

ابو العلاء مرقیہ رحمۃ اللہ علیہ بن دویب الخزاعی... آپ علیل تھے دماغ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے رضائی بھائی ہیں آپ کا تدارقہ مداحہ لکھنا میں ہوتا ہے آپ کتاب اللہ کے معمم تھے۔

قیس رحمۃ اللہ علیہ بن دور... آپ تہذیب کے باشندے تھے کہ جامع ہے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے رضائی بھائی بھی ہیں اسی سال آپ کی وفات ہوئی۔

یزید بن زید امیری... یہ بہت سمجھ بوجھ پسند شاعر تھا اس نے زیادتی بھوک آس کے بیچے عبد اللہ نے اس کے قتل کا ارادہ کیا لیکن حضرت معاویہ نے عید اللہ بنی۔ یاد اس سے باز رکھا۔ ابن زیاد نے اس سال کی روایت کیا کہ اسے گھر پر سوار کیا اور باغیوں میں رسوا کیا اس حال میں کہ جب یہ یزید کو گھر پر دست کرتا تھا تو عجمانیہ نے ٹیکہ شکر کیا۔

اس سال میں یزید بن زید... کا لکھنا میرے ساتھ ہوا۔ عجمی بویوں میں اس جائے گی۔

قاضی بشیر بن الحضر... آپ کی سالانہ گوارا جزا دیا قاضی مصر میں آپ کی وفات ہوئی آپ کے بعد مصر کا عہدہ قضاہ معاویہ بن یزید عزمہ الخولانی نے سنبھالا۔

مالک بن نضار المستطیسی الہامی و المصنی..... ایک قول ہے کہ آپ تابعین ہیں دوسرا قول آپ کے معنی ہونے کا بھی ہے۔ صحیح بات یہ ہے کہ آپ تابعی تھے نہ کہ تابعی۔ سلام بخدا کی نے حضرت عمارہ کے طریق سے مالک بن نضار کے واسطے سے حضرت حماد بن حبلہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت کی کہ حق پرست قائم رہنے والی جماعت کے مصلحتی ایک تقریر کا نقل کی کہ یہ کہ وہ جماعت شام میں ہوگی اس سے آپ حضرت حماد کے خواص میں سے تھے۔ ایک قول یہ کہ واقعات کا مجموعہ چاروں جنس مؤرخین نے لکھا ہے کہ آپ کی وفات حبان کی ہے اللہ اعلم بالصواب۔

### ۱۷۷ھ کے واقعات

اس سال کا عظیم واقعہ عبدالملک بن مروان کے انھوں حضرت معصب بن زید رضی اللہ عنہما کی اس سال سے کئی دنوں کے درمیان معصی جہز میں ہوئی۔ اسی میں جن ابن مروان عبدالملک نے عظیم ٹھکر کے ساتھ قحطی کی دوسری طرف سفر میں اپنے چاروں سردار کیے خصوصاً نے لکھا کہ معصب بن زید کے خلاف عمار کیا جس کی وجہ سے معصب بخاری طرف چلے گئے۔ مگر آپ کو اطلاع ملی کہ عبدالملک شام میں آپ کی طرف قصد کا ارادہ رکھتا ہے لہذا آپ اس کے ساتھ نہیں نکلے اور عبدالملک بھی ممکن نہ ہو سکی گیا اور ممکن کے وہ الجاہلین میں دونوں فرجوں کا آسان سامنا نہ تھا۔ اسی عمار معصب کی فرج کے مقدمہ کوشش کا اسیر تھا اور حضرت بن مروان عبدالملک کی فرج کے مقدمہ کوشش کا اسیر تھا۔ لہذا ان میں ابن اشتر رحمۃ اللہ علیہ بھی ہو گئے ان کے ساتھ امراء بھی ایک جماعت بھی گئی ہوئی معصب کے سوا دوسرے پر عمار اب بن دقارہ ہو گیا۔ ان کا زکوت میں معصب نے اپنے بہادروں کو جو فرج دلا یا اللہ اور کی زبانی چڑھ گئی۔

یہ بھی کہتے ہیں عبدالملک نے اپنے بھائی کو معصب کے لئے اماں دے کر بھیجا لیکن معصب نے انکار کر دیا۔ مگر حضرت بن مروان نے معصب کے بچے کو بھیجا تو کہا کہ میرے بچے تو میرے پاس آجائے اماں ہے لیکن معصی نے فرمایا میں اپنے آپ کو چھوڑ کر قریش کی عورتوں کے طعن سنا نہیں چاہتا۔ حضرت معصب نے بھی ان کو جانے کے لئے کہا لیکن انھوں نے انکار کر دیا۔ آخر معصب امرشلہ دلوں آگے نہ بڑھا۔ خوب لڑے میں شہید ہو گئے۔ ان کے بعد حضرت معصب نے خوب بہادری کے ساتھ دلوں کی جنگ فرما کر ان کو قتل دے آپ پر حملہ کر کے تیرہ ماہ اس سے آپ زخمی ہوئے آپ کو زخمی دیکھ کر عمار بن زیاد بن علی بن ابی طالب نے آپ کو قتل کر کے آپ کا سر کاٹ لیا اور عبدالملک کے سامنے پیش کر دیا۔ عبدالملک نے اسے ایک جزو دینا انعام دیا لیکن قاتل نے اپنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ میں نے اسے ایک بدستور کیا ہے مگر وہ ممکن ہے جان کیا ہے کہ عبدالملک نے معصب کو قتل کرنے کے جوہر کی طرف قصد کیا اور تمام غلبہ میں ازا اور دلوں کے کوئی سے خطاب کیا اور ان کو پرانے بھائی بن مروان کو ابھر چلا۔

معصب بن زید... آپ کو عام معصب بن زید بن العاص بن خویلد عمار بن عبدالعزیز بن قیس بن کلاب ہے ابو عبد اللہ اور ابی معصی دلوں آپ کی کنیت ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ من حضرت زید رضی اللہ عنہ اور حضرت حماد بن سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہ سے روایت کا شرف حاصل ہے آپ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے اصحاب میں سے تھے آپ انتہائی غریب و سادہ شخص تھے خدیجہ رضی اللہ عنہ طیف فراتے ہیں میں نے گھر پر آپ سے معین ٹھکر کوئی نہیں دیکھا۔

خلیبہ بن ابی فراتے ہیں کہ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی معصب، سمانہ کو قریش بن امدت دی تھی۔ عمار کا نقل بھی حضرت معصب کے ہاتھوں ہوا۔ اللہ و اللہ و اللہ کے کہنے کا آپ ہی نے نکالا ایک صحیح ہے آپ نے قتادہ کے سنات جزو فرما کر نقل کیا۔

معتز بن کثیر بن ہے آپ کے قتل کا سال ۷۷ھ ہے احمد بن زید بن بکر کہتے ہیں آپ کی عمر کے بارے میں تین قول ہیں ۳۳ سال ۳۴ سال ۳۵ سال۔

ذہنیہ بخدا کی طرف سے ہیں، جس سے کہیں میں آپ عہد ہوئے آپ نے ہر آپ کی جہاں کی کہانت میں زمین میں اللہ عزوجل کی رحمت میں جب آپ شہید ہو گئے تو پندرہ سو برس میں جہاں کیا آپ کے عہد مبارک پر جو جہاں کی کہانت میں آپ نے پورا کیا اور اس میں ایک مسلمان صورت کا یہ مسلمان نادر ہے، فقیر شخص تھا۔ یہ کہانتیں کہیں کہیں اور سے الگ میں جہاں سے نہ ہوئی۔ مگر آپ نے عہد کا مظہر کیا۔

جسے حسین عسکرت کا دوست ہے جس نے اسے چھٹائیس میدان میں پہنچا دیا۔ اور انہوں نے جہاد امت کی جس کی جس نے اس کے جھنڈے کو جڑ سے لٹکا لیا۔

مکالمہ: یحییٰ آپ سے کہتا ہے کہ میں آپ کے ساتھ شہید ہوں ان کے علاوہ جو غریب، عصب، سچیہ، اہل علم، راہبانی، اصفیٰ، سچی غلبہ، ہاؤس سے آپ کے غرور، فحاشی تھے۔ راہب، نکاح، رہب کی حق، ان کی اللہ، وکیل، جس کی سن، سخی، اللہ، حضرت سے وہ بے نگرانی آپ سے ساتھ آخری سترے میں شہید ہو جس کا پانچ گنا چکا، راہب کی نیک بڑی نیک ہے۔ جس کی سادہ صحت، مہو، اللہ کی آپ کے دوزخ کے اور مہو، اللہ ۱۲ گنا ہی ہیں۔ جن میں سادہ صحت، مہو، اللہ کی آپ کے دوزخ کے اور مہو، اللہ ۱۲ گنا ہی ہیں۔

اسکس مسالیں دقلمت پائے والے حضرت

ابو ایوب بن الاشعر: الاشعر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاضین میں شمار تھا۔ وہ اس کا بیٹا اور اصغر مشہور رہا۔ وہ اولیٰ مشہور ہوا ہے۔ یہ حضرت مسیح رضی اللہ عنہ کی زوجہ کی بہن تھیں۔

ابو عبد اللہ المرادی عبد الرحمن بن عسیلہ  
یہ عالم، مؤرخ و فقیہ تھے۔ عبد اللہ بن ہریرہ سے روایت کرتے ہیں۔

عمر بن الخطابؓ بخود ہی مدنی رضی اللہ عنہ ... یہ آپؐ کے پروردگار نے اُنہیں عیش و تمہ کی راہ بتا دی۔

[illegible][illegible]

ایزید پد عمر بنی اخطب انصاری۔۔۔ آپ کی موت بھی اسی مار بول آپ رضی اللہ عنہ تیرا عزاءات میں حضور ﷺ کے ساتھ تھے۔

یہ چند دن اسوارا کرشی اسکوفی ... چوٹی ہارے شخص نے شرمیلی سستی جڑی زندی مگر ہے شہ آپ کے سہمی کے لئے ہے بعض اوقات  
ہے۔ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کا ہاتھ انرا ملرنا تھا اور اسے ساتھ کبیر دھوئے تھے۔ یکم مہینہ اس وقت آپ کا علاج ہوا  
تھا۔ سے دہش کافی تھی اور دہش ہل چکی تھی۔ تاہم آپ نے اپنے سستی کے ہر وقت کے لیے اور کھاتے نماز پڑھتی تھیں۔ یہ سب عام علاج ہیں  
آپ کے لئے تھے۔ آپ نے اُن کے لئے اُن کے لئے اور دہش میں آپ نے اپنی عزت تک پہنچے تھے۔ آپ کو اپنی عزت میں آپ نے  
نورہ سستی کی ذیہ بن چھری سستی میں وقت بلی اساتذہ



## ۳۷ھ کے واقعات

اس سال صلیب کی فوجوں اور غزنوی فوجوں کے درمیان سواکھہ مقام پر شدید معرکہ برپا ہوا۔ مجہد جنگ لڑنے میں ناکام رہا۔ چار روزہ جنگوں کی تعلیمات اس جہز کی تھیں۔ اسی مدت میں مصعب بن زہیر شہید ہوئے اس کے بعد عبد الملک نے صلیب کی فوجوں کو ہوازا اور آپ نے ان کے خلاف فوجیں روانہ کیں۔ اسی سال میں صلیب کی فوجوں نے مصر کے امیر کے پاس سے ایک خط لکھا جس میں ان کے خلاف فوجیں بھیجی گئیں۔ ان کے خلاف فوجیں بھیجی گئیں۔ ان کے خلاف فوجیں بھیجی گئیں۔

اس کے جواب میں مصر کے امیر نے مدد مانگی۔ مدد مانگنے پر مصر کے امیر نے مدد مانگی۔ مدد مانگنے پر مصر کے امیر نے مدد مانگی۔ مدد مانگنے پر مصر کے امیر نے مدد مانگی۔

اس کے جواب میں مصر کے امیر نے مدد مانگی۔ مدد مانگنے پر مصر کے امیر نے مدد مانگی۔ مدد مانگنے پر مصر کے امیر نے مدد مانگی۔ مدد مانگنے پر مصر کے امیر نے مدد مانگی۔

اس کے جواب میں مصر کے امیر نے مدد مانگی۔ مدد مانگنے پر مصر کے امیر نے مدد مانگی۔ مدد مانگنے پر مصر کے امیر نے مدد مانگی۔ مدد مانگنے پر مصر کے امیر نے مدد مانگی۔

اس کے جواب میں مصر کے امیر نے مدد مانگی۔ مدد مانگنے پر مصر کے امیر نے مدد مانگی۔ مدد مانگنے پر مصر کے امیر نے مدد مانگی۔ مدد مانگنے پر مصر کے امیر نے مدد مانگی۔

اس کے جواب میں مصر کے امیر نے مدد مانگی۔ مدد مانگنے پر مصر کے امیر نے مدد مانگی۔ مدد مانگنے پر مصر کے امیر نے مدد مانگی۔ مدد مانگنے پر مصر کے امیر نے مدد مانگی۔

اس کے جواب میں مصر کے امیر نے مدد مانگی۔ مدد مانگنے پر مصر کے امیر نے مدد مانگی۔ مدد مانگنے پر مصر کے امیر نے مدد مانگی۔ مدد مانگنے پر مصر کے امیر نے مدد مانگی۔

عبد اللہ بن خازم کے حالات..... ابو صلیح عبد اللہ بن خازم بن اسماعیل بصری غسان کے امیر تھے مشہور بہادری انسان تھے آپ کو حضور ﷺ کی صحبت حاصل تھی۔ ابو بکر بن عبد اللہ بن خازم کے حالات..... ابو صلیح عبد اللہ بن خازم بن اسماعیل بصری غسان کے امیر تھے مشہور بہادری انسان تھے آپ کو حضور ﷺ کی صحبت حاصل تھی۔

یہ تھا کہ ۳۷ھ میں یہ واقعہ پیش آیا کہ آپ نے غزوہ بدر میں شرکت کی تھی۔ آپ نے غزوہ بدر میں شرکت کی تھی۔ آپ نے غزوہ بدر میں شرکت کی تھی۔ آپ نے غزوہ بدر میں شرکت کی تھی۔





